www.KitaboSunnat.com

مثالی گھر

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا

فاروق رفیع

فصل الخطاب
FAS-UL-KHITAB

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

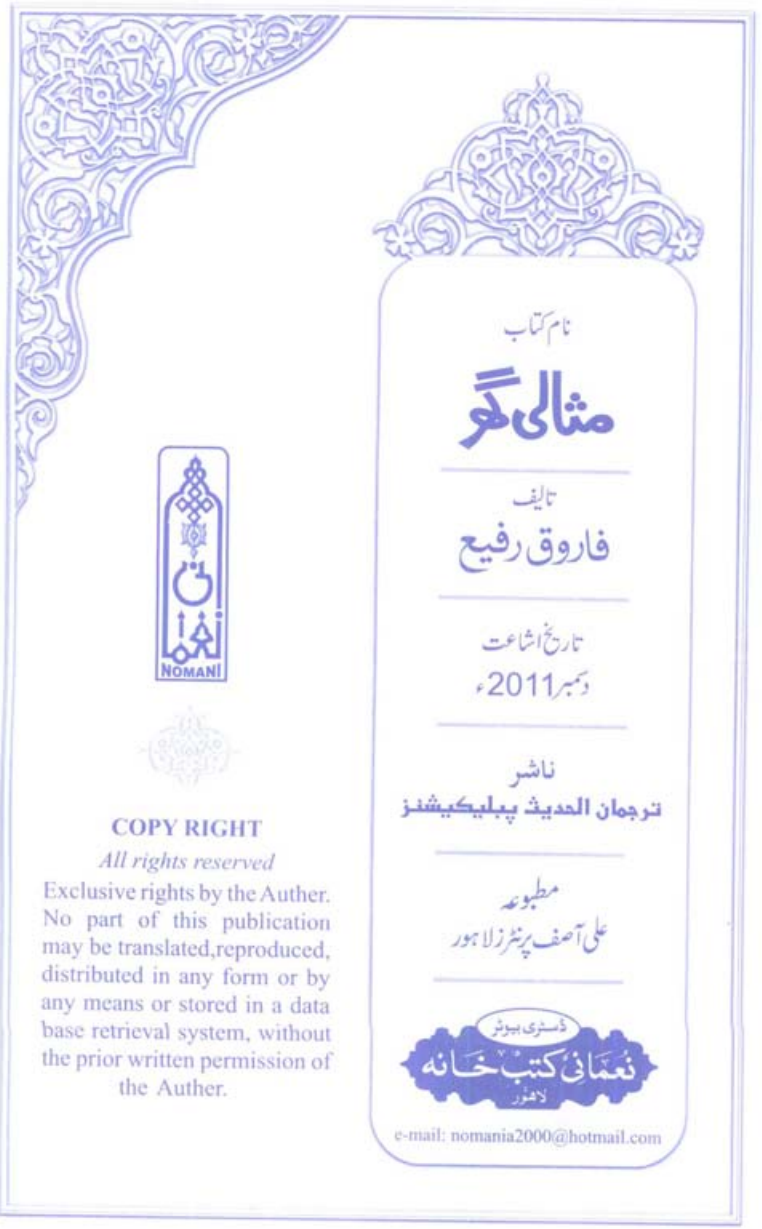

نام کتاب

مثالی گھر

تالیف

فاروق رفیع

تاریخ اشاعت

دسمبر 2011ء

ناشر

ترجمان الحدیث پبلیکیشنز

مطبوعہ

علی آصف پرنٹرز لاہور

ڈسٹری بیوٹر

نعمانی کتب خانہ لاہور

e-mail: nomania2000@hotmail.com

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by the Auther. No part of this publication may be translated,reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the Auther.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

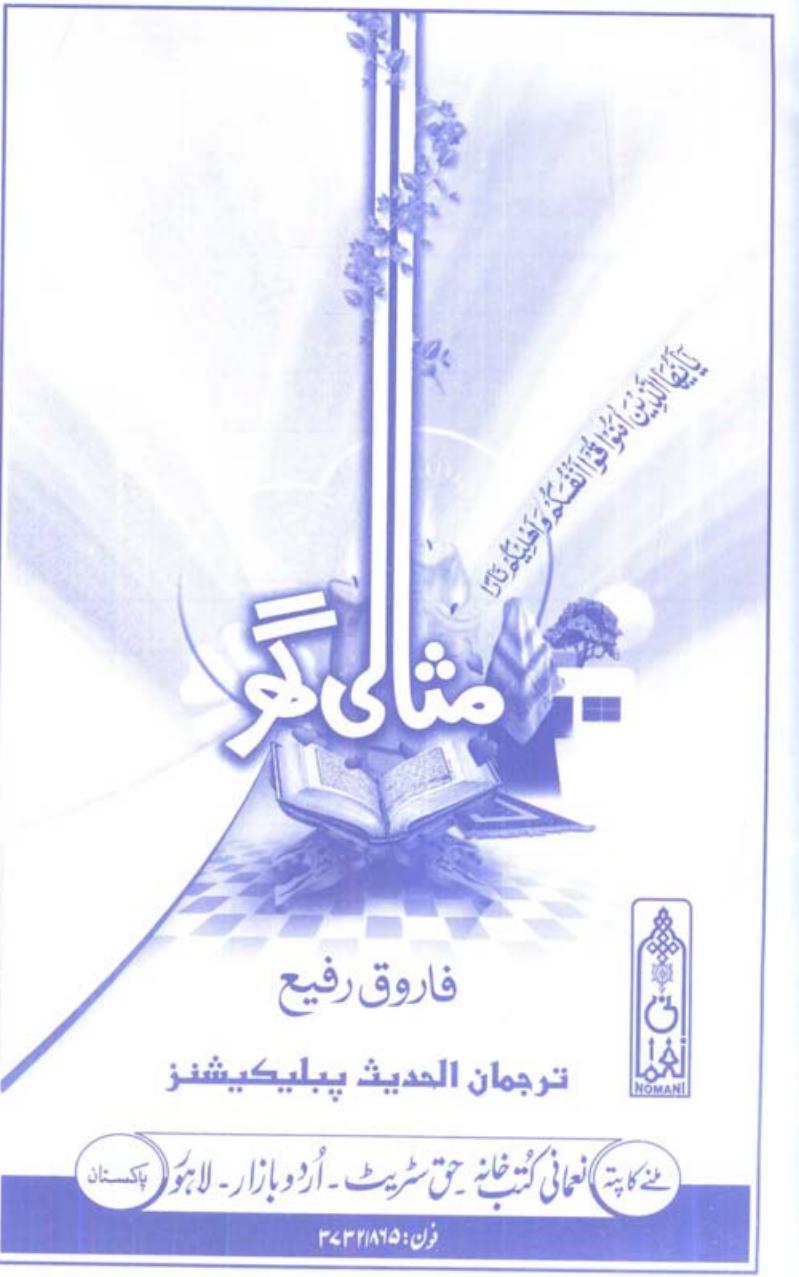

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثالی گھر

	فصل	مضامین	صفحات
		عرضِ مؤلف	21
		گھر کب آؤ گے؟؟	26

گھر اللہ کی عظیم نعمت

۱۔ کشادہ گھر خوش بختی کی علامت 35

		گھر عورتوں کی محفوظ ترین پناہ گاہ	38

۲۔ گھر کے سرپرست کی ذمہ داریاں 40

		۱۔ گھر آباد کرنا	42
		۲۔ پاک دامن عورت سے شادی کرنا	43
		۳۔ زانیہ عورت سے نکاح کرنے سے گریز کرنا	46
		۴۔ صالح بیوی کا انتخاب کرنا	50
		۵۔ فرماں بردار بیوی بیش قیمت اثاثہ	52

۳۔ صالحہ عورت کے اوصاف 53

		۱۔ دین پر معاون ہو	53
		۲۔ جو آخرت کے معاملہ میں خاوند کی مددگار ہو	54
		۳۔ خاوند کی فرماں بردار اور.....	54
		۴۔ خوش اخلاق اور خاوند کے مال وآبرو کی محافظ ہو	55
		۵۔ صابرہ شاکرہ ہو	56

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

		اسماعیل علیہ السلام کی بیوی کا ذکر خیر	56
		ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا کا صبر عظیم	59

۴۔ نکاح سے پہلے منگیتر کو دیکھنا 63

اصلاحِ اہل خانہ کے لیے اسلامی تجاویز

۱۔ اسلام اور اصلاحِ اہل خانہ 73

		توحید وسنت کی تعلیم سے آراستہ کرنا	73
		جنت میں داخلے کی لازمی شرط	76
		اتباع سنت کی اہمیت اجاگر کرنا	79
		اطاعت رسول اللہ کی محبت ورحمت کا ذریعہ	80
		رشد وہدایت اور اطاعت رسول	82
		اخروی کامیابی اور اطاعت رسول	82
		جنت اطاعت شعاروں کا مقدر	84
		رسول اللہ ﷺ کا نافرمان اور دنیاوی سزا	87

۲۔ نماز اور اصلاحِ اہل خانہ 89

		ترکِ نماز سے کفروشرک کا ارتکاب نہ کریں	90
		اہل خانہ کو نماز کی تلقین کیجیے	92
		اولاد کو نماز کا پابند بنانا	94
		دس سال کا بچہ نماز نہ پڑھے تو.....	98

۳۔ ایمان واخلاص اور اصلاحِ اہل خانہ 101

		کن لوگوں کو ایمان کی مٹھاس نصیب ہوتی ہے؟	103
		ایمان میں کمال پیدا کرنے والے اعمال	106

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

		بہترین اسلام	107
		دین میں اخلاص پیدا کرنا	107
		قیام اللیل کا اہتمام کرنا	111

۴۔ قرآن اور اصلاحِ اہل خانہ 116

		قرآن کریم کتاب ہدایت	116
		قرآنِ مجید بابرکت کتاب	117
		قرآن جسمانی وروحانی امراض کی شفا	120
		مومنوں پر قرآن کی تاثیر وکیفیت	121
		قرآن سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت	121
		قرآن حکیم کو سمجھ کر تلاوت کرنا	122
		نماز میں قرآن کی تلاوت	123
		قرآن کی تلاوت گواہی کا باعث	124

۵۔ دوست کے انتخاب میں اسلامی معیار 126

		نیک اور برے دوست کی عمدہ مثال	128
		برے دوست کی صحبت سے بچنا	130

گھر کی اصلاح اور ذکر الٰہی

۱۔ ذکر الٰہی کی برکات 138

		یادِ الٰہی بے حیائی اور برائی سے روکنے کا مؤثر ہتھیار	138
		ذکر الٰہی کا اہتمام گھر کی زندگی	139
		مجالس ذکر کے فضائل	141

۲۔ صبح وشام کے اذکار سے اصلاح 146

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

147	صبح وشام کے مسنون اذکار		
148	سید الاستغفار کا بیان		
149	آفات وحادثات سے بچاؤ کے وظائف		
151	موذی جانوروں سے بچاؤ کا وظیفہ		
152	دنیاوی غموں اور پریشانیوں سے نجات کا ورد		
153	بے شمار نیکیوں کا خزینہ اور شیطان سے حفاظت کا وظیفہ		
154	آسان وظیفہ لیکن تمام گناہوں کا کفارہ		

۳۔ سونے کے آداب واذکار 155

155	نیند کے آداب		
156	سوتے وقت دائیں کروٹ لیٹنا		
158	سونے سے قبل قل ھو اللہ احد، اور معوذتین کا دم کرنا		
158	سوتے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا		
159	رات کی آفات اور شیطانی شرارتوں سے بچاؤ کا وظیفہ		
160	سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنا		
161	دن بھر کی تھکاوٹ دور کرنے کا وظیفہ		
161	سوتے وقت کا آسان وظیفہ		
162	نیند سے بیدار ہونے کی دعائیں		
162	شیطانی بندھن سے نجات کا ذریعہ		
163	بیدار ہونے کے بعد مسنون اذکار		

۴۔ گھروں میں نوافل کا اہتمام 165

166	گھر پر نوافل پڑھنا خیر وبرکت کا باعث		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

		مساجد کی نسبت گھر پر نوافل پڑھنا افضل	167
		گھر میں نوافل اور مسجد نبوی	167
		گھر میں داخل ہوتے وقت ذکر الٰہی کا اہتمام	168
		گھر میں داخل ہوتے وقت کی مسنون دعا ثابت نہیں	169
		گھر سے نکلتے وقت کا مسنون وظیفہ	170
		گھروں کو شیطان سے محفوظ بنانے کا طریقہ	171

رحمتیں کیوں روٹھ جاتی ہیں؟

		گھر میں تصاویر آویزاں کرنا	177
		نبی کے گھر بھی تصاویر ہوں تو.....	178

۱۔ تصویر سازی کا حکم 182

		سعودی علماء کا فتویٰ	185
		الشیخ عبدالعزیز ابن باز رحمہ اللہ کا فتویٰ	186
		حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ کا فتویٰ	187

۲۔ تصاویر کا کیا کیا جائے؟ 188

		نبی مکرم ﷺ اور تصاویر	188
		تصویر کا چہرہ مٹانا	189
		بچوں کے کھلونے ممنوعہ تصاویر سے مستثنیٰ	190
		جس گھر میں کتا ہو	193
		کتا پالنے کا دوسرا بڑا نقصان	195

۳۔ گھر کے متعلق چند شرعی احکام 197

		عورتوں کا گھر پر نماز پڑھنا	197

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

198	بغیر اجازت امامت کرانا اور کسی کی عزت والی جگہ پر بیٹھنا	
199	اجازت لے کر گھر میں داخل ہونا	
201	اجازت طلبی کے آداب	

۴۔ برباد ہوتا گھر اور شرعی تقاضے 205

207	قانونِ الٰہی سے اعراض کرنے کا انجام بد	
209	حکم ربانی کی تعمیل کرنے والی خوش نصیب عورت	
211	عائلی معاملات مشاورت سے حل کرنا	
212	اولاد کے سامنے نجی اختلافات چھیڑنا	
213	فسادی لوگوں کو گھر آنے سے روکنا	

۵۔ دینی کتب مثالی گھر کی زینت 217

219	تقاریر اور تلاوت کی کیسٹوں اور سی ڈیز.....	
221	اہل علم وفضل کو مدعو کرنا	
222	کھانے کے بعد میزبان کے لیے دعا کرنا	

مثالی گھر اور مراحل تربیت

۱۔ فارغ اوقات گھر پر گزاریں 228

229	قاتل کون؟ (ایک دردناک روداد)	

۲۔ بچوں کے معمولات پر نظر رکھنا 244

244	بچوں کے دوست کس قسم کے ہیں؟	
245	بچے باہر سے گھروں میں کیا لاتے ہیں؟	
246	دس سال کے بچوں کے بستر علیحدہ کرنا	
247	بچوں کے ساتھ ہنسی مذاق	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

		بچوں کے ساتھ پیار و محبت کے نبوی انداز	248
		نبی ﷺ کا بچوں کے ساتھ انتہائی شفقت کا ایک انداز	248
		بچوں کو گود میں بٹھانا	249
		بچوں سے پیار اور آقا علیہ السلام	249
		حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے دل لگی کا ایک منفرد انداز	249
		انس رضی اللہ عنہ کے برادر صغیر ابو عمیر سے مزاح کی کیفیت	250
		بچیوں کو شفقت پدری سے محروم نہ کریں	250
		بچیوں سے شفقت و مودت کا نبوی نمونہ	252
		بچوں پر رعب و دبدبہ رکھنا	252

۳۔ بچوں کی تربیت 256

		۱۔ بچوں کو اسلامی عقائد و آداب سکھایئے	256
		۲۔ نماز کا پابند بنانا	258
		۳۔ کھانے پینے کے آداب	259
		کھانے سے قبل وضو کرنا اور ہاتھ دھونا	263
		کھانا سامنے سے کھائیں	265
		کھانے سے قبل جوتے اتارنا	268
		تین انگلیوں سے کھانا	268
		پانی پیتے وقت پانی میں سانس لینا اور پھونک مارنا	269
		ہاتھ صاف کرنے سے قبل چاٹنا	270
		کھانے سے فارغ ہو کر برتن صاف کرنا	272
		کھانے کے بعد مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا	273

۴۔ گھر کے معمولات اور نظام الاوقات 275

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

275	پڑھنے اور کھیلنے کے اوقات		
276	دوپہر میں نیند کے اوقات		
277	رات کی نیند کے اوقات		

۵۔ گھر کی بات گھر میں رہے! 279

279	مباشرت کے متعلق راز فاش نہ کریں		
279	لغویات وبیہودہ گوئی سے اعراض کرنا		
280	شب باشی کے راز افشا کرنا		
281	ہم بستری کا راز فاش کرنا		
282	زوجین کا اندرونی اختلافات کی تشہیر کرنا		
284	گھر کے کسی فرد کو زیادہ حیثیت دینا		
285	اہل خانہ میں نرمی اور شفقت کو رواج دینا		
286	نرمی اور حسن سلوک سراپا خیر		
287	گھریلو کام کاج میں اہل خانہ کا ہاتھ بٹانا		

۶۔ محبت ومودت کا کردار 289

290	بیویوں سے حسن سلوک کے متعلق نبوی نصیحتیں		
292	بیوی کی کسی بری عادت کو سر پر سوار نہ کریں		
293	بیویوں سے دل لگی کے نبوی انداز		
293	بیوی کی چاہت کی قدر کرنا		
294	خوش طبعی کا اچھوتا انداز		
294	الفت ومحبت کا یادگار واقعہ		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثالی گھر اور زبان کا کردار

۱۔ فحش گوئی، بدزبانی اور لعن طعن کرنا 300

301	جانور اور سواری پر لعنت کرنا		
303	جانوں اور مال واسباب کی ہلاکت کی بددعا کرنا		
305	بکثرت لعن طعن کرنے والا صدیق نہیں بن سکتا		
306	بہت زیادہ لعن طعن کرنے والے کا شہید وشفیع		
307	سخت سرزنش کے وقت کون سے کلمات کہے جائیں		

۲۔ اصلاح میں سچ اور جھوٹ کا کردار 308

310	سچ کے فوائد		
311	سچ کی عادت اختیار کرنے کا طریقہ		
311	جھوٹ سے اجتناب کرنا		
312	جھوٹ کی حرمت کے دلائل		
313	جھوٹ کفار ومنافقین کی علامت		
315	سنی سنائی بات کی تشہیر کرنا		
316	سنی سنائی بات بیان کرنے کا نقصان		
316	جھوٹی خبر کی تشہیر کرنے والے کا انجام		
318	لوگوں کے ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا		
319	جھوٹ سننا بھی ناجائز ہے		
320	بچوں سے بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں		
320	بچوں کو کھلونوں سے بہلانا		
321	جھوٹ کی جائز صورتیں		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ غیبت اور چغل خوری			324
		غیبت کی تعریف	325
		غیبت کی تعریف نبی ﷺ کی زبانی	325
		غیبت حرام ہے	326
		غیبت کی مختلف صورتوں کا بیان	327
		کسی مسلمان کی نقل اتارنا	329
		دنیا میں زندہ، آخرت میں مردہ بھائی کا گوشت کھانا؟	330
		غیبت کرنے والوں کا برزخ میں حشر	331
		غیبت سننا بھی حرام ہے	332
		غیبت سننے والے کی ذمہ داری	333
		غیبت کرنے والے کو خاموش کروانا	334
		غیبت پر سخت ردعمل ظاہر کرنا	334
		غیبت پر نبی ﷺ کا سخت ردعمل	335
		غیبت پر نبی ﷺ کی ناراضگی	336
		اسے منافق نہ کہو	337
		غیبت کی جائز صورتیں	338
		۱۔ ظلم پر فریاد طلب کرنا	339
		۲۔ برائی کو روکنے کے لیے مدد طلب کرنا	340
		۳۔ فتویٰ طلبی کی خاطر	340
		۴۔ خیر خواہی کے لیے اور شر سے بچانے	341
		۵۔ مشورہ طلبی کے وقت غیبت کرنا	342

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ منافقین کی غیبت کرنا			342
۷۔ جو شخص کسی لقب سے مشہور ہو اسے			343
۸۔ کیا کفار و مشرکین کی غیبت جائز ہے؟			343
چغل خوری			344
چغلی کی حرمت کے دلائل			345
چغل خور اور عذاب قبر			345
چغل خور بدترین انسان			346
چغل خوری پر ردعمل			347

۴۔ حسد، غصہ، حرص اور بخل کے اسباب و علاج 349

حسد کا معنی و مفہوم			349
حسد کا حکم			349
حسد سے بچنے کے فوائد			350
حسد سے بچاؤ جنت میں داخلے کا ذریعہ			351
حسد کے نقصانات			352
حسد کے سد باب کے طریقے			353
حاسد کے شر سے بچنے کا وظیفہ			354
بچوں کو حاسد کے شر سے بچانے کا وظیفہ			355
دو چیزوں پر رشک جائز ہے			355
غصہ کرنا			356
اشتعال میں نہ آئیں، نبوی نصیحت			357
غصہ پر قابو پانے کے فضائل			357

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

		متقی لوگ اور غصہ	357
		اہل ایمان اور غصہ	358
		اصل بہادری	358
		غصہ دور کرنے کے طریقے	359
		غصہ دور کرنے کے متعلق ضعیف روایت	360
		بخل اور کنجوسی	361
		اہل خانہ پر خرچ کرنا فی سبیل اللہ خرچ	363
		اہل وعیال کو لباس مہیا کرنا	364
		بیوی بچوں اور زیر کفالت افراد کو خوراک و لباس	366
		مال دار بیوی کا غریب شوہر اور بچوں پر خرچ کرنا	366
		اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت	368
		بخیل خاوند سے چوری چھپے خرچ لینا	368
		بخل کی مذمت	369
		کنجوسی سے محفوظ لوگ	369
		بخل کا وبال	370
		بخیل کا بخل کی وجہ سے بے توقیر ہو جانا	370
		بخل بدترین خصلت	371
		بخیلی اور کنجوسی کے اسباب	371
		حرص اور بخل کا علاج	372
		خواہشات کا علاج	372
		ا۔ قناعت	372

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

373	۲۔صبر		
374	۳۔توکل علی اللہ		
375	۴۔تقویٰ		
376	بری خواہشات سے بچنے کا وظیفہ		
376	دولت دنیا سے والہانہ محبت اور علاج		
377	خواہشات کے اسیر کی بدترین مثال		
378	پیسے کا غلام ہلاک ہوگیا		
378	اولاد کی آسودہ حالی کی فکر اور علاج		
381	آخرت کی فکر کریں		
382	بخل سے بچنے کا وظیفہ		
383	اسراف اور فضول خرچی سے اجتناب		
385	اسراف اور فضول خرچی ناپسندیدہ عمل		
386	فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی		
386	مال ضائع کرنا		
387	فضول خرچی کے نقصانات		
388	میانہ روی اختیار کرنا		
389	تکلفات سے بچنا		
390	تکلف کی ممانعت کے دلائل		
391	خودغرضی اور انانیت		
392	خودغرضی اور انا پرستی کی حرمت		
393	گھر کے کسی فرد کو حقیر سمجھنا		
395	تکبر اور خود پسندی کا انجام		

چادر اور چار دیواری

ا۔ پردے کے احکام	400

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

		ا۔ چادر اور چار دیواری کا تحفظ	400
		عورتوں کا بلا ضرورت گھر سے نکلنا	401

۲۔ عورت کے گھر سے نکلنے کے آداب 403

		ا۔ باپردہ ہو کر نکلے	403
		چہرے کے پردے کے دلائل	405
		صحابیات کا عمل	405
		ایک اشکال اور اس کا رد	409
		پردہ عورت کی عزت وعظمت کی علامت	410
		پردہ آزاد مومنہ عورت کا خاصہ	411
		بناؤ سنگھار سے گریز کرے	413
		خوشبو استعمال نہ کرے	414
		راستے کے وسط میں نہ چلے	415
		دیور، جیٹھ سے بھابھی کا پردہ	417
		لمحۂ فکریہ	418
		اجنبی عورتوں سے خلوت حرام ہے	419
		گزشتہ دلائل اور ہماری عذر داریاں	420
		غیر محرم مرد کا شادی شدہ عورت کے ہاں.....	421
		اجنبی مردوں سے لوچ دار آواز میں گفتگو کرنا	422
		ان رشتوں کا بیان جن سے پردہ ساقط ہے	424
		محرم رشتہ دار کی تعریف	424
		جن لوگوں سے شرعی پردہ ساقط ہے؟	425
		غیر محرم افراد	426
		گھریلو ڈرائیور، خادم اور خادمہ کا حکم	427

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

427	خادم، ڈرائیور سے بھی پردہ		
428	گھریلو خادم سے بے حجابی کا انجام		
429	محرم کے بغیر سفر نہ کرے		
433	خواجہ سراؤں کا گھروں سے نکالنا		

۳۔ ٹی وی اور آلات موسیقی 436

439	شیطانی آلات کے نقصانات		
442	کیا قوالی سننا جائز ہے؟		
447	موبائل فون کے خطرات		

۴۔ گھر کے انتخاب کے متعلق چند ضروری باتیں 450

450	گھر حاملین کتاب وسنت کی مسجد کے قریب ہو		
451	گھر بے دین لوگوں کے محلے میں نہ ہو		
451	گھر کا ماحول پردہ دار ہو		
452	دوست واحباب کے لیے علیحدہ بیٹھک ہو		
452	گھر کشادہ اور ہوادار ہو		
452	ہمسایہ نیک اور دین دار ہو		
453	گھر کی صفائی		
454	بچوں کی دل لگی کے لیے گھر میں پرندے رکھنا		

حسن سلوک

۱۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک 459

459	والدین کے حقوق کا خیال رکھنا		
460	اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ عمل		
460	ماں حسن سلوک کی زیادہ مستحق		
461	بے دین والدین سے حسن سلوک		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

462	بوڑھے والدین کی خدمت سے پہلوتہی		
463	والدین کی نافرمانی حرام ہے		
464	والدین شرک یا خلاف شرع امور پر مجبور کریں تو		
465	والدین کو اُف تک نہ کہیں		
466	والدین کو گالی دینا		
467	والدین کے خدمت گزار کی دعائیں		

۲۔ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک 469

470	ہمسائے کو ایذا نہ پہنچائیں		
471	شریر ہمسایہ جنت سے محروم		
472	ہمسائے کی ایذا رسانی سے اعمال کا ضائع ہونا		
473	برے ہمسائے کی اذیتوں پر صبر کرنا		
474	اچھے اور برے ہونے کا معیار		
475	پڑوسی کے مال و آبرو کا تحفظ		
478	پڑوسی کو کھانے میں شامل کرنا		
479	تحفہ و ہدیہ دینے میں قریبی پڑوسی کا زیادہ استحقاق		
479	گھریلو استعمال کی چیزیں عاریتاً دینے سے.....		

۳۔ مہمانوں کے ساتھ حسن سلوک 481

482	مہمان کی خاص مہمانی اور مدت ضیافت		
484	مہمان کے لیے پرتکلف کھانا تیار کرنا		
485	مہمان کی موجودگی میں اہل خانہ سے لڑائی کرنا		
487	گھر کے افراد کی تیمارداری		

۴۔ جامع آداب 489

494	مرغ کی اذان سن کر گالی نہ دیں		
495	کیا اُلو منحوس ہے؟		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2

عرضِ مؤلف

اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ مذہب اسلام ہے، جو دین و دنیا کا حسین امتزاج فطرت کا حقیقی آئینہ دار اور دنیا و آخرت کی فلاح کا اصل ضامن ہے۔ جب اسلام ہی مالک الملک کا منتخب و محبوب دین ہے تو وہ اہل اسلام سے مکمل اسلامی رنگ اختیار کرنے، کلی طور پر دائرہ اسلام میں داخل ہونے، شریعت کی کامل پابندی کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿صِبْغَةَ اللّٰهِ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً﴾ [البقرۃ : ۱۳۸]

''اللہ کا رنگ اختیار کرو اور رنگ میں اللہ سے بہتر کون ہے۔''

اس آیت کریمہ میں خالص اسلامی رنگ اختیار کرنے کی خاص تاکید ہے کہ اسلام کے نام لیواؤں کے زندگی کے تمام پہلو شریعت مطہرہ کے تابع ہونے چاہییں۔ تمام معاملات میں مذہبی رنگ غالب ہو، عقائد ونظریات، عبادات و معاملات اور عادات و خصائل دین و شریعت سے مکمل ہم آہنگ ہوں۔ زندگی کے کسی بھی معاملے میں دین اسلام سے بیزاری و انحراف نہ پایا جائے اور ذاتی مجبوریوں، معاشرتی عذرداریوں اور خاندانی رسوم و رواج کے ہاتھوں مجبور ہو کر شرعی قوانین سے پہلو تہی نہ کی جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا مسلمانوں سے یہی مطالبہ ہے کہ وہ اس کے نازل کردہ دین کو من و عن قبول کریں۔

www.KitaboSunnat.com

فرمان باری تعالیٰ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴾ [البقرة : ٢٠٨]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو، یقیناً وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔''

ان آیات کریمہ میں دین حنیف کی مکمل پاسداری کرنے، دین اسلام کو شعار بنانے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کی تاکید بیان ہوئی ہے، لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ خود کو دین اسلام کا پابند و وفا شعار بنائے، مذہب سے مضبوط تعلقات استوار کرے، تقویٰ وللہیت کا پیکر ہو اور جملہ عبادات و آداب کا عامل ہو۔ وہ خود بھی شریعت مطہرہ کا پابند ہو اور بیوی بچوں اور ماتحت افراد کی تربیت بھی اسلامی قوانین کے مطابق کرے، انھیں شیطان کے نرغے سے بچانے کی تگ و دو کرے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مخلص عبادت گزار، اسلام کے وفادار اور دین حنیف کے بے لوث جاں نثار بنانے پر محنت کرے، نیز گھر کا سرپرست ہونے کے لحاظ سے اس کی ذمہ داری ہے کہ انھیں کتاب وسنت کا عامل بنا کر جنتوں کا وارث بنائے، مادہ پرستی کی دوڑ اور شیطانی مکر وفریب سے دھوکا کھا کر بیوی بچوں کا سہانا مستقبل تاریک نہ کرے اور انھیں جہنم کا ایندھن بننے سے بچانے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائے اور خود کو اور اپنی آل اولاد کو قیامت کے دن کی ذلت و رسوائی سے بچائے۔

سرپرست کو اسی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴾ [التحريم : ٦]

''اے ایمان والو! تم خود کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جس پر سخت دل بہت مضبوط فرشتے ہیں، جو اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انھیں حکم دے اور وہ کرتے ہیں جو وہ حکم دیتے جاتے ہیں۔"

پھر گھر کا سرپرست اہل خانہ کا مسئول ونگران بھی ہے کہ گھر والوں کی اسلامی و دینی تربیت کرنے اور انھیں دین اسلام کا پابند بنانے پر جہاں وہ روز قیامت سرخرو ٹھہرے گا وہاں اہل خانہ کی تربیت میں کوتاہی اور سستی برتنے اور انھیں بے دین اور شیطان کے پیروکار بننے دینے پر اسے ہزیمت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَ هُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ : وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ »

[صحیح بخاری : ۸۹۳۔ صحیح مسلم : ۱۸۲۹]

"تم سب نگران ہو اور تم سب سے اس کی مسئولیت کا سوال ہوگا، حاکم رعایا کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی، آدمی اپنے اہل خانہ کا نگران ہے اور اس سے ماتحتوں کے بارے پوچھا جائے گا، بیوی اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کی باز پرس ہوگی، خادم اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے متعلق سوال ہوگا۔"

سو سرپرست کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھی اسلامی عقائد ونظریات کی تعلیم سے روشناس ہو، فرائض واحکام کا پابند ہو اور عمدہ اخلاق اور اوصاف حمیدہ سے متصف ہو اور پھر اہل خانہ کو بھی انھی احکام کا پابند بنائے۔ مغربی افکار اور مالی مفادات کے پیچھے بھاگنے والوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متاثر ہونے اور شیطانی دام فریب میں آنے کے بجائے اسلامی کردار کی روشن جھلک اس کے افکار و کردار میں دکھائی دینی چاہیے۔ اہل مغرب فحاشی و عریانی اور مادہ پرستی کا جو زہر اہل اسلام میں گھولنا چاہتے ہیں اس پر لازم ہے کہ یہ شریعت کا سچا پیروکار بن کر ان کے تمام اہداف ناکام بنا دے اور ان کے مسلمانوں کو فتح کرنے کے تمام عزائم چکنا چور کر دے اور فکری آزادی کے چنگل سے خود بھی نکلے اور گھر والوں کو بھی تحفظ فراہم کرے۔

یاد رکھیے! دین اسلام کی پاسداری اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا اگرچہ نفس کے لیے بڑا کٹھن کام ہے لیکن معاشی و معاشرتی مجبوریوں سے نڈھال ہو کر روشن مستقبل کی دوڑ میں خود کو اور اہل خانہ کو لادین بنانا اور اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ رکھنا نہایت خسارے کا سودہ ہے۔ شیطانی چالوں اور آخرت کی بربادی جیسے خوفناک نقصانات سے بچنے کا بہترین حل یہ ہے کہ خود کو شریعت کا سچا پابند بنا دیا جائے، قرآن وسنت کے سانچے میں پوری طرح ڈھل جانے سے تمام شیطانی اندیشے اپنی موت آپ مر جائیں گے۔ مستقبل کے بارے میں اندھے خدشات کافور ہو جائیں گے اور سود و زیاں کے تمام غم از خود تحلیل ہو جائیں گے، کیونکہ قلبی سکون، ذہنی آسودگی دنیا و آخرت کی فلاح اور رضائے الٰہی کا حصول اتباع دین ہی میں پنہاں ہے چونکہ اسلامی معاشرے کی اصلاح گھر کی اصلاح کے مرہون منت ہے۔ اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے زیر نظر کتاب ''مثالی گھر'' تالیف کی گئی ہے، جس میں گھر کی اصلاح کے متعلق شرعی تعلیمات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور جو عادات بد، اخلاق رذیلہ گھر کے بگاڑ اور بدامنی کا سبب بنتے ہیں ان پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب گھر کے افراد کی اصلاح و تربیت کا مرقع اور گھر کو پرامن و پرسکون بنانے اور اہل خانہ کو شرعی تعلیمات سے آراستہ کرنے کا خوبصورت گلدستہ ہے۔ امید واثق ہے کہ یہ کتاب قارئین کی زندگی میں دینی انقلاب پیدا کرے گی، انھیں شریعت کا گرویدہ بنائے گی، ان میں اسلامی ذوق اجاگر کرے گی اور کتاب وسنت کی پابندی کی عظمت واہمیت سے روشناس کرائے گی۔

کتاب میں شامل ہر موضوع کو کتاب وسنت کے دلائل سے آراستہ کیا گیا ہے اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں درج شدہ احادیث کی بڑی عرق ریزی سے تحقیق وتخریج کی گئی ہے اور احادیث پر صحت و ضعف کے حکم میں انسانی بساط کے مطابق پوری ذمہ داری سے کام لیا گیا ہے۔ البتہ انسان ہونے کے ناتے غلطی کا امکان بہر حال موجود رہتا ہے، سو اہل علم وتحقیق سے گزارش ہے کہ وہ کتاب میں کوئی سقم دیکھیں تو راقم الحروف کو ضرور مطلع کریں، بصد شکریے کے ساتھ جائز اعتراضات کا ضرور ازالہ کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ!!

آخر میں میں پروفیسر محمود الحسن اسد ﷾ کا انتہائی سپاس گزار ہوں، جنھوں نے کتاب کی فنی وتکنیکی اصلاح کر کے اسے جاذب نظر اور پرکشش بنایا اور حافظ یوسف سراج ﷾ خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے راقم کے گزارش کرنے پر بہترین تقریظ تحریر کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو عوام کی اصلاح کے لیے مفید اور میرے لیے، میرے والدین، اساتذہ اور اہل خانہ کے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین!

فاروق رفیع

مدرس جامعہ لاہور الاسلامیہ

گارڈن ٹاؤن لاہور

0300-8074150

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر کب آؤ گے؟؟؟

گھر کون نہیں چاہتا اور گھر میں سکون کون نہیں چاہتا؟
مصیبت مگر یہ کہ کوئی جاننا نہیں چاہتا کہ ''وصالِ یار فقط آرزو کی بات نہیں۔''
اس کی اپنی ایک قیمت ہے۔منفرد، ممتاز اور قطعی مختلف اور انمول قیمت!
قیمت! کہ اگرچہ جسے دنیا کا ہر شخص چکا سکتا ہے، چکاتا مگر ہر شخص نہیں۔
کوئی کوئی اور کبھی کبھی!!اور جو چکا لیتا ہے وہی جیتتا اور وہی سلطان ہوتا ہے۔
وہ جو جواں مرد ہو، وہ جو فیصلہ کر سکے اور وہ جو اپنے فیصلے پہ ڈٹ سکے، جو اپنے کہے کی لاج رکھ سکے!

اور ہاں! یہ بھلا میں نے اوپر ایک قیمت کہہ دیا؟ نہیں نہیں ٹھہریئے گا۔ایک نہیں، بلکہ قیمتیں دو ہیں! کہ سکون اگر عارضی اور ادھورا مطلوب ہو تو یہ کم قیمت اور ارزاں بھی مل جاتا ہے! تاہم تقاضا اگر بے عیب، بھرپور، دائمی اور پرخلوص گوشۂ عافیت کا ہو تو لاریب وہ بیش قیمت ہے۔وہ گھر کہ جس میں برستی برکھا کی سی موسلا دھار محبت ہو، جس میں بحرِ بے کراں جیسی وسعت اور برکت ہو، جس میں عہدِ صحابہ کی سی وجد آفریں سعادت ہو، جس میں ہر آن خوشیوں کے رنگین غبارے اڑتے ہوں، جس میں ہر ساعت لطف و لطافت کی چڑیائیں چہکتی ہوں، جس میں رویے تیز دھار اور باعثِ آزار نہ ہوں، جس میں جھوٹی انائیں نہیں رشتے باعث افتخار ہوں۔جس میں من کی مرادوں کی مہک ہو، معطر و مہربان آنچلوں کی لہک ہو، تازہ کلیوں ایسے نرم رویوں کی چٹک ہو اور ایسا کچھ ہو کہ انسان مسرور ہو جائے، دل کی کلی کھلے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مسحور ہو جائے ،کیفیت وہ طاری ہو کہ وہ مسکرانے پر مجبور ہو جائے۔تو اے پڑھنے والو! ذرا دل پہ ہاتھ رکھ کے خود ہی کہو،اس مادیت کی ماری دنیا میں کیا ایسا بھی کوئی جنت کدہ ملتا ہے؟ جی ہاں اے پیارو! رنگوں بھرا ایسا طلسم کدہ، روشنیوں بھرا ایسا راحت کدہ اور کچی اینٹوں سے چنا ایسا تاج محل ملتا ہے ،اور اللہ کی قسم ملتا ہے۔سن رکھیے کہ بے قیمت مگر نہیں ملتا، گھبرائیے بھی نہیں کہ یہ کچھ بہت مہنگے بھاؤ بھی بہر حال نہیں ملتا۔قیمت گو ہم سب کے بس اور بساط میں ہے ،ہاں مگر یہ عجیب وغریب اور سنگین ترین قیمت ضرور ہے جو بڑی مشکل بھی ہے اور آسان ترین بھی ہے۔سمجھ میں نہ آسکے اور من کے زہرناک ناگ کی مرضی ماری نہ جا سکے تو بخدا یہ افق سے بہت دور بلکہ قسمت ہی سے کافور ہو جاتا ہے۔کائنات کا ساتواں عجوبہ لگنے لگتا ہے۔ایسا عجوبہ کہ دنیا بھر کی دولت بھی اس کے قدموں میں ڈھیر کر دو تو یہ مان کے نہ دے اور آسان اتنا کہ محض ایک ہاں کے اشارے پہ آپ کے لئے اپنی نرم ونازک بانہیں کھول دے اور اپنی خواب آگیں ریشمی گود آپ کے لئے وا کر کے رکھ دے۔بات بہر حال کچھ ایسی ہی ہے۔

اگر کبھی شمار ہوا اور تحقیق ہوئی کہ دنیا میں انسان کو سب سے زیادہ کس چیز کی تلاش اور طلب رہی ہے تو معلوم ہو گا کہ سب سے زیادہ یہ سکون ہی کی جستجو میں سرگرداں رہا ہے۔اس میں کوئی قید نہیں کہ انسان کا مذہب یا اس کی ملت کیا تھی؟ بلا تمیز رنگ ونسل اور بغیر اس فرق کے کہ وہ شخص آخرت پر ایمان رکھتا بھی ہے یا نہیں؟ اس کا معاملہ خواہ کچھ بھی رہا ہو، سکون کا طالب وہ بہر طور ضرور ہو گا۔لیکن صد افسوس متلاشیوں کی اکثریت نے یہاں بدترین دھوکا کھایا۔صاحبو! جس طرح ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی اسی طرح ہر مسکن ونشہ آور چیز یا حالت سکون نہیں کہلا سکتی۔اسی کو مگر عجلت پسندوں نے نارسائی سے تنگ آ کر سکون کا نام دیا اور شاد کام ہونے لگے کہ منزل مقصود پا لی گئی۔یہ بھی مگر معلوم کہ کاٹھ کی ہنڈیا روز روز نہیں چڑھتی۔سو بہت جلد ان عارضی کامیابی سے مرعوب انسانوں کو معلوم ہو گیا کہ عصر حاضر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری سہولیات، ایجادات اور تعیشات مل کے بھی انسان کو سکون دینے میں ناکام رہی ہیں۔آپ کرۂ ارض پر نظر ڈالئے، آپ کو آج سب سے زیادہ خودکشی کی شرح جاپان میں ملے گی۔ حالانکہ دنیا بھر کو ایجادات کے طفیل سہولیات فراہم کرنے میں جاپان اپنا ثانی نہیں رکھتا۔کم ہی کوئی گھر ہوگا کہ جس میں جاپان میڈ کوئی چیز نہ پائی جاتی ہو۔ یا حیرت! اس کے باوجود سکون کی تلاش میں یہ خوار ہیں۔ یہی حال دنیا کے مادی طور پر دیگر آسودہ ممالک کا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ غریب تو اپنی نیند فٹ پاتھ پر اور سخت پتھریلی زمین پر بھی پوری کر لیتا ہے۔ امیر مگر تعیشات سے بھرے کمرے میں پڑے دبیز گدے پر بھی خواب آور گولی کھائے بغیر سو نہیں سکتا۔مولانا ابوالکلام آزاد سے استفادہ کیا جائے تو دراصل یہاں غلطی انسان سے یہ ہوئی کہ اس نے اگرچہ سکون کی تلاش میں ہر وادی چھان ماری، مگر سوائے اس مقام کے کہ جہاں اسے اصلی سکون واقعی میسر آسکتا تھا۔غور کیجئے گا، کسی نے موسیقی میں سکون چاہا، کسی نے حسنِ جاناں کی آغوش کو جائے اماں جانا، کسی نے دولت کے ڈھیر سے اور کسی نے عہدہ و منصب کی کوکھ سے اسے پانا چاہا اور نتیجہ معلوم کہ سب خالی ہاتھ رہے، یا انھیں جعلی اور عارضی چکاچوند سے خود کو بہلانا پڑا۔ ایسا نا ہونا ناممکن بھی تو نہ تھا نا۔ یہ اس لئے کہ سکون تو اللہ کے ذکر میں رکھا گیا ہے۔ پھر وہ کہیں اور سے ملتا بھی کیسے؟ ذکر قرآن ہے اور قرآن کی عملی صورت پیغمبرِ اسلام کی حیات مبارکہ اور فرمودات عالیہ ہیں۔ چنانچہ آؤ اور ایک ہی دفعہ ہمیشہ کے لئے سن لو! یہ چیز اسی ٹکسال میں ڈھلتی اور سنورتی، یہیں پنپتی اور پرورش پاتی اور کل عالم کے لئے یہیں سے دستیاب ہوا کرتی ہے۔ مغلوں کی بنائی مسجد کی دیوار کے سائے میں لیٹے اقبال نے کیا پتے کی بات کہی.....

نہ جہاں میں کہیں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرمِ خانہ خراب کو تیرے عفوِ بندہ نواز میں

جی ہاں! ٹھیک یہی بات! اگر آپ غور فرمائیں تو اس عہد میں مغرب وغیرہ کے جتنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معروف لوگ عصرِ حاضر کے دھوپ میں کھڑے انسان کو سکون فراہم کرنے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ ذرا تہہ میں اتر کے دیکھیے، انھوں نے سارے اصول مذہب سے اخذ کیے ہیں۔ مثلاً امریکہ کا ایک معروف نام انتھونی رابنز ہے، وہ بیسٹ سیلر مصنف ہے۔ سکون کے متلاشیوں میں اس کی کتابیں ہاٹ کیک کی طرح ہاتھوں ہاتھ بکتی ہیں۔ وہ سابقہ پادری ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اس کے سنہری اصولوں کا ماخذ وحی ہی کی تعلیمات ہیں۔ اسی موضوع پر ہندوستان میں اتھارٹی سمجھے جانے والے ایک صاحب نے برملا اعتراف کیا ہے کہ اس کے سارے اصول مذہب سے کشید کردہ ہیں۔ اس نے بتایا کہ وہ صرف انھیں سیکولر انداز میں پیش کرتا اور نام کماتا ہے۔ لوگوں میں اس کے نام کا ڈنکا بجتا اور وہ کروڑوں کماتا ہے۔

قارئینِ ذی احتشام! جس کھلے راز کو زمانہ جان چکا اب خود مسلمانوں کو بھی اسے جان لینے کی ضرورت ہے۔ جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے جانا، اپنے آپ کو اس کے مطابق ڈھالا اور پھر درویشی میں بھی بادشاہی کے لطف لیا کیے۔ کچی دیواروں پہ کھڑے چھپروں سے جنتی چھاؤں کی لذتیں پائیں۔ فاقوں کے عالم میں بھی سکون کے الوہی موسم محسوس کیے اور جن کے پاس سکون کے سروساماں تو ہمیشہ مفقود ہی رہے، تاہم جب کبھی انھیں سکون کی ضرورت پڑی، ساز و ساماں کی کمی رکاوٹ نہ بن سکی کہ خود آسمان نے ان پر سکون کے دھانے کھول دیے۔ کبھی جنگوں میں تلواریں کم ہوئیں تو کھجور کی ٹہنیاں ان کے لئے تلواروں کا کام دینے لگیں۔ کس طرح آفاقی کتابیں وضاحت کرتی ہیں اور تاریخ ان کی تائید میں کھڑی ہے کہ بے سروسامانی ان کے لیے بے اطمینانی اور بے سکونی کا کبھی باعث نہ بن سکی۔ سوچنا چاہیے کہ آخر کیا تھا ان کے پاس کہ کبھی بحیرۂ قلزم کا پانی پہاڑ کی طرح اوپر اٹھ کے انھیں راستے دینے لگتا تھا اور کبھی آسمان سے باتیں کرتی آگ ان کے لیے گل وگلزار بن جاتی تھی۔ کبھی ان میں سے کسی ایک کے گھر میں پکا ہوا چند لوگوں کا کھانا پورے لشکر کو کافی ہو جاتا تھا۔ کیسے؟ کس طرح؟ کیوں اور آخر کیوں؟ دوستو! بہت سادہ بات کہ دراصل وہ یہ جان گئے تھے کہ سکون کا منبع کیا ہے؟ تھے تو یہ بھی انسان ہی مگر یہ اس کی قیمت جان چکے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قیمت چکانے پر آمادہ بھی ہو گئے تھے۔ عرض کیا تھا کہ قیمت کچھ زیادہ اور بس سے باہر بالکل نہیں مگر اسے جاننا، اسے ماننا، اسے پہچاننا اور اسے خود پہ اتارنا ہی اس کی پہلی اور آخری قیمت ہے۔

قارئین! اگر میں اپنی بات کہہ سکا ہوں تو واضح ہوا اسی دنیا کو سکون کی جا اور راحت کی آماجگاہ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ پتا چلا اس سکون و راحت کا دنیاوی ساز و سامان سے کوئی تعلق نہیں۔ معلوم ہوا سہولیات و ایجاداتِ دنیا سے راحت ملتی تو ہے مگر ناپائیدار اور ناقابلِ اعتبار! حقیقی خوشی اور سچی مسرت کہیں اور سے اور کسی اور ہی طریقے سے ملتی ہے۔ عیاں ہوا اسی صفحۂ ہستی پر کئی ہستیاں ایسی ہو گزریں جن کی زندگیاں اس حوالے سے کرشموں سے بھری ہوئی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ نسخۂ کیمیا، وہ راز کی بات، وہ طلسمِ ہوشربا، وہ کامیابی کا گر..... ہے کیا؟ اس کی قیمت کیا ہے؟ اس کا طریقۂ استعمال کیا ہے؟ اس کا منبع و مرکز کیا ہے؟ اور یہ دستیاب کہاں سے ہوتا ہے؟

اے پیارے قارئین! دراصل یہ کتاب اسی سوال کے جواب کی تلاش میں سفر کرتی ہے اور خوشی کی بات یہ کہ فاضل مؤلف اور ہمارے دوست فضیلۃ الشیخ مولانا فاروق رفیع ﷾ اس تلاش میں ناکام نہیں رہے۔ انھوں نے معاشرے کی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا ہے اور عصرِ حاضر کی ڈانواں ڈول نبض ٹٹول کے اصلی مرض کی تشخیص کی ہے۔ تشخیص بھی اگرچہ مریض پہ کم احسان نہیں ہوتا کہ اس سے کم از کم وہ عطائیوں کی دست برد سے اور نیم حکیموں کا تختۂ مشق بننے سے تو بچ جاتا ہے۔ لیکن ہمارے دوست کا کام اس سے سوا ہے۔ انھوں نے فرد اور معاشرے کے لاینحل مسائل کو اجاگر بھی کیا ہے اور پھر سیرتِ رسول اور حکمتِ قرآن سے اس کا شافی علاج بھی تجویز کیا ہے۔ اس سفر میں انھیں کن وادیوں کا سفر کرنا پڑا؟ آیئے کتاب کے مضامین پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ کشادہ گھر خوش بختی کی علامت۔ گھر کے سرپرست کی ذمہ داریاں۔ فرمانبردار بیوی بیش قیمت اثاثہ۔ صالحہ عورت کے اوصاف؟ قبل از نکاح منگیتر کو دیکھنا۔ اصلاحِ اہلِ خانہ کیلئے اسلامی تجاویز۔ نماز، قرآن اور صبح و شام کے اذکار سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاح احوال کی صورتیں۔ بچے کو نماز کیسے سکھائیں؟ اسلام کی مٹھاس کیا ہے اور کون اسے محسوس کر سکتا ہے؟ دوست کے انتخاب میں اسلامی معیار۔ ذکرِ الٰہی کی برکات۔ سونے جاگنے میں شیطان سے محفوظ رہنے کے طریقے۔ گھر میں ادائیگیٔ نوافل کے ثمرات۔ رحمتیں کیوں روٹھ جاتی ہیں؟ اس کے اسباب اور سدِباب۔ گھر برباد کیسے ہوتے اور بہبود کیسے پاتے ہیں؟ گھر میں تصویر اور کتاب کی موجودگی کے منفی و مثبت اثرات۔ اہلِ علم کی گھر میں آمد کی برکات۔ گھر سے سکول اور سکول سے کھیل تک بچوں کی تربیت پر کیسے نظر رکھی جائے؟ میاں بیوی کے باہمی رازونیاز اور اسرار و رموز کے آداب۔ رسولِ رحمت نے محبتوں کی آبیاری کرنے والے میاں بیوی کے کیا دلربا انداز تشکیل دیئے۔ بہبود اور بربادی میں زبان کا کردار۔ جھوٹ سے اجڑتے گھر۔ غیبت اور چغلی کی تباہ کاریاں۔ حسد کی ہولناکیاں۔ بخل و غصے کی سیاہ کاریاں۔ اسراف اور فضول خرچی، خودغرضی وغیرہ وغیرہ۔ پھر خواجہ سرا اور ہمارے گھر۔ موبائل فون کے خطرات۔ گھر کے انتخاب میں ملحوظ رکھے جانے کے قابل امور اور والدین کے، ہمسائیوں کے، مہمانوں کے آداب و مسائل اور اگر اب بھی آپ کی تسلی نہ ہوئی ہو تو آخری باب ہے، جامع آداب۔ ایک اچھی بات یہ بھی ہوئی کہ کتابوں کی علمی و فنی اور صوری و تکنیکی درستی کے حوالے سے خصوصی تجربہ و مہارت رکھنے والے معروف نام فضیلۃ الشیخ مولانا محمود الحسن اسد ﷾ نے اس کتاب پر خصوصی توجہ دی ہے۔ کتاب پہلے بھی چھپی تھی لیکن اب کے انھوں نے ابواب بندی اور تزئین سے اسے چیزے دیگر بنا دیا ہے۔ کتاب پڑھنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اس کتاب سے کوئی گھر خالی نہیں رہنا چاہیے۔ کیونکہ اگر ان تعلیمات و معلومات سے کوئی گھر خالی ہے تو وہ گھر کہاں خرابہ ہوگا۔ جو ایسا ہوگا، وہاں سکون کا کیا کام؟ زندگی میں سکون نہیں تو وہ زندگی ہی کیا اور ایسے جینے میں جینا ہی کیا۔

میرا خیال ہے، اب آپ کو کتاب پڑھنے دی جائے تاکہ آپ جلد جلد کتاب پڑھیں اور پھر اللہ آپ کو اس پڑھے کے مطابق گھر ترتیب دینے کی بھی توفیق دے۔ ایسا اگر ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے تو پھر یقین کیجئے۔آج ہمارے جو گھر بے سکونی اور بے اطمینانی کے دوزخ میں جل رہے ہیں اور اہلِ خانہ جس کے تصور ہی سے کانپ اٹھتے ہیں اور گھر بھی اس چخ چخ سے کانپ کانپ جاتا ہو گا۔اس کتاب پر عمل کے بعد ضرور وہ جنت کی راحتیں لیے مترنم نغمے الاپا کرے گا۔ اے میرے راج دلارے مکیں !اے میرے مکینِ باتمکیں ! آؤ کہ میرے آنگن کے تمام تارے، میرے صحن کے سارے سکون تیرے وجود کو ''اڈیک'' رہے ہیں۔ اب بتا بھی دو کہ گھر کب آؤ گے؟؟ ظاہر ہے ؎

ہر ایک مکاں کو ہے مکیں سے شرف اسد
مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے

یوسف سراج

ہیڈ، ریسرچ ڈیپارٹمنٹ پیغام ٹی وی
کالم نگار، روزنامہ نئی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

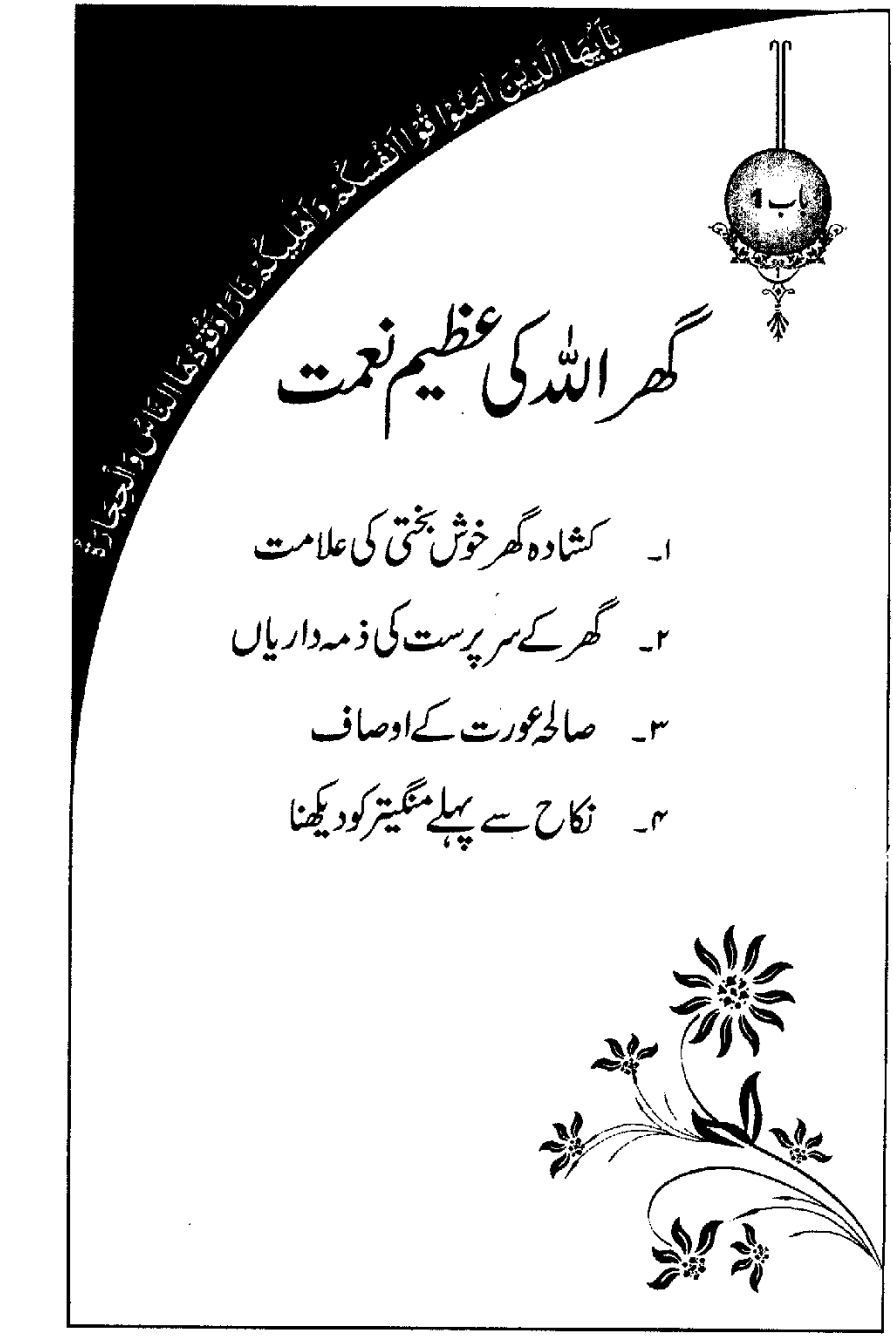

باب 1

گھر اللہ کی عظیم نعمت

۱۔ کشادہ گھر خوش بختی کی علامت

۲۔ گھر کے سرپرست کی ذمہ داریاں

۳۔ صالحہ عورت کے اوصاف

۴۔ نکاح سے پہلے منگیتر کو دیکھنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴾ [التحریم: ٦]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر سخت دل، بہت مضبوط فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انھیں حکم دے اور وہ کرتے ہیں جو حکم دیے جاتے ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر اللہ کی عظیم نعمت

انسان کے لیے گھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ نے کتاب مبین میں گھر کی سہولت کی دستیابی اپنا انعام قرار دیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا﴾ ①

''اور اللہ نے تمھارے لیے تمھارے گھروں سے رہنے کی جگہ بنا دی۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس آیت میں اپنے بندوں پر اپنی عظیم نعمت کا ذکر کر رہے ہیں کہ اس نے ان کی رہائش کے لیے گھر بنائے، جن میں وہ پناہ لیتے ہیں، چھپاؤ پکڑتے اور ہمہ قسم کی سہولیات سے مستفید ہوتے ہیں۔'' (یقیناً انسانوں کے لیے یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے)۔ ②

چنانچہ انسان جب اپنے چاروں اطراف نظر دوڑائے تو کتنے ہی لوگ ایسے نظر آئیں گے، جو گھر جیسی نعمت سے محرومی کی وجہ سے سڑکوں کے کناروں پر اور پارکوں میں پڑے راتیں بسر کرتے ہیں یا چھت کی عدم دستیابی کے سبب خیموں میں زندگی کے دن گزارنے

۱۔ النحل: ۸۰۔

۲۔ تفسیر ابن کثیر، النحل: ۸۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مجبور ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں گھر کی سہولت جیسی نعمت کا احساس دو چند ہو جاتا ہے اور اس نعمت غیر مترقبہ پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے، اس نعمت کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ ہر رات ان کلمات کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ کلمات ارشاد فرماتے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهُ، وَلَا مُؤْوِيَ» ①

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا، ہمیں پلایا، ہمیں کافی ہوا اور ہمیں (رہنے کے لیے) ٹھکانہ دیا، کیونکہ کتنے ہی لوگ ہیں جنھیں نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی پناہ دینے والا۔''

پھر گھر کی اہمیت اس واقعہ سے بھی عیاں ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام دشمنی میں بنونضیر کے یہودیوں کو بے گھر کر کے ذلیل وخوار کیا اور جلا وطنی کے عذاب سے دوچار کیا تھا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ﴾ ②

''وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کیا پہلے اکٹھ ہی میں ان کے گھروں سے نکال باہر کیا۔''

یہ آیت دلیل ہے کہ گھر بہت بڑی نعمت ہے اور کفار ومشرکین کو بے گھر کرنا اللہ تعالیٰ کے عذاب کی ایک قسم اور مقام عبرت ہے۔

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعآء، باب الدعآء عند النوم : ۲۷۱۵۔ سنن أبي داوٗد، كتاب الأدب، باب ما يقال عند النوم : ۵۰۵۳۔ جامع ترمذي، كتاب الدعوات، باب ما جآء في الدعوات إذا آوى إلى فراشه : ۳۳۹۶۔

۲۔ الحشر : ۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

کشادہ گھر خوش بختی کی علامت

گھر کا کشادہ ہونا اور اہل خانہ کی باہمی محبت والفت سعادت مندی کی علامت ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تنگ گھر بد نصیبی کی علامت ہے بلکہ گھر کا حدود اربعہ اگرچہ تنگ اور غیر وسیع ہو لیکن گھر کے افراد میں باہمی الفت ومحبت اور رفق ویگانگت ہو تو یہ بھی خوش نصیبی کی علامت ہے۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« ثَلَاثٌ مِّنَ السَّعَادَةِ وَثَلَاثٌ مِّنَ الشَّقَاوَةِ، فَمِنَ السَّعَادَةِ الْمَرْأَةُ تَرَاهَا تُعْجِبُكَ، وَتَغِيبُ فَتَأْمَنُهَا عَلَى نَفْسِهَا وَمَالِكَ، وَالدَّآبَّةُ تَكُوْنُ وَطِيئَةً فَتُلْحِقُكَ بِأَصْحَابِكَ، وَالدَّارُ تَكُوْنُ وَاسِعَةً كَثِيْرَةَ الْمَرَافِقِ، وَمِنَ الشَّقَاوَةِ الْمَرْأَةُ تَرَاهَا فَتَسُوْءُكَ، وَتَحْمِلُ لِسَانَهَا عَلَيْكَ، وَإِنْ غِبْتَ عَنْهَا لَمْ تَأْمَنْهَا عَلَى نَفْسِهَا وَمَالِكَ، وَالدَّآبَّةُ تَكُوْنُ قَطُوْفًا فَإِنْ ضَرَبْتَهَا أَتْعَبَكَ وَإِنْ تَرَكْتَهَا لَمْ تُلْحِقْكَ بِأَصْحَابِكَ، وَالدَّارُ تَكُوْنُ ضَيِّقَةً قَلِيْلَةَ الْمَرَافِقِ » [1]

1۔ مستدرك حاكم : ۱۶۲/۲۔ مسند أحمد : ۱۶۸/۱۔ مسند بزار: ۱۴۱۲، إسناده صحيح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تین چیزیں خوش نصیبی اور تین چیزیں بدنصیبی کی علامت ہیں، خوش بختی میں سے:
ا۔ صالح بیوی ہے جسے تو دیکھے تو تجھے خوش کر دے اور تو غائب ہو تو، تو اس کی ذات اور اپنے مال کے بارے میں پر امن ہو۔ ۲۔ ایسی سواری جو نہایت آرام دہ اور خوب چلنے والی ہو جو تجھے رفقاء کے ساتھ ملا دے۔ ۳۔ اور ایسا گھر جو ضروریات زندگی سے بھرپور اور کشادہ ہو۔ اور بدبختی (کی علامات) میں: ا۔ ایسی بیوی ہے جسے تو دیکھے تو وہ تیری طبیعت مکدر کر دے اور تیرے سامنے اپنی زبان چلاتی رہے اور اگر تو اس سے غائب ہو تو اس کی ذات اور اپنے مال کے بارے میں ڈرتا ہی رہے۔ ۲۔ ایسی سواری جو سست اور اڑیل ہو، اگر تو اسے مارے تو تجھے تھکا دے اور اگر تو اسے مارنا چھوڑ دے تو تیرے رفقاء کے ساتھ نہ ملائے۔ ۳۔ ایسا گھر جو نہایت تنگ اور نہایت بدمزاج گھر والوں پر مشتمل ہو۔''

گھر عورتوں کی محفوظ ترین پناہ گاہ:

عورت کا بہترین مقام اس کا گھر ہے۔ کیونکہ عورت بازاری نمائش کا سامان، اشتہارات کی زینت، مجالس و محافل کی تزئین اور تفریح طبع کا سامان نہیں بلکہ اسلام اسے گھر کی چاردیواری تک محدود ہونے کی پرزور تلقین کرتا ہے اور گھر میں جم کر رہنے پر زور دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ﴾ [1]

''اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو۔''

اس آیت میں عورتوں کو گھروں میں ٹک کر رہنے کا حکم ہے اور یہ بیان ہے کہ عورتوں کا

ا۔ الأحزاب: ۳۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دائرہ عمل گھر کی چار دیواری میں رہ کر امورِ خانہ داری سرانجام دینا ہے۔

سیاست و سیاحت اور کسب معاش میں حصہ لینا اس کی ذمہ داری نہیں، نیز عورت کی عزت و ناموس کا اصل محافظ اس کا گھر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

گھر کے سرپرست کی ذمہ داریاں

چونکہ گھر کا میسر آنا انسان کے لیے سعادت مندی کی علامت اور اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت ہے، اس اعتبار سے گھر کے سرپرست پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، جن پر عمل پیرا ہو کر وہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے نجات کا ساماں کر سکتا ہے اور روز قیامت اپنی مسئولیت سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے، ورنہ بصورت غفلت و سستی اور اہل خانہ کی دینی تعلیم و تربیت کا اہتمام نہ کرنے کی بدولت وہ خود اپنے آپ کو، اپنے اہل خانہ کو جہنم کا ایندھن بنانے کا موجب ہوگا اور گھر والوں کی نگرانی کا فرض نہ نبھانے اور ان کی دینی وشرعی تربیت نہ کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن اسے ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا گھریلو معاملات کی اصلاح اور اولاد وغیرہ کی دینی واخلاقی تربیت میں کوتاہی اور عدم دلچسپی کی روش ترک کی جائے، اسی میں گھر کے سرپرست کی کامیابی پنہاں ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴾[1]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر سخت دل، بہت مضبوط فرشتے مقرر

۱۔ التحریم: ٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انھیں حکم دے اور وہ کرتے ہیں جو حکم دیے جاتے ہیں۔''

اس آیت میں گھر کے سرپرست کی نہایت اہم ذمہ داری بیان ہوئی ہے کہ وہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی اصلاح کرے اور ان کی دینی واخلاقی تربیت کا اہتمام کرے تاکہ یہ جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائیں۔

پھر گھر کا سرپرست گھر والوں کا مسئول بھی ہے، اس مسئولیت کے پیش نظر اہل خانہ کی دینی تربیت کرنا اس کی اہم ذمہ داری ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ : الْإِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ» [1]

''تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کا سوال ہوگا، حاکم (رعایا کا) نگران ہے اور اسے اپنی رعایا کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی، آدمی اپنے اہل خانہ کا نگران ہے اور اسے اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، بیوی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس ذمہ داری کی باز پرس ہوگی، خادم اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے اور اسے اس نگرانی کے متعلق سوال ہوگا۔''

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القری والمدن : ۸۹۳۔ صحیح مسلم، کتاب الأمارة، باب فضیلة الأمیر العادل: ۱۸۲۹۔ سنن أبی داود، کتاب الخراج والفیء، باب ما یلزم الأمیر من حق الرعیة : ۲۹۲۸۔ جامع ترمذی، کتاب الجهاد، باب ما جاء فی الإمام: ۱۷۰۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

یہ حدیث کھلی دلیل ہے کہ گھر کا سرپرست گھر کے افراد کا نگران وذمہ دار ہے اور اہل خانہ کی دینی اصلاح اور اسلامی تعلیم وتربیت اس کی اہم ذمہ داری ہے، جس میں کوتاہی ناقابل معافی جرم ہے، اس نگرانی میں سستی وکاہلی اور عدم توجہی کی صورت میں روز قیامت باز پرس ہوگی اور ذلت وہزیمت اٹھانا پڑے گی، جب کہ گھر والوں کی دینی تعلیم وتربیت کا اہتمام کرنے اور انہیں ارکانِ اسلام کا پابند بنانے کی صورت میں وہ خود بھی سرخرو ہوگا اور اہل خانہ بھی کامیاب وکامران ٹھہریں گے۔

چنانچہ گھر کی اصلاح اور اہل خانہ کی دینی تعلیم وتربیت کرنا اور انھیں شعائر اسلام کا پابند بنانا گھر کے سرپرست کی ذمہ داری ہے، اس لحاظ سے کچھ نصیحتیں پیش خدمت ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے گھر گلشن کا منظر پیش کرے گا، دنیاوی مصائب وپریشانیاں یقیناً معدوم ہوں گی، گھر میں نورانیت وشادمانی کی پرکیف بہاریں رقصاں ہوں گی، شیطان اور شیطنت کا زور ختم ہوگا اور انھیں کھل کر کھیلنے اور بغاوت وسرکشی اور آوارگی وبے حیائی کے مناظر برپا کرنے کے مواقع مسدود ہوں گے اور گھر کا سرپرست اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا بھی کر سکے گا۔ نیز یہ نصیحتیں اس کے لیے دنیوی واخروی کامیابی میں انتہائی مدد ومعاون ہوں گی۔

ذیل میں ہم یہ نصیحتیں بالترتیب بیان کریں گے، جسے حرز جان بنانا انتہائی مفید ٹھہرے گا۔

ا۔ گھر آباد کرنا:

بے شک اسلام اپنے ماننے والوں کی زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرتا ہے اور ہر معاملہ میں اعتدال پسندی اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے، پھر اسلام نے نظام عفت کی حفاظت پر انتہائی زور دیا ہے اور بالخصوص نوجوانوں کو نکاح کرنے کی پرزور تلقین کی ہے، کیونکہ نکاح سے بڑھ کر جنسی تسکین کا کوئی طریقہ عفت کا محافظ نہیں، اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے نبی مکرم ﷺ نے نوجوانوں کو نکاح کرنے کی خاص تاکید کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَآءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَآءٌ)) ①

''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو اسباب نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے اس لیے کہ یہ (نکاح کرنا) نظر کو بہت جھکانے والا اور شرم گاہ کا بہترین محافظ ہے اور جو (شادی کرنے کی) استطاعت نہیں رکھتا اس پر روزہ لازم ہے، کیونکہ یہ (روزہ رکھنا) اس کی شہوت ختم کرنے کا ذریعہ ہے۔''

۲۔ پاک دامن عورت سے شادی کرنا:

جیسے اسلام نوجوانوں کو نکاح کی پرزور تاکید کرتا ہے، اسی طرح یہ ان کے لیے ایسے رشتوں کے انتخاب کی رہنمائی بھی کرتا ہے جو دین میں پختگی اور آئندہ نسلوں کے روشن مستقبل کا پیش خیمہ ثابت ہوں، رشتہ کے انتخاب کے بارے میں کتاب وسنت سے رہنمائی حاصل کرنے کی صورت میں آپ خود کو اور اپنی اولاد کو شرک و بدعت کی نحوست اور بدکاری و فحش کاری جیسی عادت بد سے بچا سکتے ہیں، کیونکہ کتاب اللہ مشرک و بدکار مرد و زن سے نکاح کرنے سے منع کرتی ہے اور پاک باز وعفیف مسلمانوں کے لیے ایسے رشتے حرام قرار دیتی ہے، لہٰذا نکاح کرتے وقت لازم ہے کہ جس سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہو وہ شرک کی

۱۔ صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب من استطاع منكم الباءة فليتزوج: ٥٠٦٥۔ صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه: ١٤٠٠، سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب التحريض على النكاح: ٢٠٤٦۔ سنن نسائي، كتاب النكاح، باب الحث على النكاح: ٣٢٠٩، سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب ما جاء في فضل النكاح: ١٨٤٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجاست اور بدکاری کی ناپاکی سے پاک ہو یقیناً شرک اور بدکاری سے پاک رشتہ تمھارے لیے سعادت کی نوید اور روشن مستقبل کی سند ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۚ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ ۗ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَ اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَ يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴾[1]

''اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور یقیناً ایک مومن لونڈی کسی بھی مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ تمھیں اچھی لگے اور نہ (اپنی عورتیں) مشرک مردوں کے نکاح میں دو، یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور یقیناً ایک مومن غلام کسی بھی مشرک مرد سے بہتر ہے، خواہ وہ تمھیں اچھا معلوم ہو۔ یہ لوگ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور لوگوں کے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔''

یہ آیت واضح دلیل ہے کہ مشرک عورت سے نکاح حرام ہے۔ اس لیے کہ مشرک بیوی کی کوشش ہوتی ہے کہ دین دار و موحد شوہر بارگاہ ایزدی میں جبین نیاز جھکانے کی بجائے مختلف آستانوں اور خود ساختہ خداؤں کے سامنے سجدہ ریز ہو، ایک اللہ کے سامنے جھولی پھیلانے کی بجائے خود ساختہ معبودوں کے سامنے ذلیل و رسوا ہو، آسمان کی طرف نظریں اٹھانے کی بجائے اس کی امیدوں کا مرکز قبریں اور مزارات ہوں، نیز مشرک اور موحد

1۔ البقرة: ۲۲۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ملاپ ایسی دو انتہاؤں کو ملانا ہے جس کا انجام ہلاکت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں اور مشرک عورت یا مرد سے نکاح کے جواز تراشنے والے اور قانون الٰہی میں تبدیلی کی جسارت کرنے والے کبھی اچھے انجام کار کے سزاوار نہیں ٹھہرتے، بلکہ ایسے ازدواجی رشتوں سے وجود میں آنے والی اکثر نسلوں کا مستقبل مخدوش اور دین اسلام سے انحراف پر منتج ہوتا ہے۔ یا صاحب نکاح خود ہی توحید سے منحرف ہو کر اولیاء کی من گھڑت کرامات، مزارات کے اندھے انوار اور قبروں کے خود ساختہ تقدس کا دلدادہ ہو جاتا ہے، لہٰذا اس قرآنی قانون کو توڑ کر تجربہ کی مشق کرنے سے بہتر ہے کہ حکم ربانی کے سامنے سر تسلیم خم کر لیا جائے، کیونکہ کتاب مقدس کے روشن الفاظ کہ ''مشرک مرد اور مشرک عورت کبھی خیر کا باعث نہیں بن سکتی'' اٹل حقیقت ہے اور اسے تجربات کی بھٹی میں جھونکنے سے نقصانات کی شرح کہیں زیادہ ہو گی جس کا تصور بھی ناممکن ہے۔

پھر مشرک خاوند یا بیوی کی کوشش ہوتی ہے کہ فریق ثانی دین سے بیزار ہو جائے اور بدعملی و بے دینی کا شکار ہو کر اس کے رنگ میں رنگا جائے بالخصوص اولاد کی تاخیر پر تو مشرک بیوی یا خاوند اور اس کے ہم مذہب رشتہ دار فریق ثانی کو شرک، کبیرہ گناہوں کے ارتکاب، قبروں و مزاروں کے طواف اور سجدہ ریزی پر مجبور کر دیتے ہیں اور وہ ایمان شکن کاموں سے احتراز کے باوجود بے بسی سے شرک کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ جب کہ دین دار موحد بیوی خاوند کے دین میں رسوخ کا باعث بنتی ہے، اس تعلق داری سے دینی استحکام پیدا ہوتا ہے اور دینی امور پر عمل پیرا ہونے کی صورت میں زن و شو رحمت ایزدی کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾ ①

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں، ان کے بعض بعض کے دوست ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا، بے شک اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

پھر مومن کا مومن سے تعلق اور رشتہ دین پر مزید مضبوطی کا سبب بنتا ہے۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ)) ②

''مومن مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا بعض بعض کو مضبوط کرتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں۔''

لہٰذا ازدواجی رشتہ کے لیے مومنہ موحدہ اور دین پر مضبوط عورت سے شادی کی جائے اور ایسے پاک باز جوڑے کے ملاپ سے پیدا ہونے والی اولاد بھی یقیناً دین کی طرف دار، ارکانِ اسلام کی پابند اور اللہ اور اس کے رسول کی مطیع ہوگی۔

۳۔ زانیہ عورت سے نکاح کرنے سے گریز کرنا:

نکاح کے لیے زانیہ اور بدکارہ عورت کا انتخاب نہ کریں، بلکہ نکاح کے لیے عفت و

۱۔ التوبة : ۷۱۔

۲۔ صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب تشبيك الأصابع فی المسجد: ٤٨١۔ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم: ٢٥٨٥۔ جامع ترمذی، كتاب البر والصلة، باب ما جاء فی شفقة المسلم على المسلم : ١٩٢٨۔ سنن نسائی، كتاب الزكاة، باب أجر الخازن إذا تصدق بإذن مولاه : ٢٥٦١۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصمت کی محافظ پاک دامن عورت منتخب کیجیے، خواہ وہ بھولی بھالی، انتہائی سادہ اور فیشن کی دنیا سے دور ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پاک دامن عورتوں سے نکاح کی تلقین کرتے ہیں اور زانی وبدکار عورتوں کو مومن مردوں کے لیے حرام قرار دیتے ہیں، خواہ وہ حسن کا شاہکار، انتہائی خوبصورت اور زیبائش ونمائش میں اپنی مثال آپ ہوں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ اَلزَّانِي لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ، وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ ①

''زانی مرد نکاح نہیں کرے گا مگر کسی زانیہ عورت سے، یا کسی مشرکہ عورت سے، اور زانیہ عورت، اس سے نکاح نہیں کرے گا مگر کوئی زانی یا مشرک۔ اور یہ کام ایمان والوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔''

آیت کا شان نزول:

مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ قیدیوں کو مکہ سے مدینہ منتقل کیا کرتے تھے، ایک رات وہ اپنے ایک اسیر ساتھی کو چھڑانے مکہ گئے تو رات کے اندھیرے میں ان کی ملاقات مکہ کی عناق نامی زانیہ سے ہوئی، جو زمانہ جاہلیت میں مرثد رضی اللہ عنہ کی دوست رہی تھی۔ اس نے مرثد رضی اللہ عنہ کو اپنے ہاں رات بسر کرنے اور رنگ رلیاں منانے کی دعوت دی، جو انھوں نے یہ کہہ کر ٹھکرا دی کہ اللہ تعالیٰ نے زنا حرام قرار دیا ہے، لہٰذا ایک مسلمان اس گناہ کا ارتکاب نہیں کر سکتا، پھر جب وہ قیدی ساتھی کو رہائی دلا کر مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:

« يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنْكِحُ عَنَاقًا، فَأَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ ﴿ اَلزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ

① النور: ۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَّحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْثَدُ ! ﴿ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ﴾ فَلَا تَنْكِحْهَا »[1]

''یا رسول اللہ! میں عناق سے شادی کرلوں؟ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ خاموش رہے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی: ''زانی مرد صرف زانیہ عورت سے یا مشرکہ عورت سے نکاح کرتا ہے اور زانیہ سے صرف زانی یا مشرک نکاح کرتا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مرثد!'' زانی مرد نکاح نہیں کرتا مگر زانی عورت سے یا مشرکہ عورت سے اور زانیہ عورت سے نکاح نہیں کرتا مگر زانی یا مشرک'' لہٰذا اس (عناق) سے نکاح مت کرو۔''

فوائد:

❶ محدث شہیر عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں یہ حدیث دلیل ہے کہ پاک دامن وعفیف مومن کا زانیہ عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے اور حدیث میں مذکورہ آیت بھی اس حرمت کی دلیل ہے اس لیے کہ آیت کے آخر میں بیان ہے کہ ایمان والوں پر یہ (زانیہ یا مشرکہ عورت سے) نکاح حرام ہے۔

سو آیت کے یہ الفاظ صریح نص ہیں کہ زانیہ عورتوں سے نکاح حلال نہیں۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور: ۳ میں) زانیہ عورت سے نکاح حرام قرار دیا اور یہ بیان فرمایا کہ جو زانیہ عورت سے نکاح کرے گا وہ زانی یا مشرک ہوگا،

۱۔ جامع ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة النور:۳۱۷۷۔ سنن بیهقی: ۱۰/۷، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اس آیت سے دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں: ا۔ یا تو اس آیت کو سننے والا اس حکم ''زانیہ عورت سے نکاح حرام ہے'' کو اپنے لیے لازم سمجھے گا اور (زانیہ عورت سے عدم نکاح کو) اپنے اوپر واجب خیال کرے گا۔ ۲۔ یا وہ اس حکم کو واجب نہیں مانے گا۔ چنانچہ جو شخص اس اعتقاد کو واجب خیال نہ کرے وہ مشرک ہے اور جو شخص اس کے وجوب کا اعتقاد رکھے لیکن اس کی مخالفت میں زانیہ عورت سے نکاح کرے تو وہ زانی ہوگا۔

۲ پاک دامن مومن کا زانیہ عورت سے نکاح اور عفیفہ مومنہ کا زانیہ مرد سے نکاح حرام ہے یا یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے، اس بارے میں علماء کے کئی اقوال ہیں جن میں سے راجح قول یہ ہے کہ زانی مرد کا عفیفہ مومنہ سے اور عفیف و پاک دامن مرد کا زانیہ عورت سے نکاح حرام ہے۔

عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں یہی قول راجح ہے اور امام احمد رحمہ اللہ بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ عفیف مرد کا بدکارہ عورت سے نکاح صحیح نہیں تاوقتیکہ وہ اس گناہ سے تائب نہ ہو اور عفیفہ مومنہ سے زانی کا نکاح اس وقت تک درست نہیں جب تک وہ اس سے مکمل تائب نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ عمل (زانی وزانیہ سے نکاح) ایمان والوں پر حرام کیا گیا ہے۔[1]

لہٰذا زانی ومشرک مرد اور زانی ومشرکہ عورت خواہ کتنے ہی مال دار ہوں، حسن ودل کشی کے کتنے ہی آئینہ دار ہوں، معیار زندگی کے کتنے ہی بلند ترین منصب پر فائز ہوں، ان سے نکاح کر کے حکم خداوندی کی مخالفت مول نہ لیں جو سراسر ذلت ورسوائی اور گھاٹے کا سودا ہے۔

ا۔ تحفة الأحوذی، ۱۶/۹۔ نیل الأوطار، ۱۵۲/۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ صالح بیوی کا انتخاب کرنا:

نکاح کے لیے صالح بیوی کا انتخاب کریں، کیونکہ نیک عورت سے نکاح خیر وبرکت کا باعث اور دنیوی واخروی کامیابی کا عندیہ ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ » ①

''عورت چار اوصاف کے سبب بیاہی جاتی ہے: اپنے مال کی وجہ سے، اپنے حسب ونسب کے سبب، اپنی خوبصورتی کی وجہ سے اور اپنے دین کے سبب، سوتو دین دار عورت کے ساتھ (نکاح کر کے) کامیاب ہو جا، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں (یعنی تیری زندگی ہمیشہ سکھی گزرے)۔''

فوائد:

1. اس حدیث میں دین دار عورت سے نکاح کرنے کی ترغیب ہے، کیونکہ دین دار بیوی دنیوی واخروی کامیابی کا اہم ذریعہ ہے اور نیک رشتوں کا بندھن، دینی ترقی، ارکان اسلام کی پابندی، اخلاقیات کی ترویج اور گھریلو زندگی کے سکون کا باعث ہے اور دینی نقطۂ نظر کے اعتبار سے مسلم جوڑے سے یہی چیزیں مطلوب ہوتی ہیں۔
2. عام رواج ہے کہ رشتہ کے انتخاب میں لڑکی کا حسن، حسب ونسب اور مال و جائیداد دیکھی

۱۔ صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب الأكفاء في الدين: ٥٠٩٠۔ صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب استحباب نكاح ذات الدين: ١٤٦٦۔ سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب ما يؤمر من تزويج ذات الدين: ٢٠٤٧۔ سنن نسائي، كتاب النكاح، باب كراهية تزويج الزناة: ٣٢٣٢۔ سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب تزويج ذات الدين: ١٨٥٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے اور دین داری کا اعتبار آخر میں خانہ پری کے طور پر ہوتا ہے، یعنی دین داری آخری درجہ ہے کہ یہ بھی ہو جائے تو ٹھیک ورنہ پہلے تین اوصاف تو بہر صورت لازم ہیں اور رشتے کی قبولیت کا انحصار خوبصورتی، شرف خاندان اور مال وجائیداد پر ہوتا ہے۔ اس کے برعکس حدیث میں رشتوں کے انتخاب اور رشتوں میں پائیداری کا سبب دین کو قرار دیا گیا ہے باقی تمام اوصاف بدرجہ اتم ہوں، لیکن دین کا فقدان ہے تو ایسا رشتہ کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتا۔

بلکہ دین دار مرد کے لیے بے دین عورتیں اور دین دار عورت کے لیے بے دین مرد دینی زوال اور اخلاقی انحطاط کا سبب بنتے ہیں اور شادی سے کچھ ہی دیر بعد ایسی کشتی کسی دنیوی منجدھار میں پھنس کر دین کی بقا اور آخرت کی کامیابی کے راستے سے ہٹ کر دنیوی کامیابی، روشن مستقبل کے حصول اور مستقبل کے ان دیکھے خوف سے بچاؤ کی طرف مڑ جاتی ہے، جس وجہ سے یہ صاحب تقویٰ ومینارۂ اسلام شعائر اسلام اور دینی امور سے یکسر غافل ہو جاتا ہے، دنیا اور بیوی کا مجسم غلام بن کر شیطان کا آلہ کار بن جاتا ہے اور کتاب اللہ میں ایسے شخص کی بہت بری مثال بیان ہوئی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴾[1]

''اور انھیں اس شخص کی خبر پڑھ کر سنا جسے ہم نے اپنی آیات عطا کیں تو وہ ان

۱۔ الاعراف: ۱۷۵، ۱۷۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے صاف نکل گیا، پھر شیطان نے اسے پیچھے لگا لیا تو وہ گمراہوں میں سے ہوگیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان کے ذریعے بلند کر دیتے، مگر وہ زمین کی طرف چمٹ گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے لگ گیا، تو اس کی مثال کتے کی مثال کی طرح ہے کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے ہانپتا ہے، یا اسے چھوڑ دے تو بھی زبان نکالے ہانپتا ہے، یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ سو تو یہ بیان سنا دے، تاکہ وہ غور وفکر کریں۔''

البتہ اگر لڑکی راسخ العقیدہ، ارکان اسلام کی پابند، علم وعمل میں مضبوط ہو اور باقی تین اوصاف حسن، خاندانی شرف اور مال بھی موجود ہیں تو ایسے رشتہ کے انتخاب میں کوئی کراہت نہیں، اس لیے کہ حدیث میں دینی رشتہ کو کامیابی کی ضمانت قرار دیا گیا ہے، باقی اوصاف کی ممانعت نہیں کی گئی۔

۵۔ فرماں بردار بیوی بیش قیمت اثاثہ:

یاد رکھیے! دنیا کا بہترین سرمایہ اور بیش قیمت خزانہ صالح بیوی ہے اور اس بیش قیمت متاع کو وہی خوش نصیب حاصل کر سکتا ہے جس کی نظر انتخاب دین پر مرتکز ہو اور اس کی ترجیح، دین دار پارسا عورت سے نکاح کرنا ہو، لہٰذا نکاح کے لیے ایسے ہی بیش قیمت سرمائے سے مستفید ہوں، کیونکہ نیک بیوی گھر کا سکون، خاوند کی بہترین معاون اور اولاد کی دینی تعلیم وتربیت کا مرکزی کردار ہے، جو آپ کے روشن مستقبل اور بہترین عاقبت کی نوید ہے۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

« اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ »[1]

''دنیا فائدے کا سامان اور دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے۔''

۱۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب خیر متاع الدنیا المرأة الصالحة : ۱٤٦۹۔ سنن نسائی، کتاب النکاح، باب المرأة الصالحة:۳۲۳٤۔ سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب افضل النساء : ۱۸۵۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

صالحہ عورت کے اوصاف

ذیل میں ہم صالح عورت کے کچھ اوصاف نقل کیے دیتے ہیں تا کہ صالحہ عورت کی پہچان ہو سکے اور جس عورت میں ایسی خامیاں ہوں وہ ان اوصاف سے مطلع ہو کر اپنی اصلاح کر سکے اور ان اوصاف سے متصف ہو کر مثالی عورت کا رتبہ حاصل کر سکے۔

ا۔ دین پر معاون ہو:

بیوی اگر دینی معاملات کی ادائیگی میں خاوند کی ممد و معاون ہے تو یہ اس کے لیے بیش قیمت خزانہ ہے، کیونکہ دینی امور کی اصلاح، ارکانِ اسلام کی انجام دہی میں بیوی کی معاونت اور شرک وبدعات سے بچاؤ میں بیوی کا تعاون اخروی نجات کا باعث، روشن مستقبل کی نوید اور دائمی مسرت وشادمانی کا اہم سبب ہے۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ﴾ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: أُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ مَالٍ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ فَقَالَ: أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَقَلْبٌ شَاكِرٌ، وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ» [1]

ا۔ جامع ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة التوبة: ۳۰۹۴۔ سنن ابن ماجه ☜

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب یہ آیت ﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ﴾ (جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ بنا کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انھیں درد ناک عذاب کی خوشخبری دیجیے۔'' نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، چنانچہ کسی صحابی نے کہا: ''سونے اور چاندی کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے، کاش! ہمیں معلوم ہو کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم اسے حاصل کر لیں۔'' اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''افضل خزانہ ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور ایمان والی بیوی ہے، جو اس کے ایمان پر اس کی معاون ہو۔''

۲۔ جو آخرت کے معاملہ میں خاوند کی مددگار ہو:

پھر دین و آخرت کے مسئلہ میں وہی عورت معاون ہو گی جو خود دین پر پختہ، دینی معاملات میں راسخ، طلب جنت کی سخت حریص اور آخرت کی کامیابی کے لیے دن رات کوشاں ہو، ورنہ دنیا کی اسیر عورتیں تو سہانے مستقبل کے حصول، دنیوی آسائشوں کی طلب اور دنیا کی رنگینیوں کے نشہ میں مدہوشی کی وجہ سے خاوند کو دین کے خلاف اکساتی اور دنیا کی غلامی کا درس دیتی ہیں اور ہل من مزید کی حرص و ہوس قبر کی دیواروں تک تعاقب کرتی ہے، لہٰذا اخروی نجات اور ایمان و عمل کی پختگی کے لیے صالحہ بیوی ہی کا انتخاب قیمتی سرمایہ ہے۔

۳۔ خاوند کی فرماں بردار اور اس کی خواہش کا احترام کرنے والی ہو:

جس عورت میں آئندہ تین اوصاف ہوں، وہ شریعت کی نظر میں بہترین عورت ہے۔ ۱۔ جب خاوند اسے دیکھے اسے خوش کرے۔ ۲۔ جب حکم دے تعمیل کرے۔ ۳۔ اپنے نفس اور مال میں خاوند کی پسند ملحوظ رکھے۔ لہٰذا مسلمان عورت کو ان اوصاف سے متصف ہونا چاہیے،

كتاب النكاح، باب أفضل النساء: ١٨٥٦۔ مسند أحمد، ٢٧٨/٥ (صحیح) اس روایت میں انقطاع ہے کہ سالم بن ابی الجعد کا ثوبان رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں، لیکن یہی روایت مسند احمد، ۴۳۶۶/۵ میں متصل صحیح سند سے مروی ہے، نیز ابن ماجہ میں ہے کہ ایسی نیک بیوی بہترین سرمایہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا کہ اس کا شمار بہترین اور مثالی عورتوں میں ہو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی عورت بہترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

« الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِيمَا يَكْرَهُ فِي نَفْسِهَا ، وَلَا فِي مَالِهِ »[1]

''وہ عورت جب اس کا خاوند اسے دیکھے تو اسے خوش کر دے، جب اسے کوئی حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور اپنے نفس اور مال میں اس کی مخالفت نہ کرے، جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔''

۴۔ خوش اخلاق اور خاوند کے مال وآبرو کی محافظ ہو:

صالحہ عورت کے مزید اوصاف یہ ہیں کہ وہ خوش اخلاق، خاوند کے لیے مسرت وشادمانی کا باعث ہو، خاوند کے مال اور اپنی آبرو کی محافظ ہو اور وہ اپنی موجودگی وعدم موجودگی میں عورت کی طرف سے پوری طرح بے خوف ہو، یقیناً ان اوصاف کی حامل بیوی خاوند کے لیے سعادت مندی کی علامت ہے۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ثَلَاثٌ مِنَ السَّعَادَةِ وَثَلَاثٌ مِنَ الشَّقَاوَةِ، فَمِنَ السَّعَادَةِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ تَرَاهَا تُعْجِبُكَ، وَ تَغِيبُ فَتَأْمَنُهَا عَلَى نَفْسِهَا وَ مَالِكَ، وَالدَّابَّةُ تَكُونُ وَطِيئَةً فَتَلْحَقُكَ بِأَصْحَابِكَ، وَالدَّارُ تَكُونُ وَاسِعَةً كَثِيرَةَ الْمَرَافِقِ »[2]

''تین چیزیں سعادت کی اور تین چیزیں شقاوت کی علامت ہیں: چنانچہ سعادت مندی میں سے ۱۔ ایسی بیوی ہے جسے تو دیکھے تو تجھے خوش کر دے اور تو غائب ہو

۱۔ مسند أحمد : ۲/ ۴۳۲۔ حسن۔

۲۔ مستدرك حاكم، ۲/ ۱۶۲۔ مسند أحمد، ۱/ ۱۶۸۔ مسند بزار : ۴۱۱۲۔ صحیح ابن حبان: ۴۰۳۲۔ حسن بن محمد بن بکیر حضرمی صدوق راوی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس کی ذات اور اپنے مال کے بارے میں بے خوف ہو۔ ۲۔ ایسی سواری جو نہایت آرام دہ اور اچھی رفتار والی ہو، جو تجھے تیرے رفقاء سے ملا دے اور۔ ۳۔ ایسا گھر جو جو بنیادی ضروریات زندگی سے بھر پور ہو اور گھر کے افراد باہم ہمدرد اور نہایت خوش مزاج ہوں۔"

۵۔ صابرہ شاکرہ ہو:

بیوی کا صابرہ و شاکرہ ہونا اور گھریلو مصائب ومشکلات کا خندہ پیشانی سے سامنا کرنا خوش قسمتی کی علامت ہے۔ ان اوصاف سے متصف بیوی خاوند کے آرام وسکون کا باعث بنتی ہے، معمولی وغیر معمولی معاملات و حادثات میں اس کی پریشانی کا مداوا کرتی ہے۔ غم و پریشانی میں اسے حوصلہ دیتی ہے اور عزیز و اقارب میں اس کی عزت افزائی کا سبب بنتی ہے۔ جب کہ بے صبر اور ناشکر گزار عورت خاوند کا مستقل درد سر بنی رہتی ہے، اس کی پریشانیوں میں اضافہ کرتی، رحمت خداوندی کے نزول میں رکاوٹ بنتی اور عزیز و اقارب اور رفقاء میں خاوند کی بے عزتی کا باعث بنتی ہے۔

ذیل میں ہم کچھ صابرہ و شاکرہ مسلم خواتین کا بیان کریں گے، جن کا صبر وشکر ان کے لیے رحمت ایزدی اور سعادت وخوش بختی کا باعث بنا۔

اسماعیل علیہ السلام کی بیوی کا ذکر خیر:

صحیح بخاری میں منقول ہے کہ جب اسماعیل علیہ السلام جوان ہوئے تو قبیلہ بنو جرہم نے اپنی ایک لڑکی ان سے بیاہ دی۔ پھر ام اسماعیل (سیدہ ہاجرہ علیہا السلام) وفات پا گئیں اور اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے بعد ابراہیم علیہ السلام اپنی اولاد کی خبر گیری کے لیے مکہ تشریف لائے اور اسماعیل علیہ السلام کو گھر پر غائب پایا تو ان کی بیوی سے ان کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا، وہ ہماری گزران کا بندوبست کرنے باہر گئے ہیں۔ بعد ازاں انھوں نے ان کی گزر اوقات اور معاش کے بارے میں سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ ہم شدید مفلسی اور انتہائی تنگ حالی کا شکار ہیں اور ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے گھریلو پریشانیوں کی شکایت کی۔ اس پر ابراہیم علیہ السلام نے کہا: ''جب تمھارا خاوند آئے تو انھیں سلام کہنا اور انھیں حکم دینا کہ اپنے گھر کی دہلیز تبدیل کر لے۔'' پھر جب اسماعیل علیہ السلام گھر آئے اور گھر میں کچھ مانوسیت محسوس کی تو پوچھا: ''کیا تمھارے پاس یہاں کوئی شخص تشریف لایا تھا؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں! ہمارے یہاں فلاں فلاں اوصاف کے بزرگ تشریف فرما ہوئے تھے اور انھوں نے مجھے آپ کے بارے میں پوچھا تو میں نے انھیں بتایا کہ وہ روزگار کے لیے نکلے ہیں، پھر انھوں نے مجھے ہمارے گھریلو حالات کے متعلق سوال کیا تو میں نے بتایا کہ ہم شدید تنگ حالی اور انتہائی مشکلات میں گرفتار ہیں۔'' اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا: ''کیا انھوں نے تجھے کوئی نصیحت کی تھی؟'' اس نے عرض کیا: ''ہاں! انھوں نے مجھے کہا تھا کہ میں آپ کو ان کا سلام کہوں اور انھوں نے مزید کہا تھا کہ اسماعیل علیہ السلام سے کہنا کہ وہ اپنے گھر کی چوکھٹ بدل لے۔'' انھوں نے کہا: ''یہ میرے والد تھے اور انھوں نے مجھے تم سے علیحدگی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔'' اور انھوں نے اسے طلاق دے دی، پھر انھوں نے قبیلہ بنو جرہم کی ایک عورت سے شادی کر لی اور ابراہیم علیہ السلام کافی دیر مکہ تشریف نہ لائے، اتفاق سے ایک مرتبہ پھر وہ ان کے پاس آئے تو اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات نہ ہو سکی، وہ اسماعیل علیہ السلام کی بیوی کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے بارے میں پوچھا تو اس نے عرض کی: ''وہ ہماری خوراک کا انتظام کرنے باہر گئے ہیں۔'' بعد ازاں انھوں نے ان کے متعلق اور گھریلو حالات کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا: ''اللہ کا شکر ہے، ہم بہت بہتر اور نہایت خوش حال ہیں۔'' پھر انھوں نے پوچھا کہ تمھاری خوراک کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ ہمارا کھانا گوشت ہے، کہا: ''تمھارا مشروب کیا ہے؟'' اس نے بتایا: ''ہمارا مشروب پانی ہے۔'' اس پر ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ان کے لیے گوشت اور پانی میں برکت فرما۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان (اسماعیل علیہ السلام) کے پاس کوئی اور اناج نہیں تھا، اگر ان کے پاس کوئی اور اناج ہوتا تو ابراہیم علیہ السلام اس میں بھی برکت کی دعا کرتے۔'' اور آپ نے فرمایا: ''مکہ کے علاوہ کسی اور شہر میں صرف گوشت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی پر اکتفا کرنے والے کو یہ خوراک راس نہیں آتی (یعنی صرف مکہ میں گوشت اور پانی پر اکتفا کرنا طبیعت کے لیے ساز گار ہے)۔'' پھر ابراہیم علیہ السلام نے کہا: ''جب تمھارے شوہر آئیں تو انھیں سلام کہنا اور انھیں حکم دینا کہ وہ اپنے گھر کی دہلیز قائم رکھیں۔ جب اسماعیل علیہ السلام گھر آئے تو انھوں نے اپنی بیوی سے پوچھا: ''کیا تمھارے پاس کوئی آدمی آیا تھا؟'' اس نے عرض کیا: ''جی ہاں! ہمارے ہاں ایک انتہائی پاک سیرت وخوش صورت بزرگ تشریف لائے تھے۔'' اس نے ان کے بارے میں نہایت عمدہ توصیفی کلمات کہے، انھوں نے آپ کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتایا کہ وہ روزگار کے لیے باہر گئے ہیں۔ پھر انھوں نے مجھے ہماری گزر اوقات کے بارے میں سوال کیا تو میں نے انھیں بتایا کہ ہم بہت خوش حال ہیں۔ اسماعیل علیہ السلام نے کہا: ''کیا انھوں نے تجھے کوئی نصیحت کی تھی؟'' اس نے عرض کی، ہاں! وہ آپ کو سلام کہتے تھے اور وہ تمھیں حکم دے گئے ہیں کہ تم اپنی دہلیز کو قائم رکھو۔ (یہ سن کر) انھوں نے کہا: ''وہ میرے والد تھے، تم گھر کی دہلیز ہو اور وہ مجھے حکم دے گئے ہیں کہ میں تجھے اپنی زوجیت میں رکھوں۔''[1]

فوائد:

1. والدین کو گاہے گاہے شادی شدہ اولاد کی خبر گیری کرتے رہنا چاہیے اور اگر بچے کی زوجیت میں ناشکر گزار، بے صبر اور انعامات الٰہیہ سے بیزار عورت ہو تو ایسی عورت سے چھٹکارے کے لیے دباؤ ڈالنا چاہیے اور والدین کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اولاد کو ایسی بدخصلت عورت سے جان چھڑا لینی چاہیے، کیونکہ ایسی عورت دنیا کی آسائشوں کے حصول کے لیے خاوند کو دنیا کا اسیر بنا سکتی ہے اور اس کی ناختم ہونے والا فرمائشوں کا سلسلہ اسے دین سے دور کر سکتا ہے۔
2. صابرہ وشاکرہ عورت کی قدر کرنی چاہیے اور صبر وشکر کی پیکر اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں

1۔ صحیح بخاری، کتاب احادیث الأنبیاء، باب یزفون (الصافات: ۹۴) النسلان فی المشی: ۳۳۶۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قدر دان بیوی خاوند کی عزت افزائی کا باعث ہوتی ہے، نیز صبر وشکر سے زندگی بسر کرنے والی کبھی بھی خاوند کو بے تحاشا مال و دولت جمع کرنے کے سہانے خواب نہیں دکھائے گی اور حتی الامکان خاوند کی پریشانی کا سبب نہیں بنے گی، لہٰذا ایسی عورت کی قدر کرنی چاہیے۔

ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا کا صبر عظیم:

مصائب پر صبر کرنا بڑے حوصلے کا کام ہے اور کتاب وسنت سے نابلد لوگ معمولی حادثے، کسی عزیز کی وفات یا کسی بچے کی وفات پر بڑا واویلا کرتے، گریبان چاک کرتے، چہرا نوچتے اور انتہائی بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں حالانکہ مصیبت پر صبر کرنا مومن کا عظیم وصف اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا سبب ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ۔ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۟ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴾[1]

''اور ہم تمھیں خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں کی کمی میں سے کچھ نہ کچھ ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دیجیے (صابر) وہ لوگ (ہیں) کہ جب انھیں مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں یقیناً ہم اللہ کے لیے ہیں اور بلاشبہ ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی مہربانیاں اور بڑی رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

مذکورہ آیات میں مصائب پر صبر کرنے کی تلقین ہے اور مصائب ومشکلات پر صبر کرنے والوں کے لیے خوشخبری بیان ہوئی ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی عنایات اور رحمتوں کا نزول ہوتا

۱۔ البقرۃ: ۱۵۵ تا ۱۵۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، پھر مصائب پر صبر کرنا صرف مومن ہی کا خاصہ ہے، غیر مسلم اور کتاب وسنت کی تعلیمات سے بے بہرہ لوگ تو مصائب پر بڑی بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بے جا شکوہ وشکایات کر کے غم کو زندہ رکھتے اور اپنی مصیبت میں مزید اضافہ کرتے ہیں، اس کے برعکس مومن مصیبت پر صبر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے طلب ثواب کی نیت رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے نبی مکرم ﷺ نے مومن کی نرالی شان بیان کی ہے۔

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ » [1]

''مومن کا معاملہ بڑا تعجب خیز ہے، اس کی زندگی کا ہر پہلو اس کے لیے سراپا خیر ہے اور یہ سعادت صرف مومن کو نصیب ہے۔ اگر اسے خوشی ملے تو یہ شکر کرتا ہے اور یہ عمل اس کے لیے بہتر ہے اور اگر اسے مصیبت پہنچے تو صبر کرتا ہے اور مصیبت پر صبر کرنا اس کے لیے بہتر ہے۔''

یہ کتاب وسنت کی تعلیمات کا اثر تھا کہ اس چشمہ صافی سے سیراب ہونے کے بعد صحابہ کرام ﷺ صبر و رضا کی مجسم تصویر بن گئے تھے اور انھوں نے دل دوز و جگر پاش سانحات کے وقت صبر کی ایسی عملی تصویر پیش کی اور ایسے انمٹ نقوش چھوڑے کہ نسل انسانی ایسے کرداروں سے ناواقف تھی، اس قبیل کا ایک واقعہ ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا کا اپنے بیٹے کی وفات پر صبر کرنا اور اس دل خراش سانحے پر اپنے خاوند کو تسلی دینا اور حوصلہ دینا ہے، اگرچہ غم کے موقع پر غم کا اظہار اور آنسو بہانا جائز و مباح ہے بشرطیکہ یہ عمل شرعی حدود کے تابع ہو، لیکن صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کرنا عزیمت اور افضل عمل ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب المومن أمره كله خير: ۲۹۹۹۔ مسند أحمد، ٤/ ۳۳۳۔ صحیح ابن حبان: ۲۸۹٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِي؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ، فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى، ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ: وَارِ الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُوطَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: أَعَرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فِي لَيْلَتِهِمَا »[1]

''ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا بیمار تھا، وہ گھر سے نکلے تو وہ فوت ہو گیا، پھر جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو پوچھا کہ میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: ''وہ پہلے سے سکون میں ہے۔'' اس نے انھیں کھانا پیش کیا، انھوں نے کھانا کھایا پھر اس سے خلوت اختیار کی، جب وہ فارغ ہوئے تو اس نے کہا: ''بچے کو دفنا دو (یعنی وہ فوت ہو گیا ہے)'' جب صبح ہوئی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور انھیں (رات کا واقعہ) بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا آج رات تم نے خلوت اختیار کی ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: ''جی ہاں! (اس پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: ''اے اللہ! ان کے لیے ان کی رات میں برکت فرما۔''

فوائد:

1. ابن بطال کہتے ہیں:

جو شخص مصیبت کے وقت غم کا اظہار نہ کرے اور صبر اختیار کرے جیسے ام سلیم رضی اللہ عنہا نے صبر کا مظاہرہ کیا اور اپنے نفس پر قابو رکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ اس نوید کا

1۔ صحیح بخاری، کتاب العقیقة، باب تسمیة المولود غداة یولد: ۵۴۷۰۔ صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تحنیك المولود عند ولادته: ۲۱۴۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستحق ٹھہرتا ہے:

﴿ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ﴾ ①

''اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے۔''

② دینی معاملات میں عزیمت اختیار کرنا اور رخصت ترک کرنا جائز ہے اور یہ عمل انسان کے لیے ثواب جزیل اور اجر عظیم کا باعث ہے۔ ②

www.KitaboSunnat.com

۱۔ النحل:۱۲۶

۲۔ شرح ابن بطال : ۳۱۶/۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

نکاح سے پہلے منگیتر کو دیکھنا

جس عورت سے شادی کا ارادہ ہے اگر ممکن ہو تو شادی سے قبل اسے دیکھ لیں، یہ عمل مستحب ہے، بشرطیکہ شادی کا یقینی ارادہ ہو، محض عورتوں کو دیکھنے اور اپنی قلبی تسکین کے لیے یہ عمل باطل ہے، شادی سے قبل منگیتر کو دیکھنا شادی میں دوام اور پختگی کا سبب ہے۔

❋ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ، قَالَ: فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا » [1]

”جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو منگنی کا پیغام بھیجے اور وہ اس چیز کو دیکھنے کی طاقت رکھے جو اسے اس عورت سے نکاح کی طرف آمادہ کرتی ہے تو وہ ایسا کرے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام بھیجا تو میں چھپ کر اسے دیکھنے کی کوشش کرتا رہا حتیٰ کہ میں نے اس سے وہ دیکھ لیا جو چیز مجھے اس کے نکاح پر آمادہ کرتی تھی، پھر میں نے اس سے شادی کر لی۔“

۱۔ سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب في الرجل ينظر إلى المرأة وهو يريد تزويجها: ۲۸۲۔ مسند أحمد، ۳/ ۳۶۰۔ مستدرك حاكم: ۳/ ۱۶۵۔ سنن بيهقي: ۷/ ۸۴۔ حسن۔ مسند احمد میں محمد بن اسحاق کے سماع کی تصریح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اُنْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا)) ①

''اسے دیکھ لو، اس لیے کہ اسے دیکھنا زیادہ بہتر ہے کہ تم دونوں میں دائمی محبت پیدا ہو۔''

فوائد:

① یہ حدیث دلیل ہے کہ نکاح سے قبل منگیتر کو دیکھنا جائز ہے اور نکاح سے قبل منگیتر کو دیکھنا نکاح میں دوام واستحکام کا باعث ہے، لیکن اس مسئلہ میں لوگ افراط وتفریط کا شکار ہیں۔

② بعض لوگ نکاح کا جائز و ناجائز مطالبہ ماننے کے لیے تیار ہوتے ہیں، لیکن جب ان کے سامنے یہ مطالبہ کیا جائے کہ لڑکا قبل از نکاح اپنی ہونے والی دلہن کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ اس مطالبہ کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہماری لڑکی کوئی گائے بھینس ہے، جسے دیکھنا اور جانچنا ضروری ہے۔ دیور، جیٹھ، کزن اور باقی رشتہ داروں کے لیے تو لڑکی کو دیکھنے کی کھلی چھٹی ہے اور بازاروں، پارکوں اور تفریح گاہوں میں تو یہ کھلے منہ آئے جائے گی ساری دنیا کا اسے دیکھنا جائز لیکن ہونے والے شوہر کے لیے اسے دیکھنا ممنوع ہے؟ شریعت نے جن غیر محرموں سے میل ملاپ سے منع کیا اور ان سے پردہ کی سخت تلقین کی، ان کے لیے تو لڑکی دیکھنے کی رخصت ہے لیکن جسے شریعت نے نکاح سے قبل اپنی ہونے والی بیوی دیکھنے کی رخصت دی

ا۔ جامع ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جآء فی النظر الی المخطوبة: ۱۰۸۷۔ سنن نسائی، کتاب النکاح، باب إباحة النظر قبل التزویج : ۳۲۳۷۔ سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب النظر الی المرأة إذا أراد أن یتزوجها : ۱۸۶۵۔صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس کے خلاف ہماری مصنوعی غیرت اور دنیاوی انانیت رکاوٹ بن جاتی ہے، یہ فضول پابندی اور شریعت کی کھلی مخالفت سے گریز کرنا چاہیے اور اگر لڑکا اصرار کرے تو اسے لڑکی دیکھنے کی اجازت دینی چاہیے، بشرطیکہ یہ ملاقات یا دیدار دیگر محرم رشتے داروں کی موجودگی میں ہو اور خلوت کا کوئی موقع نہ دیا جائے۔

③ اس کے برعکس روشن خیال اور دین سے مادر پدر آزاد طبقہ غیر مسلموں کے نقال لوگ رشتہ کے انتخاب کے وقت شریعت کو بے دریغ پامال کرتے ہیں اور قبل از نکاح لڑکے اور اس کی منگیتر کو خلوت کے لیے ہفتہ، دس دن یا اس سے زائد وقت دیا جاتا ہے کہ تنہائی میں یہ ایک دوسرے کا ذہن پڑھ لیں، عادات سمجھ لیں اور ایک دوسرے کی پسند ناپسند سے آگاہ ہو جائیں، اس مجرمانہ فعل کے برے نتائج سے اکثر لوگ تو آگاہ ہیں ہی جب کہ یہ شریعت کی صریح مخالفت، نبی ﷺ کے فرامین کی کھلی بغاوت اور اسلامی قوانین کی صریح مخالفت ہے۔ دین اسلام کسی غیر محرم مرد کو کسی غیر محرم عورت سے خلوت اختیار کرنے کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔ اس لیے اجنبی مرد اور اجنبی عورت کے ملاپ میں ذرا خیر نہیں، کیونکہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے اور بالخصوص ایسے جوڑے کی ملاقات میں شیطان کوئی وار خالی نہیں جانے دے گا، جن کے ذہن میں یہ بات سوار ہو کہ وہ مستقبل کے میاں بیوی ہیں۔ پھر کتنے ہی لڑکے ہیں جو شادی سے قبل ہنی مون منا کر جواب دے دیتے ہیں کہ لڑکی میرے معیار پر پوری نہیں اترتی اور اگر معیار پر پوری بھی اترے تو خلوت کا یہ انتظام شریعت کی کھلی بغاوت ہے لہٰذا اس بے حیائی اور بے غیرتی سے ہر صورت گریز ہی کرنا چاہیے۔

⌘ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ، وَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ! اَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: الْحَمْوُ الْمَوْتُ » ①

''(اجنبی) عورتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک انصاری نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! دیور، جیٹھ کے بارے میں بتایئے (وہ بھابھی کے پاس تنہائی میں آ جا سکتے ہیں)۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: دیور جیٹھ تو موت ہے۔''

⌘ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

« لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ » ②

''کوئی شخص کسی اجنبی عورت سے ہرگز خلوت اختیار نہ کرے سوائے محرم رشتہ دار کے ساتھ، (اس پر) ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ! میری بیوی حج پر گئی ہے اور فلاں فلاں غزوہ میں میرا نام لکھا ہوا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''

یہ احادیث دلیل ہیں کہ کسی بھی غیر محرم کے لیے کسی اجنبی عورت سے خلوت اختیار کرنا ناجائز ہے اور مرد وزن کی خلوت کا نتیجہ ذلت ورسوائی کے سوا کچھ بھی نہیں، لہٰذا منگنی کے وقت منگیتر کو دیکھنے کی شریعت نے جتنی اجازت دی ہے اسی دائرہ کار میں رہ کر رشتہ کا انتخاب کرنا چاہیے اور شریعت کی رو سے رشتہ کے انتخاب کے لیے معتبر چیز لڑکے اور لڑکی کی

۱۔ صحيح بخاري، كتاب النكاح، باب لا يخلون رجل امرأة إلا ذو محرم : ٥٢٣٢۔ صحيح مسلم، كتاب الآداب، باب تحريم الخلوة بالأجنبية : ٢١٧١۔ جامع ترمذي، كتاب الرضاع، باب ما جاء في كراهية الدخول على المغيبات : ١١٧١۔

۲۔ صحيح بخاري، كتاب النكاح، باب لا يخلون رجل بامرأة إلا ذو محرم: ٥٢٣٣۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره : ١٣٤١۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین داری ہے اور دین داری اور دینی اوصاف وخصائل کوئی مخفی چیز نہیں ہوتے کہ ہفتہ دس دن پرکھنے کے بعد معلومات مہیا ہوں، دین داری گھر کی عورتیں مرد سے زیادہ پرکھ سکتیں اور بہتر اندازہ لگا سکتی ہیں، لہٰذا روشن خیالی اور یورپ کی اندھی تقلید میں بہہ کر دیوثیت اور بے غیرتی کا مظاہرہ نہ کیجیے اور شیطان کو کھل کھیلنے کا موقع نہ دیں، ایسے رشتے جن کی بنیاد شریعت کی مخالفت اور کتاب وسنت کی بغاوت پر ہو وہ کامیابی سے کیسے ہمکنار ہو سکتے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

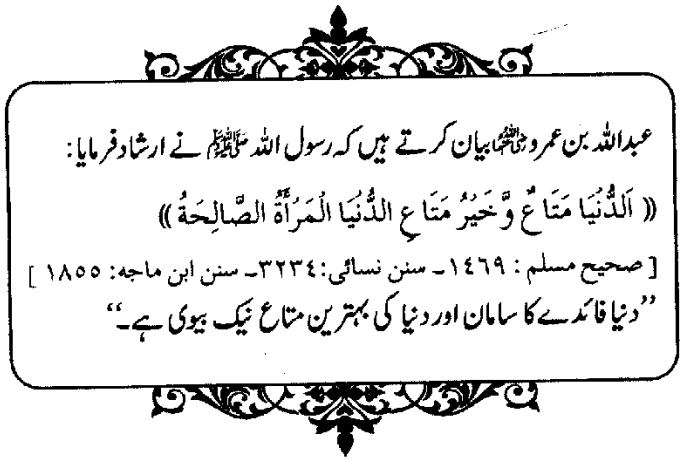

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ))

[صحيح مسلم : ١٤٦٩۔ سنن نسائی: ٣٢٣٤۔ سنن ابن ماجه: ١٨٥٥]

''دنیا فائدے کا سامان اور دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

باب 2

اصلاحِ اہل خانہ کے لیے اسلامی تجاویز

۱۔ اسلام اور اصلاحِ اہل خانہ

۲۔ نماز اور اصلاحِ اہل خانہ

۳۔ ایمان واخلاص اور اصلاحِ اہل خانہ

۴۔ قرآن اور اصلاحِ اہل خانہ

۵۔ دوست کے انتخاب میں اسلامی معیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

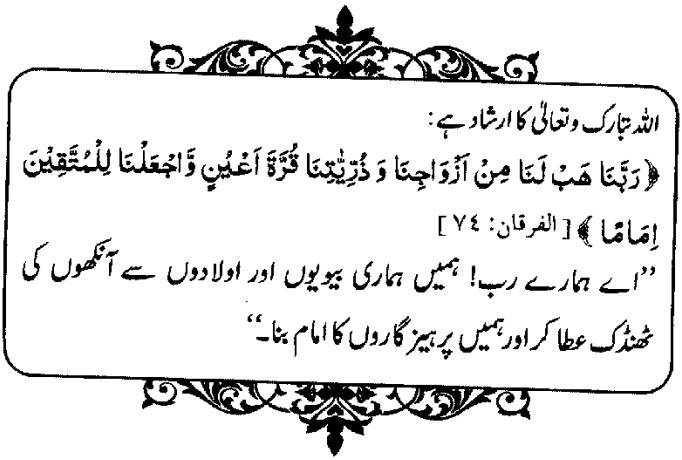

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴾ [الفرقان: ٧٤]

''اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاحِ اہل خانہ کے لیے اسلامی تجاویز

اگر بیوی دین دار، پرہیز گار اور سراپا رشد وہدایت ہے تو اس بے مثل نعمت پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر کیا جائے کم ہے، نیک بیوی کا میسر آنا انسان پر اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم اور عنایت کی انتہا ہے، لیکن اگر بیوی بے دین، بے پردہ، اسلامی شعائر سے غافل ہے تو شوہر پر لازم ہے کہ وہ اس کی اصلاح کی کوشش کرے، اسے دین کی طرف راغب کرے، بے دینی کے انجام سے ڈرائے، اسے آخرت کی کامیابی کے لیے آمادہ کرے، بے دین بیوی سے نکاح کرنے کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں:

- بے دین بیوی سے اس نیت سے شادی کی جائے کہ نکاح کے بعد اسے دائرہ توحید و سنت میں داخل کرلیا جائے گا۔
- رشتہ داروں کے دباؤ میں آکر کسی بے دین لڑکی سے شادی پر مجبور کیا گیا ہو۔
- خود بھی بے دین تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت سے نوازا اور دین کی طرف میلان ہوگیا۔

گو مذکورہ اسباب میں سے کسی بھی وجہ سے آپ کی زوجیت میں بے دین بیوی ہے تو اس کی اصلاح کرنا آپ کی ذمہ داری ہے، اولاً اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کیونکہ وہی دلوں کو پھیرنے والا اور ہدایت دینے والا ہے، ان الفاظ میں دعا کیا کریں:

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِمَامًا ﴾[1]

''اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔''

یعنی ہماری بیویوں اور اولاد کو اپنا بھی فرماں بردار بنا اور ہماری اطاعت کی بھی توفیق دے اور ہمیں ایسا اچھا نمونہ بنا کہ وہ امور خیر میں ہماری اقتداء کریں۔

نیت خالص ہو اور دعا میں دوام ہو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے اس نعمت سے ضرور بہرہ ور کریں گے، پھر اس کی تربیت واصلاح کے لیے درج ذیل پند ونصائح پر عمل کیجیے۔

www.KitaboSunnat.com

۱۔ الفرقان: ۷٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

اسلام اور اصلاحِ اہل خانہ

توحید وسنت کی تعلیم سے آراستہ کرنا:

بیوی اور گھر کے دیگر افراد جو توحید وسنت کے اعتقاد سے بے بہرہ ہیں انھیں توحید وسنت کی تعلیم سے آراستہ کیجیے اور رب تعالیٰ کی توحید اور رسول مکرم ﷺ کی سنت کا نقش ان کے دلوں میں بٹھائیں، کیونکہ رحمت ایزدی کا مستحق بننے اور جنت کا مکین بننے کی پہلی شرط توحید ورسالت کا اقرار اور ارکانِ اسلام کی پابندی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سب سے اول چیز جس کی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے درس توحید قرار دی ہے۔

⌘ فرمان ربانی ہے:

﴿ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾[1]

''پس جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

پھر کتاب وسنت میں توحید و رسالت کے دلائل و براہین جا بجا موجود ہیں اور معمولی عقل وشعور رکھنے والا شخص بھی توحید و رسالت سے منحرف نہیں ہوسکتا اور اس دین کی

۱۔ محمد: ۱۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقانیت، توحید کی سچائی اور رسالت کی صداقت اسے دین حنیف کو تسلیم کرنے پر مجبور کرتی ہے نیز توحید و رسالت میں رسوخ و پختگی کے ساتھ دین اسلام سے آگاہ ہونا اور گھر والوں کو اس سے مطلع کرنا گھر کے سرپرست کی اہم ذمہ داری ہے اور کتاب وسنت کے مطالعہ سے اسلام اور اسلام کے بنیادی ارکان سے آپ بخوبی آگاہ ہو سکتے ہیں۔

⌘ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ ﴾ ①

''بے شک اللہ کے نزدیک اسلام ہی دین ہے۔''

⌘ اور اسلام کی حقانیت اور اسی دین کے قابل عمل و قابل قبول ہونے کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا:

﴿ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ ②

''اور جو اسلام کے علاوہ اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں سے ہوگا۔''

دین اسلام کیا ہے؟ اس کی مکمل توضیح حدیث جبریل میں موجود ہے، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دوزانو بیٹھ کر عرض کیا:

« يَا مُحَمَّدُ ! أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا، قَالَ: صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ :

۱۔ آل عمران : ۱۹۔

۲۔ آل عمران : ۸۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ » ①

''اے محمد! مجھے اسلام کی بابت کچھ بتایئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ دے، رمضان کے روزے رکھے اور اگر حج بیت اللہ کی استطاعت ہو تو حج کرے۔'' اس نے کہا: ''آپ نے سچ فرمایا۔'' سو ہم اس سے متعجب ہوئے کہ وہ آپ سے سوال بھی کرتا ہے اور آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے۔'' پھر اس نے عرض کی: ''آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''(ایمان یہ ہے کہ) تو اللہ، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے۔''

قطع نظر اس کے کہ علماء کے اسلام کے بارے میں اقوال وآراء کیا ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ حدیث بالا میں موجود دس چیزیں اسلام وایمان ہیں اور ان تمام چیزوں کا انکار اور نفی کفر و شرک ہے اور ان میں سے بعض ارکان یا کسی ایک رکن کی نفی سراسر کفر ہے اور وہ شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں۔ لہٰذا ایمان واسلام کی سلامتی کے لیے ہر مسلمان پر کم از کم ان دس چیزوں کا ماننا اور عمل کرنا لازم امر ہے۔

پھر دین سے نابلد لونڈی کی تعلیم وتربیت کرنا کارِ ثواب ہے تو بے دین آزاد عورت کو دینی تعلیمات سے آراستہ کرنا اور شرعی آداب سکھانا تو بالاولیٰ اجر وثواب ہوگا۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان: ۸۔ سنن أبی داود، کتاب السنة، باب فی القدر: ٤٦٩٥۔ جامع ترمذی، کتاب الإیمان، باب ما جاء فی وصف جبریل للنبی ﷺ الإیمان والإسلام: ٢٦١٠۔ سنن نسائی، کتاب الإیمان، باب نعت الإسلام: ٤٩٩٣۔ سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب فی الإیمان: ٦٣۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهِ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ » [1]

''تین بندوں کے لیے دوہرا اجر ہے۔ ا۔ اہل کتاب میں سے وہ آدمی جو اپنے نبی پر ایمان لایا، پھر محمد ﷺ پر ایمان لایا۔ ۲۔ مملوک غلام جب وہ اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے۔ ۳۔ وہ آدمی جس کے پاس باندی ہے جس سے وہ مباشرت کرتا ہے اور اس کو ادب سکھاتا ہے اور اچھا ادب سکھاتا ہے، اسے تعلیم دیتا ہے اور عمدہ تعلیم سے آراستہ کرتا ہے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لیتا ہے، اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔''

جب لونڈی کو تعلیم دینے کا اس قدر اجر ہے تو آزاد بیویوں کو تعلیمات دینیہ سے روشناس کرانے کی زیادہ تاکید ہے، لہٰذا اہل خانہ کو دینی تعلیمات اور شرعی آداب سے آراستہ کیا جائے اور یہ عمل خاوند کے لیے اجر وثواب کا بھی باعث ہے۔

جنت میں داخلے کی لازمی شرط:

شرک سے بچنا جنت میں داخلے کی لازمی شرط ہے، اللہ کے ساتھ شرک کرنا، انتہائی سنگین اور ناقابل معافی جرم ہے اور معمولی عقل وفہم رکھنے والا انسان بھی سوچ وبچار کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ جب زمین وآسمان کا خالق ومالک، مخلوقات کا رازق، نظام کائنات کا موجد اور اسے کنٹرول کرنے والی ایک ذات باری تعالیٰ ہے۔ انبیاء وصلحاء، صدیقین واولیاء، اور خود ساختہ معبودان باطلہ اور قبروں میں مدفون بزرگان دین کا تخلیق کائنات، تقسیم ارزاق، اولاد جیسی

ا۔ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل امته: ۹۷۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب وجوب الإیمان برسالة نبینا محمد ﷺ إلی جمیع الناس: ۱۵٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمت دینے اور چھیننے، موت و حیات نوازنے میں کوئی کردار نہیں تو ان کی عبادت، دستگیری اور ان سے حاجت روائی کیونکر جائز ہو سکتی ہے؟ جب انسان ان ساری چیزوں کو عقل سلیم پر پرکھے تو لامحالہ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عبادت کے شایان شان صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

عبادت میں اس کا کوئی ساجھی اور شریک نہیں۔ پھر کتاب وسنت میں اس کی توحید اور معبود برحق ہونے کے دلائل جابجا بکھرے پڑے ہیں، جن پر عمل کرنے کی صورت میں کوئی سادہ لوح مسلمان بھی شرک کی نجاست سے آلودہ نہیں ہو سکتا، لیکن شیطان لعین بڑا مکار، اولاد آدم کا بڑا دشمن اور اس کے وار بڑے خطرناک ہیں۔ شروع دن سے اس کی کوشش رہی ہے کہ جنات وانس معبود برحق کی عبادت کی بجائے شیطان کی پرستش کریں، پھر وہ شرک اور گمراہی کے مرتکب لوگوں کو بہکاتا ہے اور ایسے ایسے دلائل سے مزین کرتا ہے کہ خواہشات کے اسیر اور دین سے بے زار لوگ اس کے بہکاوے میں آ کر شرک وظلمت کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتے ہیں جہاں سے نکلنے کی کوئی سبیل بھی نظر نہیں آتی ہے۔

سو شرک وظلمت، اللہ تعالیٰ کی بغاوت وسرکشی، شیطان کی پرستش اور غیر اللہ کی عبادت سے بچنے کا بہترین حل یہ ہے کہ قرآن وسنت کی تعلیمات سے آگاہی ہو اور رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو من وعن قبول کیا جائے، اسی میں گھر کے سرپرست اور اہل خانہ کی بہتری اور کامیابی ہے، کیونکہ شرک ایسا سنگین جرم ہے کہ مشرک کو اللہ تبارک وتعالیٰ کسی صورت معاف نہیں کریں گے اور شرک کی سزا جہنم کا دائمی اور نہ ختم ہونے والا عذاب ہے، لہٰذا خدارا! اپنی ہلاکت کا خود سامان نہ کیجیے بلکہ اپنی بقا اور دائمی راحتوں اور خوشیوں کا سامان کیجیے کیونکہ حقیقی کامیاب وہ انسان ہے جو جہنم سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ﴾[1]

۱۔ آل عمران: ۱۸۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پس جو شخص آگ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہے۔''

پھر مشرک پر تو جنت ہمیشہ کے لیے حرام ہے اور حد یہ ہے کہ عام انسان تو کجا کسی نبی اور رسول سے بھی شرک ہو جاتا تو اس کے اعمال بھی اکارت جاتے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورۂ انعام میں اٹھارہ انبیاء، ابراہیم، اسحاق، یعقوب، نوح، داود، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، ہارون، زکریا، یحییٰ، عیسیٰ، الیاس، اسماعیل، یسع، یونس اور لوط علیہم السلام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

﴿وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ ①

''اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے وہ اعمال اکارت جاتے جو وہ کیا کرتے تھے۔''

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ میں وعید سنائی گئی:

﴿وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ ②

''اور بالیقین تیری طرف اور ان لوگوں کی طرف وحی کی گئی جو تجھ سے پہلے تھے کہ اگر تو نے شرک کیا تو یقیناً تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور تو ضرور بالضرور خسارہ اٹھانے والوں سے ہوگا۔''

چنانچہ جو بھی شخص شرک کا مرتکب ٹھہرے اور اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرے اس پر جنت ہمیشہ کے لیے حرام ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کبھی بھی مغفرت کا مستحق نہیں ٹھہرے گا، دلائل حسب ذیل ہیں:

﴿اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾ ③

۱۔ المائدۃ : ۷۲۔ ۲۔ الأنعام : ۸۸۔ ۳۔ الزمر : ۶۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حقیقت یہ ہے کہ جو بھی اللہ کا شریک بنائے یقیناً اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں۔''

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴾[1]

''بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے علاوہ جو کچھ (گناہ) ہے جسے چاہے گا بخش دے گا اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ گھڑا۔''

لہٰذا اگر آپ اپنے خانوادے کو آخرت میں کامیاب کرنا چاہتے ہیں اور جنت میں اکٹھا ہونا چاہتے ہیں کہ وہاں تم دائمی نعمتوں اور آسائشوں سے مستفید ہو تو اس کے لیے شرک سے اجتناب لازم اور توحید پر ثبات و دوام واجب ہے۔

اتباع سنت کی اہمیت اجاگر کرنا:

دنیوی راحت اور اخروی کامیابی کے لیے اتباع سنت معیار دین ہے اور قبولیت اعمال کی کسوٹی ہے، لہٰذا دین کا جو بھی فریضہ سرانجام دیں، سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ اس بارے میں سنت طریقہ کیا ہے؟ کیونکہ ہر وہ عمل جو سنت نبوی کے موافق ہو وہ قبول ہوتا ہے اور نیت خواہ کتنی اچھی اور عمل کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو مگر وہ سنت نبوی کے خلاف ہے تو وہ عمل بیکار اور مردود ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴾[2]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کا حکم مانو،

۱۔ النساء: ۴۸۔

۲۔ محمد: ۳۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے اعمال باطل مت کرو۔"

یہ آیت دلیل ہے کہ کوئی بھی عمل جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے خلاف ہو یا کسی ایک کے حکم کے منافی ہے وہ رائیگاں اور بے کار ہے۔ اس آیت کی مزید وضاحت درج ذیل احادیث سے ہوتی ہے۔

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ » ①

"جس نے ایسا عمل کیا، جس پر ہمارا امر (حکم) نہیں وہ عمل مردود ہے۔"

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ » ②

"جس نے ہمارے دین میں ایسا کام جاری کیا جو اس میں نہیں تو وہ مردود ہے۔"

مذکورہ بالا آیت اور احادیث دلیل ہیں کہ اعمال کی قبولیت کے لیے اتباع سنت لازمی امر ہے اور وہی عمل بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت حاصل کرتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے طریقہ اور سنت کے مطابق ہو اور ہر وہ عمل باطل اور مردود ہے جو سنت نبوی کے خلاف اور خود ساختہ ہو خواہ اسے کتنا ہی مزین و آراستہ کر کے حیطۂ عمل میں لایا گیا ہو۔

اطاعت رسول اللہ کی محبت و رحمت کا ذریعہ:

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سراپا خیر، اللہ تعالیٰ کی محبت اور رحمت کا ذریعہ اور ہدایت یافتہ ہونے کی سند ہے۔

۱۔ مسلم، کتاب الأقضية، باب نقض الأحكام الباطلة و رد محدثات الأمور: ۱۷۱۸

۲۔ صحيح بخاری، كتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود: ۲۶۹۷۔ صحيح مسلم، كتاب الأقضية، باب نقض الأحكام الباطلة و رد محدثات الأمور: ۱۷۱۸۔ سنن أبي داود، كتاب السنة، باب في لزوم السنة: ۴۶۰۶۔ سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب تعظيم حديث رسول الله ﷺ: ۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل حسب ذیل ہیں:

⌘ ﴿ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ ①

''اور اللہ اور رسول کا حکم مانو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

⌘ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور عورتوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ ②

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ان کے بعض بعض کے دوست ہیں، یہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہ لوگ ہیں جن پر اللہ ضرور مہربانی کرے گا، بے شک اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

پھر اتباع رسول حصول رضائے الٰہی اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے، لہٰذا خود بھی اور تمھارا خانوادہ بھی اس معیار کو پہنچو کہ اتباع رسول کو حرز جاں بنا لو، تمھارا ہر کام سنت نبوی کے موافق ہو اور ہر ایسے کام سے اجتناب کیا جائے جس میں سنت رسول کی مخالفت ہو۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴾ ③

۱۔ آل عمران : ۱۳۲۔

۲۔ التوبة : ۷۱۔

۳۔ آل عمران : ۳۱، ۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کہہ دیجیے ! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔ کہہ دو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو، پھر اگر وہ منہ پھیریں تو بلاشبہ اللہ کافروں سے محبت نہیں رکھتا۔''

رشد و ہدایت اور اطاعت رسول:

رشد و ہدایت کے حصول کے لیے اطاعت رسول لازمی جزو ہے، اس لیے اپنے آپ کو بھی اور اپنے ماتحت افراد کو بھی اطاعت رسول کا پابند بنایئے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۚ وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۚ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴾[1]

''کہہ دیجیے اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو، پھر اگر تم پھر جاؤ اس پر فقط وہ ہے جو اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے اور تم پر وہ ہے جو تم پر بوجھ ڈالا گیا ہے اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمے تو بس صاف پہنچانا ہے۔''

اخروی کامیابی اور اطاعت رسول:

یاد رکھیے! اخروی کامیابی، روز قیامت کی سرخروئی اور جنت کا حصول اطاعت رسول اور اتباع سنت ہی سے ممکن ہے، ورنہ رسول اللہ ﷺ کے احکام کے منکر اور سنت نبوی کے دشمن روز قیامت ذلیل و رسوا ہوں گے اور ایسے لوگوں کو حوض کوثر سے دھتکار دیا جائے گا، لہٰذا یہ معیار حاصل کیجیے کہ آپ کا ہر عمل سنت نبوی کے سانچے میں ڈھلا ہو، ہر ادا سیرت نبوی کا نقشہ کھینچے اور افراد خانہ کی بھی اسی نہج پر تربیت کیجیے، دلائل درج ذیل ہیں:

1۔ النور : ٥٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ رسول کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ ①

''جس نے رسول کی اطاعت کی تو بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ ②

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔''

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ﴾ ③

'اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔''

⌘ اللہ اور رسول کا حکم ماننے والوں کو انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا ساتھ نصیب ہوگا، جو بڑی سعادت کی بات ہے:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ ④

''اور جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں اور صدیقوں اور شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں۔''

⌘ اللہ اور رسول کے فرماں برداروں کا مقدر دائمی جنت ہے:

۱۔ النساء: ۸۰/۴۔ ۲۔ الأحزاب: ۷۱/۳۳۔

۳۔ النور: ۵۲/۲۴۔ ۴۔ النساء: ۶۹/۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ، وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ ①

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ اسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

جنت اطاعت شعاروں کا مقدر:

جنت میں محض وہ امتی داخل ہوں گے جو رسول اللہ ﷺ کے صدق دل سے مطیع ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے نافرمانوں اور عاصیوں کی سزا جہنم اور رسوا کن عذاب ہے اور ایسے لوگوں کو روز قیامت بھی ہزیمت اور ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

⌘ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴾ ②

''اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور اس کی حدود سے تجاوز کیا وہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہنے والا ہے اور اس کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔''

⌘ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ، وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴾ ③

۱۔ النساء : ۱۳/٤۔

۲۔ النساء : ۱٤/٤۔

۳۔ الأحزاب : ۳٦/۳۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور کسی بھی مومن مرد اور مومن عورت کے لائق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا فیصلہ کریں تو ان کے لیے اس معاملے میں اختیار ہو اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے یقیناً وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔''

اسی طرح احادیث رسول ﷺ سے بھی بہت سے ایسے دلائل ملتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اطاعت رسول ہی جنت میں جانے کا ذریعہ ہے۔

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى » [1]

''میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی سوائے اس کے جس نے انکار کیا، صحابہ کرام ﷺ نے عرض کی: ''یارسول اللہ! (جنت میں داخل ہونے سے) کون انکار کرتا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (جنت میں داخل ہونے سے) انکار کیا۔''

⌘ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کچھ فرشتے نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ محو استراحت تھے، ان میں سے بعض نے کہا: آپ ﷺ سو رہے ہیں۔'' اور بعض نے کہا: ''آپ ﷺ کی آنکھ سو رہی ہے اور دل بیدار ہے۔'' پھر انھوں نے کہا: ''تمھارے اس صاحب کی ایک مثال ہے اور اس کی مثال بیان کرو۔'' اس پر بعض فرشتوں نے کہا کہ'' وہ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا کہ آنکھ سو رہی ہے اور دل بیدار ہے۔'' پھر انھوں نے بیان کیا:

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الإعتصام بالکتاب والسنة، باب الإقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ: ۷۲۸۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوا: أَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَآئِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَآئِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ »[1]

''اس کی مثال اس شخص کی مثل ہے جس نے ایک گھر تعمیر کیا، اس میں کھانے کی دعوت کا انتظام کیا اور (لوگوں کو مدعو کرنے کے لیے) داعی بھیجا، پھر جس نے داعی کی دعوت قبول کی تو وہ گھر میں بھی داخل ہو گا اور دعوت کے کھانے سے کھائے گا اور جس نے داعی کی دعوت قبول نہ کی نہ وہ گھر میں داخل ہو گا اور نہ دعوت طعام سے کھائے گا۔'' بعد ازاں فرشتوں نے کہا: ''اس مثال کی وضاحت کرو تا کہ آپ ﷺ سمجھ سکیں۔'' (اس پر) بعض نے کہا: ''آپ ﷺ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا کہ آنکھ سوئی ہے اور دل بیدار ہے۔'' پھر انھوں نے بیان کیا: ''گھر (سے مراد) جنت ہے اور داعی محمد ﷺ ہیں، چنانچہ جس نے محمد ﷺ کی فرماں برداری کی یقیناً اس نے اللہ کی فرماں برداری کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد ﷺ نے لوگوں میں (یعنی فرماں برداروں اور نافرمانوں میں) تفریق کی ہے۔''

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الإعتصام بالکتاب والسنة، باب الإقتداء بسنن رسول اللّٰہ ﷺ: ۷۲۸۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا نافرمان اور دنیاوی سزا:

رسول اللہ ﷺ کی حکم عدولی اور آپ ﷺ کی سنت کی مخالفت سے ہمیشہ باز رہیے، کیونکہ آپ ﷺ کی مخالفت کسی دنیاوی آفت یا آخرت کے دردناک عذاب کا پیش خیمہ ثابت ہوگی، اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو نبی مکرم ﷺ کی مخالفت سے بچنے کی تلقین کی اور مخالفت کرنے پر ان الفاظ میں دھمکایا ہے:

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ ①

''سو وہ لوگ ڈریں جو اس کے حکم سے انحراف کرتے ہیں کہ انھیں کوئی زبردست آفت آن پہنچے یا انھیں دردناک عذاب آ پہنچے۔''

لہٰذا رسول اللہ ﷺ کی مخالفت سے ہمیشہ ڈرنا چاہیے اور غم وخوشی، عبادات ومعاملات نیز زندگی کے ہر پہلو میں سنت نبوی اور تعلیمات نبویہ کو ملحوظ رکھا جائے، ورنہ سنت سے بغاوت اور کج روی کی صورت میں کسی آفت سے دوچار ہو سکتے ہیں، جیسے ایک شخص نبی ﷺ کی حکم عدولی کی وجہ سے دنیاوی سزا سے دو چار ہوا تھا۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: كُلْ بِيَمِينِكَ، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: لَا اسْتَطَعْتَ، مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ » ②

''ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ ﷺ نے

۱۔ النور : ۲۴/ ۶۳۔

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامها : ۲۰۲۱۔ مسند أحمد : ۴/ ۴۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''دائیں ہاتھ سے کھا۔'' اس نے کہا: ''میں (دائیں ہاتھ سے کھانے) کی طاقت نہیں رکھتا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو طاقت نہ رکھے۔'' آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل سے اسے کبر و نخوت نے روکا تھا۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر وہ شخص اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے منہ تک کبھی نہ اٹھا سکا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

نماز اور اصلاحِ اہل خانہ

یہ عقیدہ مضبوط کریں اور اسے ذہن میں راسخ کر لیں کہ نماز دین اسلام کا بنیادی رکن، اہم فرض اور کفر و شرک اور ایمان میں بنیادی فرق ہے، اس لیے تادم زیست اس سے کبھی غفلت کا شکار نہ ہوں، کبھی بھی اس فریضہ سے سبکدوش نہ ہوں، گھر کے افراد کو بھی نماز کا پابند بنائیں اور نگرانی کریں کہ وہ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں۔ دلائل حسب ذیل ہیں:

⌘ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴾[1]

''اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور جو بھی نیکی تم اپنی جانوں کے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس پاؤ گے، بے شک جو تم کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔''

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا

۱۔ البقرۃ: ۲/۱۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَآءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ »[1]

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

ترکِ نماز سے کفروشرک کا ارتکاب نہ کریں:

یاد رکھیے! ترک نماز معمولی جرم اور عام گناہ نہیں کہ اسے چھوڑے بغیر تمھارا دین وایمان قائم رہے گا، بلکہ دین وایمان کا قیام نماز کی پابندی پر ہے، ورنہ جیسے غیر اللہ کی عبادت کرنا کفروشرک ہے بعینہٖ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حکم عدولی اور دین کے بنیادی رکن کو ہوائے نفسی کی وجہ سے چھوڑنا بھی کفروشرک ہے، چنانچہ اگر دین کے ساتھ مخلص ہو اس کا دوام چاہتے ہو اور گھر والوں کے خیر خواہ ہو تو نہ خود نماز ترک کرو اور نہ گھر والوں کو نماز چھوڑنے دو۔

⌘ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾[2]

''اور نماز قائم کرو اور مشرکوں سے نہ ہو جاؤ۔''

اسی طرح احادیث مبارکہ میں واضح ارشاداتِ نبی ﷺ ہیں:

⌘ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ »[3]

۱۔ صحيح بخاری، كتاب الإيمان، باب دعاؤكم إيمانكم : ٨۔ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان أركان الإسلام ودعائمه العظام : ١٦۔

۲۔ الروم : ٣٠/٣١۔

۳۔ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة : ٨٢۔ جامع الترمذی، كتاب الإيمان، باب ما جاء فی ترك الصلاة: ٢٦٢٠۔ سنن النسائی، باب الحكم فی ترك الصلاة : ٤٦٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مسلمان آدمی اور کفر وشرک کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔''

یعنی ترک نماز سے مشرکین میں داخل نہ ہو جاؤ، کیونکہ تارک نماز مشرک ہو جاتا ہے۔

⌘ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ، فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ » ①

''مومن بندے اور کفر وایمان کے درمیان فرق نماز ہے، اور جب وہ (مومن) نماز چھوڑے تو یقیناً وہ مشرک ہو جاتا ہے۔''

⌘ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ » ②

''ہمارے اور ان (کفار ومنافقین) کے درمیان عہد نماز ہے چنانچہ جس نے نماز ترک کی یقیناً اس نے کفر کیا۔''

⌘ نماز کی حفاظت نہ کرنے والا روز قیامت قارون، ہامان، فرعون اور ابی بن خلف جیسے کفار کے سرغنوں کے ساتھ ہوگا۔ جناب عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا بیان کیا اور فرمایا:

« مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ » ③

۱۔ شرح اصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للالكائي: ۷۸/٤۔ صحيح الترغيب: ٥٦٦، صحيح۔

۲۔ جامع الترمذي، كتاب الإيمان، باب ما جاء في ترك الصلاة: ٢٦٢١۔ سنن نسائي، كتاب الصلاة، باب الحكم في تارك الصلاة: ٤٦٤۔ سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، باب ما جاء فيمن ترك الصلاة: ١٠٧٩، صحيح۔

۳۔ مسند أحمد: ۱٦۲/۲۔ صحيح ابن حبان: ١٤٦٧۔ سنن دارمي: ٢١٢١، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے نماز کی پابندی کی، نماز روز قیامت اس کے لیے نور، دلیل اور نجات ثابت ہوگی اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی، اس کے لیے نماز نہ نور ہوگی، نہ دلیل اور نہ ذریعہ نجات ثابت ہوگی اور وہ روز قیامت قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

اہل خانہ کو نماز کی تلقین کیجیے:

اگر آپ خود نمازی ہیں تو یہ اللہ کا بہت بڑا احسان ہے اور انتہائی فضل ہے، لیکن آپ اپنی نماز ادا کر کے اس فریضہ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے، بلکہ گھر کے ذمہ دار کی حیثیت سے آپ پر یہ بھی واجب ہے کہ آپ کے ماتحت افراد، بیوی اور بچے بچیاں بھی نماز کی پابندی کریں، یہ آپ کے زیر نگرانی اور رعایا ہیں، انھیں نماز کا پابند بنایئے اور اگر یہ نماز میں سستی اور کاہلی کا شکار ہیں یا سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں تو کتاب وسنت کے دلائل سے انھیں قائل کریں، قائل ہو جائیں تو ٹھیک ورنہ ان پر سختی کیجیے۔ تمھاری نگرانی میں رب تعالیٰ کی حکم عدولی اور بغاوت ہو ایک مومن یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے اور گھر والوں کو نماز کا پابند بنانا آپ کا فرض اور انبیاء کی سنت بھی ہے، بلکہ اہل ایمان کا یہ وصف بھی بیان کیا گیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ انھیں غلبہ عطا کرے تو یہ نماز کی پابندی کرائیں گے اور زکاۃ کا نظام رائج کریں گے۔

آپ علاقے کے نگران ہوں یا نہ ہوں، گھر کے نگران تو ہیں ہی، اس لیے اس فریضہ سے غافل نہ ہوں۔

⌘ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾ ①

ا۔ الحج: ٤١۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ لوگ کہ اگر ہم انھیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور اچھے کام کا حکم دیں گے اور برے کام سے روکیں گے، اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔''

⌘ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نبی ﷺ سمیت تمام امت کے سرپرستوں کو حکم فرمایا:

﴿ وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴾ ①

''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور اس پر خوب پابند رہ، ہم تجھ سے کسی رزق کا مطالبہ نہیں کرتے، ہم ہی تجھے رزق دیں گے اور اچھا انجام تقویٰ کا ہے۔''

یعنی کبھی کبھار نماز کی تلقین سے بھی تم عہدہ برآ نہیں ہو سکتے، بلکہ اس پر ہمیشہ قائم رہیے اور اہل خانہ کی نماز کی دائمی نگرانی کریں یوں تم معیار تقویٰ پر پہنچ سکتے ہو اور اپنی نجات کا سامان کر سکتے ہو۔

⌘ قرآنِ حکیم میں اسماعیل علیہ السلام کا یہ وصف بیان ہوا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیتے تھے، یہ حکم اہل اسلام کے لیے بھی بہترین نمونہ اور اچھی یادگار ہے، لہٰذا آپ بھی اس وصف کو اختیار کیجیے اور گھر والوں کو رب تعالیٰ کا فرماں بردار اور مطیع بنا کر اپنی اور ان کی فلاح کا سامان کیجیے اور گھر کو رحمتوں اور برکتوں کا مرکز بنائیے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۪ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴾ ②

''اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور وہ اپنے رب کے ہاں پسند کیا ہوا تھا۔''

۱۔ طٰہٰ: ۱۳۲۔

۲۔ مریم: ۱۹/ ۵۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد کو نماز کا پابند بنانا:

اولاد اللہ تعالیٰ کا بیش قیمت انعام ہے، اس کی دینی راہنمائی کرنا، اسے توحید وسنت کی راہ پر چلانا، ارکان اسلام کا پابند بنانا، اچھی عادات سکھانا، دینی تربیت کرنا اور نماز کا پابند بنانا والدین کی ذمہ داری ہے۔ اولاد عطا کرنے سے یہ مقصود نہیں کہ وہ جیسی بے ڈھنگی زندگی گزارنا چاہیں، آپ روک ٹوک نہ کریں، بلکہ والدین کی اہم ذمہ داری ہے کہ جیسے وہ اس کی پیدائش کا سبب بنے ہیں ایسے ہی بہترین تربیت کا اہتمام کریں، اکثر گھروں میں یہ ہوتا ہے کہ والدین، والد یا والدہ خود نمازی ہیں لیکن اولاد کو نماز کی تلقین نہیں کی جاتی، بے جا لاڈ پیار اور حد سے زیادہ الفت اولاد کو بے نمازی بنا دیتی ہے، مثلاً صبح بچوں کو بیدار نہیں کیا جاتا کہ سردی بہت ہے یا ابھی ان کی نیند پوری نہیں ہوئی، بڑے ہو کر خود ہی نماز کے پابند ہو جائیں گے۔ یاد رکھیے! جب بچپن میں بچے کی نماز کی عادت پختہ نہیں کر رہے تو بڑا ہو کر وہ نمازی کیسے بنے گا؟ پھر تو نماز کے حکم پر وہ آنکھیں نکالے گا اور سخت ترش سنائے گا، اس لیے بہتر حل یہ ہے کہ بچپن ہی میں اسے دین، توحید، نماز، تلاوت قرآن اور اوراد واذکار کا خوگر بنایئے، عمر بڑھنے کے ساتھ اس کی عادات پختہ سے پختہ تر ہوتی جائیں گی۔ کاہلی کا مظاہرہ نہ کریں، ان کی تربیت کا آغاز کر دیں اور اس پر استقامت دکھایئے، یہ آپ کا ذخیرۂ آخرت اور صدقۂ جاریہ ہے۔

❖ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ »[1]

''ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما قیل فی أولاد المشرکین: ۱۳۸۵۔ صحیح مسلم، کتاب القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة: ۲۶۵۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔"

اب والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ محنت، لگن اور شوق سے بچوں کو دین اسلام کا پابند بنائیں، ان میں اسلامی فرائض وآداب کی آگہی اجاگر کریں، ان کے دلوں میں دین حنیف کی محبت پیدا کریں کہ عمر بڑھنے کے ساتھ یہ دین کے سربکف سپاہی بنیں، حمیت دینی کے علمبردار، کفروشرک، باطل پرستی اور شیطانی حملوں کے راستے میں رکاوٹ بنیں اور کتاب اللہ اور سنت رسول کے مطابق زندگی گزار کر اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی صف میں داخل ہوں۔

⌘ اولاد کو نماز کی تلقین کرنا سلف صالحین کا طریقہ اور نبی ﷺ کا تاکیدی حکم ہے، اس لیے اولاد کو نماز کی پابندی کرائیں، انھیں مسنون نماز سکھائیں اور مسجد اور گھر میں اپنے ساتھ نماز میں کھڑا بھی کریں، تمھارا یہ عمل تمھاری اولاد کو مستقبل کا پختہ نمازی اور رب تعالیٰ کا مطیع بنا دے گا۔

جناب لقمان حکیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو نماز کی نصیحت کرتے ہیں اور ان کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ اسے قرآن بنا دیا ہے کہ رہتی دنیا تک والدین اس نصیحت کو قبول کریں اور اس طریقہ کو اختیار کر کے والدین اولاد کی بہتر تربیت کریں، فرمایا:

﴿ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴾[1]

"اے میرے چھوٹے بیٹے! نماز قائم کر اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور اس (مصیبت) پر صبر کر جو تجھے پہنچے، یقیناً یہ ہمت کے کاموں سے ہے۔"

⌘ بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انھیں نماز میں ساتھ رکھیں، مسجد میں لے کر جائیں اور چھوٹی عمر ہی میں انھیں نماز کی پابندی کرائیں، یوں بڑے ہو کر وہ

۱۔ لقمان: ۱۷/۳۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود ہی نماز میں دلچسپی لیں گے اور تربیت کے حوالے سے آپ کا کام کافی آسان ہو جائے گا، نیز یہ عمل رسول اللہ ﷺ سے بھی ثابت ہے۔

⌘ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا » ①

''بے شک رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی جب کہ آپ ﷺ نے اُمامہ بنت زینب بنت رسول (ابوالعاص بن ربیعہ کی بیٹی) کو اٹھا رکھا تھا، پھر جب آپ سجدہ کرتے تو اسے نیچے رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔''

پھر آپ ﷺ نے یہ عمل نفل نماز میں نہیں بلکہ فرض نماز میں حالت جماعت میں کیا تاکہ عامی لوگ بھی اس سے رہنمائی لیں اور بچوں کی تربیت کے لیے یہ طریقہ زیر استعمال لائیں۔

⌘ سیدنا ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَاتِقِهٖ، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ أَعَادَهَا » ②

''میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ لوگوں کو امامت کرا رہے تھے، جب کہ امامہ بنت ابی العاص (یعنی زینب بنت رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی) آپ ﷺ

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة: ٥١٦۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب جواز حمل الصبيان في الصلاة: ٥٤٣

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب جواز حمل الصبيان في الصلاة: ٥٤٣۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کندھے پر تھی اور جب آپ ﷺ رکوع کرتے اسے نیچے اتار دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو دوبارہ اٹھا لیتے۔"

یہ احادیث دلیل ہیں کہ بچوں کو مساجد میں لے جانا جائز ہے اور انھیں دوران نماز اٹھانے اور نیچے رکھنے سے نماز میں نقص واقع نہیں ہوتا، پھر بجائے اس کے کہ اس سنت کو جاری کیا جائے مساجد میں بچے لے کر جاؤ تو بزرگوں کی اکثریت اور کچھ حساس لوگ شور ڈال دیتے ہیں کہ بچے نماز میں خلل ڈالتے ہیں جس وجہ سے نماز سے توجہ ہٹ جاتی ہے تو کیا بچوں کا مساجد میں داخلہ بند کر دیا جائے؟ نہیں بلکہ بچوں کے سرپرست نماز میں بچوں کو اپنے قابو میں رکھیں، انھیں شرارتوں وغیرہ سے باز رکھیں، پھر بچے نادان ہوتے ہیں وہ شرارتیں ہی کریں گے اور کیا کریں گے، لہٰذا ان کی شرارتوں کو برداشت کیا جائے، تمھارا اتنا صبر اور برداشت انھیں مستقبل کا پختہ نمازی اور مساجد کا گرویدہ بنا دے گا، نیز بچوں کا شرارتیں کرنا مسجد نبوی میں نبی ﷺ کی موجودگی میں ثابت ہے، خواہ مخواہ اسے ایک ہوا نہ بنا لیں اور دوران نماز بچوں میں متوجہ ہونے کی بجائے ساری توجہ ہی نماز کی طرف رکھیں۔ اور پھر جب مساجد میں بزرگوں کی سیاست اور حالات حاضرہ پہ بحث چھڑتی ہے تو اس سے تو کسی کی نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا، لہٰذا اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ بچوں کو بھی مساجد میں برداشت کریں، ان کی تربیت کریں اور جتنا زور ان کے مساجد سے داخلہ بندی پر لگایا جاتا ہے اتنی محنت ان کی تربیت پر کی جائے، انھیں لاڈ پیار سے ساتھ کھڑا کیا جائے اور ان کی نگرانی کی جائے تو ماحول خوش گوار ہو سکتا ہے، نیز عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى ظَهْرِهٖ، فَإِذَا مَنَعُوْهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوْهُمَا، فَإِذَا قَضَى الصَّلَاةَ وَضَعَهُمَا فِيْ حِجْرِهٖ، فَقَالَ : مَنْ أَحَبَّنِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ» ①

''رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے اور جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو حسن و حسین رضی اللہ عنہما اچھل کر آپ ﷺ کی پشت پر سوار ہو جاتے، چنانچہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انھیں منع کیا تو آپ ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ انھیں چھوڑ دو۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو انھیں اپنی گود میں ڈالا اور فرمایا: ''جو شخص مجھے محبوب رکھتا ہے وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔''

دس سال کا بچہ نماز نہ پڑھے تو.....:

سات سال تک بچوں کو نماز کی ترغیب دیجیے، لیکن جب بچے کی عمر سات سال کی ہو جائے تو اسے نماز کی خاص تاکید کریں پھر اگر وہ دس سال کا ہو جائے تو نماز میں کوتاہی پر اس کی سخت سرزنش کیجیے اور ترک نماز پر اسے مار کر نماز پر مجبور کیجیے، بلوغت کے بعد تو ترک نماز کی کوئی گنجائش نہیں اور بلوغت کے بعد نماز چھوڑنے والوں کو جیسے تیسے نماز پڑھا سکتے ہیں خواہ سخت مار مارنی پڑے یا بائیکاٹ کرنا پڑے، بس نماز کا پابند ضرور بنائیں۔

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ» ②

''اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور اس (ترک نماز) پر انھیں مارو جب وہ دس سال کے ہوں اور (دس سال کی عمر میں) ان کے بستر علیحدہ کر دو۔''

۱۔ ابن خزیمہ: ٤٨٨٧۔ صحیح ابن حبان: ٦٩٣١۔ مسند أبو یعلی: ٥٠١٧، حسن۔

۲۔ سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب متی یؤمر الغلام بالصلاة: ٤٩٥۔ مسند أحمد: ١٨٧/٢۔ مستدرك حاکم: ١٩٧/١۔ سنن بیهقی: ٩٤/٧، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

① علقمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دس سال کی عمر میں ترک نماز پر مارنے کا حکم اس لیے ہے کہ عموماً بچہ اس عمر میں مار برداشت کرنے کے قابل ہوتا ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ اسے بہت بری طرح نہ پیٹا جائے (بلکہ ہلکی مار ماری جائے) اور چہرے پر مارنے سے اجتناب کیا جائے۔

② خطابی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ جب بچہ دس سال کا ہو جائے ترک نماز پر اسے مارو، دلیل ہے کہ بالغ ہونے کے بعد نماز چھوڑنے پر اسے سخت سزا دی جائے۔

③ اور بعض فقہائے شافعیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ بلوغت کے بعد عمداً نماز چھوڑنے پر اسے قتل کرنا واجب ہے اور جب بلوغت سے پہلے نماز چھوڑنے پر بچہ مار کا مستحق ٹھہرتا ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلوغت کے بعد نماز چھوڑنے پر وہ مار سے سخت سزا کا مستحق ہے اور علماء کہتے ہیں کہ مار کے بعد قتل ہی سخت ترین سزا ہے۔ ①

لیکن المیہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے والے بچے کے عارضی مستقبل، دنیاوی منفعت و ترقی، افسری، اعلیٰ تعلیم اور دنیا کمانے کے حوالے سے والدین کے دلوں میں لاکھوں خواہشات، ان گنت تصورات تلملاتے ہیں، دن رات ان چیزوں کے حصول کے لیے انتھک کوشش کی جاتی ہے، ٹیوشن کے بھاری اخراجات اور مہنگے ترین اسکولوں کی کمر توڑ فیسیں ادا کی جاتی ہیں، اگر بچہ سکول یا ٹیوشن سے انکار کرے تو مار مار کر برا حشر کیا جاتا ہے، گھر میں عرصۂ حیات تنگ کر دیا جاتا ہے، ہوٹلوں کی ملازمت اور دنیاوی ذلت کا خوف دلایا جاتا ہے، لیکن ترک نماز پر نہ والد کے کان پر جوں رینگتی ہے اور نہ والدہ تشویش و اضطراب کا شکار ہوتی ہے۔ بچے کی اعلیٰ تعلیم کے سہانے خواب دنیاوی ترقی کی منازل طے کرنا، اعلیٰ

۱۔ تحفة الأحوذی : ۲/۳۰۸۔ عون المعبود : ۲/۱۲۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہدے کی نامزدگی، سب چیزیں مبارک ہوں لیکن اسے مسلمان تو بنایئے، نماز کی پابندی تو کروایئے، کتاب وسنت کے احکام کی تعمیل میں اس کے دل میں نماز پڑھنے، مسجد میں جانے کا شوق تو پیدا کیجیے، یہ کتنی بڑی حماقت ہے کہ عارضی زندگی کی بہتری کے لیے تو ہم بچے پر بے تحاشا بوجھ ڈالیں، لیکن مستقبل کی دائمی فلاح، ناختم ہونے والی زندگی کی ترقی، جنت کی دائمی راحتوں اور ہمیشہ کی آسائشوں سے محروم کر کے اسے بے نماز ایجوکیٹر، ڈاکٹر، پروفیسر اور سیکرٹری بنا کر اس کی عاقبت خراب کر دیں۔

خدارا ذرا رکیے! جذبات واحساسات کو لگام ڈالیے، معیشت اور معاش کے جھمیلوں سے نکل کر سوچیے کہ انسان کی تخلیق کا اصل مقصد کیا ہے، ہم سے پہلے کی اقوام نے بڑی ترقیاں کیں، بڑے بڑے سائنسی کمالات دکھائے، پہاڑوں کو تراش کر بڑی شاندار رہائشیں تعمیر کیں، معیشت کی ترقی کو چار چاند لگائے، معیار زندگی کو بڑا بلند کیا، بڑے بڑے شہ دماغوں افلاطون اور ارسطو وغیرہ کے کمالات کا ڈنکا بجا، لیکن دین سے دوری، رب تعالیٰ کی بغاوت، انبیاء کی تعلیمات سے انحراف کی صورت میں ان کا انجام کیا ہوا؟ تباہی، ہلاکت، بربادی، بدترین عذاب، ذلت ورسوائی، آخرت کی ناکامی، جہنم کی آبادی، اس کے سوا انھیں کیا ملا؟ لہٰذا مغرب سے مرعوب ہونے کی بجائے دین حنیف سے لو لگایئے، بچوں کی اس نہج پر تربیت کیجیے اور کتاب وسنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اپنا اور اپنے بچوں کا مستقبل سنواریے، انھیں دنیاوی شہزادے اور رئیس بنانے کے ساتھ ساتھ جنت کے شہزادے اور اللہ تعالیٰ کے مطیع بنایئے۔ ''واللہ ولی التوفیق۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

ایمان واخلاص اور اصلاحِ اہل خانہ

کوشش کیجیے کہ تمھارے سمیت گھر کے تمام افراد ایسے اعمال وعبادات کے گرویدہ ہوں کہ نیک اعمال کرتے اور عبادات بجا لاتے وقت آپ لوگ فرحت و شادمانی محسوس کریں اور آئے روز تمھارے انداز و اطوار، عبادات و معاملات، دین سے شدید لگاؤ اور ایمان کی بڑھوتری کا باعث ہوں اور یہ جذبہ اس معیار پر پہنچ جائے کہ ایمان میں درجۂ کمال حاصل ہو اور اپنی امیدوں، خواہشوں اور توقعات کا مرکز ذات الٰہی کو قرار دیں اور دین اسلام پر عمل پیرا ہوتے وقت آپ اعمال، طاعات، عبادات سے لذت محسوس کریں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۔ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴾ ①

''اور لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو اللہ کی رضا مندی تلاش کرنے کے لیے اپنی جان بیچ دیتا ہے اور اللہ بندوں پر بے حد نرمی کرنے والا ہے۔''

جو شخص ایمان واسلام کے اس معیار کو پہنچ جائے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی کی

۱۔ البقرۃ: ۲۰۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاطر ہر حد تک جانے کے لیے تیار ہو اور مطمح نظر دین پر استقامت اور دین اسلام سے شدید وابستگی ہو، ایسے لوگ ایمان کے اعلیٰ درجے پر فائز اور فضل ربانی کے ضرور مستحق ہیں، پھر ایسے اعمال کا انتخاب کیجیے جو ایمان و اسلام میں کمال پیدا کریں اور دین میں اخلاص وللہیت کی افزائش کا باعث ہوں۔

ایمان میں صداقت اور تقویٰ کی علامات کیسے وقوع پذیر ہوتی ہیں، اس کی وضاحت اس آیت میں ہے:

﴿ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴾ [1]

''نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو اور لیکن اصل نیکی اس کی ہے جو اللہ اور یوم آخرت اور فرشتوں اور کتاب اور نبیوں پر ایمان لائے اور مال دے اس کی محبت کے باوجود قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جو اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں جب عہد کریں اور خصوصاً جو تنگی اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے ہیں، یہی لوگ ہیں جنھوں نے سچ کہا اور یہی بچنے والے ہیں۔''

یعنی ان اوصاف کے حامل اصل مومن اور رب تعالیٰ کے مقرب لوگ ہیں لہٰذا کوشش کر

۱۔ البقرۃ: ۲/ ۱۷۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ان اوصاف کو اپنایئے تب آپ دین سے لطف اندوز ہوں گے اور فرائض ونوافل اور شرعی احکام کو بوجھ محسوس نہیں کریں گے۔

کن لوگوں کو ایمان کی مٹھاس نصیب ہوتی ہے؟:

محنت کر کے اور اعمال میں دوام واستحکام پیدا کر کے ان لوگوں میں شامل ہوں جو ایمانی لذت سے بہرہ مند اور دین پر عمل پیرا ہونے سے لذت محسوس کرتے ہیں۔

⌘ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ، مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ » [1]

''جس شخص میں تین اوصاف ہوں، اس نے ان کے سبب ایمان کی حلاوت پالی۔ ا۔ جسے اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ ۲۔ جس سے محبت کرے فقط اللہ کی خاطر محبت کرے۔ ۳۔ جو کفر میں لوٹنا ایسے ناپسند کرے جیسے وہ ناپسند کرتا ہے کہ اسے آگ میں ڈالا جائے۔''

فوائد:

① ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حدیث میں بیان کردہ تین اوصاف ایمان کے اعلیٰ اوصاف ہیں اور جو شخص انھیں حاصل کر لے وہ یقیناً ایمان کی حلاوت اور ذائقہ محسوس کرے گا۔

نیز ایمان کی حلاوت اور مٹھاس ہے اور دل اس کا ذائقہ ایسے محسوس کرتا ہے جیسے ماکول ومشروب کی حلاوت منہ محسوس کرتا ہے، پھر جیسے اجسام کی خوراک کھانا اور پینا ہے، اسی

ا۔ صحیح بخاری، کتاب الإیمان، باب حلاوة الإیمان : ١٦۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإیمان : ٤٣۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح دلوں کی غذا ایمان ہے اور جیسے جسم طعام و شراب کا ذائقہ حالت صحت میں محسوس کرتا ہے اور بیماری کی حالت میں مفید چیزوں کی حلاوت محسوس نہیں ہوتی، بلکہ جسم ایسی ضرر رساں چیزوں سے منہ کی مٹھاس حاصل کرنے کی تمنا کرتا ہے جو اس کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں۔ بعینہٖ دل بھی بیماریوں اور آفات سے بچاؤ کی صورت میں ایمان کی حلاوت پاتا ہے اور جب وہ گمراہ کن خواہشات اور حرام شہوات جیسی روحانی بیماریوں سے سالم ہو تب وہ روحانی حلاوت اور ایمانی مٹھاس کا ذائقہ محسوس کرتا ہے اور جب دل بیمار ہو جائے تو وہ ایمان کی مٹھاس سے محروم ہو جاتا ہے، بلکہ ایسی خواہشات اور گناہوں سے لذت محسوس کرتا ہے جو سراسر ہلاکت کا باعث ہیں۔

آپ ﷺ کا یہ قول اسی قبیل سے ہے کہ جب زانی زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا کیونکہ اگر اس کا ایمان کامل ہوتا تو وہ ایمان کی حلاوت ضرور پاتا اور اس حلاوت کے سبب وہ لذت گناہ سے بے پروا ہو جاتا۔

وہیب بن ورد سے پوچھا گیا کہ اللہ کا نافرمان ایمان کی حلاوت محسوس کرتا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: ''نہیں، نہ نافرمانی کرنے والا ایمان کی لذت پاتا ہے اور نہ گناہ کا ارادہ کرنے والا۔'' اور ذوالنون نے کہا: ''جیسے بیماری کی حالت میں جسم کھانے کی لذت محسوس نہیں کرتا اسی طرح گناہوں کی صورت میں دل عبادت کی لذت نہیں پاتا ہے۔''

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو شخص حدیث میں مذکورہ خصال جمع کر لے اسے ایمان کی حلاوت ضرور نصیب ہوگی۔ ①

② حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حلاوت ایمان سے مراد نیک اعمال سے لذت محسوس کرنا، دین میں تکالیف و مصائب برداشت کرنا اور دین کو دنیوی آسائشوں اور سہولتوں پر ترجیح دینا ہے، اللہ کی محبت اس کی اطاعت کرنے اور اس کی مخالفت ترک

۱۔ فتح الباری لابن رجب: ۱/۲۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور نبی ﷺ کی محبت کا حصول بھی یہی ہے کہ نیک اعمال میں اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی سے اجتناب کیا جائے۔ ①

3 ایمان کی حلاوت اور ذائقہ حاصل کرنے کے لیے آئندہ اعتقادات کا حاصل ہونا ضروری ہے۔ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا » ②

''اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہے۔''

⌘ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''راضی ہونے کا مطلب مکمل تابع اور مطیع ہونا، یعنی (ان اوصاف سے متصف شخص) اللہ کے سوا کسی اور کی رضا طلب نہیں کرے گا، وہ اسلام کے سوا کوئی اور راستہ اختیار نہیں کرے گا اور محمد ﷺ کی شریعت کے موافق ہی عمل کرے گا، بے شک جس میں یہ اوصاف ہوں ایمان کی حلاوت اس کے دل میں ضرور گھر کرے گی اور وہ ایمان کا ذائقہ ضرور چکھے گا۔''

⌘ قاضی عیاض رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ان اوصاف کے حامل شخص کا ایمان کامل ہوگا، اس کا ضمیر مطمئن ہوگا اور اس کا باطن شفاف ہوگا، کیونکہ اس کا مذکورہ چیزوں سے خوش

۱۔ فتح الباری: ۱/ ۸۵۔ شرح النووی: ۲/ ۱۳۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب الدلیل علی أن من رضی باللّٰہ ربا وبالاسلام دینا و بمحمد ﷺ رسولاً فھو مومن: ۳۴۔ جامع الترمذی، کتاب الإیمان، باب من ذاق طعم الإیمان: ۲۶۲۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دین کی معرفت رکھتا ہے، اس کی بصیرت سے بہرہ مند ہے اور ایمان کی بشاشت اس کے دل میں اتری ہوئی ہے، اس لیے جو جس کام سے راضی ہو وہ کام اس کے لیے سہل ہو جاتا ہے، یہی حالت مومن کی ہے کہ جب ایمان اس کے دل میں داخل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل اس پر آسان ہو جاتی ہے اور وہ اس سے لذت محسوس کرتا ہے۔''[1]

ایمان میں کمال پیدا کرنے والے اعمال:

ایسے اعمال کا انتخاب کیجیے جو ایمان میں درجہ کمال کو پہنچائیں اور ایسے اعمال سے گریز کیجیے جو ایمان میں تنقیص اور کمی کا سبب ہوں۔

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

« اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ »[2]

''کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں اور اصل مہاجر وہ ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔''

اس حدیث میں مسلمانوں کو ہاتھ اور زبان سے تکلیف دینے کی ممانعت کا بیان ہے اور کسی بھی مسلمان کو بلا وجہ تکلیف دینا حرام ہے اور اس سے ایمان کا درجہ کمال چھن جاتا ہے، لہٰذا کامل مسلمان ہونے کے لیے ایسے کام جن سے کسی مسلمان کو تکلیف ہو، اجتناب ضروری ہے۔

۱۔ شرح النووی: ۱/۲۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الإیمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده: ۱۰۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان تفاضل الإسلام: ۴۰۔ سنن أبی داؤد: ۲۴۸۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہترین اسلام:

جناب عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا اسلام بہترین ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

« تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ » ①

''کھانا کھلا اور اس شخص کو جسے تو پہچانتا ہے یا نہیں پہچانتا سلام کہہ۔''

ابو زناد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں باہمی ہمدردی حاصل کرنے اور کھانا کھلا کر اور سلام عام کر کے لوگوں کے دلوں کو مائل کرنے کی ترغیب ہے، کیونکہ کسی کے دل میں محبت پیدا کرنے اور ہمیشہ مودت باقی رکھنے کے لیے ان دونوں طریقوں سے عمدہ کوئی طریقہ نہیں۔ ②

لہٰذا اس حدیث پر عمل کر کے آپ رشتہ داروں، دوستوں یاروں اور عام ملاقاتیوں کے دلوں میں جگہ بنا سکتے ہو اور ایمان کے درجۂ کمال تک بھی پہنچ سکتے ہو، ممکن ہو تو گھر میں کھانے کھلانے کی روایت کو عام کریں، بلاتفریق جو بھی ملاقاتی ہو اس کی خوب خاطر مدارات کریں اور بلاتخصیص عام و خاص سبھی کو سلام کیجیے۔

دین میں اخلاص پیدا کرنا:

دین سے مخلص رہیں، اپنے زیر تربیت افراد کے دلوں میں دین سے اخلاص اور احسان پیدا کیجیے، یہ عمل اللہ تعالیٰ کی قربت اور محبت کا ذریعہ اور دنیا اور آخرت میں بھلائی کا باعث ہے۔ احسان اور اخلاص کی تعریف نبی ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کے سوال پر ان الفاظ

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الإیمان، باب إطعام الطعام من الإسلام: ۱۲۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب یان تفاضل الإسلام: ۳۹۔

۲۔ شرح ابن بطال: ۱/ ۴۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بیان فرمائی:

﴿ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ﴾ ①

''تم اللہ کی عبادت یوں کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے (تو یہ کیفیت ہو) جیسے وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔''

اگر اس معیار کو آپ لوگ پہنچ جائیں تو رحمت ایزدی تم پر سایہ فگن ہوگی، تمھاری نیکیوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوگا اور آخرت میں دیدار الٰہی بھی نصیب ہوگا۔

⌘ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴾ ②

''ان لوگوں کے لیے جنھوں نے بھلائی کی اس دنیا میں بڑی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو کہیں بہتر ہے اور یقیناً وہ ڈرنے والوں کا اچھا گھر ہے۔ ہمیشگی کے باغات، جن میں وہ داخل ہوں گے، ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان کے لیے ان میں جو وہ چاہیں گے (موجود) ہوگا۔ اسی طرح اللہ ڈرنے والوں کو جزا دیتا ہے۔ جنھیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ پاک ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں سلام ہو تم پر، جنت میں داخل ہو جاؤ، اس کے بدلے جو تم کیا کرتے تھے۔''

۱۔ صحیح مسلم: ۹۳۔ سنن أبی داوٗد: ۴۶۹۵۔ سنن ابن ماجه: ۶۳۔

۲۔ النحل: ۱۶/ ۳۰، ۳۱، ۳۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر:

- محسنین اور دین میں خالص لوگوں کے لیے دنیا میں بڑی نیکی یہ ہے کہ ان کی ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیا جاتا ہے اور اتنی شرح نفع دنیا کے کسی بینک، ادارے اور کمپنی میں نہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا »[1]

''جب تم میں سے کوئی اپنے اسلام کو بہتر بنا لے (یعنی اس میں اخلاص اور احسان پیدا کر لے) تو ہر نیکی جو وہ کرتا ہے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھی جاتی ہے اور ہر وہ برائی جو وہ کرتا ہے اتنی ہی لکھی جاتی ہے۔''

- موت کے وقت فرشتے ان سے نرمی سے پیش آئیں گے، مرنے کے بعد انھیں جنتوں کے وارث بنایا جائے گا اور ان کی ہر خواہش پوری کی جائے گی، لہٰذا دین میں پختگی، اخلاص، للّٰہیت اور تقویٰ پیدا کر کے مقام احسان حاصل کر لو کہ اس سے بڑی نعمت اور کوئی نہیں اور گھر کے افراد کو بھی اخلاص دین کا درس دیجیے کہ یہ ان کے روشن مستقبل کی شاندار نوید ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنین کے قریب ہے لہٰذا عبادت میں احسان اور دین میں اخلاص پیدا کر کے آپ رحمت ایزدی کے مستحق بن سکتے ہیں اور آپ کے گھر اور اہل خانہ پر رحمت الٰہی سایہ فگن ہو سکتی ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴾[2]

۱۔ صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب حسن إسلام المرء: ٤٢۔ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب إذا هم العبد بحسنة كتبت: ١٣٠۔

۲۔ الأعراف: ٥٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔''

⌘ محسنین کو روز قیامت بہتر بدلہ دیا جائے گا اور کچھ زیادہ انعام (اللہ تعالیٰ کا دیدار) عطا ہوگا، ان کے چہرے روشن ہوں گے اور انھیں عزت واکرام سے نواز اجائے گا:

﴿ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ ①

''جن لوگوں نے نیکی کی انھی کے لیے نہایت اچھا بدلہ اور کچھ زیادہ ہے اور ان کے چہروں کو نہ کوئی سیاہی ڈھانپے گی اور نہ کوئی ذلت، یہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

آیت میں زیادہ (اضافی انعام) سے مراد رب تعالیٰ کا دیدار ہے۔ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِّنَ النَّظْرِ إِلٰى رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ : ﴿ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ﴾ » ②

''جب اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ (ان سے مخاطب ہوں گے اور) ارشاد فرمائیں گے کہ ''تم کوئی چیز چاہتے ہو کہ میں تمھیں (اس جنت سے) اضافی دوں؟'' وہ عرض کریں گے: ''کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کیے؟''

۱۔ یونس: ۲۶۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب إثبات رؤیة المومنین فی الآخرة ربهم: ۱۸۱۔ جامع ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی رؤیة الرب تبارك وتعالیٰ: ۲۵۵۲۔ سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب ما أنكرت الجهمية: ۱۸۷۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ اور جہنم سے نجات نہیں دی؟'' (اس سے زیادہ انعام کیا ہوسکتا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ دور کریں گے اور وہ (اہل جنت) جنت میں ایسی کوئی چیز نہیں دیے گئے جو انھیں رب تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو۔ پھر آپ ﷺ نے ﴿ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ﴾ آیت تلاوت کی۔''

قیام اللیل کا اہتمام کرنا:

ہو سکے تو قیام اللیل کا اہتمام ضرور کیجیے اور اہل خانہ کو بھی اس کی ترغیب دیجیے، بے شک اس عمل سے تم متقی اور نیکوکار لوگوں کی صف میں شامل ہو جاؤ گے، اس عمل سے کبر و نخوت کے جراثیم ختم ہو جائیں گے، راست گوئی کا شیوہ اختیار کر لیں گے، رب تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا اور تم رحمت الٰہی کے مستحق ٹھہرو گے، اگرچہ یہ کام ہمت طلب ہے، لیکن اس کے فوائد بے حد وحساب ہیں:

⌘ قیام اللیل سے نفسانی خواہشات کا قلع قمع ہوتا ہے:

﴿ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ﴾[1]

''بلاشبہ رات کو اٹھنا (نفس کو) کچلنے میں زیادہ سخت اور بات کرنے میں زیادہ درستی والا ہے۔''

⌘ رات کے نوافل کا اہتمام کرنے والے محسنین اور رحمت الٰہی کے مستحق ہیں:

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴾[2]

۱۔ المزمل: ۷۳/۶۔

۲۔ الذٰریات: ۵۱/۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ لینے والے ہوں گے جو ان کا رب انھیں دے گا، یقیناً وہ اس سے پہلے نیکی کرنے والے تھے۔ وہ رات کے بہت تھوڑے حصے میں سوتے تھے اور رات کی آخری گھڑیوں میں وہ بخشش مانگتے تھے۔''

⌘ اللہ تبارک وتعالیٰ نے رات کو قیام کرنے والوں کی مدح وستائش فرمائی ہے اور انھیں نیکوکار لوگوں میں شامل کیا ہے:

﴿ وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَ الَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴾ ①

''اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں سلام ہے اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے رات گزارتے ہیں۔''

⌘ آخری تہائی رات کے وقت رب تعالیٰ انسان کے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا اس وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہونا سعادت مندی کی علامت ہے اور یہ بخشش اور دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے سو اس وقت بیدار ہو کر اور قیام کا اہتمام کر کے آپ اپنی دلی مرادیں حل کرا سکتے ہیں اور گناہوں کی بخشش کرا سکتے ہیں:

⌘ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَّذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ » ②

۱۔ الفرقان: ۲۵/۶۳، ۶۴۔

۲۔ جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۳۵۷۹۔ صحیح ابن خزیمة: ۱۱۴۷۔ مستدرك حاکم: ۱/۳۰۹۔ سنن بیهقی: ۳/۴، صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رب تعالیٰ بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصہ میں ہوتا ہے، سو اگر تو طاقت رکھے تو ان لوگوں میں شامل ہو جو اس وقت اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ان میں شامل ہو جا۔''

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ، مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ، مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ» ①

''ہمارا رب تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے، جب آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے اور کہتا ہے: کون ہے (جو اس گھڑی نیند چھوڑ کر) مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اسے بخش دوں؟۔''

رات کے اندھیرے میں نماز تہجد کا قیام جب لوگ نیند کے مزے لوٹتے ہیں جنت میں داخلے کا سبب ہے:

⌘ جناب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« يَـاَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَ أَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَ صَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ» ②

''اے لوگو! سلام عام کرو، کھانا کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوں، تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔''

۱۔ صحيح البخاري، كتاب التهجد، باب الدعآء والصلاة من آخر الليل: ١١٤٥۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الترغيب في الدعآء والذكر في آخر الليل: ٧٥٨۔

۲۔ جامع ترمذي، كتاب الزهد، باب حديث افشوا السلام: ٢٤٨٥۔ سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، باب ما جآء في قيام الليل: ١٣٣٤۔ مسند أحمد: ٤٥١/٥، صحيح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ تہجد گزار میاں بیوی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ہیں اور ایسا گھر جس میں میاں بیوی دونوں تہجد گزار ہیں، ایک دوسرے کو قیام اللیل کی ترغیب دیتے ہوں اور اگر ان میں سے کوئی سستی کا شکار ہو تو دوسرا اسے بیدار کر دے ایسا گھر رحمت کدہ بن جاتا ہے اور ان پر برکات نازل ہوتی ہیں۔

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى، وَ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَآءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَآءَ» ①

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بیدار کرے اور وہ بھی نماز پڑھے پھر اگر وہ (بیدار ہونے سے) انکار کرے تو وہ اس کے چہرے پر پانی کی چھینٹے مارے (اور اسے قیام اللیل کی پابندی کرائے)، اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم کرے جو رات کے وقت اٹھ کر نماز ادا کرے اور اپنے خاوند کو بیدار کرے پھر اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کی چھینٹے ڈالے۔''

⌘ قیام اللیل کا اہتمام کرنے والے مرد اور عورتیں رات کو نازل ہونے والی رحمتیں سمیٹ سکتے اور رات کو اترنے والی آفات، حوادث اور فتنوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں، لہٰذا اہل خانہ کو بھی ان پرکشش ساعات میں بیدار کرنا چاہیے تاکہ رحمتوں اور برکتوں کے نزول سے اہل خانہ بھی مستفید ہوں اور آپ کا گھر رحمت کدہ بن جائے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

« إِسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ ! مَاذَا

① سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الحث على قيام الليل: ١٤٥۔ سنن نسائي، كتاب الصلاة، باب الترغيب في قيام الليل : ١٦١١۔ صحيح ابن حبان: ٧٤٠٤۔ مسند أحمد : ٢/٢٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَآئِنِ وَمَاذَآ أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيْدُ بِهٖ أَزْوَاجَهٗ حَتّٰى يُصَلِّيْنَ، رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ» ①

''(ایک رات) نبی ﷺ (گھبرا کر) اٹھے اور فرمایا: سبحان اللہ! (آج رات) کس قدر خزانے اتارے گئے ہیں اور کتنے ہی فتنے نازل ہوئے ہیں؟ حجروں والیوں (مراد ازواجِ مطہرات) کو کون بیدار کرے تا کہ وہ نماز پڑھیں، دنیا میں لباس پہننے والی کتنی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔''

⌘ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ کو نمازِ تہجد کی پابندی کراتے تھے:

اسلم عدوی جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں:

« أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهٗ لِلصَّلٰوةِ ، يَقُوْلُ لَهُمْ : اَلصَّلٰوةَ، الصَّلٰوةَ، ثُمَّ يَتْلُوْا هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴾ ②

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رات کو جتنا اللہ کو منظور ہوتا نماز پڑھتے حتیٰ کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو اپنے گھر والوں کو نماز کے لیے بیدار کرتے اور انھیں کہتے: نماز، نماز، (کا اہتمام کرو) پھر یہ آیت تلاوت کرتے: ''اپنے اہل کو نماز کا حکم دو اور اس پر ہمیشگی کرو، ہم تجھ سے رزق طلب نہیں کرتے، ہم تجھے بھی رزق دیں گے اور اچھا انجام تقویٰ کا ہے۔''

۱۔ صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب التکبیر والتسبیح عند التعجب : ٦٢١٨۔ جامع ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جآء ستکون فتنة کقطع اللیل المظلمة : ٢١٩٥۔

۲۔ مؤطا امام مالك، کتاب صلوٰة اللیل، باب ما جآء فی صلوٰة اللیل : ٥ صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

قرآن اور اصلاحِ اہل خانہ

اپنے سمیت گھر کے تمام افراد کو قرآن کی تلاوت کا پابند بنایئے اور یہ معمول بنایئے کہ آپ قرآن کے کچھ نہ کچھ حصہ کی تلاوت ضرور کریں، اس سے گھر پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکات نازل ہوں گی، دلوں میں اطمینان پیدا ہوگا، رشد و ہدایت سے مستفید ہوں گے، شیطانی تباہ کاریوں اور ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہیں گے، روحانی و جسمانی امراض سے چھٹکارا حاصل کریں گے اور تلاوت قرآن سے گھر کو آفات، مصائب اور چوری چکاری سے بھی محفوظ کرلیں گے، لہٰذا غفلت کا شکار ہو کر اس کتاب مقدس سے رشتہ مت توڑیے، کیونکہ اس سے قطع تعلق دنیا و آخرت کا خسارا اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے محرومی ہے، قرآنِ مجید کے کچھ فوائد حوالہ قرطاس ہیں تا کہ اس سے بہرہ ور ہو کر اس مبارک کلام سے مستفید ہوا جا سکے:

قرآن کریم کتاب ہدایت:

⌘ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴾[1]

''یہ کتاب، اس میں کوئی شک نہیں، بچنے والوں کے لیے سراسر ہدایت ہے۔''

۱۔ البقرۃ: ۲/۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب سراپا ہدایت ہے، جو اہل ایمان کو صراط مستقیم کی رہنمائی کرتی اور شرک و بدعات کے سیاہ اندھیروں سے محفوظ رکھتی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴾[1]

''اے اہل کتاب! بے شک تمھارے پاس ہمارا رسول آیا ہے، جو تمھارے لیے ان میں سے بہت سی باتیں کھول کر بیان کرتا ہے، جو تم کتاب میں سے چھپایا کرتے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے۔ بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور واضح کتاب آئی ہے۔ جس کے ساتھ اللہ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیچھے چلیں، سلامتی کے راستوں کی ہدایت دیتا ہے اور انھیں اپنے حکم سے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے اور انھیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔''

ان آیات اور ان جیسی دیگر آیات واضح دلیل ہیں کہ قرآنِ حکیم سراپا رشد و ہدایت ہے، اس کی تعلیمات انسان کو سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتی ہیں، لہٰذا شعر و شاعری کی کتابوں، ناولوں اور افسانوں سے دل بہلا کر دلوں کو زنگ آلود نہ کریں، بلکہ تلاوت قرآن سے دلوں کو بھی منور کریں اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے تعلق بھی مضبوط کریں۔

قرآنِ مجید بابرکت کتاب:

قرآنِ مجید بابرکت کتاب ہے، جس کی تلاوت سے رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے، چنانچہ اگر آپ اپنے گھر کو رحمتوں اور برکتوں کا مرکز و محور بنانا چاہتے ہیں تو خود بھی

۱۔ المائدۃ: ۵/ ۱۵، ۱۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوت کیجیے اور گھر والوں کو بھی تلاوت کی پابندی کرایئے، آپ گھر میں قرآن حکیم کی جتنی تلاوت کریں گے اتنی ہی برکات سے فیض یاب ہوں گے:

⌘ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَ لِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ [1]

''یہ ایک کتاب ہے، ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے، بہت بابرکت ہے، تاکہ وہ اس کی آیات میں غور وفکر کریں اور تاکہ عقلوں والے نصیحت حاصل کریں۔''

⌘ تلاوت قرآن کرنے والوں پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت ایزدی انھیں ڈھانپ لیتی اور فرشتے ان معزز لوگوں کو گھیر لیتے ہیں، یہ عظمت و وقار کتاب مقدس کی تلاوت کا شاخسانہ ہے، تعویذ ومنتر اور جادوئی کلام سے یہ برکات کہاں حاصل ہوتی ہیں، لہٰذا تلاوت قرآن کو حرز جاں بنایئے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ ، وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ، وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ» [2]

''اللہ کے گھروں میں سے جس گھر میں کچھ لوگ جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت

۱۔ ص : ۲۹/۳۸۔

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعآء، باب فضل الإجتماع على تلاوة القرآن : ۲۶۹۹۔ سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في ثواب قراءة القرآن: ۱۴۵۵۔ سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم: ۲۲۵۔ جامع ترمذي، كتاب القراءات، باب ما قعد قوم في مسجد يتلون كتاب الله إلا نزلت عليهم السكينة : ۲۹۴۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور باہم تکرار کرتے ہیں ان پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان میں (فرشتوں میں) کرتے ہیں جو اس کے پاس ہیں اور جس کے عمل نے اسے پیچھے رکھا اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھائے گا۔"

تلاوت قرآن سے دلوں کو سکون اور طمانیت حاصل ہوتی ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۗ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ ①

"وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہیں۔ سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔"

پھر تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی کے سوا جتنے بھی مشاغل اختیار کیے جائیں، تفریح کے لاکھوں سامان کیے جائیں، دلوں کی تسکین کے لیے فلموں اور فحاشی پر مبنی پروگراموں کا سہارا لیا جائے، دلوں کو ایک پل چین نہیں آتا، لاکھوں آسائشیں ہوں دل تلاوت قرآن اور ذکر اللہ سے خالی ہیں ایسے اجاڑ اور ویران دل کو کبھی اطمینان نصیب نہیں ہوتا، بلکہ ایسا انسان ہمیشہ بے کل رہتا ہے، ہزاروں خواہشات اور منہ زور ہوس اس کی طمانیت کا قتل کرتی رہتی ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴾ ②

"اور جس نے میری نصیحت سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ گزران

۱۔ الرعد: ۱۳/ ۲۸۔

۲۔ طٰہٰ: ۲۰/ ۱۲۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔"

یعنی لاکھوں اربوں میں کھیلنے، قیمتی سواریوں کی دستیابی اور ہر قسم کی آسائشوں کے باوجود وہ پریشان اور مضطرب رہے گا، دلوں کی تسکین اور روح کی فرحت کا ایک ہی طریقہ ہے کہ قرآن کی تلاوت کو معمول بنا لیا جائے، اگر تم چاہتے ہو کہ دلوں کو اطمینان نصیب ہو، گھروں پر اور اہل خانہ پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو اور فرشتوں کا ساتھ نصیب ہو تو قرآن کی تلاوت اور یاد الٰہی کو معمول بناؤ۔ زبان پر قرآن کی تلاوت اور مسنون اوراد و اذکار جاری رکھو، دلوں میں قرآن وسنت کی تائید پیدا کرو اور زندگی کو کتاب وسنت کے نہج پر ڈالو، یوں آپ اس بیش قیمت انعام کو حاصل کر سکتے ہیں، ورنہ دنیا میں بے چینی اور آخرت کی ذلت ورسوائی مقدر ہوگی۔

قرآن جسمانی وروحانی امراض کی شفا:

قرآن جیسے دلوں سے شرک وبدعات کی نحوست دھو ڈالتا ہے اسی طرح جسمانی وروحانی شفا کا باعث بھی ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾[1]

"اے لوگو! بے شک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے عظیم نصیحت اور اس کے لیے سراسر شفا جو سینوں میں ہے اور ایمان والوں کے لیے سراسر ہدایت اور رحمت آئی ہے۔"

فرمانِ ربانی ہے:

﴿ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَ لَا يَزِيْدُ

1۔ یونس: ۱۰/ ۵۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴾[1]

''اور ہم قرآن میں سے تھوڑا تھوڑا نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے سراسر شفا اور رحمت ہے اور وہ ظالموں کو خسارے کے سوا کسی چیز میں زیادہ نہیں کرتا۔''

مومنوں پر قرآن کی تاثیر وکیفیت:

قرآن کی تلاوت سے اہل ایمان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ پر توکل مضبوط ہوتا ہے اور جسم پر رقت طاری ہونے کے ساتھ خشیت الٰہی طاری ہوتی ہے:

﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴾[2]

''(اصل) مومن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جائیں تو انھیں ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسا رکھتے ہیں۔''

قرآن سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت:

لہٰذا تم خود اور اپنے اہل خانہ کو اس فضیلت سے فیض یاب کرنا چاہتے ہو تو خود بھی قرآن کی تعلیم حاصل کریں اور اپنے بیوی بچوں کو بھی رشد و ہدایت کے اس سرچشمہ سے روشناس کرائیں۔ یاد رکھیں! آپ کے بچے جتنی مرضی دنیاوی ڈگریوں سے لیس ہوں، اگر قرآن کی تعلیم سے بے بہرہ ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی کوئی فضیلت نہیں اور قرآنِ حکیم سے ان کی لاعلمی اور جہالت، دین سے دوری، صراطِ مستقیم سے کج روی کا پیش خیمہ ثابت ہو

۱۔ بنی اسرائیل: ۱۷/ ۸۲۔

۲۔ الأنفال: ۸/ ۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے، چنانچہ باقی عصری تعلیم کا اہتمام ضرور کریں لیکن کتاب وسنت جو رشد و ہدایت کا اصل منبع ہے اس سے بے پروائی کا ارتکاب مت کیجیے۔

امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿ خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ ﴾ ①

''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کی تعلیم سیکھے اور سکھائے۔''

قرآن حکیم کو سمجھ کر تلاوت کرنا:

چونکہ قرآن عربی زبان میں نازل ہوا ہے لہٰذا اس کے معانی اور مفاہیم سمجھنے کے لیے قرآن کا ترجمہ سیکھنا یا مترجم قرآن سے مدد لینا لازم ہے، قرآن کے احکام اور حقانیت، توحید وسنت کی اہمیت اور قرآن کی عظمت و رفعت سے تبھی آپ واقفیت حاصل کریں گے، لہٰذا قرآن کا ترجمہ سیکھنے کی کوشش ضرور کیجیے، اس کے لیے گھر پر ترجمہ کلاس کا انعقاد کریں یا ترجمہ کلاسز میں شرکت کریں یا کسی عالم دین سے قرآن فہمی میں مدد لیں۔

نزول قرآن کا ایک مقصد آیات قرآنیہ میں غور وخوض اور تدبر حاصل کرنا بھی ہے اور اردو دان طبقہ یہ تدبر تراجم اور اردو تفاسیر ہی سے حاصل کرسکتا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴾ ②

''یہ ایک کتاب ہے، ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے، بہت بابرکت ہے، تاکہ وہ اس کی آیات میں غور وفکر کریں اور تاکہ عقلوں والے نصیحت حاصل کریں۔''

۱۔ صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه : ۵۰۲۷۔ سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب فی ثواب قراءة القرآن: ۱۴۵۲۔ جامع ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جآء فی تعلیم القرآن : ۲۹۰۷۔

۲۔ صٓ : ۲۹/۳۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں قرآن کی تلاوت بیش قیمت سواریوں سے قیمتی:

اگر گھر میں قیمتی سواریوں سے بہتر اور قیمتی چیز لانا چاہتے ہو تو نماز میں قرآن کی تلاوت کیجیے:

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ » [1]

''کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ جب وہ گھر واپس لوٹے تو وہ (گھر پر) تین موٹی حاملہ اونٹنیاں پائے؟'' ہم نے عرض کیا: ہاں! (ہم پسند کرتے ہیں)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص نماز میں تین آیات تلاوت کرتا ہے (اس کا ثواب) تین موٹی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہے۔''

عہد رسالت میں موٹی حاملہ اونٹنیاں قیمتی ترین سرمایہ تھیں، لیکن قرآن کی آیات کی تلاوت کا ثواب اس بیش قیمت سرمایہ سے بہتر ہے، لہٰذا دنیوی منافع کی خاطر ہی سرپٹ نہیں بھاگنا چاہیے، بلکہ جو چیزیں سرمایۂ آخرت ہیں انھیں حاصل کرنے کی کوشش وسعی کرنی چاہیے اور قرآن کی تلاوت سے آپ آخرت کے سرمائے میں بے تحاشا اضافہ کر سکتے ہیں جس کے ضیاع کا کوئی خوف وخطر نہیں، چنانچہ خود بھی تلاوت کیجیے اور اپنے اہل خانہ کو بھی تلاوت کا پابند بنائیے، یوں آپ اس قیمتی سرمائے کے مستحق اور اپنے توشہ آخرت میں خاطر خواہ اضافہ کر سکتے ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب فضل قراءة القرآن: ۸۰۲۔ سنن ابن ماجه، کتاب الآداب، باب ثواب القرآن: ۳۷۸۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی تلاوت گواہی کا باعث:

اگر قرآنِ مجید کی تلاوت کو معمول بنا لیا جائے اور اس کے احکامات پر عمل کرنا شروع کر دیں تو روز قیامت یہ قرآن اپنے قارئین کے حق میں گواہی دے گا۔ ان کی سفارش کرے گا اور انھیں جہنم میں پھینکے جانے سے رکاوٹ بنے گا، لیکن اگر قرآن کی تلاوت نہ کی اور اسے پس پشت ڈال دیا تو یہ تمھارے خلاف گواہی دے گا، فیصلہ تمھارے ہاتھ میں ہے یا تو قرآن کی تلاوت سے لو لگا کر اور اس کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر اسے اپنا ہمنوا بنا لیں، اس کا تعلق دائمی اور مضبوط ہے، یہ اپنے ماننے والوں کو تحفظ فراہم کرتا اور ان سے وفا کرتا ہے۔ دوسری صورت میں قرآن کی تلاوت اور اس کی تعلیمات سے انحراف سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ » ①

''قرآن تیرے حق میں دلیل ہے یا تیرے خلاف۔''

یعنی اگر تم قرآن سے قلبی لگاؤ رکھو، اس کی تلاوت کرو اور اس پر عمل کرو گے تو یہ تمھارے حق میں دلیل ہو گا اور اگر اس سے بے اعتنائی کی، اس کی تلاوت سے انحراف کیا اور موسیقی کو روح کی غذا قرار دیا، اس کے احکامات سے روگردانی کی تو روز قیامت تمھارے خلاف دلیل ہو گا اور تمھاری رسوائی کا سبب بنے گا، سو دانشمندی اس بات میں ہے کہ قرآن کو حرز جاں بنایا جائے، اس سے ٹوٹ کر محبت کی جائے، اس کی تلاوت میں دلچسپی اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں سکون اور آخرت میں کامیابی حاصل کرو۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء : ۲۲۳۔ جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل الوضوء : ۳۵۱۷۔ سنن نسائی، کتاب الزکاة، باب وجوب الزکاة : ۲۴۳۹۔ سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة، باب الوضوء شطر الإیمان : ۲۸۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ » ①

''قرآن کی تلاوت کرو، اس لیے کہ یہ روز قیامت اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔''

۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب فضل قراءة القرآن : ۸۰٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل پنجم

دوست کے انتخاب میں اسلامی معیار

صالح، نیک اور دین دار دوستوں کا انتخاب کیجیے اور اپنی عورتوں کو ایسی سہیلیوں سے دوستی کی ترغیب دیجیے جو دین دار، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور شعائر اسلام کی محافظ ہوں، ایسے دوستوں کی دوستی تمھارے اور تمھارے اہل خانہ پر اچھے اثرات چھوڑے گی، کیونکہ دین دار اور متقی دوستوں کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اگر تم دین میں سست روی کا شکار ہو تو دوستوں کی دین سے وابستگی اور لگاؤ دیکھ کر تمھیں اپنی کمزوریوں کا احساس ہوگا اور اپنے طور پر دینی معاملات اپنانے کی کوشش کرو گے، ورنہ تمھاری دینی کمزوری اور دینی معاملات میں عدم دلچسپی کو دیکھتے ہوئے مومن ومتقی دوست تمھیں نیک اعمال میں دلچسپی لینے کی ترغیب دیں گے، جس سے آپ دین کی راہ پر دوبارہ چڑھ جائیں گے، بے دینی اور شیطان کے داؤ سے محفوظ رہیں گے اور آپ کے اہل خانہ کی ایمانی حالت بھی مستحکم رہے گی۔ یاد رکھیے! اگر تمھیں تو صالح دوست میسر ہیں لیکن آپ کی بیوی اور بیٹیوں کی سہیلیاں بے دین، شرم وحیا سے عاری، فحش کار اور فحاشی وعریانی پسند، روشن خیالی کی رسیا اور عادات بد کی مالک ہیں تو جتنی جلدی ہو سکے ایسی سہیلیوں سے اپنے گھر والوں کو دور کیجیے، کیونکہ آپ کی ایسے موقع پر چپ سادھنا اور خاموشی اختیار کرنا بہت بڑے خطرے کا پیش خیمہ ہے، ایسے خطرناک تعلق تمھارے گھر سے دین کا صفایا کر دیں گے، گھر کی عورتوں سے شرم وحیا ختم کر دیں گے اور دنیا اور آخرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ذلت ورسوائی کا سبب بنیں گے، کیونکہ خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔ اس لیے بعد میں پچھتاوے سے بہتر ہے کہ انسان ایسے مواقع آنے سے پہلے اپنی اصلاح کر لے، لہٰذا نیک اور دین پسند دوستوں سے تعلق رکھیے، جن کی دوستی لازوال اور بہت سے فوائد پر مشتمل ہے۔

- نیک اور صالح دوست کی دوستی اسے نصیب ہوگی جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فرماں بردار ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾ ①

''اور جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں اور صدیقوں اور شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں۔''

- اہل ایمان کو اہل تقویٰ، دین پر عمل پیرا اور اوراد و اذکار کے پابند صالح مسلمانوں کو دوست رکھنے اور ان کا ساتھ اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے تاکہ یہ بھی ان کے رنگ میں رنگے جائیں، نیک اعمال کرنے کی ان میں بھی دلچسپی پیدا ہو اور یہ بھی اوراد و اذکار کے پابند اور تقویٰ اور تزکیہ نفس کا سامان کریں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۚ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴾ ②

۱۔ النساء: ٤/٦٩۔

۲۔ الکهف: ١٨/٢٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھ جو اپنے رب کو پہلے اور پچھلے پہر پکارتے ہیں، اس کا چہرہ چاہتے ہیں اور تیری آنکھیں ان سے آگے نہ بڑھیں کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت چاہتا ہو اور اس شخص کا کہنا مت مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام ہمیشہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔''

تفسیر:

- ان لوگوں کا ساتھ ڈھونڈو جو دین میں مخلص، ذکر الٰہی کے گرویدہ اور رب تعالیٰ کی رضا کے متلاشی ہیں، ان کی دوستی سے تم بھی دین حنیف پر ثابت قدم رہو گے اور بیان کردہ اوصاف سے متصف رہو گے۔
- دنیا دار، بے دین لوگوں سے مرعوب مت ہوں، یہ تمھیں بھی دنیا کی لت لگا کر دین سے دور اور دنیا کا اسیر بنا دیں گے۔
- ذکر الٰہی سے غافل اور خوف خدا سے بے فکر لوگوں کی اتباع مت کیجیے ورنہ ان کی رفاقت اپنے گندے جراثیم اور ناپاک عزائم تم میں داخل کر دے گی جو نری تباہی اور ہلاکت ہے۔

نیک اور برے دوست کی عمدہ مثال:

نیک دوست کی مثال عطر فروش جیسی ہے جیسے عطر فروش سے تمھیں ہمیشہ راحت اور سکون بہم پہنچتا ہے، بعینہٖ صالح دوست یا تو تیری اصلاح کرے گا یا اس کا دین سے والہانہ لگاؤ دیکھ کر خود ہی دین سے لگاؤ پیدا کر لے گا، ورنہ اس کے کریمانہ اخلاق اور بے ضرر طبیعت سے مستفید ہوتا رہے گا۔ جب کہ برے دوست کی مثال بھٹی میں پھونکنے والے لوہار کی مثال ہے کہ یا تو برا دوست تجھے برے کاموں میں مبتلا کر کے تیری دنیا اور آخرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داغدار کر دے گا یا اس کی عادات بد، بد اخلاقی، زبان درازی اور خسیس حرکتیں تجھے ہمیشہ مضطرب اور بے کل رکھیں گی۔

❋ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السُّوءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَ نَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَ إِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً» ①

''اچھے دوست اور برے دوست کی مثال تو عطر فروش اور بھٹی میں پھونکنے والے کی طرح ہے۔ چنانچہ عطر فروش یا تجھے تحفتاً (خوشبو) دے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا اور یا (کم از کم) تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا، جب کہ بھٹی میں پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔''

فوائد:

① امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں نبی ﷺ نے نیک دوست کو عطر فروش اور برے دوست کو بھٹی میں پھونکنے والے سے تشبیہ دی ہے۔ ②

② اس میں صالحین، اہل خیر، اصحاب مروت، مکارم اخلاق سے متصف اور اصحاب علم و تقویٰ کی مجلس نشینی کی فضیلت کا بیان ہے اور اہل شر، اہل بدعت، غیبت کرنے والوں اور فسق و فجور کے مرتکبین کی مجلس نشینی اختیار کرنے کی ممانعت کا بیان ہے۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب فی العطار وبیع المسك : ۲۱۰۱۔ صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب استحباب مجالسة الصالحین ومجانبة قرناء السوء : ۲۶۲۸۔

۲۔ شرح النووی : ۱۶/۱۷۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3. حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں ایسے لوگوں کی مجلس نشینی کرنا ممنوع ہے، جن کی دوستی دین و دنیا میں ضرور رساں ہو اور جن کی صحبت اور دوستی دین و دنیا کے لیے نفع مند ہو ان کی دوستی اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ①

4. کفر و شرک کے مرتکب اور دین سے استہزاء کرنے والے اور دنیا کے اسیر افراد کی مجلس نشینی اور دوستی سے اجتناب کیجیے، اس لیے کہ ان کی دوستی تمھارے دین و ایمان کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔

برے دوست کی صحبت سے بچنا:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے بے عمل لوگوں اور قرآن وسنت کی تعلیمات کا مذاق اڑانے والوں کی مجلس نشینی سے اجتناب کی تاکید کرتے ہیں اور ان کی مجلس اختیار کرنے کی وعید یوں بیان کرتے ہیں:

﴿ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ﴾ ②

''اور بلاشبہ اس نے تم پر کتاب میں نازل فرمایا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کو سنو کہ ان کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے تو ان کے ساتھ مت بیٹھو، یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔ بے شک تم بھی اس وقت ان جیسے ہو، بے شک اللہ منافقوں اور کافروں، سب کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔''

۱۔ فتح الباری: ۴/ ۴۱۰۔

۲۔ النساء: ۴/ ۱۴۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ ①

''اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات کے بارے میں (فضول) بحث کرتے ہیں تو ان سے کنارہ کر، یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر کبھی شیطان تجھے ضرور ہی بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ۔''

ایک اور جگہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ ذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ﴾ ②

''اور ان لوگوں کو چھوڑ دے جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور دل لگی بنا لیا اور انھیں دنیا کی زندگی نے دھوکا دیا اور اس کے ساتھ نصیحت کر کہ کہیں کوئی جان اس کے بدلے ہلاکت میں (نہ) ڈال دی جائے جو اس نے کمایا۔''

جو لوگ اللہ کی آیات کے منکر اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں ان کی مجلس نشینی ناجائز ہے اور کبھی کسی مجلس میں آیات الٰہیہ اور احادیث نبویہ کا انکار و مذاق شروع ہو تو ایسی مجلس سے اٹھ جانا بہتر ہے، البتہ نصیحت کے لیے ان میں بیٹھ سکتے ہیں تاکہ وہ بھی اس غلط روش اور کفر کو چھوڑ دیں، لیکن اگر وہ باز نہ آئیں تو وہاں بیٹھنے کی بالکل رخصت نہیں، ورنہ تم بھی ان کے گناہ میں برابر کے شریک ہو گے۔

۱۔ الأنعام: ۶/ ۶۸۔

۲۔ الأنعام: ۶/ ۷۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ وَهُمْ أَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَآءُ عَشْرِ سِنِيْنَ ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ »

[سنن أبي داود : ٤٩٥۔ مسند أحمد : ١٨٧/٢۔ مستدرك حاكم: ١٩٧/١۔ سنن بيهقي: ٩٤/٧، حسن]

''اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور اس (ترک نماز) پر انھیں مارو جب وہ دس سال کے ہوں اور (دس سال کی عمر میں) ان کے بستر علیحدہ کر دو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

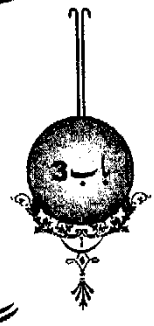

گھر کی اصلاح اور ذکر الٰہی

۱۔ ذکر الٰہی کی برکات

۲۔ صبح وشام کے اذکار سے اصلاح

۳۔ سونے کے آداب واذکار

۴۔ گھروں میں نوافل کا اہتمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

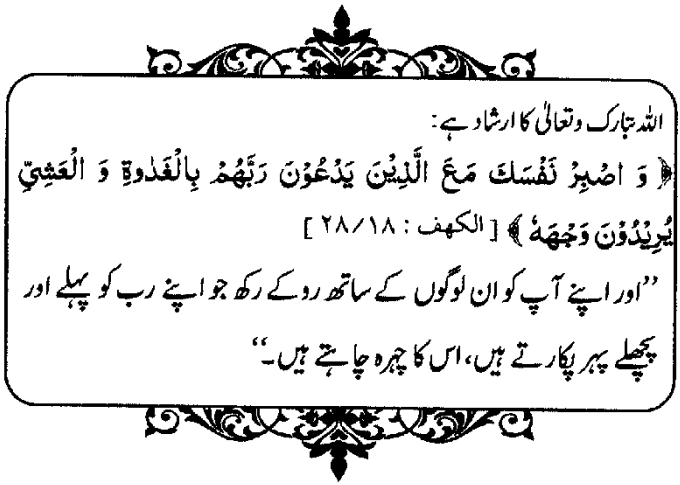

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ﴾ [الكهف : ۲۸/۱۸]

''اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھ جو اپنے رب کو پہلے اور پچھلے پہر پکارتے ہیں، اس کا چہرہ چاہتے ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر کی اصلاح اور ذکر الٰہی

مسنون اذکار کی پابندی کیجیے، کیونکہ ذکر الٰہی کا اہتمام، رحمتوں اور برکتوں کا باعث، منکرات سے بچاؤ کا سبب، اللہ تبارک وتعالیٰ کی معیت کا ذریعہ اور اخروی فلاح کا سرچشمہ ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو کثرت سے ذکر کرنے کی تاکید کی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ ﴾ ①

''سو تم مجھے یاد کرو، میں تمھیں یاد کروں گا۔''

یعنی تم میرے ذکر سے زبان تر رکھو اور مسنون اذکار اور ادعیہ کا اہتمام کرو میں تمھیں یاد کروں گا، اس کی کیفیت آئندہ حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا

① البقرة: ۲/۱۵۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً» ①

''میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں (جو اس کا میرے ساتھ گمان ہے) اور جب وہ میرا ذکر کرے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، چنانچہ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ میرے ایک بالشت قریب ہو تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اگر وہ میرے ایک ہاتھ قریب ہو تو میں اس سے ایک باع (دو ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر) قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

فوائد:

- جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کا جیسے ذکر کرے (یعنی دل میں ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دل میں یاد کرتا ہے اور اگر وہ مجلس میں اس کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر مجلس یعنی فرشتوں کی مجلس میں) اس کا ذکر خیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے کو یاد کرنے کی یہ کیفیت مبنی برحقیقت ہے اور یہ کیفیت اس کی شان اور عظمت کے لائق ہے اس میں تمثیل وتشبیہ اور تعطیل کا عمل دخل نہیں، پھر ذکر پر ثواب اور انعام اللہ کی رحمت اور احسان کے آثار کی برکات ہیں۔ ②
- آہستہ آواز سے ذکر کرنا بلند آواز سے ذکر کرنے سے افضل ہے۔ ③

۱۔ صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ تعالیٰ: ﴿ ویحذرکم اللّٰہ نفسہ ﴾: ۷۴۰۵۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الحث علی ذکر اللّٰہ تعالیٰ: ۲۶۷۵۔

۲۔ حاشیة فتح الباری: ۱۳/ ۴۷۳۔

۳۔ فتح الباری: ۱۳/ ۴۷۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ جب تک انسان اذکار اور تلاوت قرآن میں مشغول رہے، اسے اللہ تعالیٰ کا ساتھ نصیب رہتا ہے، دوران ذکر شیطان اس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتا اور وہ شیطانی وساوس اور حملوں سے محفوظ رہتا ہے۔ حدیث قدسی ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿ أَنَا مَعَ عَبْدِيْ مَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ ﴾ ①

''میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میرے ذکر سے اس کے ہونٹ ہلتے رہتے ہیں۔''

یہ حدیث دلیل ہے کہ انسان جب تک اوراد و اذکار اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتا ہے تب تک اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ساتھ نصیب رہتا ہے، لہٰذا معیت الٰہی کا شوق رکھنے والوں کے لیے لازم ہے کہ وہ ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہیں، فضول ابحاث، بے تکی باتوں اور بے سروپا لطیفوں اور کہانیوں سے گریز کریں، یوں وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے مستفید ہو سکتے ہیں اور رحمت ایزدی ان پر سایہ فگن رہے گی، لہٰذا آپ خود بھی اوراد و اذکار اور تلاوت قرآن کا خاص اہتمام کیجیے اور گھر کے افراد کو بھی اس عادت کا پابند بنایئے۔

۱۔ سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب فضل الذكر: ۳۷۹۲۔ مسند أحمد: ۲/ ۵٤۰۔ صحيح ابن حبان: ۸۱۵، صحيح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

ذکر الٰہی کی برکات

اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنا فلاح دارین کا باعث ہے اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا اور ہمہ وقت ذکر الٰہی میں منہمک رہنا دنیوی واخروی کامیابی کا ذریعہ ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ①

''اور اللہ کو بہت یاد کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

نیز دین سے پختہ وابستگی کے لیے زبان کو ذکر الٰہی میں تر رکھنا لازم امر ہے، جناب عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: ''یارسول اللہ! مجھ پر احکام اسلام بہت زیادہ ہیں، لہٰذا مجھے ایسی بات بتایئے کہ میں اسلام سے وابستہ رہوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ ②

''تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔''

یادِ الٰہی بے حیائی اور برائی سے روکنے کا مؤثر ہتھیار:

ذکر الٰہی میں انہماک انسان کو بے حیائی، برائی اور دیگر برے اعمال سے محفوظ رکھتا ہے،

۱۔ الجمعة: ۱۰/۶۲۔

۲۔ مسند أحمد: ۱۸۸/۴۔ جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی فضل الذکر: ۳۳۷۵۔ سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب فضل الذکر: ۳۷۹۳۔ صحیح ابن حبان: ۸۱۴۔ صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ۔ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۔ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴾ ①

''اور نماز قائم کر، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔''

حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر یوں بیان کرتے ہیں کہ یعنی بے حیائی اور برائی سے روکنے میں اللہ کا ذکر، اقامت صلوٰۃ سے بھی زیادہ مؤثر ہے، اس لیے کہ آدمی جب تک نماز میں ہوتا ہے برائی سے رکا رہتا ہے لیکن بعد میں اس کی تاثیر کمزور ہو جاتی ہے، اس کے برعکس ہر وقت اللہ کا ذکر اس کے لیے ہر وقت برائی سے مانع ہے۔ ②

ذکر الٰہی کا اہتمام گھر کی زندگی:

جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے، وہ گھر رحمتوں اور برکتوں سے منور اور آباد ہوتے ہیں اور جو گھر ذکر اللہ سے خالی ہوں، وہ شیطان کے ڈیرے، نزول رحمت سے ویران اور برکتوں کے حصول سے خالی ہیں، لہٰذا گھروں میں مسنون اذکار اور تلاوت قرآن کا اہتمام کر کے انھیں حیات بخشیے اور رحمتوں اور برکتوں کے دریچے کھولیے، ورنہ گھر کے افراد کی اذکار اور تلاوت قرآن سے غفلت اور بے پروائی اسے قبرستان اور مردہ بنا دیتی ہے۔

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ﴾ ③

''اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں

۱۔ العنکبوت: ۲۹/ ۴۵۔

۲۔ تفسیر أحسن البیان، از حافظ صلاح الدین یوسف حفظه الله: ۱۱۱۶۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب صلاة النافلة فی بیته: ۷۷۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا زندہ اور مردہ کی مثال کی طرح ہے۔"

فوائد:

1. یعنی جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو وہ زندہ، روحانیت ونورانیت سے آباد اور رحمتوں اور برکتوں سے منور ہوتا ہے، اہل خانہ کے لیے مفید اور شیطان کی سازشوں سے محفوظ ہوتا ہے اور ذکر اللہ سے خالی گھر مردہ کی طرح ہے جس کا اہل خانہ کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا، لہٰذا گھر میں اذکار کا اہتمام کر کے اسے جلا بخشیے۔
2. امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ گھر پر ذکر اللہ کا اہتمام مستحب فعل ہے اور گھروں کو ذکر سے خالی نہیں چھوڑنا چاہیے۔ ①
3. حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہاں گھر سے مراد گھر کا رہائشی ہے، یعنی آپ ﷺ نے گھر میں ذکر کا اہتمام کرنے والے کو زندہ شخص سے تشبیہ دی ہے کہ اس کا ظاہر نور حیات ہے اور باطن نور معرفت سے آراستہ ہے اور جو شخص گھر پر ذکر کا اہتمام نہیں کرتا، اس کا ظاہر نور حیات سے خالی اور باطن نور معرفت سے ویران ہے۔ ②
4. اللہ کے ذکر سے خالی گھر قبرستان کا منظر پیش کرتے ہیں اور وہاں شیطان اور شیطانیت کا راج چلتا ہے، چنانچہ اگر آپ گھر کو شیطانی تسلط سے چھڑانا چاہتے ہیں تو گھر پر فلموں، ڈراموں اور موسیقی کے رواج اور تصویریں آویزاں کرنے کے بجائے گھر پر اوراد و اذکار اور تلاوت قرآن کا اہتمام کیجیے، آپ کے اس عمل سے شیطانی غلبہ کمزور پڑتا ہے اور روحانیت، رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ

۱۔ شرح النووی: ۶۸/۶۔

۲۔ فتح الباری: ۲۵۲/۱۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ﴾ ①

''تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ اٹھتا ہے جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جائے۔''

فوائد:

① اپنے گھروں کو ذکر اور عبادت سے خالی نہ چھوڑو ورنہ تمھارے گھر قبرستان کی مثل اور تم مردوں کی مثل ہو جاؤ گے۔ ②

② جس گھر میں ذکر اور قرآن کی تلاوت، بالخصوص سورۂ بقرہ کی تلاوت ہو اس گھر سے شیطان نکل جاتا ہے اور وہاں رحمتوں اور برکتوں کا دور دورہ ہوتا ہے۔

مجالس ذکر کے فضائل:

گھر پر ذکر واذکار کی مجالس کا انعقاد کریں اور اہل خانہ کو تلاوت قرآن، صبح وشام کے اذکار، مخصوص ادعیہ کا پابند بنائیں اور ممکن ہو تو یہ عمل ایک جگہ بیٹھ کر اکٹھے کریں، اہل اسلام کو اس عمل کی تاکید بھی ہے، پھر یہ عمل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے اور رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا باعث بھی ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ﴾ ③

''اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھ جو اپنے رب کو پہلے اور پچھلے پہر

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب صلاة النافلة في بيته : ۷۸۰۔ جامع ترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة البقرة وآية الكرسي: ۲۸۷۷۔ مسند أحمد: ۲/ ۲۸٤۔

۲۔ تحفة الاحوذي : ۸/ ۱۲٦۔

۳۔ الكهف : ۱۸/ ۲۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکارتے ہیں، اس کا چہرہ چاہتے ہیں۔"

1. مجلس ذکر کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، ان پر رحمت ایزدی سایہ فگن ہوتی ہے اور ان پر سکینت کا نزول ہوتا ہے، اس لیے گھر پر مجلس ذکر کا انعقاد کر کے اس کے فضائل سے مستفید ہوں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ »[1]

"جو لوگ اللہ عزوجل کے ذکر کے لیے مجلس منعقد کرتے ہیں، فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں، رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر ان (فرشتوں) میں کرتے ہیں جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔"

فوائد:

1. امیر صنعانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث مجالس ذکر، ذکر کرنے والوں اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔ (سبل السلام)
2. یہ فضیلت عام ہے اور ہر اس مجلس کو شامل ہے جس میں ذکر کا انعقاد کیا جائے، خواہ وہ مسجد، گھر، مدرسہ یا کوئی اور جگہ ہو۔
3. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا

1۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعآء، باب فضل الإجتماع على تلاوة القرآن: ۲۷۰۰۔ جامع ترمذی، كتاب الدعوات، باب ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله عزوجل ما لهم من الفضل: ۳۳۷۸۔ سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب فضل الذكر: ۳۷۹۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا إِلٰى حَاجَتِكُمْ، قَالَ: فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ؟ قَالُوْا: يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: هَلْ رَأَوْنِيْ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِيْ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوْا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَتَحْمِيْدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ: يَقُوْلُ: فَمَا يَسْأَلُوْنِيْ؟ قَالَ: يَسْأَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ: يَقُوْلُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ: يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ قَالَ: يَقُوْلُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ: يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ: يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ فِيْهِمْ: فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ: هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ» ①

''اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں گھومتے اور اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں، پھر جب وہ کچھ لوگوں کو یاد الٰہی میں مصروف پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آؤ، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور وہ انھیں (ذکر

ا۔ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل: ٦٤٠٨۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعآء، باب فضل مجالس الذکر: ٢٦٨٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والوں کو) آسمان دنیا تک اپنے پروں کے ساتھ گھیر لیتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بعدازاں ان کا رب ان سے سوال کرتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ حالانکہ وہ ان کے متعلق زیادہ جانتا ہے۔'' آپ ﷺ نے بیان کیا کہ وہ فرشتے کہتے ہیں: ''وہ تیری تسبیح، تکبیر اور حمد وثنا بیان کرتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ (اللہ فرشتوں سے) پوچھتا ہے کہ کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ نہیں، اللہ کی قسم! انھوں نے آپ کا دیدار نہیں کیا، اللہ بیان کرتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیفیت کیا ہو؟ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ تیری عبادت، تیری پاکی اور تیری تسبیح اور بھی زیادہ کریں۔ (پھر) اللہ کہتا ہے: ''وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟'' وہ کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں۔ وہ پوچھتا ہے: ''کیا انھوں نے اسے (جنت کو) دیکھا ہے؟'' وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں، اللہ کی قسم! اے پروردگار! انھوں نے اسے نہیں دیکھا۔ اس پر وہ کہتا ہے: ''اگر وہ اسے دیکھ لیں تو صورت حال کیا ہو؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ حرص، انتہائی طلب اور نہایت رغبت کریں۔'' (پھر) وہ سوال کرتا ہے کہ ''وہ کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟'' وہ کہتے ہیں: ''(اہل ذکر) آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔'' وہ کہتا ہے: ''کیا انھوں نے اسے دیکھا ہے؟'' وہ کہتے ہیں: ''نہیں، اللہ کی قسم! اے رب! انھوں نے اسے دیکھا نہیں۔'' وہ کہتا ہے: ''اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیفیت کیا ہو؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے بہت بھاگیں اور اس سے بہت زیادہ خائف ہوں۔'' پھر وہ ارشاد کرتا ہے: ''میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ یقیناً میں نے انھیں (ذکر کرنے والوں کو) معاف کر دیا ہے۔'' (اس پر) ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ''فلاں شخص ان میں سے نہیں ہے، وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو محض اپنی ضرورت کے لیے (محفل ذکر میں) آیا تھا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''وہ ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کا مجلس نشین (رحمت ایزدی سے) محروم نہیں ہوگا۔''

⌘ مجلس ذکر منعقد کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ فخر کرتے ہیں۔

سیدنا معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک حلقہ (ذکر) میں تشریف لائے اور پوچھا: ''تمھیں کس چیز نے یہاں بٹھایا ہے؟'' انھوں نے عرض کی: ''ہم نے اللہ کے ذکر کی خاطر اور اس کا اس نعمت پر شکر ادا کرنے کے لیے مجلس منعقد کی ہے کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان کیا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا واقعی تم اس لیے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے عرض کی: ''اللہ کی قسم! ہم محض اسی غرض سے بیٹھے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا:

« أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ، وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ » [1]

''بے شک میں نے تم سے کسی بدگمانی کی وجہ سے قسم نہیں لی، بلکہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انھوں نے مجھے خبر دی کہ بے شک اللہ عزوجل تمھارے سبب فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔''

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الإجتماع على تلاوة القرآن: ۲۷۰۱۔ جامع ترمذی، كتاب الدعاء، باب ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله عزوجل ما لهم من الفضل: ۳۳۷۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

صبح وشام کے اذکار سے اصلاح

کتاب وسنت میں صبح وشام کے اوقات میں اوراد و اذکار کے اہتمام کی خاص تاکید ہے، لہٰذا ان اوقات میں ذکر الٰہی میں مشغول ہو کر آپ کتاب وسنت کے احکام کی تعمیل کر سکتے، اجر جزیل حاصل کر سکتے اور جسمانی وروحانی آفات سے بچاؤ اختیار کر سکتے ہیں، سو خود بھی صبح وشام کے اذکار کو معمول بنائیے اور اہل خانہ سے بھی اس کی پابندی کرائیے:

⌘ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴾ ①

''اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی سے اور خوف سے اور بلند آواز کے بغیر الفاظ سے صبح وشام یاد کر اور غافلوں سے نہ ہو۔''

⌘ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں:

﴿ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴾ ②

''اور شام اور صبح کے وقت اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کر۔''

۱۔ الأعراف: ۲۰۵/۷۔

۲۔ المؤمن: ۵۵/۴۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان آیات میں صبح وشام کے اذکار کی پابندی کی تلقین کی گئی ہے اور ان اوقات میں یادالٰہی میں منہمک رہنے کی تاکید کی گئی ہے، پھر رسول اللہ ﷺ سے ان اوقات میں مسنون اذکار بھی ثابت ہیں جن کا التزام کر کے اس فریضہ سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔

صبح وشام کے مسنون اذکار:

ہم اس بحث میں چیدہ چیدہ اذکار کا بیان کر کے ان اوقات کے مسنون اذکار کی افادیت بیان کریں گے، مزید تفصیل کے لیے آپ خاص اذکار کے موضوع پر لکھی گئی دیگر کتب کی طرف رجوع کر سکتے ہیں اور اس سلسلہ میں دعاؤں کی معروف کتاب ''حصن المسلم'' سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب شام کرتے تو یہ کلمات کہتے:

« أَمْسَيْنَا وَ أَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ ! أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ ! أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ ! أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ »[1]

''ہم نے شام کی اور اللہ کی تمام بادشاہت نے شام کی اور سب تعریف اللہ کے لیے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اس کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر بہت قادر ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور اس کے بعد کی بھلائی کا

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر و الدعآء، باب فى الأدعية: ۲۷۲۳۔ سنن أبى داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح : ۵۰۷۱۔ جامع ترمذى، كتاب الدعوات، باب ما جآء فى الدعآء إذا أصبح و إذا أمسى: ۳۳۹۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس رات کے شر اور اس کے بعد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، اے میرے پروردگار! میں تجھ سے کاہلی اور بڑھاپے کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آگ کے عذاب اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

اور جب آپ ﷺ صبح کرتے تو یہی کلمات کہتے: «أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ» کی جگہ «أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ» کہتے تھے، پھر «هٰذِهِ اللَّيْلَةِ» کی جگہ «هٰذَا الْيَوْمِ» اور «بَعْدَهَا» کی جگہ «بَعْدَهُ» کہا جائے گا، باقی دعا کے الفاظ ایک ہی ہیں۔

سید الاستغفار کا بیان:

«اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ أَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ»[1]

"اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، میں بقدر استطاعت تیرے عہد اور وعدے پر ہوں، میں تیرے لیے تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور تیرے سامنے اپنے گناہ کا بھی معترف ہوں، سو تو میرے گناہ معاف کر دے، اس لیے کہ واقعہ یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی اور گناہ نہیں بخشتا، میں تجھ سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کیا ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی آدمی یہ کلمات شام کے وقت کہے اور فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے یہ کلمات صبح کے وقت کہے اس دن فوت ہو گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

۱۔ صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب ما یقول إذا أصبح: ۶۳۲۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفات وحادثات سے بچاؤ کے وظائف:

❀ صبح وشام سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ الناس کی تین تین مرتبہ تلاوت کرنا ہر قسم کی آفت و حادثہ سے بچاؤ کا مؤثر وظیفہ ہے، چنانچہ آپ اس وظیفہ پر عمل کر کے اور اہل خانہ کو اس وظیفہ کی تعلیم دے کر آفات وحوادث سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ »[1]

''صبح وشام قل ھو اللہ اور معوذتین کی تین تین مرتبہ تلاوت کرنا تجھے ہر چیز سے کافی ہے۔''

فوائد:

① طیبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان تین سورتوں کا صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھنا تجھ سے ہر آفت دور کر دے گا۔[2]

② شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان تین سورتوں کی تلاوت تجھے ہر شر اور ہر وظیفہ سے کافی کر دے گی، جو تم پناہ طلب کرنے کے لیے اختیار کرتے ہو۔[3]

❀ صبح وشام تین تین مرتبہ: « بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ » کا ورد کرنے سے انسان ناگہانی حادثات و

۱۔ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح : ٥٠٨٢۔ جامع ترمذي، كتاب الدعوات، باب الدعآء عند النوم : ٣٥٧٥۔ سنن نسائي، كتاب الإستعاذة، باب ما جآء في سورتي المعوذتين : ٥٤٣٠۔ حسن۔

۲۔ تحفة الأحوذي : ١٠/١٩۔

۳۔ عون المعبود : ١٤/١٧٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفات اور ہر قسم کی مصیبت سے محفوظ ہو سکتا ہے، لہٰذا اس وظیفہ کو حرز جان بنائیں، گھر کے افراد کو بھی اس کی تعلیم دیں اور موذی امراض و حوادث سے خود کو محفوظ بنا لیں۔

ابان بن عثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فُجَآئَةُ بَلَآءٍ حَتّٰی یُصْبِحَ، وَمَنْ قَالَهَا : حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَآءٍ حَتّٰی یُمْسِیَ » ①

''جس شخص نے شام کے وقت یہ کلمات « بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ » (اللہ کے نام سے جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ بہت سننے والا بہت زیادہ جاننے والا ہے) تین مرتبہ کہے: صبح تک اسے کوئی ناگہانی آفت نہیں پہنچے گی اور جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے شام تک اسے کوئی ناگہانی مصیبت نہیں پہنچے گی۔''

راوی بیان کرتے ہیں راوی حدیث ابان بن عثمان فالج کے مرض میں مبتلا تھے، چنانچہ جب انھوں نے یہ حدیث بیان کی تو سامعین میں سے ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا (گویا اس نے اس حدیث کو مشکوک جانا کہ حدیث بیان کرنے والا خود تو ناگہانی مرض میں مبتلا ہے، لہٰذا ان کلمات کی باقی افراد پر کیا تاثیر ہو گی) اس پر ابان رحمہ اللہ نے اسے جواب دیا مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ اللہ کی قسم! نہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹ منسوب کیا ہے

۱۔ سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح: ۵۰۸۸، ۵۰۸۹۔ مسند أحمد: ۷۲/۱۔ صحیح ابن حبان: ۸۵۲۔ سنن نسائی کبریٰ: ۹۸۴۳، صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت کی ہے، بلکہ (اس میں میری کوتاہی ہے کہ) جس دن مجھے یہ مرض لاحق ہوا تھا، اس دن مجھے غصہ تھا اور (غصے کی وجہ سے) یہ کلمات کہنا بھول گیا تھا (جس کی وجہ سے اس ناگہانی مصیبت میں مبتلا ہوا)۔

فوائد:

1. مذکورہ کلمات کا وظیفہ انسان کو ناگہانی آفات ومصائب سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، لہٰذا گھر کے سرپرست سمیت تمام اہل خانہ کو اس وظیفہ کی پابندی کرنی چاہیے، یوں آپ آسمان وزمین میں واقع ہونے والے ہر شر سے اور زمین وآسمان میں نازل ہونے والی ہر آفت سے، ہر موذی مرض اور اچانک پیش آنے والے حادثات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔
2. غصے یا غفلت وسستی کا شکار ہو کر ضروری اذکار سے غافل نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ روز مرہ کے ایسے اذکار جس میں انسانی حفاظت وسلامتی کی ضمانت ہے، کا عدم اہتمام تمھارے لیے باعث نقصان ہوسکتا ہے۔

موذی جانوروں سے بچاؤ کا وظیفہ:

صبح وشام درج ذیل وظیفہ پر عمل کرنے سے آپ موذی جانوروں سے محفوظ رہ سکتے ہیں، لہٰذا خود بھی یہ کلمات حفظ کیجیے اور اہل خانہ کو بھی اس کی تعلیم دیجیے۔

جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ گزشتہ صبح مجھے ایک بچھو نے ڈس لیا تھا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ ﴾ [1]

1۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في التعوذ من سوء القضاء، ودرك الشقاء وغيره: ٢٧٠٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر شام کے وقت تو نے یہ کلمات: ﴿ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴾ (میں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جو اس نے پیدا کی ہے)، کہے ہوتے تو بچھو تجھے نقصان نہ پہنچاتا۔''

دنیاوی غموں اور پریشانیوں سے نجات کا ورد:

جو شخص صبح و شام سات سات مرتبہ: '' حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ'' کہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیوی غموں اور پریشانیوں سے نجات دے دیتے ہیں۔ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَ إِذَا أَمْسٰى: حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، سَبْعَ مَرَّاتٍ كَفَاهُ اللّٰهُ مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوْ كَاذِبًا ﴾ [1]

''جو شخص صبح و شام (یہ کلمات): ﴿ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴾ (مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر توکل کیا ہے اور وہ عرش عظیم کا رب ہے) سات سات مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے غموں اور پریشانیوں سے کافی ہو جاتا ہے، خواہ وہ یہ کلمات کہنے میں سچا ہو یا جھوٹا۔''

فوائد:

❀ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ اس حدیث کا مفہوم بیان کرتے ہیں کہ ان کلمات کا ورد کرنے والا خواہ اس پر ایمان و اعتقاد رکھتا ہو اور ان کلمات کی تائید پر پختہ یقین رکھتا ہو یا

۱۔ عمل اليوم والليلة لابن السني : ۷۰، الديلمي : ۵۴۷۲۔ سنن أبي داوٗد، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح: ۵۰۸۱، إسناده حسن۔ حسن یزید بن محمد دمشقی اور عبد الرزاق بن مسلمہ دمشقی صدوق راوی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کلمات پر اس کا اعتقاد اور یقین نہ ہو یہ کلمات ویسے ہی اس کی زبان سے جاری ہوں اور مخلص وکامل الیقین لوگوں کی طرح اس کا عقیدہ اور یقین نہ ہو، اللہ تعالیٰ اسے دنیوی امور ومعاملات کی پریشانیوں اور زمانے کی مصیبتوں سے کافی ہو جاتا ہے اور ان کلمات کی برکت سے اللہ تعالیٰ اسے اضطراب اور پریشانی سے نجات دے دیتے ہیں۔ ①

بے شمار نیکیوں کا خزینہ اور شیطان سے حفاظت کا وظیفہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ قَالَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهِ إِلَّآ أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ ﴾ ②

''جو شخص دن میں سو مرتبہ ﴿ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اس کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر بہت قادر ہے) کہے تو (ان کا ثواب) اس کے لیے دس گردنیں آزاد کرنے کے برابر ہے، اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ مٹائے جائیں گے اور (ان کلمات کا ورد) تمام دن اس کے لیے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوگا، یہاں تک کہ وہ شام کرے اور اس سے افضل عمل کوئی

۱۔ عون المعبود: ۱۷۸/۱۴۔

۲۔ صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التهلیل: ۶۴۰۳۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعآء، باب فضل التهلیل والتسبیح و الدعآء: ۲۶۹۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں لائے گا، سوائے اس شخص کے جس نے اس سے بھی زیادہ عمل کیا ہو۔"

آسان وظیفہ لیکن تمام گناہوں کا کفارہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ» [1]

"جو شخص دن میں سو بار "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" کہے اس کے تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔"

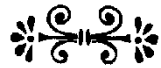

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح : ٦٤٠٥۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعا : ٢٦٩١۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

سونے کے آداب واذکار

سونے کے مسنون آداب و اذکار سے بڑی غفلت برتی جاتی ہے، حالانکہ نیند کے مسنون اذکار کی پابندی کر کے آپ شیطانی حملوں اور جسمانی و روحانی آفات سے محفوظ رہ سکتے ہیں، ان اذکار کی پابندی سے تمھارا گھر محفوظ رہ سکتا ہے، خدانخواستہ اگر آپ رات کو فوت ہو جائیں تو مسنون اذکار کی پابندی سے آپ دین فطرت پر فوت ہوں گے، لہٰذا نیند کے آداب و اذکار کو معمول بنایئے، بچوں اور گھر کے افراد کو دیگر سائنسی ایجادات، دنیا میں ترقی کی تیز رفتاری، دنیا میں شہرت حاصل کرنے کے تجربات ومعلومات کے ساتھ ساتھ ان مسنون آداب و اذکار کی تعلیم ضرور دیجیے، کیونکہ نبی ﷺ کی تعلیمات سیکھنا، ان پر عمل کرنا، آگے پہنچانا ہی قیمتی سرمایہ اور سامان آخرت اور دین ودنیا کے لیے مفید ترین ہے۔

ذیل میں ہم ان آداب واذکار کا بیان کریں گے، سوانھیں یاد کیجیے اور ان پر پابندی کیجیے:

نیند کے آداب:

بستر کو استعمال کرنے سے قبل جھاڑ لیں، اس سے آپ موذی اور زہریلے جانوروں اور حشرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ» ①

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر آئے وہ اپنے ازار بند کے کنارے سے اپنا بستر جھاڑے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس پر کون سی چیز آئی ہے، پھر (وہ یہ کلمات پڑھے) ''بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ'' (اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے نام کی برکت سے اسے اٹھاؤں گا، اگر تو اسے قبض کرے تو اس پر رحم کر اور اگر اسے چھوڑ دے تو اس کی ایسے حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

فوائد:

① امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بستر میں داخل ہونے سے قبل اسے جھاڑنا مستحب عمل ہے کہ اس میں کہیں سانپ، بچھو یا کوئی اور موذی جانور نہ ہو اور بستر جھاڑتے وقت ہاتھ ازار بند کے پلو میں چھپا ہونا چاہیے تا کہ کوئی گزند نہ پہنچے۔ ②

سوتے وقت دائیں کروٹ لیٹنا:

سوتے وقت باوضو ہو کر دائیں پہلو پر لیٹنا اور درج ذیل وظیفہ کا اہتمام مستحب فعل ہے:

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب : ٦٣٢٦۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعآء، باب الدعآء عند النوم: ٢٧٤١۔

۲۔ شرح النووی : ١٧/٣٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب تو اپنے بستر پر آئے تو نماز جیسا وضو کر، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ اور یہ کلمات کہہ:

« اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ، وَ فَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ، وَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ »[1]

''اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے لیے مطیع کیا، اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، تیرے شوق اور تیرے خوف کے سبب میں نے اپنی پشت کو تیری پناہ میں دیا، تیرے سوا نہ کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ جائے نجات، میں تیری کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے۔''

(جس نے یہ عمل کیا پھر) فوت ہو گیا تو وہ فطرت پر فوت ہو گا اور (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) اسے رات کا آخری وظیفہ بنا۔''

فوائد:

① امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں تین اہم سنتوں کا بیان ہے جو مستحب ہیں، واجب نہیں:

- سوتے وقت وضو کرنا مستحب ہے اور اگر وہ پہلے سے باوضو ہو تو یہی وضو کافی ہے، کیونکہ باوضو ہو کر سونا اس خوف کے پیش نظر ہے کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو فطرت پر فوت ہو گا، نیز یہ عمل سچے خواب کا باعث، نیند میں شیطان کے مذاق بننے سے بچاؤ کا ذریعہ اور اس کے خوف سے بچنے کا سبب ہے۔
- دائیں پہلو پر سونا مستحب عمل ہے، کیونکہ نبی ﷺ دائیں جانب کو پسند کرتے تھے

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب إذا بات طاهرا : ٦٣١١۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعآء، باب الدعآء عند النوم : ٢٧١٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ عمل جلد بیدار ہونے کا بھی سبب ہے۔

⌘ سوتے وقت اللہ کا ذکر مشروع ہے، تاکہ اس کے عمل کا خاتمہ ذکر الٰہی پر ہو۔ ①

سونے سے قبل قل ھو اللہ احد، اور معوذتین کا دم کرنا:

بستر پر لیٹنے سے قبل قل ھو اللہ احد اور معوذتین تینوں سورتوں کو پڑھ کر دونوں ہاتھوں میں پھونکیے پھر دونوں ہاتھوں کو تمام جسم پر پھیریے، یہ عمل تین بار کیجیے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

﴿أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ﴾ ②

"بے شک نبی ﷺ ہر رات جب اپنے بستر پر آتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے، پھر ان میں پھونکتے اور ان میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھتے، پھر دونوں ہاتھوں کو جسم پر پھیرتے جہاں تک ہاتھ پہنچتے، آپ ﷺ ہاتھ پھیرنے کا آغاز سر، چہرے اور جسم کے سامنے حصے سے کرتے، آپ ﷺ یہ عمل تین مرتبہ دہراتے تھے۔"

سوتے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا:

رات کے وقت، گھر کی سہولت، بستر کا میسر آنا اور رات کے وقت پناہ گاہ کی دستیابی

۱۔ شرح النووی: ۱۷/ ۳۲، ۳۳۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات: ۵۰۱۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی بے پایاں نعمتیں ہیں جن کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔
سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر جگہ پکڑتے تو شکرانے کے یہ کلمات کہتے تھے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا، فَكَمْ مِّمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ»[1]

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے، جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہمیں کافی ہوا اور پناہ دی، پس کتنے لوگ ہیں جنھیں کوئی کفایت کرنے والا اور پناہ دینے والا نہیں۔''

رات کی آفات اور شیطانی شرارتوں سے بچاؤ کا وظیفہ:

رات کو سوتے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت نہایت مفید ہے، ان آیات کی تلاوت، قیام اللیل، شیطان کے حملوں اور آفات سے کافی ہو جاتی ہے۔
سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَرَأَ بِالْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ»[2]

''جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات تلاوت کرے یہ اسے کافی ہو جاتی ہیں۔''

فوائد:

امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کے مفہوم کی تعیین میں کئی اقوال ہیں:

- ان دو آیتوں کی تلاوت قیام اللیل سے کفایت کرتی ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعاء عند النوم: ۲۷۱۵۔ سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب ما یقال عند النوم: ۵۰۵۳۔ جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی الدعاء إذا أوی إلی فراشه: ۳۳۹۶۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة: ۵۰۰۹۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل الفاتحة وخواتیم سورة البقرة: ۸۰۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ان آیات کی تلاوت شیطان سے کافی ہوتی ہے۔
- یہ آیات آفات سے محفوظ رکھتی ہیں اور (راجح مفہوم یہ ہے کہ) یہ آیات مذکورہ تمام چیزوں سے کافی ہو جاتی ہیں۔[1]

سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنا:

جو شخص رات کو سوتے وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرے، اس کی حفاظت پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے، شیطان اس کے قریب نہیں آ سکتا اور اس عمل سے وہ چور اچکوں، ڈاکوؤں اور شیطانی دسترس سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

صحیح بخاری میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو صدقۂ فطر کی حفاظت پر مامور کیا اور شیطان انسانی شکل میں مسلسل تین راتیں مال چوری کرتے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا اور آخری رات جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اصرار کیا کہ وہ پیشہ ور چور ہے اور وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور حاضر کریں گے تو اس نے کہا کہ میں تجھے ایک بہترین وظیفہ بتاتا ہوں جس پر عمل کرنے سے تم محفوظ ہو جاؤ گے، چنانچہ اس نے کہا:

« إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَمْ يَزَلْ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ »[2]

''جب تو بستر پر لیٹے اور آیت الکرسی کی تلاوت کرے تو اللہ کی طرف سے تیرے ساتھ ہمیشہ ایک محافظ مامور رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب نہ پھٹکے گا۔''

اس پر نبی ﷺ نے اس کی تصدیق کی اور فرمایا: ''اس نے سچ کہا ہے، حالانکہ وہ انتہائی جھوٹا ہے، وہ (چور) شیطان تھا۔

۱۔ شرح النووی: ۹۲/۶۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة: ۵۰۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن بھر کی تھکاوٹ دور کرنے کا وظیفہ:

اگر آپ دن بھر کی مشقت سے تھکے ہارے ہیں، کام کا بوجھ بہت زیادہ ہے تو درج ذیل وظیفہ کو معمول بنائیے، آپ کی تمام تھکاوٹ دور ہو جائے گی اور صبح تک دوبارہ تازہ دم ہو جائیں گے۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں پر پڑنے والے نشانات کی شکایت کی اور وہ نبی ﷺ کے پاس خادم کا مطالبہ کرنے آئیں، انھوں نے آپ ﷺ کو گھر پر نہ پایا تو اپنی کہانی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کر آئیں، پھر جب آپ ﷺ گھر تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو وہ پیغام دیا، چنانچہ آپ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے جب کہ ہم اپنے بستروں پر دراز ہو چکے تھے، میں اٹھنے لگا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی جگہ پر ٹکے رہو، آپ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی اور فرمایا:

« أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ؟ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا، أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ فَهٰذَا خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ »[1]

''کیا میں تمھیں ایسے عمل کی رہنمائی نہ کروں جو تمھارے لیے خادم سے بہتر ہے؟ جب تم اپنے بستروں پر قرار پکڑو تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہو، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہو اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہو، یہ عمل تمھارے لیے خادم سے بہتر ہے۔''

سوتے وقت کا آسان وظیفہ:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

« كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التکبیر والتسبیح عند المنام : ۶۳۱۸۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التسبیح أول النهار وعند النوم : ۲۷۲۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا﴾ ①

''نبی ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا پڑھتے: '' اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاَحْيَا '' (اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوں گا)۔''

نیند سے بیدار ہونے کی دعائیں:

نیند سے بیدار ہوتے وقت مسنون اذکار کا اہتمام کریں اور گھر کے افراد اور بچوں کو بھی یہ دعائیں حفظ کرائیں تا کہ دن کا آغاز ذکر الٰہی اور خیر و برکت سے ہو، نیز بیداری کے وقت مسنون اذکار کی پابندی سے آپ شیطانی بندھن سے بھی نجات حاصل کر سکیں گے۔

شیطانی بندھن سے نجات کا ذریعہ:

صبح بیدار ہوتے وقت مسنون ادعیہ پڑھنے کا اہم فائدہ یہ ہے کہ تم شیطان کے بندھن سے آزاد ہو جاؤ گے، جس سے اس کی گرفت ڈھیلی ہو جائے گی اور تم تمام دن نیک اعمال کو احسن انداز سے ادا کر سکو گے اور غفلت و کاہلی کا شکار نہیں ہو گے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلٰى مَكَانِ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَ إِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ ﴾ ②

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب وضع الید تحت الخد الیمنی: ٦٣١٤۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب عقد الشیطان علی قافیة الرأس إذا لم یصل: ١١٤٢۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الحث علی صلاة اللیل: ٧٧٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گردن کے پیچھے تین گرہیں باندھتا ہے اور ہر گرہ پر پھونکتا ہے کہ تیرے لیے رات بہت لمبی ہے، لہٰذا سویا رہ، پھر اگر وہ بیدار ہو اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وہ نماز پڑھے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح کو ہشاش اور نیک طبیعت ہوتا ہے ورنہ وہ صبح کے وقت بدطینت اور انتہائی سست ہوتا ہے۔''

فوائد:

① امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس میں نیند سے بیداری کے وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کرنے کی ترغیب ہے اور نیند سے بیدار ہونے کی کئی ادعیہ مذکور ہیں اور مذکورہ فضیلت کے حصول کے لیے کوئی معین ذکر نہیں بلکہ اللہ کا عام ذکر کرنے سے بھی یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے، لیکن مسنون اذکار کا اہتمام افضل ہے، نیز اس حدیث میں نیند سے بیدار ہونے کے بعد وضو کرنے اور نماز پڑھنے کی بھی تاکید و ترغیب ہے۔[1]

بیدار ہونے کے بعد مسنون اذکار:

نیند سے بیدار ہونے کے وقت درج ذیل اذکار کا اہتمام کرنا مسنون ہے:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ کلمات کہتے تھے:

« اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرُ »[2]

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں موت سے دوچار کرنے کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔''

۱۔ شرح النووی: ۶۶/۶۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب وضع الید تحت الخد الیمنی: ۶۳۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

1. امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بیداری کے وقت اس دعا کا اہتمام کرنے کی حکمت یہ ہے کہ انسان کا پہلے عمل کا آغاز توحید اور اچھے کام سے ہو۔ ①
2. نماز تہجد کے لیے بیدار ہونے والے کے لیے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھنا مشروع ہے۔
3. سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصف شب کے قریب نماز تہجد کے لیے بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے نیند دور کی پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت کیں۔ ②

۱۔ شرح النووی : ۳۵/۱۷۔

۲۔ صحیح بخاری : ۴۵۷۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11

فصل چہارم

گھروں میں نوافل کا اہتمام

گھر پر نوافل کا اہتمام خیر و برکت کا باعث ہے، لہٰذا گھروں میں نوافل کا اہتمام کر کے گھروں کو بابرکت بنایئے، بصورت دیگر گھروں میں نوافل اور تلاوت قرآن کے اہتمام سے خالی گھروں کو قبرستان قرار دیا گیا ہے، کیونکہ اہل قبور نماز، ذکر و اذکار اور تلاوت قرآن کے اہتمام سے عاری ہیں اور زندہ لوگوں کا شیوہ گھروں پر نفل نماز کی پابندی، ذکر و اذکار اور تلاوت قرآن کا اہتمام کرنا ہے، لہٰذا اپنے زندہ ہونے کے ثبوت کے لیے ضروری ہے کہ گھروں میں نوافل پڑھے جائیں، احادیث نبویہ میں اس کی تاکید بیان ہوئی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اِجْعَلُوْا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا» ①

''اپنی کچھ نماز (نوافل) کا اہتمام اپنے گھروں میں کرو اور انھیں قبرستان نہ بناؤ۔''

فوائد:

① ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ قبرستان میں نماز ناجائز ہے (سوائے نماز جنازہ کے) اور گھر میں نماز کا عدم اہتمام مکروہ ہے، کیونکہ

ا۔ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب کراھیۃ الصلاۃ فی المقابر: ٤٣٢۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ: ٧٧٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو گھر نماز کے اہتمام سے خالی ہیں انھیں قبرستان کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ ①

② امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں راجح موقف گھروں میں نماز سے مراد نفل نماز کا اہتمام ہے، اس موضوع کی تمام احادیث اسی مفہوم کے متقاضی ہیں اور اس سے فرض نماز مراد لینا ناجائز ہے (کیونکہ فرض نماز سے غفلت پر سخت وعید وارد ہوئی ہے) اور گھروں میں نوافل کی ترغیب اس لیے دی گئی ہے کہ گھروں میں نفل نماز لوگوں کی نظروں سے مخفی اور ریا سے بعید تر اور اعمال کو ضائع کرنے والے عوامل سے محفوظ تر بھی ہے، نیز یہ عمل گھروں کے لیے باعث برکت، فرشتوں اور رحمت کے نزول کا باعث اور شیطان کو گھر سے بھگانے کا ذریعہ بھی ہے۔ ②

③ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ گھر میں نوافل کا اہتمام کرو اور مردوں کی مثل نہ ہو جو اپنے گھروں (قبروں) میں نماز ادا نہیں کرتے اور ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص گھر پر نماز نہیں پڑھتا وہ خود کو مردہ اور گھر کو قبر بنا لیتا ہے۔ ③

گھر پر نوافل پڑھنا خیر و برکت کا باعث:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ، فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِّنْ صَلَاتِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا » ④

''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں نماز ادا کرے تو وہ نماز میں سے کچھ حصہ کا

۱۔ فتح الباری لابن رجب : ۲۱۱/۳۔

۲۔ شرح النووی : ۶۷/۶، ۶۸۔

۳۔ تحفة الاحوذی : ۳۶۴/۲۔

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب صلاة النافلة فی بیته: ۷۷۸۔ سنن ابن ماجه، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی التطوع فی البیت : ۱۳۷۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہتمام اپنے گھر پر کرے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی گھر پر نماز کو باعث خیر بنانے والا ہے۔"

مساجد کی نسبت گھر پر نوافل پڑھنا افضل:

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

« فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ » ①

"لوگو! نفل نماز گھروں میں پڑھا کرو، اس لیے کہ فرض نماز کے سوا آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔"

گھر میں نوافل اور مسجد نبوی:

گھر میں نوافل کا ثواب مسجد نبوی میں نوافل ادا کرنے سے بھی زیادہ ہے، اگرچہ مسجد نبوی میں نماز کا ثواب ہزار گنا زیادہ ہے، لیکن گھر پر نوافل کا ثواب اس سے بھی زیادہ ہے۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هٰذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ » ②

"فرض نماز کے سوا انسان کا گھر پر نماز پڑھنا میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔"

فوائد:

① شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ گھر پر نفل نماز پڑھنا افضل ہے، کیونکہ یہ

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب صلاة اللیل: ۷۳۱۔ صحیح مسلم: ۷۸۱۔

۲۔ سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب صلاة الرجل التطوع فی بیته: ۱۰٤٤۔ طبرانی اوسط: ٤۳۲۹۔ طبرانی صغیر: ٥٤٥، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل ریا کاری سے بعید تر ہے اور یہ حدیث دلیل ہے کہ گھر میں نوافل کا اہتمام مستحب فعل ہے اور گھر پر نوافل ادا کرنا مساجد میں نوافل ادا کرنے سے افضل ہے حتیٰ کہ ان کا ثواب فضیلت والی مساجد، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں نوافل پڑھنے سے بھی زیادہ ہے۔

❁ حافظ عراقی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حدیث مذکورہ کی سند صحیح ہے، اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد نبوی میں نفل ادا کرے تو اس کا ثواب ہزار نماز کے برابر ہے اور اس عام حکم میں نوافل بھی داخل ہیں لیکن اگر وہ نوافل گھر پر ادا کرے گا تو اسے ہزار نماز سے بھی زیادہ ثواب ملے گا، نیز یہی حکم مسجد حرام اور بیت المقدس کو بھی شامل ہے (کہ گھر پر نوافل کا ثواب مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ سے بھی زیادہ ہے)۔[1]

گھر میں داخل ہوتے وقت ذکر الٰہی کا اہتمام:

گھر میں داخل ہوتے وقت ذکر الٰہی کی پابندی لازمی کیجیے، کیونکہ گھر میں داخل ہوتے وقت ذکر کا اہتمام شیطان کے لیے نہایت بوجھل اور تکلیف دہ ہے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَآءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ، وَ إِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَآءَ »[2]

''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے

۱۔ عون المعبود: ۳/۲۴۴، ۲۴۵۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب: ۲۰۱۸۔ سنن أبي داوٗد، کتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام: ۳۷۶۵۔ مسند أحمد: ۳/۳۸۳۔ صحیح ابن حبان: ۸۱۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: ''تمھارے لیے نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ شام کا کھانا۔'' لیکن جب وہ گھر میں داخل ہو اور اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: ''تم نے رات گزارنے کی جگہ حاصل کر لی۔'' اور جب وہ کھانے کے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو وہ کہتا ہے: ''تم نے رات گزارنے کی جگہ اور شام کا کھانا حاصل کر لیا۔''

فوائد:

1. اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر (بسم اللہ کہنا) کیا جائے تو شیطان بستر پر آرام نہیں کر سکتا، بلکہ جس بستر پر انسان لیٹتا ہے وہ اس سے محروم ہو جاتا ہے لہٰذا گھر میں داخل ہوتے وقت ذکر الٰہی کا اہتمام مستحب عمل ہے۔
2. کھانا کھانے سے قبل بسم اللہ پڑھنے سے شیطان کھانے سے محروم رہتا ہے اور کھانے کی قلت اسے ضرور کمزور کرے گی اور وہ سازشوں اور وسوسوں میں اسے بہت کم مبتلا کرے گا، ورنہ شیطان جتنا طاقتور اور قوی ہوگا اس کے حملے اتنے ہی جارحانہ اور تباہ کن ہوں گے۔
3. گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ کہنے سے ذکر کا اہتمام ہو جاتا ہے، کیونکہ مذکورہ حدیث میں کھانے اور گھر میں داخل ہوتے وقت ذکر اللہ کا اہتمام کرنے کی تاکید ہے اور کھانا کھاتے وقت دعا تو بسم اللہ ثابت ہے لیکن گھر میں داخل ہوتے وقت کا کوئی صحیح ذکر ثابت نہیں لہٰذا گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ کہنا ہی کافی ہے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کی مسنون دعا ثابت نہیں:

گھر میں داخل ہونے کا مسنون وظیفہ ثابت نہیں، لہٰذا اس دعا کا اہتمام مسنون نہیں۔

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی گھر میں داخل ہو تو (یہ کلمات) کہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلٰی رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا، ثُمَّ لِیُسَلِّمْ عَلٰی اَهْلِهٖ» ①

''اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے کی جگہ کی خیر اور باہر نکلنے کی جگہ کی خیر کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے، اللہ کے نام سے نکلے اور اپنے رب پر ہم نے توکل کیا۔'' پھر وہ اپنے گھر والوں کو سلام کہے۔''

گھر سے نکلتے وقت کا مسنون وظیفہ:

گھر سے نکلتے وقت درج ذیل وظیفہ کا اہتمام شیطانی حملوں سے بچاؤ کا مؤثر ذریعہ ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب آدمی اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ کلمات کہے: ''بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ '' ''اللہ کے نام سے، میں نے اللہ پر بھروسا کیا اور اللہ کی توفیق اور نصرت کے بغیر نہ کوئی برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ کوئی نیکی کرنے کی قوت۔''

تو اس وقت اس کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے۔ تمام امور میں تیری رہنمائی کی گئی، تیری کفایت کی گئی اور ہر طرح کے شر اور خسارے سے بچا لیا گیا۔ چنانچہ شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان (اپنے ساتھی شیطان سے) کہتا ہے تم ایسے شخص پر کیسے مسلط ہو سکتے ہو، جس کی رہنمائی کی گئی، جو کفایت کیا گیا اور محفوظ کیا گیا ہے۔'' ②

۱۔ سنن أبی داوٗد، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا دخل بیته: ٥٠٩٦۔ طبرانی کبیر: ٣٣٧٤، ضعیف۔ اس حدیث میں ضعف حدیث کے دو سبب ہیں: ۱۔ محمد بن اسماعیل بن عیاش ضعیف راوی ہے۔ ۲۔ شریح بن عبید کی ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہے۔ [تهذیب التهذیب]

۲۔ الأحادیث المختارة للضیاء المقدسی : ١٥٤٠۔ حسن ۔ یحییٰ بن سعید بن ابان صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر سے نکلتے وقت کی درج ذیل دعا غیر ثابت نہیں ہے۔

⌘ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے گھر سے نکلتے، آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ کلمات ضرور کہتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ» ①

''اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، میں (دین سے) پھسلوں یا پھسلایا جاؤں، میں ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، یا میں جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کا ارتکاب کیا جائے۔''

گھروں کو شیطان سے محفوظ بنانے کا طریقہ:

گھر پر سورۂ بقرہ کی تلاوت کا اہتمام کیجیے، اس عمل سے شیطان گھر سے بھاگ اٹھتا ہے اور گھر شیطانی سازشوں، حملوں اور وسوسوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ» ②

۱۔ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا خرج من بيته: ٥٠٩٤۔ سنن نسائي، كتاب الإستعاذة، باب الإستعاذة من الضلال: ٥٤٨٨، ٥٥٤١۔ سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا خرج من بيته: ٣٨٨٤۔ مسند أحمد: ٣١٨/٦، ٣٢١، ضعيف۔ طبراني كبير: ١٩١٩٩، یہ حدیث منقطع ہے۔ عامر بن شراحیل شعبی کا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں۔ (تهذيب التهذيب: ٣٤/٣) نیز یہی حدیث (طبرانی کبیر: ۱۹۵۱، اور طبرانی اوسط: ۲۴۷۳) میں متصل سند کے ساتھ مروی ہے لیکن اس کی سند میں ابوبکر ہذلی متروک راوی ہے، لہٰذا وہ سند سخت ضعیف ہے۔

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب صلاة النافلة في بيته: ٧٨٠۔ جامع ترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة البقرة وآية الكرسي: ٢٨٧٧۔ مسند أحمد: ٢٨٤/٢۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جائے۔''

شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوسکتا، جہاں سورۂ بقرہ کی تلاوت ہو، لہٰذا گھر پر سورۂ بقرہ کی تلاوت کا اہتمام کر کے شیطان کا داخلہ بند کیجیے اور گھروں کو رحمتوں اور برکتوں کے نزول کی جگہ بنائیے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِقْرَؤُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ » ①

''اپنے گھروں میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کرو، کیونکہ شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔''

جس گھر میں مسلسل تین راتیں سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات تلاوت کی جائیں شیطان اس گھر کے قریب نہیں پھٹکتا۔ لہٰذا آپ ان آیات کی تلاوت کو وظیفہ بنا کر اپنے گھر کو شیطان سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا:

« إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَ لَا يُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ » ②

۱۔ مستدرك حاكم : ۱/ ۱۶۱، حسن۔ عاصم بن بہدلہ صدوق راوی ہے۔

۲۔ جامع ترمذی، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة البقرة : ۲۸۸۲۔ مسند أحمد : ۴/ ۲۷۴۔ مستدرك حاكم : ۱/ ۵۶۲، حسن۔ اشعث بن عبدالرحمٰن جرمی صدوق راوی اور باقی راوی ثقہ ہیں، نیز عبداللہ بن زید بن عمرو ابوقلابہ بصری تدلیس سے بری ہے۔ (الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص: ۲۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل ایک کتاب لکھی جس سے دو آیتیں نازل کیں، جن کے ساتھ سورۂ بقرہ کا خاتمہ کیا اور جس گھر میں ان (دو آیات) کی تین رات تلاوت کی جائے شیطان اس گھر کے قریب نہیں آتا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ »

[صحيح مسلم : ٧٨٠۔ جامع ترمذی : ٢٨٧٧۔ مسند أحمد : ٢/٢٨٤]

''تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جائے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

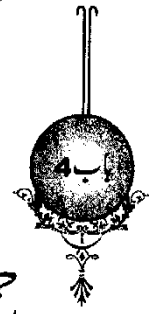

رحمتیں کیوں روٹھ جاتی ہیں؟

۱۔ تصویر سازی کا حکم

۲۔ تصاویر کا کیا کیا جائے؟

۳۔ گھر کے متعلق چند شرعی احکام

۴۔ برباد ہوتا گھر اور شرعی تقاضے

۵۔ دینی کتب مثالی گھر کی زینت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

« لَا تَدْخُلُ الْمَلَآئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ »

[صحيح بخاری : ٥٩٤٩۔ صحيح مسلم : ٢١٠٦۔ سنن أبی داود : ٤١٥٣ ۔جامع ترمذی : ٢٨٠٤]

''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصاویر ہوں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمتیں کیوں روٹھ جاتی ہیں؟

ذیل میں ہم ایسی بداعمالیوں کا ذکر کریں گے، گھروں میں جن کے ارتکاب سے رحمتیں روٹھ جاتی، برکتیں اٹھ جاتی اور رحمت کے فرشتے منہ موڑ لیتے ہیں:

گھر میں تصاویر آویزاں کرنا:

گھر میں موجود تصاویر ضائع کر دیں، دیواروں پر آویزاں تصاویر اتار کر جلا دیں یا پھاڑ دیں، کیونکہ جس گھر میں تصاویر ہوں اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، خواہ تصاویر عکسی، نقشی یا مجسمہ اور مورتی کی صورت میں ہوں یا وہ عزیز و اقارب، اولیاء، انبیاء اور مقدس شخصیات کی تصاویر ہوں۔

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ» [1]

''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصاویر ہوں۔''

۱۔ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب تصاویر: ۵۹۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم صورة الحیوان: ۲۱۰۶۔ سنن أبی داود، کتاب اللباس، باب فی الصور: ۴۱۵۳۔ جامع ترمذی، کتاب الإستئذان، باب ما جاء أن الملائکة لا تدخل بیتا فیه صورة ولا کلب: ۲۸۰۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کے گھر بھی تصاویر ہوں تو.....:

اگر تصاویر نبی ﷺ کے گھر میں آویزاں ہوں تو نبی مکرم ﷺ کے گھر میں بھی فرشتے داخل نہیں ہوتے، پھر عام لوگوں کے گھروں کی کیفیت کیا ہوگی، لہٰذا رحمت کے فرشتوں کا دخول، ان کی دعائیں اور رحمتیں سمیٹنا چاہتے ہو تو گھروں سے تصاویر کو نکالنا اور انھیں زائل کرنا شرط اول ہے، بصورت دیگر شقاوت، بدبختی، شیطان کا تسلط، آوارگی، ذہنی وقلبی اضطراب مقدر ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ ، فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبَذَتَيْنِ تُوطَآنِ، وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجْ، فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْبُ جِرْوًا لِلْحُسَيْنِ أَوْ لِلْحَسَنِ تَحْتَ نَضْدٍ لَّهُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ »[1]

میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کی، یقیناً میں گزشتہ صبح آپ کے پاس آیا تھا، لیکن جس گھر میں آپ تشریف فرما تھے، اس میں مجھے داخل ہونے سے صرف اس چیز نے روکا کہ اس گھر کے دروازے پر مردوں کی تصاویر تھیں، گھر میں پردہ

1۔ سنن أبي داود، كتاب اللباس، باب في الصور: ٤١٥٨۔ جامع ترمذي، كتاب الأدب، باب ما جاء أن الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب : ٢٨٠٦، حسن۔ یونس بن ابی اسحاق سبیعی صدوق راوی ہیں اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بھی تصاویر تھیں اور گھر میں کتا تھا، چنانچہ آپ ﷺ دروازے پر تصاویر کے سروں کے بارے میں حکم دیجیے کہ وہ کاٹ دیے جائیں اور وہ درخت کی مثل ہو جائیں اور پردے کے متعلق حکم صادر کیجیے کہ وہ کاٹ دیا جائے اور اس سے دو تکیے بنائے جائیں جنھیں بچھا کر روندا جائے اور کتے کے متعلق حکم کریں کہ وہ گھر سے نکال دیا جائے، چنانچہ آپ ﷺ نے اس حکم کی تعمیل کی اور وہ پلا سیدنا حسین یا حسن رضی اللہ عنہما کا تھا، جو آپ ﷺ کی چارپائی کے نیچے تھا پس آپ ﷺ نے حکم دیا اور اسے گھر سے نکال دیا گیا۔"

فوائد:

1. جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، کراماً کاتبین اور موت کے فرشتے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ①

امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حفاظت پر مامور فرشتے ہر گھر میں داخل ہوتے ہیں اور انسانوں سے کسی حالت میں بھی جدا نہیں ہوتے کیونکہ وہ اعمال شمار کرنے اور لکھنے پر مامور ہیں۔ ②

2. خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایسی تصاویر جو بستر پر یا تکیے سرہانے پر روندی جائیں اور ان کی اہانت و تذلیل ہو، ایسی تصاویر فرشتوں کے دخول میں رکاوٹ نہیں ہیں۔ ③

حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اسی موقف کو تقویت دیتی ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری، کتاب اللباس میں یہ عنوان "بَابُ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ" ان تصاویر کا بیان جو روندی جائیں، قائم کر کے اسی موقف کی حمایت کی ہے، نیز آئندہ حدیث بھی اس موقف کی دلیل ہے۔

۱۔ تحفة الاحوذی: ۸/۶۲۔ ۲۔ شرح النووی: ۱۴/۸۴۔
۳۔ شرح النووی: ۱۴/۸۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کسی سفر سے تشریف لائے جب کہ میں نے اپنے ایک پردہ سے اپنے سامان کی الماری کو ڈھانپ رکھا تھا، جس میں تصاویر تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو پھاڑ دیا اور ارشاد فرمایا:

« أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ، قَالَتْ: فَجَعَلْنَاهُ وِ سَادَتَيْنِ» ①

''روز قیامت سخت ترین عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو اللہ کی تخلیق کی مشابہت کرتے (یعنی تصاویر بناتے ہیں) انھوں نے بیان کیا کہ پھر ہم نے اس (پردے) کے دو تکیے بنا لیے۔''

③ جو لوگ گھر پر تصاویر آویزاں کرتے یا کتا پالتے ہیں وہ گھر فرشتوں کی آمد، ان کی دعاؤں، صاحب بیت کے لیے ان کے استغفار، برکات اور شیطانی ایذا کے دفاع سے محروم رہتے ہیں۔ ②

لہٰذا رحمتوں اور برکتوں کے دروازے بند نہ کیجیے بلکہ گھروں کو ان حرام چیزوں سے پاک کر کے رحمتوں کی آمد کے در کھولیے اور فرشتوں کی دعائیں، استغفار اور برکات حاصل کیجیے اور شیطانی مکاریوں، تباہ کاریوں سے محفوظ رہیے۔

④ ٹیلی ویژن، سی ڈیز، کیبل اور انٹرنیٹ پر جب تک تصاویر چلتی رہیں، تب تک رحمت کے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے، خواہ وہ تصویری پروگرام دینی ہوں یا ڈرامے اور فلمیں وغیرہ، لہٰذا ان آلات سے اجتناب کرنا چاہیے اور انٹرنیٹ سے ایسی معلومات اخذ کی جائیں جو غیر تصویری ہوں۔

⑤ اکثر گھروں میں اخبارات، میگزین، رسالے اور تصاویر سے مزین ڈائجسٹ ہوتے

۱۔ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب ما وطئ من التصاویر: ۵۹۵۴۔

۲۔ شرح النووی: ۱۴/ ۸۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جن کی تصاویر کی شکلیں ختم نہیں کی ہوتیں، ایسے گھروں میں بھی رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، لہٰذا گھر پر اخبار، میگزین یا کوئی رسالہ لانا ہی ہے تو سب سے پہلے اس کی تصاویر مٹائیں پھر استعمال کریں یوں آپ لوگ اس قباحت سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

تصویر سازی کا حکم

یاد رکھیے! جاندار کی ہر قسم کی تصویر حرام ہے خواہ ہاتھ والی، عکسی، غیر عکسی، ساکن و متحرک یا کیمرے اور وڈیو وغیرہ سے تیار شدہ ہو۔ دلائل حسب ذیل ہیں:

⌘ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْمُصَوِّرُوْنَ » ①

''بلاشبہ روز قیامت اللہ کے ہاں سخت ترین عذاب کے مستحق مصور ہوں گے۔''

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ » ②

''بے شک وہ لوگ جو یہ تصاویر بناتے ہیں، روز قیامت عذاب دیے جائیں گے اور انھیں کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ کرو۔''

۱۔ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامة : ۵۹۵۰۔ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان : ۲۱۰۹۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامة : ۵۹۵۱۔ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان : ۲۱۰۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ سعید بن ابی الحسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور عرض کی کہ بے شک میں مصور ہوں تصاویر بناتا ہوں، سو مجھے اس بارے میں فتویٰ دیجیے۔ اس پر جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے کہا: ''میرے قریب آؤ۔'' وہ اور قریب ہوا تو انھوں نے کہا: ''اور قریب ہو۔'' تو وہ اور قریب ہوا حتیٰ کہ انھوں نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا اور کہا: میں تجھے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ »[1]

''ہر مصور جہنم میں ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تصویر کے بدلے جو اس نے تصویر بنائی ہے، ایک جان بنائے گا اور وہ اسے جہنم میں عذاب دے گی۔''

اس کے بعد سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اگر تو نے ضرور ہی تصویر بنانی ہے تو درخت اور بے جان چیز کی تصویر بنا۔''

⌘ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا »[2]

''جس شخص نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب دینے والا ہے جب تک وہ اس میں روح نہ پھونکے اور وہ اس میں کبھی بھی روح پھونکنے والا نہیں ہے۔''

۱۔ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة: ۲۱۱۰۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع التصاویر لیس فیها روح: ۲۲۲۵۔ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة: ۲۱۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

(1) تصویر سازی حرام عمل اور کبیرہ گناہ ہے، نیز ہر قسم کی تصویر، عکسی وغیر عکسی، ہاتھ سے بنی اور کیمرے وڈیو سے تصویر بنانا حرام عمل ہے اور ہاتھ یا کسی آلے سے تصویر بنانے والے کے لیے سخت عذاب کی وعید ہے، لہٰذا اس گناہ کو ہلکا یا کم تر اور اختلافی مسئلہ سمجھتے ہوئے ہلاکت کا سامان نہ کیجیے اور اولاد، والدین، اہل علم کی محبت میں گرفتار ہو کر نہ تصاویر اتاریں اور نہ انھیں گھروں میں آویزاں کریں۔

ذیل میں ہم علماء کے اقوال وغیرہ نقل کریں گے، جس سے ہر قسم کی تصویر سازی حرام ثابت ہوتی ہے:

(2) امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ علماء فرماتے ہیں:

''جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام اور کبیرہ گناہ ہے، کیونکہ اس فعل پر سخت وعید وارد ہوئی ہے، پھر ہر قسم کی تصویر بنانا حرام ہے خواہ وہ تصویر تذلیل یا تعظیم کے لیے اتاری گئی ہو، تصویر سازی ہر حال میں حرام ہے، خواہ یہ عمل کپڑے، چادر، درہم و دینار، روپے پیسے، برتن یا کسی دیوار پر کیا جائے کیونکہ یہ اللہ کی صفت خلق (پیدا کرنے) کی مشابہت ہے (جو ہر صورت حرام ہے) البتہ درخت، اونٹوں کے کجاووں اور غیر جاندار چیزوں کی تصویر بنانا حرام نہیں، لیکن وہ چیز جس پر جاندار کی تصویر ہے وہ اگر دیوار پر لٹکی ہے یا کپڑے میں نقش ہے یا عمامہ پر بنی ہے اگر ایسی تصویر کی تعظیم و تکریم ہوتی ہے اور ان کی توہین و تذلیل نہیں ہوتی تو ایسی تصویر والی چیزوں کا استعمال حرام ہے (بلکہ یا تو ایسی تصاویر پھاڑ دینی چاہییں یا ان کے چہرے مسخ کر دینے چاہییں) اور اگر تصاویر سے مزین چادر پاؤں میں مسلی جاتی ہے اور تکیے اور سرہانے میں منقش ہیں جن کی اہانت ہوتی ہے ایسی تصویر سے مزین کپڑوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا استعمال حرام نہیں نیز ہر تصویر کا یہی حکم ہے کہ (تصویر سازی تو مطلق حرام ہے لیکن تصاویر سے آراستہ چیزیں نصب کرنا اور ان کو مقام تعظیم میں رکھنا حرام اور اگر ان چیزوں کی توہین ہو یعنی بستر کی چادر یا تکیہ وغیرہ پر ہو تو ان کا استعمال جائز ہے) اور متحرک وغیر متحرک تصویر میں کوئی فرق نہیں ہے۔

شافعیہ، صحابہ وتابعین اور اہل علم میں سے جمہور علماء کا یہی موقف ہے اور سفیان ثوری، امام مالک اور امام ابوحنیفہ وغیرھم بھی اسی مذہب کے قائل ہیں۔ (یہی موقف راجح ہے) اور بعض سلف کہتے ہیں کہ صرف ایسی تصویر سازی کی ممانعت ہے جو متحرک ہو اور غیر متحرک تصویر میں کوئی قباحت نہیں، لیکن یہ مذہب باطل ہے، کیونکہ پردے پر لگی تصویر جسے نبی ﷺ نے منکر خیال کیا تھا، جس کے مذموم ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں وہ بھی غیر متحرک تصویریں تھیں۔ اس کے ساتھ ہر تصویر کی حرمت میں باقی مطلق احادیث اس کے سوا ہیں (جو ہر تصویر کی حرمت میں عام ہیں)۔[1]

سعودی علماء کا فتویٰ:

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ عرب علماء کا موقف ہے کہ کیمرہ اور وڈیو کیمرہ سے بنائی جانے والی تصاویر عکس ہیں، یہ تصویر کے حکم میں شامل نہیں، لہٰذا کیمرے اور وڈیو وغیرہ سے تیار کردہ تصاویر بنانا جائز ہیں، ذیل میں ہم عرب علماء کے مفتیان کے فتاویٰ ذکر کریں گے جو ہر قسم کی تصویر سازی کو حرام قرار دیتے ہیں لہٰذا قیل و قال کو لے کر شرعی حرمتوں میں قدغن لگانے کے حیلے نہیں کرنے چاہئیں اور کتاب وسنت کے دلائل کو تاویل وتعطیل کی نذر نہیں کرنا چاہیے، بلکہ انھیں بلا چوں وچرا تسلیم کرنے ہی میں عافیت ہے۔

---

[1] شرح النووی: ۱۴/۸۱، ۸۲۔ فتح الباری: ۱۷/۵۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال اسلام میں تصویر کا کیا حکم ہے؟

جواب دراصل انسان اور حیوانات میں سے ہر ذی روح کی تصویر بنانا حرام ہے، خواہ یہ تصویر مورتیاں ہوں یا کاغذ، کپڑے یا دیوار وغیرہ پر منقش ہوں، یا یہ عکسی تصاویر ہوں (جو کیمرے وغیرہ سے بنائی جاتی ہیں) کیونکہ صحیح احادیث میں تصویر کی ممانعت ثابت ہے اور مصور کو عذاب الیم سے ڈرایا گیا ہے پھر تصاویر شرک کا باعث ہیں، کیونکہ غیر اللہ کی تصاویر کے سامنے عبادات کے طور پر ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا جاتا ہے، ان کے سامنے خضوع وخشوع کا اظہار کیا جاتا ہے، ان کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے اور ان کی اتنی زیادہ تعظیم کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لائق نہیں، پھر اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق (پیدا کرنے) کی مشابہت بھی ہے اور بعض تصاویر باعث فتنہ بھی ہوتی ہیں، جیسے اداکاراؤں، عریاں عورتوں اور حسیناؤں وغیرہ کی تصاویر یہ تو سراسر فتنہ اور نوجوان نسل کی تباہی کا باعث ہیں۔ ①

الشیخ عبدالعزیز ابن باز رحمہ اللہ کا فتویٰ:

عبدالعزیز ابن باز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ (احادیث الباب دلیل ہیں کہ) ہر ذی روح کی تصویر بنانا حرام اور ایسا کبیرہ گناہ ہے جس پر جہنم کی وعید وارد ہوئی ہے اور یہ حکم تمام تصاویر کو عام ہے خواہ تصویر عکسی ہو یا غیر عکسی یا تصویر دیوار، پردے، قمیص، آئینے یا کاغذ وغیرہ پر بنی ہو، کیونکہ نبی ﷺ نے عکسی وغیر عکسی اور پردہ وغیرہ والی تصاویر میں کوئی تفریق نہیں کی، بلکہ آپ ﷺ نے مصور پر لعنت کی ہے اور یہ خبر دی ہے کہ روز قیامت سخت ترین عذاب مصوروں کو ہوگا اور ہر مصور جہنمی ہے نیز آپ ﷺ نے تصویر کی مطلق حرمت بیان کی ہے اور کسی تصویر کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ ②

۱۔ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء: ۲/ ۸٤۔

۲۔ مجموع فتاوىٰ ابن باز رحمه الله: ٤/ ۳۰٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ عبد المنان نور پوری رحمہ اللہ کا فتویٰ:

سوال کیا تصویر جائز ہے اور ویڈیو فلم کا کیا حکم ہے، بعض علماء کیمرہ والی تصویر کے جواز کے قائل ہیں؟ (محمد بشیر طیب، کویت)

جواب تصویر کے ناجائز ہونے کے دلائل متحرک، ساکن، ہاتھ والی، کیمرے والی، عکسی، غیر عکسی، وڈیو والی، غیر وڈیو والی، ورق نقدی والی، بطاقۃ المعرفۃ والی، جواز والی، رخصہ والی، تذکرات البرید وغیرہ والی، کتب وصحائف والی، اختبارات وامتحانات والی، معاہدات ووظائف والی سب تصویروں پر صادق آتے ہیں، پھر وہ دلائل عرب وعجم سب کے لیے ہیں صرف عجم کے ساتھ مخصوص نہیں اور نہ ہی صرف عرب کے ساتھ مخصوص ہیں، بلکہ دونوں کو شامل ہیں، واللہ اعلم! [2]

ا۔ احکام ومسائل از عبد المنان نور پوری رحمہ اللہ: ۱/۵۱۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

تصاویر کا کیا کیا جائے؟

گھر میں موجود والدین، بہن بھائیوں، خاوند، بیوی، بچوں، نبی، ولی اور پیر وغیرہ کی تصاویر زائل اور ختم کر دی جائیں اور ان کا نام ونشان مٹا دیا جائے۔ فتنۂ تصویر سے بچاؤ کا یہی شرعی حل ہے۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس مہم پر بھیجا کہ:

« أَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ » ①

''ہر تصویر (اور مورت) کو مٹا دینا اور ہر بلند قبر کو برابر کر دینا۔''

امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں ذی روح چیزوں کی تصاویر زائل کرنے کا حکم ہے۔ ②

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تصاویر:

⌘ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی عمل بھی یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تصاویر پھاڑ دیتے تھے، سیدہ

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب الأمر بتسوية القبر: ٩٦٩۔ سنن أبي داود، كتاب الجنائز، باب في البناء على القبر: ٣٢١٨۔ جامع ترمذی، كتاب الجنائز، باب ما جاء في تسوية القبر: ١٠٤٩۔

۲۔ شرح النووي: ٣٦/٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے اور میں نے اپنی الماری کو ایک پردہ سے ڈھانپ رکھا تھا، اس پردے پر تصاویر تھیں، چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو اسے پھاڑ دیا اور فرمایا: ''روز قیامت سخت ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اس کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر ہم نے اس کے ایک یا دو تکیے بنا لیے۔ ①

نیز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

« أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ » ②

''بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ چھوڑتے جس میں تصاویر ہوتیں مگر اسے پھاڑ دیتے تھے۔''

تصویر کا چہرہ مٹانا:

قارئین کرام! عصر حاضر میں کوئی ایسا گھر، دفتر اور مکان نظر نہیں آتا جو تصاویر سے پاک ہو۔ اخبارات، رسائل، بچوں کے سوٹ وغیرہ میں تصاویر کی بھرمار ہوتی ہے، لہٰذا اگر آپ اخبار، رسالہ پڑھنا ہی چاہتے ہیں یا کسی بچے کے کپڑوں پر تصویر ہے تو ان تصاویر کا چہرہ کاٹ دیں یا اسے مسخ کر دیں، وہ تصویر نہیں رہے گی اور ایسی قطع شدہ یا مسخ شدہ تصاویر والے گھر میں رحمت کے فرشتے داخل ہو جاتے ہیں۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کی کہ میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا تھا، لیکن جس

۱۔ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب نقض الصور: ۵۹۵۴۔ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان: ۲۱۰۷۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب نقض الصور: ۵۹۵۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر میں آپ تشریف فرما تھے، اس گھر میں مجھے داخل ہونے سے صرف اس چیز نے روکا کہ گھر کے دروازے پر مردوں کی تصاویر تھیں، گھر میں موجود پردے پر کچھ تصاویر تھیں اور گھر میں کتا تھا (ان چیزوں کی موجودگی نے مجھے گھر میں داخل ہونے سے روک دیا):

« فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَ يُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبَذَتَيْنِ تُوْطَآنِ، وَ مُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجْ، فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ » [1]

''آپ (ﷺ) دروازے پر تصاویر کے سروں کے بارے میں حکم دیجیے کہ وہ کاٹ دیے جائیں اور وہ درخت کی مثل ہو جائیں اور پردے کے متعلق حکم صادر کیجیے کہ وہ کاٹ دیا جائے اور اس سے دو تکیے بنا لیے جائیں جنھیں بچھا کر روندا جائے اور کتے کے متعلق حکم کریں کہ وہ گھر سے نکال دیا جائے۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔''

تصویر کا سر کاٹنے سے تصویر کا حکم ختم ہو جاتا ہے، لہٰذا کسی جگہ نقش، تصاویر یا اخبارات و رسائل وغیرہ میں چھپی تصاویر کے چہرے مٹا دیے جائیں تو وہ تصاویر نہیں رہتیں اور کسی پردے وغیرہ یا کسی کپڑے پر تصاویر ہوں تو ایسے کپڑے کے گدے یا تکیے بنا لیے جائیں کہ پاؤں تلے روندے جائیں اور جسم کے نیچے مسلے جانے سے ان کی توہین ہو، ایسی تصاویر رحمت کے فرشتوں کی آمد میں رکاوٹ نہیں۔

بچوں کے کھلونے ممنوعہ تصاویر سے مستثنیٰ:

بچوں کے کھلونے اور گڑیاں ممنوعہ تصاویر سے مستثنیٰ ہیں اور کھلونے وغیرہ فرشتوں کے

1۔ سنن أبي داوٗد، كتاب اللباس، باب في الصور : ٤١٥٨۔ جامع ترمذي، كتاب الأدب، باب ما جاء أن الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب : ٢٨٠٦، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے میں رکاوٹ نہیں، دلائل حسب ذیل ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

« كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ لِيْ صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيْ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيْ » ①

''میں نبی ﷺ کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری کچھ سہیلیاں بھی تھیں جو میرے ساتھ کھیلتی تھیں، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ (گھر) میں داخل ہوتے تو وہ آپ ﷺ سے چھپ جاتیں، پھر آپ ﷺ انھیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔''

نیز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت ہے:

« قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ أَوْ خَيْبَرَ وَ فِيْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ، فَهَبَّتِ الرِّيْحُ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ: بَنَاتِيْ، وَ رَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الَّذِيْ أَرٰى وَسْطَهُنَّ؟ قَالَتْ: فَرَسٌ، قَالَ: وَمَا هٰذَا الَّذِيْ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ : جَنَاحَانِ قَالَ: فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ ؟ قَالَتْ: أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ؟ قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ » ②

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الإنبساط إلی الناس : ٦١٣٠۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضائل عائشة : ٢٤٤٠۔ سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب اللعب بالبنات: ٤٩٣١۔

۲۔ سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب اللعب بالبنات : ٤٩٣٢، حسن۔ عمارہ بن غزیہ بن حارث صدوق راوی اور باقی ثقہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک یا غزوۂ خیبر سے واپس آئے اور ان (عائشہ رضی اللہ عنہا) کی الماری پر پردہ تھا، چنانچہ ہوا چلی اور اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیوں اور کھلونوں سے پردہ ہٹا دیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: عائشہ! یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی: ''یہ میری گڑیاں ہیں'' اور آپ ﷺ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس کے کپڑے سے بنے ہوئے دو پر تھے، آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کیا ہے جو میں ان کے درمیان میں دیکھ رہا ہوں؟'' انھوں نے بتایا گھوڑا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''اس کے اوپر کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''دو پر ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑے کے دو پر؟'' انھوں نے بیان کیا: ''کیا آپ نے سنا نہیں کہ سلیمان علیہ السلام کا گھوڑا تھا جس کے کئی پر تھے۔'' انھوں نے بیان کیا: اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ میں نے آپ کی ڈاڑھیں دیکھیں۔''

فوائد:

① حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ بچیوں کے کھیل کے لیے گھر پر تصویر والی گڑیاں اور کھلونے رکھنا جائز ہے اور یہ تصاویر ان عام تصاویر سے مستثنیٰ ہیں جنھیں رکھنے کی ممانعت ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے یہ موقف بالجزم بیان کیا ہے اور جمہور علماء سے بھی نقل کیا ہے نیز جمہور علماء نے بچپن میں لڑکیوں کی تربیت اور گھریلو معاملات اور بچوں کی پرورش کی مشق کے طور پر ان کے لیے کھلونوں اور گڑیوں کی خرید و فروخت کی اجازت دی ہے۔[1]

② بعض علماء نے گھر میں کھلونے اور گڑیاں رکھنے کے عمل کو منسوخ قرار دیا ہے لیکن تنسیخ کی کوئی واضح نص موجود نہیں، لہٰذا جمہور علماء کا موقف راجح ہے پھر کھلونے اور

۱۔ فتح الباری، شرح النووی: ۱۸/ ۲۰۴۔ عون المعبود: ۱۴/ ۹۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گڑیاں ایسی تصاویر ہیں جن کی توہین وتذلیل بھی خوب ہوتی ہے اور ان کے جواز میں کوئی دلیل بھی حائل نہیں۔

جس گھر میں کتا ہو:

جس گھر میں کتا ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، خواہ نبی آخر الزماں ﷺ کا گھر ہی کیوں نہ ہو، لہٰذا اپنے شوق اور مشاغل کی وجہ سے گھر پر کتا رکھ کر رحمت کے نزول میں رکاوٹ کھڑی نہ کریں۔

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ » [1]

''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصاویر ہوں۔''

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے ایک معین وقت کا وعدہ کیا کہ وہ آپ ﷺ کے پاس آئیں گے، وہ گھڑی آئی لیکن وہ آپ ﷺ کے پاس نہ آئے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں چھڑی تھی، آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ''اللہ اور اس کے فرشتے اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔'' پھر آپ ﷺ نے گھر کی تلاشی لی تو ناگہاں وہاں چارپائی کے نیچے کتے کا پلا تھا، آپ ﷺ نے پوچھا: ''اے عائشہ! یہ کتا یہاں کب داخل ہوا تھا؟'' انھوں نے عرض کی: ''واللہ! مجھے علم نہیں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اسے باہر نکال دیا گیا۔'' پھر جبرائیل علیہ السلام آ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپ نے مجھ سے وعدہ کر رکھا تھا اور میں تمھارے انتظار میں بیٹھا تھا لیکن تم نہ آئے۔'' اس پر جبرائیل علیہ السلام نے کہا:

« مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ، إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ

۱۔ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب تصاویر: ۵۹۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان: ۲۱۰۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا صُوْرَةٌ» ①

''مجھے داخل ہونے سے اس کتے نے روک رکھا تھا، جو آپ ﷺ کے گھر میں تھا، بے شک ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔''

فوائد:

1. جس گھر میں کتا ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، خواہ وہ کسی اہم شخصیت کا گھر ہو یا عام انسان کا، پھر یہ حکم عام ہے کتوں کی کوئی قسم اس حکم سے مستثنیٰ نہیں، اگرچہ کچھ کتوں کے رکھنے کی رخصت ہے لیکن ان کا بھی گھر پر موجود ہونا دخول رحمت سے رکاوٹ کا باعث ہے، لہٰذا اگر شکار کرنے، کھیتی اور جانوروں کی حفاظت کے لیے کتے رکھے ہیں تو انھیں رہائشی مکانوں سے دور رکھا جائے۔
2. امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جس گھر میں کتا ہو، اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کتا اکثر نجاست اور گندگی کھاتا ہے اور پھر بعض کتے شیطان ہوتے ہیں، پھر ان کی بدبو نہایت قبیح ہوتی ہے اور فرشتے قبیح بدبو کو مکروہ خیال کرتے ہیں۔ پھر کتا رکھنے سے چونکہ منع کیا گیا ہے اس وجہ سے اس حکم کی نافرمانی کرنے والے کے گھر کو بطور سزا رحمت کے فرشتوں کے دخول، ان کی رحمتوں اور برکتوں اور ان کے استغفار اور شیطان کی ایذا کے دفاع سے محروم کر دیا گیا ہے۔ ②
3. شکار کرنے، کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا جائز ہے، لیکن ان کے گھر پر موجود ہونے سے رحمت کے فرشتے وہاں داخل ہوں گے؟ اس بارے میں راجح موقف یہ ہے کہ یہ حکم ہر کتے کے متعلق عام ہے کہ کسی بھی قسم کے کتے کا گھر پر موجود ہونا فرشتوں کے دخول میں رکاوٹ ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان: ۲۱۰۴۔
۲۔ شرح النووی: ۸۴/۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قرین صواب بات یہ ہے کہ یہ حکم ہر کتے کے متعلق عام ہے۔'' ①

کتا پالنے کا دوسرا بڑا نقصان:

شریعت میں تین قسم کے کتے رکھنے کی اجازت ہے:

۱۔ شکاری۔

۲۔ مویشیوں کی حفاظت کے لیے۔

۳۔ کھیتی کی حفاظت کے لیے۔

ان کے علاوہ کتے رکھنے والے کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط (ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے) ثواب کم ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ تین اقسام کے سوا ہر قسم کا کتا رکھنے سے اجتناب کیا جائے اور ایسے ناقص ثواب شوق سے بیزاری کا اظہار بہتر ہے، نیز اہل یورپ کی نقالی میں کتے پال فیشن سے گریز کیا جائے اور کتاب وسنت کی تعلیمات کو حرز جاں بنایا جائے، شریعت کے قوانین کی پاس داری میں دین و دنیا کا استحکام اور رب تعالیٰ کی رضا مندی پنہاں ہے۔

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ » ②

''جس نے مویشیوں کی حفاظت والے کتے اور شکاری کتے کے سوا کتا رکھا اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کمی واقع ہوتی ہے۔''

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا، إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعًا، انْتَقَصَ مِنْ

۱۔ شرح النووی: ۱۴/ ۸۴۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب من اقتنٰی کلبا لیس بکلب صید أو ماشیة: ۵۴۸۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب الأمر بقتل الکلاب: ۱۵۷۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ» ①

''جس نے مویشیوں کی حفاظت، شکاری اور کھیتی کی حفاظت والے کتے کے علاوہ کتا رکھا اس کے اجر سے روزانہ ایک قیراط کی کمی واقع ہوتی ہے۔''

ا۔ صحیح بخاری، کتاب الحرث والمزارعة، باب اقتناء الکلب للحرث : ۲۳۲۲۔
صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب الأمر بقتل الکلاب : ۱۵۷۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

گھر کے متعلق چند شرعی احکام

گھر کے متعلقہ شرعی امور کا علم حاصل کیجیے اور معلومات حاصل کرنے کے بعد انھیں حیطۂ عمل میں لائیے، یوں ایک تو شریعت کی پابندی سے آپ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور بہت سا ثواب حاصل کر لیں گے، اس کے ساتھ ان احکام کی تعمیل تمھارے اپنے اور گھر کے لیے بھی مفید ترین ہے۔

عورتوں کا گھر پر نماز پڑھنا:

اگرچہ عورتوں کا مساجد میں نماز کا اہتمام کرنا جائز ہے، لیکن عورتوں کا گھر پر نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، لہٰذا عورتیں نماز کا اکثر اہتمام گھروں پر کریں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا تَمْنَعُوْا نِسَآءَ كُمُ الْمَسَاجِدَ وَ بُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ » ①

''تم اپنی عورتوں کو مساجد سے منع نہ کرو لیکن ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔''

فوائد:

امام شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

ا۔ سنن أبي داوٗد، كتاب الصلاة، باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد : ٥٦٧۔ صحيح ابن خزيمة : ١٦٨٤۔ صحيح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''عورتوں کا گھروں پر نماز پڑھنا مساجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، بشرطیکہ وہ اس حقیقت کو تسلیم کریں لیکن وہ اس فضیلت سے ناواقف ہیں، تبھی تو نماز باجماعت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کرتی اور یہ اعتقاد رکھتی ہیں کہ ان کے لیے مساجد میں نماز کا اجر زیادہ ہے، نیز عورتوں کا گھروں میں نماز پڑھنا اس لیے افضل ہے کہ ان کا گھروں سے نکلنا فتنے کا باعث ہے، پھر موجودہ دور میں عورتوں میں بناؤ سنگھار اور زیب و زینت ظاہر کرنے کے رواج کی صورت میں یہ حکم اور بھی تاکید کا حامل ہے۔ اسی لیے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ ''عورتوں کے یہ لچھن دور نبوی میں ہوتے تو آپ ﷺ انھیں مساجد سے روک دیتے، جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو مساجد سے منع کر دیا گیا تھا۔''[1]

بغیر اجازت امامت کرانا اور کسی کی عزت والی جگہ پر بیٹھنا:

گھر کے مالک کی اجازت کے بغیر گھر میں کوئی اور امامت کے فرائض سرانجام نہ دے اور بلا اجازت اس کے بستر اور چارپائی وغیرہ پر نہ بیٹھا جائے، بلکہ اس کی اجازت کے ساتھ یہ حقوق استعمال کیے جائیں۔

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا تَجْلِسْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ أَوْ بِإِذْنِهِ»[2]

۱۔ نيل الأوطار : ۱۳۹/۳۔ عون المعبود : ۱۸۷/۲۔

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب من أحق بالإمامة : ۶۷۳۔ سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب من أحق بالإمامة : ۵۸۲۔ جامع ترمذي، كتاب الصلاة، باب من أحق بالإمامة : ۲۳۵۔ سنن نسائي، كتاب الصلاة، باب من أحق بالإمامة : ۷۸۱۔ سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، باب من أحق بالإمامة : ۹۸۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کسی آدمی کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں یا سلطنت میں امامت نہ کرا اور بلا اجازت اس کی عزت والی جگہ پر نہ بیٹھ۔''

فوائد:

1. گھر پر گھر کا مالک اور سلطنت میں حاکم امامت کا زیادہ مستحق ہے اور اس کی اجازت کے بغیر کسی اور کو امامت کی ذمہ داری ادا نہیں کرنی چاہیے، خواہ وہ علم وفضل میں مالک مکان سے افضل ہی کیوں نہ ہو۔
2. مہمان یا کسی اور عزیز کے لیے میزبان کے گھر میں اس کی خاص نشست، بستر یا اس کے لیے خاص چارپائی پر بیٹھنا جائز نہیں، بشرطیکہ وہ اجازت دے دے، عام لوگ اس شرعی قانون کی پاس داری نہیں کرتے، لہٰذا اس قانون کی پاس داری کیجیے اور ناواقف لوگوں کو اس سے آگاہ کیجیے۔

اجازت لے کر گھر میں داخل ہونا:

یاد رکھیں! کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا حکم ربانی کی خلاف ورزی ہے، لہٰذا اپنی زندگی کا یہ اصول بنالیں کہ آپ کے گھر میں آنے والے ہر اجنبی اور غیر محرم رشتہ دار اجازت کے بغیر گھر میں داخل نہ ہوں اور آپ کسی کے گھر میں جائیں تو گھر میں داخل ہونے سے قبل صاحب منزل کی اجازت ضرور طلب کریں۔ اس قانون کی تعمیل سے انسان پرسکون اور باپردہ زندگی گزار سکتا ہے، ورنہ دیہاتوں اور شہروں میں عام طور پر دیکھنے میں یہ بات آئی ہے کہ کسی کے ساتھ تھوڑے بہت گھریلو مراسم یا ذاتی تعلقات ہوں تو وہ گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت طلب نہیں کرتا اور اہل خانہ کو اس کے رہائشی کمروں میں داخل ہونے کے بعد علم ہوتا ہے، ایسی لچک اور نرم رویہ نری بے حیائی اور اسلامی قانون اجازت طلبی کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ پھر گھر میں اکثر پردے کا کوئی خاص اہتمام نہیں ہوتا تو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلی اجازت سے کئی بے پردگیاں ظاہر ہوتی اور بے حیائی اور فحاشی وعریانی کی کئی راہیں کھلتی ہیں، لہٰذا گھر میں آنے والے افراد پر سختی سے یہ قانون لاگو کریں کہ وہ گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت طلب کریں اور اس معاملہ میں سختی بھی کرنا پڑے تو اس سے گریز نہ کریں اور جن پر سختی کی جا رہی ہے وہ بھی اس کو ناگوار خیال نہ کریں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۔ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴾ ①

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو، یہاں تک کہ انس حاصل کر لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام کہو۔ یہ تمھارے لیے بہتر ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ پھر اگر تم ان میں کسی کو نہ پاؤ تو ان میں داخل نہ ہو، یہاں تک کہ تمھیں اجازت دی جائے اور اگر تم سے کہا جائے واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ، یہ تمھارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو، اسے خوب جاننے والا ہے۔''

تفسیر:

⌘ اپنے گھر کے سوا کسی بھی رہائشی گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت طلب کرنا لازمی امر ہے خواہ وہ کسی قریبی عزیز کا گھر ہو یا کسی اجنبی شخص کا، یہ حکم عام ہے اور اپنے گھر کے سوا کوئی اور گھر اس حکم سے مستثنیٰ نہیں۔

⌘ گھر میں داخل ہونے سے قبل اہل خانہ کو سلام کہنا ضروری ہے، لہٰذا حال احوال معلوم

① النور : ۲۷، ۲۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے قبل سلام کہا جائے اور عام گفتگو کا سلسلہ بعد از سلام جاری کیا جائے۔

⌘ رہائشی مکان میں اہل خانہ موجود نہ ہوں تو ایسے گھر میں داخل ہونا ممنوع ہے، پھر اگر اجازت طلبی کے بعد گھر والے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں تو اس بات کا غصہ نہیں کرنا چاہیے، بلکہ خوش دلی سے واپس لوٹ آنا بہتر اور پاکیزگی کا باعث ہے۔

اجازت طلبی کے آداب:

⌘ تین بار اجازت طلب کرنے کے بعد اجازت نہ ملے تو واپس چلے جائیں:

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ» [1]

''جب تم میں سے کوئی شخص تین مرتبہ اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔''

⌘ دروازے کے ایک طرف ہو کر اجازت طلب کریں:

دروازے کے ایک طرف ہو کر اجازت طلب کریں، کیونکہ اگر دروازہ کھٹکھٹانے والا سامنے کھڑا ہو تو دروازہ کھلنے پر بے پردگی اور گھر میں نظر پڑنے کا خدشہ ہوتا ہے، لہٰذا دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد ایک طرف ہو جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طرز عمل تھا۔ سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ، وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَذٰلِكَ أَنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهَا

۱۔ صحيح بخاری، كتاب الإستيذان، باب التسليم والإستيذان ثلاثًا : ٧٦٢٤٥۔ صحيح مسلم، كتاب الأداب، باب الإستيذان : ٢١٥٣۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَئِذٍ سُتُوْرٌ))[1]

''رسول اللہ ﷺ جب کسی کے دروازے پر آتے تو دروازے کے بالمقابل چہرہ نہ کرتے، بلکہ آپ ﷺ دروازے کے دائیں یا بائیں طرف ہوتے اور السلام علیکم، السلام علیکم کہتے، وجہ یہ تھی کہ ان دنوں دروازوں پر پردے نہیں تھے۔''

⌘ دروازے کے شگاف وغیرہ سے اندر جھانکنا:

اجازت طلب کرنے والے کے لیے لازم ہے کہ وہ اجازت طلب کرتے وقت دروازے سے اندر نہ جھانکے، بلکہ وہ آواز دے کر یا گھنٹی بجا کر ایک طرف ہو جائے، دروازے کی درزوں وغیرہ سے گھر میں جھانکنا حرام فعل ہے، کیونکہ اجازت طلبی کا اصل مقصد یہ ہے کہ باہر سے آنے والا گھر میں مستورات کو دیکھ نہ سکے اور کسی اجنبی کی آمد پر گھر کی عورتیں پردہ میں ہو جائیں، پھر اگر کوئی شخص اس ممانعت کے باوجود حرکت سے باز نہ آئے تو اہل خانہ کے لیے اس کی آنکھ پھوڑنا جائز ہے اور ان پر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔

⌘ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« إِطَّلَعَ رَجُلٌ مِّنْ جُحْرٍ فِيْ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَأْسَهٗ، فَقَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنَيْكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ »[2]

''ایک شخص نے ایک سوراخ سے نبی ﷺ کے حجرے میں جھانکا اور نبی ﷺ کے

۱۔ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب كم مرة يسلم الرجل في الإستئذان : ٥١٨٦۔ مسند أحمد : ٤/١٨٩، ١٩٠، حسن۔ بقیہ بن ولید صدوق الحدیث ہیں، اور اس روایت میں ان کی تحدیث ہے، لہٰذا یہ روایت حسن ہے۔

۲۔ صحيح بخاري، كتاب الإستيذان، باب الإستيذان من أجل البصر : ٦٢٤١۔ صحيح مسلم، كتاب الأداب، باب تحريم النظر في بيت غيره : ٢١٥٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس لوہے کی کنگھی تھی، جس سے آپ ﷺ اپنے سر میں کنگھی کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو گھر میں دیکھ رہا ہے تو میں اس (کنگھی) کے ساتھ تیری دونوں آنکھیں پھوڑ دیتا، اجازت طلبی تو نظر ہی کی وجہ سے ہے۔"

⌘ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَحَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ» ①

"اگر کوئی شخص بلا اجازت تمھارے گھر میں جھانکے اور تو کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔"

فوائد:

① اجازت طلب کرتے وقت دروازے کی کسی ایک جانب کھڑا ہونا چاہیے اور اجازت ملنے سے قبل گھر میں جھانکنا حرام ہے، لہٰذا اس بے ہودہ حرکت سے اجتناب کیا جائے، کیونکہ عام طور پر اجازت لینے کا رواج ہی نہیں، پھر ٹوٹی پھوٹی اجازت لے ہی لی جائے تو یا تو آواز دینے کے بعد اجازت لینے والا اجازت ملنے سے پہلے ہی منہ اٹھا کر اندر چلا جائے گا یا دروازے سے اندر جھانکنا شروع کر دے گا، یہ دونوں عمل ناجائز اور خلاف شریعت ہیں، بلکہ گھر میں اس وقت داخل ہونا اور دیکھنا جائز ہے جب صاحب خانہ تمھیں گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے۔

② اگر صاحب منزل ایسے شخص کی آنکھ پھوڑ ڈالے جو بلا اجازت اس کے گھر میں جھانک رہا ہو تو اس پر کوئی دیت اور گناہ نہیں بلکہ یہ عمل اس کے لیے جائز و مباح ہے۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الدیات، باب من اطلع فی بیت قوم ففقؤوا عینه فلا دیة له: ۶۹۰۲۔ صحیح مسلم، کتاب الأداب، باب تحریم النظر فی بیت غیره: ۲۱۵۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3 اجازت طلب کرنے والا اہل خانہ کے استفسار پر اپنا نام لے:

اجازت طلب کرنے والے سے اس کی شناخت طلب کی جائے تو وہ اپنا پورا نام بتائے، غیر معروف الفاظ مثلاً میں ہوں، یا آپ کا واقف کار ہی ہوں وغیرہ الفاظ استعمال نہ کرے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

«أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا، فَقَالَ: أَنَا أَنَا، كَأَنَّهُ كَرِهَهَا» [1]

''میں نبی ﷺ کے پاس قرض کے معاملہ میں آیا جو میرے والد کے ذمہ تھا، اور میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''کون ہو؟'' میں نے عرض کی کہ میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ہوں، میں ہوں (کیا ہے؟)'' گویا کہ آپ ﷺ نے یہ جواب ناپسند کیا۔''

1 امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ علماء ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اجازت طلب کرنے والے سے پوچھا جائے کہ تم کون ہو تو جواب میں کہنا کہ میں ہوں مکروہ فعل ہے، کیونکہ اس جواب سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور ابہام باقی رہتا ہے بلکہ اسے اپنا نام بتانا چاہیے اور اگر کہے کہ میں فلاں شخص ہوں تو بھی درست ہے، جیسے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے اجازت طلب کی اور نبی ﷺ نے استفسار کیا کہ کون ہو؟ تو اس نے جواب میں عرض کی تھی کہ میں ام ہانی ہوں۔ اسی طرح اپنی کنیت یا معروف نام لینا بھی جائز ہے اور بہترین صورت یہ ہے کہ وہ اپنا معروف نام لے اور کہے میں فلاں نامی شخص ہوں۔ [2]

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الإستئذان، باب إذا قال من ذا؟ فقال: أنا: ٦٢٥٠۔ صحیح مسلم، کتاب الأداب، باب کراهة قول المستأذن أنا، إذا قیل من هذا: ٢١٥٥

۲۔ شرح النووی: ١٤/١٣٥، ١٣٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

برباد ہوتا گھر اور شرعی تقاضے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حکم ہے کہ رجعی طلاق یافتہ عورت طلاق ملنے کے بعد خود بھی گھر سے نہ نکلے اور اس کا خاوند بھی اسے گھر سے نہ نکالے، بلکہ وہ خاوند کے گھر ہی میں عدت کی تکمیل کرے، اس حکم ربانی کی تعمیل کی صورت میں خاوند اور بیوی کے ملاپ اور رجوع کے کئی مواقع ہوتے ہیں۔ دونوں کا غصہ کافور ہونے کے بعد وہ اپنی اپنی ہٹ دھرمی چھوڑ سکتے اور اپنے غلط رویے پر نظر ثانی کر کے صلح وصفائی کر سکتے ہیں، لیکن ہوتا کیا ہے کہ جونہی خاوند بیوی کی بیہودہ گوئی، زبان درازی اور کج روی جیسی عادات بد کی اصلاح کے لیے اپنا قانونی ہتھیار طلاق استعمال کرتا ہے یا میاں بیوی کی معمولی رنجش اور ہٹ دھرمی سے نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے تو جونہی لفظ طلاق استعمال کیا، یہ لفظ سن کر بیوی مشتعل ہو کر اور شرعی احکام کی پاس داری کیے بغیر فوراً گھر سے نکل کھڑی ہوتی ہے یا خاوند ہی اسے دھکے دے کر گھر سے نکال دیتا ہے، پھر اگر یہ دونوں کام نہ ہوں تو کوئی تیسری قوت (بیوی یا خاوند کے رشتہ دار) جلتی پر تیل کا کام کرتے ہیں اور اس معاملہ کو رفع دفع کرنے کے بجائے فریقین کو خوب بھڑکاتے، اکساتے اور تعلق کو دشمنی اور عداوت میں بدل دیتے ہیں۔ یاد رکھیے! اس صورت حال میں ہوش وہواس کو قائم رکھیں اور کتاب وسنت سے رہنمائی حاصل کریں، یوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک برباد ہوتا گھر دوبارہ آباد ہوسکتا ہے، اجڑتا خاندان دوبارہ آباد ہوسکتا ہے، معاشرے میں ذلیل ورسوا ہوتا جوڑا دوبارہ عزت واحترام سے زندگی کا سلسلہ شروع کرسکتا ہے اور بچے والدین کی محرومی اور عدم التفات سے بچ سکتے ہیں۔ حتی الوسع کوشش کریں کہ میاں بیوی کے تعلقات اتنے کشیدہ نہ ہوں کہ معاملہ طلاق تک پہنچے بلکہ خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے مزاج کو سمجھیں آپس میں لطف واکرام اور ملائمت کو رواج دیں، پھر اگر شیطانی بہکاوے میں آکر یا طیش کھا کر نوبت طلاق تک پہنچ جائے تو قرآنِ مجید کی اس آیت کو سامنے رکھیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کی پاس داری کریں:

﴿ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ﴾[1]

''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انھیں ان کی عدت کے وقت طلاق دو اور عدت کو گنو اور اللہ سے ڈرو جو تمھارا رب ہے، نہ تم انھیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ نکلیں مگر یہ کہ کوئی کھلی بے حیائی (عمل میں) لائیں۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو یقیناً اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ تو نہیں جانتا شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کردے۔''

تفسیر:

⌘ اس آیت میں اہل ایمان کو طلاق دینے کا طریقہ اور وقت بیان کیا گیا ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی طلاق دی جائے۔

۱۔ الطلاق: ۱/۶۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- طلاق دیتے وقت نہ خاوند عورت کو گھر سے نکالے اور نہ عورت خود ہی گھر چھوڑ کر میکے چلی جائے، بلکہ عورت طلاق کی عدت خاوند کے گھر ہی میں رہ کر گزارے، البتہ اگر عورت بدکاری اور بے حیائی کا ارتکاب کرے تو اسے گھر سے نکالنا جائز ہے۔
- یہ حکم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کی حیثیت رکھتا ہے جس سے اعراض اور تجاوز سراسر خسارہ ہے اور اس سے ایک تو انسان حکم عدولی کی وجہ سے عذاب کا مستحق ٹھہرتا ہے اور دوسرا اپنے ہی بستے اور خوشحال گھر کی بربادی کا سامان کرتا ہے۔
- خاوند کے گھر میں عدت گزارنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس عمل سے خاوند کے رجوع کرنے کے اور بیوی کی اصلاح کے مواقع زیادہ ہیں اور سوچ وبچار اور غصہ کافور ہونے کے بعد دونوں فریق اپنے بہتر مستقبل، اولاد کی بہتر تربیت اور اپنے ماضی کے تعلقات کے بارے میں سوچ کر بہتر فیصلہ کر پائیں گے۔

قانونِ الٰہی سے اعراض کرنے کا انجام بد:

''قرآن پر عمل'' نامی کتاب کی مصنفہ سمیہ رمضان بیان کرتی ہیں کہ ہم نے ہفتہ وار درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا اور اسی آیت طلاق کی تلاوت کے بعد اس کی تفسیر بیان کی تاکہ خواتین کو معلوم ہو سکے کہ اس آیت پر کیسے عمل کرنا ہے اور اس آیت میں موجود اللہ کے واضح حکم کو کیسے نافذ کرنا ہے تو درس میں شامل ایک خاتون نے پکار کر کہا: ''ذرا ٹھہریے! آپ لوگ کیا بات کر رہے ہیں؟ کیا اس عورت کے لیے جس کا خاوند اسے طلاق دے دے، ضروری ہے کہ وہ عدت کا عرصہ اپنے خاوند کے گھر پر گزارے؟'' میں نے اس خاتون کو بتایا: ''ہاں! مطلقہ عورت کے لیے خاوند کے اسی گھر میں عدت گزارنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تاکہ اس دوران موافقت کی کوئی صورت پیدا ہو جائے، میاں بیوی اپنے گھر میں ایک ساتھ رہیں اور اپنے اپنے خاندان کی مداخلت سے محفوظ رہیں تو شاید ان میں ساز گاری پیدا ہو جائے اور وہ از سر نو خیر وعافیت سے رہنے لگیں۔ بیوی کا گھر سے نکل جانا یا اسے نکال دینا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتعال کا سبب بنتا ہے، جس سے اکثر و بیشتر لوگ غصے سے بھڑک اٹھتے ہیں۔ غصہ، نفرت، اشتعال، مخالفت اور شکوہ وشکایت کا ماحول شیطان کے لیے موسم بہار ہوتا ہے، پھر جب معاملات کی باگ ڈور شیطان کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے تو علیحدگی اور جدائی تک نوبت پہنچ جاتی ہے یوں شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔''

میری یہ وضاحت سن کر اس خاتون نے بتایا: ''ہائے میری بدبختی وبدنصیبی کہ دین اسلام سے ناواقفیت میرے گھر کے اجڑنے کا سبب بنی۔ قرآنِ کریم سے میری لاعلمی نے میرے بچوں کو مجھ سے دور کر دیا۔ میرے خاوند اور میرے درمیان معمولی سا اختلاف ہوا، بات بالکل چھوٹی سی تھی، اس بات سے میرا خاوند مشتعل نہ ہوتا مگر میں نے بلاوجہ کچھ ایسی باتیں کہہ دیں کہ اس کا غیظ وغضب انتہا کو جا پہنچا۔ غصے کے سبب میرا شوہر ہوش وحواس کھو بیٹھا اور اس نے طلاق کا لفظ بول دیا۔ یہ لفظ سنتے ہی میں نے اپنا سامان باندھا اور گھر سے نکل پڑی۔ دل درد سے لبریز تھا اور آنکھیں آنسوؤں سے تر، میں جونہی اپنے میکے پہنچی تو میری کہانی سن کر میرے میکے کا ہر فرد میرے خاوند سے میری توہین کا بدلہ لینے کے لیے بے تاب تھا، میرے خاوند نے مجھے کہلا بھیجا گھر چلی آؤ مگر میں نے اس کی یہ پیشکش حقارت سے ٹھکرا دی، یوں میری ہٹ دھرمی اور انانیت نے مجھے غور وفکر اور درست فیصلہ کرنے سے محروم کر دیا۔

آپ نے جو آیت ابھی پڑھی ہے، میں یہ آیت کئی بار پڑھ چکی ہوں مگر افسوس کہ میں نے اسے سمجھنے کی ایک مرتبہ بھی کوشش نہ کی، مجھے نہ اس کی سمجھ آئی اور نہ میں نے کبھی اسے سمجھنے کی کوشش کی، عدت گزرنے کے بعد ہم میاں بیوی میں علیحدگی ہو گئی۔ عدت کے دوران اپنے گھر سے نکلنے کے گناہ کا میں نے ارتکاب کیا، میں خاوند سے بھی محروم ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے صاف اور واضح حکم کی مخالفت کا گناہ بھی مول لیا۔''

اس غم زدہ خاتون نے زاروقطار روتے ہوئے اور آنسو بہاتے ہوئے کہا: ''ہائے میری شامت و بدبختی! میں آپ سب سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ لوگوں نے کتاب اللہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل کا جو عہد کیا ہے مہربانی فرما کر اس پر سختی سے کاربند رہنا۔''

حکم ربانی کی تعمیل کرنے والی خوش نصیب عورت:

اس واقعہ کے بعد حلقہ درس میں موجود خواتین میں سے ایک اور خاتون نے بات کرنے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا: ''میرا خاوند دل کا اچھا ہے، مگر ہے غصے والا، اپنے فیصلوں میں جلد باز اور عجلت پسند۔ مجھے بھی اس سے کچھ نفرت تھی اگر وہ مجھے ایک بات سناتا تو میں اسے دس باتیں سناتی۔ میں اسے ہر کام پر ٹوکتی اور شدید تنقید کرتی، وہ اگر مجھے کام کرنے کے لیے کہتا تو میرے ردعمل کے بعد اسے یوں محسوس ہوتا جیسے اس کا واسطہ کسی چٹان سے پڑا ہے۔ ایک روز ہمارے درمیان تلخ کلامی نے شدت اختیار کر لی اور اس نے مجھے بلا کر طلاق کا فیصلہ سنا دیا۔ میں نے کہا: تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟ میرے بچوں کا کیا بنے گا؟ میرے پانچ بچے ہیں، ان کا انجام کیا ہوگا؟ طلاق کا لفظ تم نے کتنی آسانی سے کہہ دیا ہے، لیکن میری ان باتوں کا اس پر بالکل اثر نہیں ہو رہا تھا۔ میرا چیخنا چلانا اور احتجاج بے سود تھا۔ پھر میں جلدی سے اپنے کمرے کی طرف لپکی اور انتہائی غصے کی حالت میں اپنے سوٹ کیس میں خاص خاص کپڑے رکھنے لگی، اس دوران بچے رو رہے اور چلا رہے تھے، ان کے رونے کی آواز سن کر سنگ دل سے سنگ دل شخص کا دل بھی پسیج جاتا، میں نے اپنا سوٹ کیس بند کیا اور اس کے ساتھ ہی اس ظالم شخص کی طرف سے اپنا دل بھی بند کر لیا۔

پھر جونہی میں نے گھر سے نکلنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم: ﴿ وَلَا يَخْرُجْنَ ﴾ (مطلقہ عورتیں خود بھی گھر سے نہ نکلیں) نے مجھے گھر سے باہر نکلنے سے روک دیا۔ میں دروازہ بند کر کے کمرے میں بیٹھ گئی، اور سوچنے لگی، یا اللہ! اب میں کیا کروں؟ میں مسلسل رو رہی تھی، میرے پاس میرے بچے بیٹھے مجھے تسلی دے رہے تھے اور میرے آنسو پونچھ رہے تھے، جب مجھے قدرے سکون ہو گیا تو خاوند دروازے کے پاس آ کر کہنے لگا: ''تم گئی کیوں نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا میں نے تمھیں طلاق نہیں دی؟'' میں نے بڑے انکسار سے کہا: ''ایک بہت بڑی ذات مجھے جانے سے روک رہی ہے۔'' اس نے تمسخرانہ انداز سے کہا کہ یہ بہت بڑی ذات کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی ذات۔ اللہ تعالیٰ نے ایک آیت کے ذریعے مجھے گھر سے نکلنے سے روک دیا ہے۔ خاوند بولا: اب تم قرآن کی بات کر رہی ہو اور پہلے جب تم میری حکم عدولی کرتی تھی اور میرے حقوق نظر انداز کرتی تھی اس وقت تجھے قرآن یاد نہیں آتا تھا؟ اب تم ایک طلاق یافتہ عورت ہو اور تمھیں یہاں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ میں نے جواب دیا: ''یہ تو آپ کہہ رہے ہیں جب کہ اس گھر کا مالک حقیقی کچھ اور کہہ رہا ہے، وہ طلاق دینے والے مردوں سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے:

﴿ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ ﴾ ①

''تم مطلقہ عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں۔''

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم مجھ پر لاگو ہے اور آپ پر بھی، میرے لیے اتنی سزا ہی کافی ہے جو میں نے قرآن کی مخالفت کر کے پالی ہے۔''

جب میرے خاوند نے دیکھا کہ میں یہاں ہی رہنے پر بضد ہوں تو اس نے بھی اللہ کے حکم کے سامنے سر جھکا لیا اور مجھ سے صلح وتصفیہ کر لیا۔

میری عزیز بہنو! میں اپنے گھر میں اپنے بچوں کے ساتھ رہنے پر خوش ہوں، میرے مشکل دن گزر چکے ہیں۔ میری اب یہی کوشش ہوتی ہے کہ حتی الوسع اپنے خاوند کو راضی رکھوں، اس کے کھانے پینے، لباس اور راحت وآرام کا خیال رکھوں۔

مجھے افسوس ہے کہ میرا پہلا طرز عمل درست نہ تھا، مجھے اپنے سابقہ رویہ پر سخت ندامت ہے، میں اس کی تلافی کے لیے خاوند کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرتی ہوں۔ نوافل اور استغفار کا کثرت سے اہتمام کرتی ہوں، میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اتنی توفیق دے کہ

۱۔ الطلاق: ۱/۶۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنی خدمت ومحبت سے اپنے خاوند کا دل جیت لوں۔ فی الحقیقت وہ ایک اچھا آدمی ہے۔ طلاق کے بعد دوران عدت اپنے خاوند کے ساتھ رہنے کے قرآنی حکم پر عمل کرنے کا خوش گوار نتیجہ یہ نکلا کہ میرے خاوند نے میرے ساتھ بول چال شروع کر دی۔ آہستہ آہستہ ہم ایک دوسرے کے قریب ہونے لگے اور ایک دوسرے کو خوش رکھنے لگے، ایک ہی ماہ بعد میرا گھر سکون اور محبت والفت کا گہوارہ بن گیا، میرے خاوند نے طلاق سے رجوع کر لیا، اس کے اس اقدام نے میری مسرتوں میں بے پناہ اضافہ کر دیا، میری دعائیں رنگ لائیں اور قرآن کی برکت سے میری زندگی، میرا گھر، میرے بچے اور میرا خاندان ایک بہت بڑے المیے سے بچ گئے، میرے بچے بھٹکنے اور نفسیاتی مریض بننے سے محفوظ رہے۔

میں اپنی بہنوں سے التماس کرتی ہوں کہ اگر کسی بہن کو خدانخواستہ ایسی صورت حال سے دوچار ہونا پڑے تو وہ گھر سے نہ نکلے، اپنی عزت نفس اور انانیت کو ترجیح نہ دے، بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکیمانہ حکم کو ترجیح دے اور عورتیں ایسے مواقع پر اپنی عزت وانا کا بھرم رکھنے کے لیے نہ سوچیں بلکہ اللہ کے حکم کی تعمیل ہی کو اپنی عزت خیال کریں، اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کر کے خود ہی اپنا گھر برباد کر لینا کہاں کی دانش مندی ہے؟[1]

عائلی معاملات مشاورت سے حل کرنا:

فرصت نکال کر گھر میں ایسی مجالس منعقد کریں، جس میں گھریلو اصلاح، یا گھر کے متعلقہ امور کے متعلق باہمی مشاورت کا اہتمام ہو اور گھر کے تمام افراد کو جمع کر کے ان کی آراء حاصل کریں، پھر کوئی فیصلہ کرنا ہو تو تمام آراء کو مدنظر رکھ کر ایسا فیصلہ کیجیے جس سے تمام اہل خانہ متفق ہوں۔ یوں گھر کے افراد میں محبت ومودت بھی بڑھے گی اور مشکل سے مشکل کام بھی اتحاد و یگانگت سے باآسانی پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا، کیونکہ باہمی مشاورت اہل ایمان کا خاصہ ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

۱۔ ماخوذ از قرآن پر عمل، تالیف سمیہ رمضان، مترجم محمد ظہیر الدین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ﴾[1]

''اور ان کا ہر کام باہمی مشاورت سے طے پاتا ہے۔''

لہٰذا گھر کے محل وقوع کا مسئلہ ہو، رہائش کی منتقلی کا معاملہ ہو، لڑکے یا لڑکی کے شادی بیاہ کا پروگرام ہو، گھر کے اخراجات گھٹانے یا بڑھانے کا معاملہ، عقیقہ وغیرہ کا اہتمام کرنا ہے، یا کسی رشتہ دار کے ہاں کسی تقریب و دعوت میں شرکت کرنی ہے تو کوشش کریں کہ ایسے معاملات باہمی مشاورت اور آپس کی رضامندی سے طے کریں، زبردستی اپنی ذاتی رائے نہ ٹھونسیں کیونکہ زبردستی اور بے جا دباؤ سے اہل خانہ کے مزاج میں تلخی آتی ہے اور گھر کے افراد احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں، نیز اپنے مسائل کے خیر و شر کا پتا لگانے کے لیے والدین سے مراجعت ضرور کریں، کیونکہ وہ معاشرے کی پیچیدگیوں اور مسائل کے متعلق وسیع تجربہ اور کافی معلومات رکھتے ہیں، پھر والدین سے مشاورت کی صورت میں ان کی دعائیں اور رضامندی بھی آپ کے ساتھ ہوگی، جس سے آپ کے مسائل مزید آسان اور حل طلب ہوں گے، نیز بچوں سے مشاورت اور کسی مسئلہ میں ان کی پسند ناپسند کی جاننا ان کی حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔

اولاد کے سامنے نجی اختلافات چھیڑنا:

خاوند بیوی کے ذاتی اختلافات، نجی جھگڑے اور گھریلو پریشانیاں بچوں کے سامنے ذکر نہ کریں، بلکہ علیحدہ مجالس میں ان کا تصفیہ کریں، کیونکہ تمھاری روز مرہ کی لڑائیاں، آپس کی بے مقصد نوک جھونک اور مار دھاڑ بچوں کو ذہنی مریض بنا سکتی ہے، تمھارے یہ اختلافات انھیں احساس محرومی اور ڈپریشن کے خوفناک مرض میں مبتلا کر سکتے ہیں اور بڑے ہو کر وہ بھی ان عادات بد کا شکار ہو سکتے ہیں، نیز تمھارے اس غیر شائستہ اور غیر مہذب رویے سے دل برداشتہ اور بدظن بھی ہو سکتے ہیں، پھر جو والدین یہ غیر شائستہ رویہ نہیں چھوڑتے ایسے

۱۔ الشوریٰ: ۳۸/۴۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کی اولاد بڑی ہو کر منہ پھٹ، بد زبان اور آوارہ ہو جاتی ہے اور والدین کی عزت وتکریم بھی نہیں کرتی، لہٰذا اگر میاں بیوی کے ذاتی اختلافات ہوں بھی تو بچوں کے سن شعور میں داخل ہونے سے قبل ان کا خاتمہ کرلیں یا اپنی ذات تک محدود رکھیں اور ان جراثیم کو اولاد تک نہ پہنچائیں، بلکہ کوئی ذاتی اختلاف بچوں کے سامنے آنے ہی نہ دیں، آپ کا یہ عمل بچوں کی تربیت واخلاق پر اچھے اثرات چھوڑے گا اور تمھاری عزت وتکریم میں اضافے کا سبب ہوگا۔

فسادی لوگوں کو گھر آنے سے روکنا:

شریر، بے دین، ملحد اور فسادی لوگوں کو گھروں میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں، بلکہ ہمت اور حوصلہ کر کے انھیں گھروں سے نکال دیں اور ایسے لوگوں پر گھر کے دروازے ہمیشہ کے لیے بند کر دیں، اس سے گھر امن وسکون کا گہوارہ بن جائیں گے اور بہت سے گھریلو فسادات اپنی موت آپ مر جائیں گے، کیونکہ ایسے لوگوں کی مثال بھٹی میں پھونکنے والے کی ہے اور بھٹی میں پھونکنے والا یا گھر جلا دے گا، یا کپڑے جھلسا دے گا اور یا اس کی بدبو سوہان روح بنی رہے گی۔ نیز نبی ﷺ کا واضح فرمان ہے کہ برا ساتھی تمھارے لیے سراسر نقصان ہی ہے اور اس سے کبھی خیر کی امید نہیں کی جا سکتی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''برے دوست کی مثال لوہار کی دھونکنی کی طرح ہے اور لوہار کی دھونکنی تیرا گھر یا کپڑے جلا دے گی یا اس سے تو انتہائی بدبو پائے گا۔''[1]

بعینہٖ برے اور مفسد دوست تمھارے گھر کا ماحول تباہ کر دیں گے اور ان سے نشست وبرخاست تمھارے اہل خانہ پر برے اثرات چھوڑے گا، پھر کتنے ہی گھر ہیں جن کی باہمی دشمنی، گھریلو فسادات اور خاوند بیوی کے تناؤ میں مرکزی کردار ایسے ہی کمینہ خصلت فسادی اور چغل خور لوگ ہوتے ہیں جو میاں بیوی کو ایک دوسرے کے خلاف اکساتے اور اولاد کو والدین کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔ ایسے افراد کی موجودگی میں گھر جہنم کدے بن جاتے ہیں

۱۔ صحیح بخاری: ۲۱۰۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور گھر کے افراد ہمیشہ اضطراب و بے چینی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس لیے گھر کی اصلاح، باہمی مودت، گھریلو سکون اور اولاد کی اچھی تربیت کے لیے ایسے دوستوں، ہمسائیوں اور تعلق داروں سے کنارہ کشی لازم ہے۔

پھر عورت بھی ایسے لوگوں سے نجات دلانے میں برابر کی ذمہ دار ہے اور ایسی سہیلیاں یا تعلق دار جن کی آمد سے میاں بیوی میں منافرت اور کشیدگی بڑھے یا وہ گھر کے ماحول کی خرابی کا باعث ہوں تو ان سے تعلقات ضرور منقطع کرے، عورتوں کو یہ خاص تاکید وتلقین بھی ہے۔

سیدنا عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

«أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَآئِكُمْ حَقًّا، وَ لِنِسَآئِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَآئِكُمْ فَلَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ، وَلَا يَأْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ، أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوْا إِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ»[1]

''خبردار! بلاشبہ تمھاری بیویوں پر تمھارے کچھ حقوق ہیں اور تم پر تمھاری بیویوں کے کچھ حقوق ہیں، تمھارے بیویوں پر تمھارے حقوق یہ ہیں کہ وہ تمھارے بستر ایسے لوگوں سے نہ روندیں جنھیں تم ناپسند کرتے ہو اور تمھارے گھر میں تمھارے ناپسندیدہ افراد کو اجازت نہ دیں اور تمھارے ذمے ان کے حقوق یہ ہیں کہ تم انھیں اچھا کھلاؤ اور اچھا پہناؤ۔''

اور صحیح مسلم میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ جامع ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جآء فی حق المرأة علی زوجها: ۱۱۶۳۔ سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب حق المرأة علی الزوج: ۱۸۵۱، حسن۔ سلیمان بن عمرو بن احوص صدوق راوی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَّا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ»[1]

''اور بیویوں پر تمھارا حق یہ ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو تمھارے بستروں پر نہ آنے دیں جنھیں تم ناپسند کرتے ہو اور اگر وہ ایسا کریں تو انھیں معمولی مار مارو۔''

فوائد:

1. امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کا راجح مفہوم یہ ہے کہ عورتیں کسی ایسے شخص کو گھر میں داخل ہونے اور مجلس نشینی کی اجازت نہ دیں، جسے خاوند ناپسند کرتے ہیں خواہ اجازت حاصل کردہ شخص اجنبی مرد و عورت ہو یا عورت کا کوئی محرم رشتہ دار، یہ ممانعت تمام افراد کو شامل ہے اور فقہاء نے اس سے یہ اصول کشید کیا ہے کہ عورت کسی مرد، عورت یا محرم رشتہ دار کو صرف اس وقت اجازت دے سکتی ہے جب اسے معلوم و یقین ہو کہ اس کی آمد خاوند کے لیے ناگوار نہیں اور جس کی آمد پر خاوند ناراض ہو اسے گھر میں داخلے کی اجازت دینا عورت کے لیے ناجائز ہے، کیونکہ حقیقت میں کسی بھی مالک مکان کے مکان میں اس کی اجازت اور رضا کے بغیر داخلہ حرام ہے، جب تک اس کی رضا مندی کا یقین اور اس کی اجازت حاصل نہ ہو، اس کے گھر میں داخل ہونا جائز نہیں۔
2. مرد کا تادیب اور تربیت کی غرض سے بیوی کو مارنا جائز و مباح ہے۔[2]
3. خاوند اور بیوی دونوں ایسے افراد کو گھر میں نہ لائیں جس سے دونوں میں دوری بڑھتی اور منافرت پیدا ہوتی ہو، بلکہ ایک دوسرے کی پسند، ناپسند کو ملحوظ رکھیں اور مرد و عورت

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ: ۱۲۱۸۔
۲۔ شرح النووی: ۸/ ۱۸٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایسے رشتہ دار جو گھر کے معاملات کو بگاڑنے، میاں بیوی کے درمیان خلیج حائل کرنے اور بچوں کی تربیت اور عادات خراب کرنے میں کوشاں ہیں، ان پر گھر کے دروازے بند کر دیجیے، ایسے حالات میں خاموشی اور مداہنت زہر قاتل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل پنجم

دینی کتب مثالی گھر کی زینت

گھر میں اسلامی کتب پر مشتمل لائبریری کا اہتمام ضرور کیجیے اور عقائد، فقہی مسائل، اصلاح وتربیت، نماز، زکوٰۃ، حج، حقوق المسلمین، حقوق زوجین، حقوق والدین، سیرت نبوی، تاریخ اسلام کے متعلق کتب خرید کر لائبریری کی زینت ضرور بنائیں، خود بھی انھیں پڑھنے کا معمول بنائیں اور گھر کے افراد کو بھی ان کتب کے مطالعہ کی ترغیب دیں، نیز کتب بینی کی اہمیت اجاگر کریں اور عقائد اسلامیہ کے متعلق میسر کتب کی افادیت پر روشنی ضرور ڈالیں، آپ کی اس کاوش سے آپ کا گھر اسلامی ماحول پیش کرے گا اور معمولی محنت سے آپ بہت عمدہ نتائج حاصل کرسکیں گے، پھر کوشش کر کے ایسی کتب کا انتخاب کریں جو موضوع اور ضعیف احادیث سے پاک اور احادیث صحیحہ پر مشتمل ہوں۔

ممکن ہو تو درج ذیل کتب کو گھر کی زینت ضرور بنائیں:

۱۔ تفسیر القرآن الکریم۔ دارالاندلس، فضیلۃ الاستاذ حافظ عبدالسلام بھٹوی حفظہ اللہ۔

۲۔ تفسیر ابن کثیر از مکتبہ اسلامیہ بتحقیق محقق شہیر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ۔

۳۔ تفسیر احسن البیان، دارالسلام مصنفہ فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ۔

۴۔ قرآن مترجم، دارالاندلس، مترجم فضیلۃ الاستاذ حافظ عبدالسلام بھٹوی حفظہ اللہ۔

۵۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداود، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ مترجم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ سیرت کے موضوع پر البدایہ والنہایہ، الرحیق المختوم اور سیرت کے سچے موتی اچھی کتابیں ہیں۔

۷۔ عقائد پر شرح عقیدہ طحاویہ، شرح عقیدہ واسطیہ، ہدایۃ المستفید شرح کتاب التوحید کا انتخاب ضرور کیجیے، اس کے علاوہ فقہی مسائل، نماز، زکوۃ، روزہ، حج وعمرہ اور طہارت کے موضوع پر لکھی گئی کتب کا اہتمام بھی ضرور کریں۔

ممکن ہو تو پڑوسیوں، محلے داروں اور عزیز و اقارب کو پڑھنے کے لیے عاریتاً یا تحفتاً کتب دیں، آپ کے اس عمل سے کوئی عقیدۂ توحید اختیار کر لے، نماز کا پابند ہو جائے یا گناہوں والی زندگی سے تائب ہو جائے تو یہ صدقہ جاریہ ہے۔

⌘ سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ» ①

''جس نے کسی نیکی پر رہنمائی کی اس کے لیے اس نیکی کے کرنے والے کے برابر ثواب ہے۔''

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا» ②

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله بمركوب وغيره: ۱۸۹۳۔ سنن أبي داود: ۵۱۲۹۔ جامع ترمذي: ۲۶۷۱۔

۲۔ صحيح مسلم، كتاب العلم، باب من سن سنة حسنة: ۲۶۷۴۔ سنن أبي داود، كتاب السنة، باب من دعا إلى السنة: ۴۶۰۹۔ جامع ترمذي، كتاب العلم، باب فيمن دعا إلى هدى: ۲۶۷۴۔ سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب من سن سنة حسنة: ۲۰۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے ہدایت کی طرف دعوت دی تو اسے اس (ہدایت) کی اتباع کرنے والے کے برابر ثواب ہوگا، یہ اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرے گا اور جس نے گمراہی کی طرف بلایا اسے اس کی اتباع کرنے والے کے برابر گناہ ہوگا اور یہ اس کے گناہوں میں کمی نہیں کرے گا۔''

تقاریر اور تلاوت پر مشتمل کیسٹوں اور سی ڈیز کا اہتمام:

گھر پر کتب لائبریری کے ساتھ علماء کرام اور قراء عظام کی کیسٹیں اور آڈیو سی ڈیز بھی ضرور رکھیں، گھر والوں کو گاہے گاہے عقیدہ و منہج اور فقہی مسائل پر مشتمل تقاریر سنائیں اور گھر پر قراء کرام کی کیسٹیں بھی سنیں، اب تو یہ مزید سہولت موجود ہے کہ کیسٹوں اور سی ڈیز کے ذریعہ آپ تجوید و قراءت سیکھ سکتے اور تلفظ درست کر سکتے ہیں، اس سہولت کے لیے آپ استاذ القراء قاری المقری محمد ادریس عاصم ﷾ اور فضیلۃ الشیخ قاری محترم ابراہیم میر محمدی ﷾ کی تجوید و قراءت پر مشتمل کیسٹیں اور سی ڈیز حاصل کر سکتے ہیں، نیز علماء کی تقاریر اور قراء کرام کی تلاوت سننے کے طریقے کو رواج دینے سے آپ فحش گانوں اور شرکیہ قوالیوں وغیرہ سے نجات حاصل کر لیں گے اور کتاب و سنت کی تائید اور برکت سے اہل خانہ کی اصلاح بھی ہوگی اور گھر پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول بھی ہوگا۔

نوٹ!

وڈیو اور تصاویر والی سی ڈیز خواہ وہ علماء کی تقاریر اور مناظروں پر مشتمل ہوں، انھیں گھر میں داخل کرنا جائز نہیں اور اس خلاف شریعت عمل میں خیر و برکت اور اصلاح کے بجائے گمراہی اور بغاوت کا سامان زیادہ ہے، پھر اس چیز کی اجازت سے اصلاح تو شاید معدودے چند لوگوں کی ہو، لیکن اس آڑ میں گھر پر ٹی وی، سی ڈی پلیئر، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ آنے سے بے حیائی، فحاشی، عریانی اور دیگر خلاف شریعت جو فلمیں، ڈرامے اور جنسی تسکین کے پروگرام چلتے ہیں، الامان والحفیظ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر وڈیو بنانا، بنوانا، دیکھنا، دکھانا، شرعاً ناجائز ہے، خواہ یہ دینی مقصد کے لیے ہی ہو یا دین شکنی کے لیے، ذیل میں ہم استاذ العلماء حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ کا وڈیو سی ڈیز کے متعلق فتویٰ درج کرتے ہیں۔

سوال ہم نے اپنی مسجد میں اسلامی کتب کی لائبریری بنائی ہے اور اس میں آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں بھی ہیں، جن میں جید علماء کرام علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید، مولانا یزدانی اور عبدالرشید ارشد وغیرہ کے مناظروں کی کیسٹیں ہیں، جس کو بعض سلفی بت فروشی کے نام سے تعبیر کرتے ہیں، بیان فرمائیں کیا وہ علماء کرام جنھوں نے اپنی ویڈیو کیسٹیں بنوائی ہیں جب کہ وہ بھی صاحب علم وفضل ہیں اگر یہ شرعی طور پر جائز یا ناجائز ہیں تو کتاب وسنت کی روشنی میں دلائل کے ساتھ جواب ارسال فرمائیں۔

(عبدالقیوم ساہیوال)

جواب ویڈیو کیسٹ تصویر کی بنا پر شرعاً درست نہیں، صحیح بخاری، ص:۸۸۱، ج:۲ میں ہے:

« عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: إِشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ »

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصویریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو دروازے کے پاس کھڑے ہوئے اور داخل نہ ہوئے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے، وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس تکیہ کا کیا حال ہے؟'' میں نے کہا: ''میں نے آپ ﷺ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ ﷺ اس پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان تصویروں کو بنانے والے کو قیامت کے دن عذاب کیا جائے گا اور ان کو کہا جائے گا جو تم نے بنایا تھا اس کو زندہ کرو۔'' اور آپ نے فرمایا: ''جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

رہی یہ بات کہ فلاں صاحب بڑے عالم فاضل تھے اور یہ کام کرتے یا کرواتے تھے تو معلوم ہونا چاہیے کہ دین میں حجت و دلیل کتاب و سنت ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد ﷺ کے علاوہ کسی کا قول یا عمل یا تقریر دین میں حجت و دلیل نہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو کتاب و سنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ [1]

اہل علم و فضل کو مدعو کرنا:

صالحین و اخیار کو گھر پر مدعو کرنا اور انھیں کھانا کھلانا خیر و برکت کا باعث اور بہترین اسلام ہے۔

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا اسلام بہترین ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ» [2]

''کھانا کھلاؤ اور واقف و ناواقف کو سلام کہو۔''

۱۔ احکام و مسائل، از حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ: ۱/ ۵۱۴، ۵۱۵۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الإیمان، باب إطعام الطعام من الإسلام: ۱۲۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان تفاضل الإسلام: ۳۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کیا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا تھا۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کھانے پر گیا تو اس نے روٹی اور شوربا، جس میں کدو اور گوشت کی بوٹیاں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیں اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیالے کے کناروں سے کدو تلاش کرتے تھے۔ انھوں نے بیان کیا: ''اس دن سے میں کدو کو مسلسل پسند کرتا ہوں۔''[1]

کھانے کے بعد میزبان کے لیے دعا کرنا:

کھانے کے بعد میزبان کے لیے خیر و برکت اور رحمت و مغفرت کی دعا کرنا مستحب عمل ہے، اور صالحین و ابرار و اہل علم کی یہ دعائیں میزبان کے لیے خیر و برکت کا باعث ہیں۔

⌘ سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ کو کھانا، کھجور، پنیر اور گھی کا حلوہ پیش کیا، آپ نے اس سے کھایا، پھر کھجور لائی گئی، آپ اسے کھانا شروع ہوئے اور اپنی دو انگلیوں (انگشت شہادت اور درمیانی انگلی) کے درمیان گٹھلیاں رکھ کر پھینکنے لگے، بعد ازاں مشروب لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا اور اس شخص کو دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب تھا۔ پھر میرے والد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام پکڑ لی اور عرض کیا: ''اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَا رَزَقْتَهُمْ ، فَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ»[2]

۱۔ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب الخیاط : ۲۰۹۲۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب جواز أکل المرق : ۲۰۴۱۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب استحباب وضع النوی خارج التمر:۲۰۴۲۔ سنن أبی داود، کتاب الأشربة، باب فی النفخ فی الشراب : ۳۷۲۹۔جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء الضیف : ۳۵۷۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! ان کے لیے ان کے رزق میں برکت ڈال، ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر۔''

فوائد:

① فاضل شخص سے دعا کروانا اور مہمان کی میزبان کے لیے فراخیٔ رزق، مغفرت اور رحمت کی دعا کرنا مستحب عمل ہے نیز آپ ﷺ نے اس دعا میں دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں جمع کر دی ہیں۔ [1]

② میزبان کے لیے درج ذیل دعا کرنا بھی مسنون و مستحب ہے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، اس نے روٹی اور زیتون کا تیل پیش کیا، آپ ﷺ نے وہ کھایا اور یہ دعا دی:

«أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ» [2]

''تمھارے پاس روزہ دار افطار کریں، نیک لوگ تمھارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمھارے لیے رحمت کی دعا کریں۔''

نیز صالحین وابرار کا گھر میں آنا نورانیت کا باعث ہے، پھر ان کی گفتگو، ان سے سوالات اور مباحثہ دینی امور سے واقفیت کے لیے بے حد مفید ہے، کیونکہ ان کی مثال عطر فروش کی طرح ہے کہ یا تو وہ تجھے عطر تحفتاً دے دے گا، یا تو اس سے خریدے گا یا کم از کم تو اس کی خوشبو ضرور حاصل کرے گا اور ان کی مجالس میں بچوں، بھائیوں اور بزرگوں کو بٹھانا

۱۔ شرح النووی: ۲۲۶/۱۳۔ تحفة الاحوذی: ۲۰/۱۰۔

۲۔ سنن أبی داود، کتاب الأطعمة، باب فی الدعآء لرب الطعام إذا أکل عنده: ۳۸۵٤۔ صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پس پردہ عورتوں کی نشست کا انعقاد کرنا ان تمام افراد کی تربیت کے لیے نہایت موزوں ہے، پھر جب آپ گھر میں اچھے اور صالح لوگوں کو داخل کریں گے تو شیطان گھر میں داخل ہونے اور تخریب کاری سے از خود باز آ جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

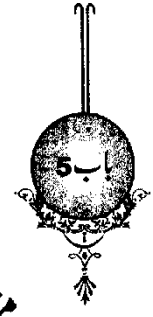

مثالی گھر اور مراحل تربیت

۱۔ فارغ اوقات گھر پر گزاریں

۲۔ بچوں کے معمولات پر نظر رکھنا

۳۔ بچوں کی تربیت

۴۔ گھر کے معمولات اور نظام الاوقات

۵۔ گھر کی بات گھر میں رہے!

۶۔ محبت ومودت کا کردار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَأَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ فَإِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ »

[صحيح مسلم، كتاب القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة : ٢٦٥٨]

''ہر انسان کو اس کی والدہ فطرت پر جنتی ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں، اور اگر وہ مسلمان ہوئے تو بچہ مسلمان ہوتا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثالی گھر اور مراحل تربیت

گھر میں تنہا رات نہ گزاریں، کیونکہ تنہائی میں وحشت، دہشت اور کئی نقصانات ہیں، مثلاً اکیلے شخص پر حملہ آور ہونا دشمن کے لیے آسان ہے، تنہا شخص کی موجودگی میں چور کو شہ ملتی ہے اور وہ اپنے خطرناک عزائم میں کامیاب ہوسکتا ہے یا اچانک بیمار پڑنے کی صورت میں خوف ناک نتائج (موت یا بیماری کی شدت کا بڑھنا) کا سامنا کر سکتے ہیں، اس کے برعکس آپ گھر کے افراد یا کسی دوست اور عزیز کے ساتھ سوتے ہیں تو ان کی رفاقت سے آپ دشمن کے عزائم، چور کی تدبیر اور اچانک بیمار پڑنے کی صورت میں بیماری کی شدت وغیرہ سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہ بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَحْدَةِ أَنْ يَّبِيْتَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ أَوْ يُسَافِرَ وَحْدَهُ»[1]

”بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہائی سے یعنی تنہا رات گزارنے اور اکیلے سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

۱۔ مسند أحمد: ۲/ ۹۱، صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

فارغ اوقات گھر پر گزاریں

کوشش کریں کہ ڈیوٹی، دکان، تجارت اور دفتری اوقات سے فراغت کے بعد فارغ وقت گھر پر گزاریں اور گھر کے معاملات میں دلچسپی لیں اور یہ جانچیں کہ گھر کے افراد سے کیسے لوگوں کے تعلقات ہیں، بچوں اور اہل خانہ کی دین اسلام سے وابستگی کیسی ہے، نمازوں کی پابندی اور تلاوت قرآن کے معمولات کیا ہیں اور بچوں کے دوست اور قریبی تعلق دار کس سوسائٹی کے حامل ہیں۔ یاد رکھیں! اس بارے میں آپ کی چشم پوشی اور غفلت نہایت مہلک ثابت ہوسکتی ہے، لہٰذا فارغ اوقات میں نائٹ کلبوں، سینماؤں، مہنگے ہوٹلوں کی زینت بننے اور دنیا کی طلب میں دیوانہ بننے کی بجائے دن کے کچھ فارغ اوقات اہل خانہ کے ساتھ ضرور گزاریں اور اللہ تعالیٰ نے گھر کا سرپرست ہونے کے ناتے جو آپ کو ذمہ داری سونپی ہے اس کا ادراک کریں۔ آپ کی گھریلو معاملات میں دلچسپی اور نگرانی اہل خانہ اور اولاد کی اصلاح کے لیے بے حد مفید اور اہل خانہ اور بچوں کو برے مصاحبوں، بے دین اور آوارہ لوگوں سے نجات دلاسکتی ہے، اس کے برعکس آپ کی دائمی بے پروائی اور بے حسی آپ کی خوشحال زندگی کو تباہی و بربادی سے دوچار کرسکتی ہے اور تمام عمر کف افسوس ملنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطورِ عبرت ہم ایک درد انگیز اور عظیم سانحہ بیان کرتے ہیں جو آپ کو ذمہ داری اور اہل خانہ واولاد کی بہترین تربیت کا احساس دلانے کے لیے کافی ہے:

قاتل کون؟ (ایک دردناک روداد):

ارب پتی بزنس مین احمد کے فون کی گھنٹی بجی، وہ فائیو سٹار ہوٹل کی لابی میں بیٹھا ہوا تھا، نگاہ تک نظر آنے والے بحر متوسط کے نیلگوں پانی پر نظریں جماتے ہوئے اس نے فون کان سے لگایا، دوسری طرف سے اس کا بڑا بھائی بات کر رہا تھا۔ وہ بے تابانہ انداز میں کہہ رہا تھا، بھائی فوراً پہنچو ایک خوف ناک حادثہ ہوا، بس میں اس سے زیادہ نہیں بتا سکتا، ہرگز دیر نہ کریں۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی ان کے بڑے بھائی نے فون بند کر دیا، اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے، اس نے بڑے بھائی سے فون پر رابطہ کرنے کی بار بار کوشش کی، لیکن کامیابی نہ ہوئی، پھر اپنے گھر فون کیا وہاں بھی کسی نے فون نہ سنا۔

اب تو مارے پریشانی کے اس کا برا حال ہو گیا، پھر فوراً وہ قاہرہ کی طرف روانہ ہو گیا، جہاز اپنی رفتار سے منزل کی طرف پرواز کر رہا تھا، لیکن اس کے خیالات میں طوفان کی سی ہل چل مچی ہوئی تھی۔

آج وہ اپنے وقت کا کامیاب بزنس مین تھا، ابھی کچھ ہی دیر پہلے جب اس نے اپنی صورت آئینے میں دیکھی تھی تب اسے اپنا چہرہ بہت بوڑھا بوڑھا لگا تھا۔ وہ پکار اٹھا تھا، اُف! یہ میرا چہرہ ہے، سر میں کتنے بال سفید آ گئے ہیں، بلکہ اب تو سفید بال کثرت سے ہیں، سیاہ تو کم رہ گئے ہیں۔ اُف! خدایا میری جوانی کہاں چلی گئی، پہلے میرا چہرہ کتنا خوبصورت تھا، پررونق تھا۔ ساحل سمندر کی طرف نظریں جماتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا، کتنا خوبصورت ہے یہ منظر، یہ نیلگوں پانی جو ساحل کی طرف زور وشور سے آتا ہے، پھر لوٹ جاتا ہے اور یہ بادل تیرتے ہوئے آتے ہیں، نیلے آسمان پر چھا جاتے ہیں، نہ شدید گرمی نہ سردی، موسم کس قدر خوشگوار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سوچتے ہوئے وہ چائے پینے لگا، ایسے میں اسے اپنی زندگی کا گزرا ہوا ایک ایک لمحہ یاد آنے لگا۔ سوچ کا دھارا اسے سمندر کی موجوں کے ساتھ بہائے لیے جا رہا تھا، کتنے خوبصورت بادل ہیں، کبھی رکتے ہی نہیں.....اور میری زندگی.....میری زندگی بھی تو نہیں رکتی، مسلسل جدوجہد اور کوشش والی زندگی، کہیں نہ رکنے والی یہ ساری زندگی مسلسل کوشش میں تو گزر گئی، مال وجاہ کی تلاش میں بیت گئی، میں نے زندگی میں کتنے سفر کیے بالکل ان بادلوں کی طرح جن کی کوئی منزل نہیں، کبھی کسی جگہ کبھی کسی ملک میں، آج وہاں نمائش لگی ہے، آج یورپ میں کاروباری میٹنگ ہے، تو کل عرب ممالک میں۔ ایک ہی منزل، ایک ہی خواہش..... یہ کہ میں دنیا کا کامیاب بزنس مین بن جاؤں، دنیا کے صرف چند امیر ترین لوگوں میں میرا نام ہو، میں ارب پتی کہلاؤں، اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اس نے کتنی محنت کی، کتنا وقت بیرون ملک گزارا۔ ذہن میں ایک خیال آیا، بھلا تمھاری کتنی راتیں بیوی بچوں کے ساتھ گزری ہوں گی؟ اور کتنی فائیو سٹار ہوٹل میں؟ یقیناً جو وقت میں نے بیوی بچے کے بغیر گزارا ہے وہ میری زندگی کا بڑا حصہ ہے..... بلا شبہ میں نے بہت دولت جمع کر لی، بڑا معروف بزنس مین بن گیا، میری خوبصورت سی بیوی اور بیٹا..... اب تو بیٹا جوان ہو گیا ہے، میری ساری جائیداد کا اکلوتا وارث۔ کاش! ان لمحات میں میری بیوی اور میرا بیٹا میرے ساتھ ہوتے۔ میں نے ان پر بڑا ظلم کیا، بہت ہی کم وقت ان کے ساتھ گزارا، بس کاروبار میں الجھا رہا، مسلسل میٹنگیں، مختلف ممالک کے سفر لیکن اب میں ارب پتی بن گیا ہوں، آخر اب ان سب مصروفیات کی کیا ضرورت ہے؟ یہ دولت آخر میرے کیا کام آئے گی؟ میں اپنی بیوی کا نہیں، بچے کا نہیں، کیا میں ان کے ساتھ ظلم نہیں کرتا رہا، اب جب کہ میں اس مسلسل محنت سے تھک گیا ہوں.....تو میں کیوں نہ زیادہ وقت بیوی اور بیٹے کو دوں۔ بیٹا تو اب غالباً انجینئرنگ کے آخری سال میں ہے، میری اس سے آخری ملاقات کچھ عرصہ پہلے ہوئی تھی، وہ بھی بس تھوڑی دیر کے لیے .....بس یہ بات ہے کہ وہ انجینئرنگ یونیورسٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا طالب علم ہے۔ بس احمد! ہر چیز کی ایک انتہا ہے، مجھے فوری طور پر قاہرہ پہنچنا ہے، نہ جانے بڑے بھائی کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا ہے، خیر کوئی بات نہیں، وہ تو معلوم ہو ہی جائے گا، اس کا مسئلہ تو میں چٹکی بجاتے ہی حل کر دوں گا۔

پھر وہ تصورات کے دوش پر سوار اپنے گھر پہنچ گیا..... وہاں پہنچتے ہی وہ ان کے درمیان بیٹھ گیا، جلد ہی اسے محسوس ہو گیا، وہ تو جہاز میں بیٹھا ہے اور جہاز اسے قاہرہ کی طرف لے جا رہا ہے۔

آخر جہاز قاہرہ کے ایئر پورٹ پر اترا، اس کا بھائی بے چینی کے عالم میں اس کا انتظار کر رہا تھا، اس کا چہرہ اترا ہوا تھا اور آنکھیں پتھرائی پتھرائی لگ رہی تھیں، دونوں تیزی سے ایک دوسرے کی طرف بڑھے، معانقہ کیا۔

''ہاں بھائی..... جلدی بتاؤ..... کیا بات ہے؟ اس نے بے قرار ہو کر پوچھا: وہ بھائی..... بھابی..... بھابی بڑا بھائی بس اتنا کہہ سکا۔''

کیا ہوا میری بیوی کو..... اگر وہ بیمار ہو گئی ہے تو اسے یورپ بھجوا دیتے، تو نے ایسا کیوں نہ کیا؟

اس لیے کہ اس کی ضرورت نہ پڑی..... اور پھر یہاں بھی تو قابل ترین ڈاکٹر ہیں اسے ہوا کیا؟

بھائی! تمھیں پہلے میرے ساتھ میرے گھر چلنا پڑے گا، وہیں تمھیں سب کچھ بتاؤں گا۔

لیکن یہیں کیوں نہیں؟

آپ کو معلوم نہیں..... پہلے میری بات سن لیں۔ اچھا چلو اس نے جھلا کر کہا: پھر وہ اس کے ساتھ اس کے گھر کی طرف روانہ ہوا، بڑے بھائی سے ملاقات کئی سال بعد ہوئی تھی، کاروباری مصروفیات اسے کب دم لینے دیتی تھیں؟ وہ تو مسلسل سفر میں رہتا تھا، راستے میں وہ اپنے بھائی سے کہتا رہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جانتا ہوں، میں نے ان دونوں کے ساتھ بہت زیادتیاں کی ہیں، میری بیوی اور میرا بیٹا شاید دونوں مجھ سے بہت زیادہ ناراض ہوں، لیکن تم فکر نہ کرو، میں انھیں منا لوں گا۔ ان سے معافی مانگوں گا، بہت وقت گزار لیا، کاروباری مصروفیات میں، اب میں ان کے ساتھ رہا کروں گا، ان سے خوب باتیں کیا کروں گا۔ مامون کے ساتھ گپ شب لگایا کروں گا، اس کی پڑھائی کے متعلق گفتگو، کالج کی مصروفیات کے بارے میں باتیں کیا کروں گا، پھر ایک دن میں، ہاں میں ایک دن اس سے کہہ دوں گا..... اب تم میری کمپنی کے جنرل مینجر ہو، میں اب بہت تھک گیا ہوں، تم ہی یہ سب سنبھالو..... میں تمھاری ماں کے ساتھ رہا کروں گا، میری طرح سفر پر سفر اب تم کیا کرو گے، میں جاتے ہی مامون کو خوب پیار کروں گا..... اسے اپنے سینے سے لگاؤں گا۔

بھائی..... گھر آ گیا۔

اس نے بڑے بھائی کی آواز سنی تو جیسے گہری نیند سے چونکا، بھائی کے گھر پر نظر پڑتے ہی وہ بری طرح ہل کر رہ گیا، اس کا بھائی کوئی دولت مند آدمی نہ تھا، ایک مقامی سکول میں ٹیچر تھا، معمولی سی تنخواہ تھی اس کی، وہ اس کے بارے میں جانتا تھا، لیکن اس کے باوجود اس نے اپنے بھائی کی کبھی مدد کرنے کی کوشش نہیں کی تھی، کبھی اس کے حالات کے بارے میں غور وفکر نہیں کیا تھا، وہ کن حالات میں زندگی بسر کر رہا تھا، اس کے پاس تو رہنے کے لیے ایک اچھا گھر بھی نہیں ہے، ایسا کوئی خیال اگر کبھی آیا بھی تو اس نے یہ کہہ کر سر کو جھٹک دیا: پتا نہیں بھائی میری مدد لینا پسند کرے گا بھی یا نہیں، کہیں وہ بگڑ نہ جائے یہ نہ خیال کر بیٹھے کہ چھوٹا بھائی اپنی دولت کے بل پر اس کی غربت کا مذاق اڑا رہا ہے، ایسا سوچتے ہی مدد کرنے کا خیال تک اس کے دماغ سے نکل گیا، لیکن آج اسے گھر پر نظر پڑتے ہی اس نے محسوس کیا۔

اُف خدایا! میں نے آخر اپنے بھائی کی مدد کیوں نہ کی؟ آخر یہ میرا بڑا بھائی ہے، باپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مانند، اس کا یہ گھر میری امداد کا کتنا محتاج ہے، اس کی بیوی، اس کی اولاد..... آخر میں ان کا چچا ہوں، میری اربوں کی جائیداد اور بنک بیلنس کس کام آئے گا، میرا بھائی پائی پائی کا محتاج، میں اربوں کا مالک، میں جن ہوٹلوں میں ٹھہرتا ہوں ان کا ایک رات کا کرایہ کئی ہزار ڈالر اور بے شمار ڈالرز تو میں صرف بیروں کو ٹپ میں دے دیتا ہوں، کیا بڑا بھائی ان بیروں جتنا بھی حق نہیں رکھتا..... افسوس میں کہاں بھٹکتا رہا ہوں۔

یہ خیالات گھر پر نظر پڑتے ہی چشم زدن میں اس کے دماغ میں گھوم گئے، ایسے میں اسے بھائی کی آواز سنائی دی:

آیئے بھائی.....!

وہ اسے اندر کمرے میں لے آیا، اسے چار پائی پر بٹھایا اور کمرے کا دروازہ بند کر لیا، پھر گنگ ہو کر بیٹھ گیا، کہو نبیل بھائی! کیا بات ہے تم نے مجھے اس طرح بلایا اور اپنے گھر لے آیا اگر میری بیوی بیمار تھی تو مجھے اس کے پاس لے جانا چاہیے تھا، اس نے بے تاب ہو کر کہا۔

آپ ٹھیک کہتے ہیں، لیکن اب وہ اس دنیا میں نہیں، آخر بھائی نے اسے خبر سنا ہی دی۔

کیا..... کیا کہا..... مم..... میری بیوی..... اب..... اب اس دنیا میں نہیں.....

یہ تم کیا کہہ رہے ہو، وہ چلا اٹھا۔

میں ٹھیک کہہ رہا ہوں..... وہ اب اس دنیا میں نہیں۔

نن نہیں..... لل..... لیکن اسے ہوا کیا..... اگر یہی بات تھی تو مجھے یہاں کیوں لے آئے۔

اس لیے کہ..... اس لیے کہ..... بڑا بھائی کہنے کی ہمت نہیں پا رہا تھا، اب جب کہ وہ مر گئی ہے..... تو تم کچھ کہنے سے ڈر کیوں رہے ہو، کیا اس سے بڑی اندوہ ناک بھی کوئی خبر ہو سکتی ہے۔

ہاں بھائی، وہ بولا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مطلب..... کیا کہا..... یا اس سے بڑی اندوہ ناک خبر بھی کوئی ہے؟ وہ دھک سے رہ گیا، بیوی کی موت کی خبر سن کر اس کی آنکھوں سے پہلے ہی آنسوؤں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا، آخر وہ خبر کیا ہے؟

بھابی کو پولیس پوسٹ مارٹم کے لیے لے گئی ہے۔

کیا کہہ رہے ہو، یہ پولیس درمیان میں کہاں سے ٹپک پڑی..... کیا پوسٹ مارٹم اور مامون کہاں ہے؟ وہ تمھارے ساتھ ائیر پورٹ پر بھی نہیں آیا، کہاں ہے وہ..... کہاں، وہ چلا اٹھا۔

ہاں وہ نہیں آ سکا۔

میں سمجھ گیا، وہ ماں کی وفات سے نڈھال ہو گیا، میرے رب! میرے بیٹے کو حوصلہ عطا فرما، صبر عطا فرما، یہ عظیم صدمہ جھیلنے کی توفیق عطا فرما..... اور تم نے اب تک نہیں بتایا وہ خبر کیا ہے؟

بھائی میں نے سوچا تھا، بھابی کو فوراً دفن کرا دوں لیکن پھر میں نے سوچا، بہتر ہو گا تم ہی اسے اپنے ہاتھوں سے دفن کرو، اس پر الوداعی نظر ڈال لو..... میں سمجھ گیا، تم مجھے یک دم یہ خبر نہیں سنانا چاہتے..... میں کہتا ہوں بتاؤ..... مجھ میں سننے کا حوصلہ ہے۔

نبیل واقعی اپنے اندر بتانے کا حوصلہ نہیں پا رہا تھا۔

بات یہ ہے بھائی..... وہ پھر کہتے کہتے رک گیا۔

ہاں..... بتاؤ..... کیا وہ حادثہ میری بیوی کی موت سے بھی بڑا ہے؟

میں..... میں سننے کے لیے تیار ہوں..... تم بتاؤ۔

آخر اس نے کہا:

احمد میں تمھیں کیسے بتاؤں، کیسے بتاؤں..... تمھارا جگر نہ پھٹ جائے، خبر ایسی ہے کہ دل اور دماغ اب تک ماننے سے قاصر ہیں، مگر یہ ایک حقیقت ہے۔ آج صبح سویرے پولیس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسٹیشن سے فون آیا، پولیس آفیسر مجھے فوری بلا رہا تھا، میں نے بلانے کا سبب پوچھا تو کہنے لگا: جب تم پولیس اسٹیشن آؤ گے تو معلوم ہو جائے گا میں کیوں بلا رہا ہوں۔ آخر میں پولیس اسٹیشن پہنچا وہاں میں نے اسے دیکھا..... کاش میں اسے نہ دیکھتا اور جو میں نے سنا کاش میں نہ سنتا، سننے کے لیے زندہ ہی نہ رہتا، میں نے وہاں تمھارے اکلوتے بیٹے مامون کو دیکھا، اس کے کپڑے خون میں لت پت تھے، اس کے ہاتھ خون سے لتھڑے ہوئے تھے، وہ نہایت ابتر حالت میں تھا، پولیس آفیسر کے سامنے اکڑوں بیٹھا تھا، میرا دل تو دھڑکنا بھول گیا، کلیجہ منہ کو آنے لگا، میں نے پولیس آفیسر سے پوچھا:

''کیا ہوا ہے..... مجھے بتائیں یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔''

پولیس آفیسر نے مجھے دیکھ کر نفرت زدہ انداز میں منہ پھیر لیا۔ ادھر مامون نے مجھے دیکھا تو یک دم اٹھ کر میرے سینے سے لگ گیا، وہ بے اختیار رونے لگا، اس کی آواز بلند ہوتی چلی گی۔

''ہوا کیا ہے، یہ بھی تو بتاؤ۔'' میں نے اس سے پوچھا۔

مگر وہ مسلسل روتا رہا، میں اسے خاموش کراتا رہا، مگر اس کا رونا نہ رکا، تنگ آ کر میں پھر پولیس آفیسر کی طرف مڑا، اس سے التجا کی۔

''آپ ہی بتا دیں، یہ تو بتا نہیں رہا۔''

اب بھی پولیس آفیسر نے لب نہ کھولے، اب میں کبھی مامون سے اور کبھی پولیس آفیسر سے پوچھتا رہا، وہ مسلسل روتے جا رہا تھا اور یہ مسلسل خلا میں تکے جا رہا تھا، آخر چلا اٹھا:

کیوں نہیں بتا دیتے تم..... کیوں نہیں بتا دیتے۔

آخر پولیس آفیسر پھٹ پڑا۔

''تمھارا بھتیجا..... یہ شہزادہ، امیر زادہ، ہیروئن پیتا ہے، اس نے اپنی ماں..... اپنی ماں کو قتل کر دیا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا.....؟؟

نبیل کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہی وہ پوری قوت سے چیخ پڑا، اسے اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی، نہیں.....نہیں.....نہیں، اس نے کہا اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، کتنی ہی دیر وہ روتا رہا، پھر اس نے مشکل سے کہا:

یہ کیسے ممکن ہے، یہ کیسے ہو گیا، افسوس.....میری زندگی برباد ہو گئی، یہ کیسے ہو گیا، ایک بیٹے نے ماں کو کیسے قتل کر دیا؟ اپنی مہربان ترین ماں کو وہ تو اس پر جان دیتی تھی، وہ تو اس کا اکلوتا بیٹا تھا، اس کی آنکھوں کا تارہ، وہ تو اس کے بغیر چند گھنٹے نہیں گزارتی تھی، وہ تو اس کی زندگی کا سہارا تھا، اس کا خواب، اس کا مستقبل تھا، اللہ کے لیے مجھے تفصیل سناؤ۔

تمھارے اکلوتے بیٹے نے کچن سے گوشت کاٹنے والی چھری لی اور اپنی ماں پر پے در پے وار کرتا چلا گیا، یہاں تک کہ اس کی موت واقع ہو گئی، پھر وہ اسی حالت میں چھری سمیت پولیس اسٹیشن پہنچ گیا، اپنا تعارف کرایا اور بتایا کہ وہ اپنی ماں کو قتل کر آیا ہے۔ پولیس آفیسر نے اس کی تلاشی لی، کپڑوں سے ہیروئن کی پڑیا ملی، اس کا میڈیکل چیک اپ کرایا، لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوایا، میڈیکل چیک اپ سے اس کی تصدیق ہو گئی کہ وہ ہیروئن پیتا ہے۔

باپ زور وشور سے رونے لگا، روتے ہوئے کہنے لگا، میری رفیقہ حیات اپنے بیٹے سے اور مجھ سے کتنی محبت کرتی تھی، پھر آخر مامون نے ایسا کیوں کیا؟

نبیل چند لمحے تک دکھی انداز میں اپنے بھائی کی طرف دیکھتا رہا، پھر اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا:

''یہی وہ راز ہے، جس سے اب تک پردہ نہیں اٹھا، کوئی کچھ نہیں جانتا، ایک بیٹے نے اپنی پیاری ماں کو کیوں قتل کر دیا۔ مامون نے تو پھر زبان کھولی ہی نہیں، ممکن ہے جب اس سے تمھاری ملاقات ہو، وہ کچھ بتا دے، اس راز سے پردہ اٹھا دے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے دن پوسٹ مارٹم وغیرہ کی کارروائیوں کے بعد میت کو دفن کر دیا گیا۔ احمد نے اپنے ہاتھوں اپنی بیوی کو قبر میں اتارا۔ اس دوران پولیس والے اور صحافی مسلسل اس سے سوالات کرتے رہے، پورے شہر پر سناٹا سا طاری تھا، کسی عام آدمی کا معاملہ ہوتا تو اخبارات والے چند لائنوں سے زیادہ کی خبر نہ لگاتے، یہاں تو معاملہ تھا ممتاز صنعت کار کا، ایک ارب پتی بزنس مین کا۔ ایک ارب پتی کی بیوی کو اس کے نوجوان بیٹے نے قتل کر دیا تھا، اخبارات کے لیے یہ کوئی معمولی خبر نہیں تھی۔ اخبارات کے پہلے صفحے پر اس خبر کو طرح طرح کی سرخیوں کے ساتھ شائع کیا گیا تھا، ایک اخبار نے تو اپنے خاص ذرائع سے اس حادثے کی تفصیل شائع کی تھی، اس اخبار نے مختلف ماہرین کی آراء کو شامل کیا تھا، ان کے انٹرویو کی روشنی میں کہانی شائع کی تھی۔

ایک اخبار نے یہ بھی لکھا کہ اس حادثے کا سبب کیا ہے؟ ایک پڑھی لکھی فیملی جس کا سربراہ ایک معروف کمپنی کا مالک ہے، ارب پتی ہے، دنیا کے مختلف ممالک میں اس کے کاروبار فیکٹریاں اور بنک بیلنس ہیں، دراصل وہ اپنی فیملی پر توجہ نہ دے سکا۔ ایک سال قبل اس کے بیٹے کو ہیروئن پینے کے جرم میں یونیورسٹی سے نکال دیا گیا تھا، باپ کو تو یہ بھی معلوم نہ ہو سکا۔

احمد نے اس اخبار کی رپورٹوں کو بار بار پڑھا، خود کو ٹٹولا، اس نے محسوس کیا، اس حادثے کا اصل ذمے دار وہ خود ہے، چنانچہ اس نے فیصلہ کیا، وہ اپنے لاڈلے بیٹے سے حوالات میں ملاقات کرے گا، جرم کی تفصیل خود اس سے معلوم کرے گا..... ایسے میں اس نے اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہا:

اے ارب پتی شخص! تمھارا بیٹا یونیورسٹی سے ایک سال پہلے ہیروئن پینے کے جرم میں نکال دیا گیا اور تمھیں پتا تک نہ چلا۔ تمھارا بیٹا نشہ کرتا رہا، تمھیں معلوم نہ ہو سکا۔ تم نے کبھی جاننے کی کوشش نہیں کی، اس کی سوسائٹی کیسی ہے، اس کے دوست کیسے ہیں۔ تم کہاں ہو، کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، یہ مال و دولت جو تم نے جمع کیا ہے، اب تمھارے کس کام آئے گا۔ کیا اتنی دولت تمھارے لیے کافی نہیں تھی کہ اچھے طریقے سے گھر کی دیکھ بھال کر لیتے، اولاد کی تربیت کر سکتے۔ مال و دولت کی کثرت اور دولت کی محبت میں غرق اے انسان! تیرا بیٹا نشے کا عادی بن گیا۔ اس نے اپنی ماں کو قتل کر دیا، ایک بے گناہ عورت کا قتل، مال آیا، فیملی گئی، ماں قتل، بیٹا جیل میں اور تو مسلسل عذاب میں۔

پھر باپ بیٹے کی ملاقات جیل میں ہوئی، وہ منظر بڑا ہی دردناک تھا۔ ہیڈ وارڈن نے دروازہ کھولا، باپ بیٹا آمنے سامنے آئے، کتنے ہی لمحے وہ خاموش کھڑے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ یہ ملاقات کس قدر حسرت ناک تھی، شاید دونوں سوچ رہے تھے..... گفتگو کا آغاز کہاں سے ہو، کیا بات کریں..... دل و دماغ میں طوفان مچل رہے تھے، آخر بیٹے نے اپنی تمام طاقت کو جمع کرتے ہوئے کہا: بیرون ملک سے کب آئے ابو۔ دو دن پہلے، اس نے مشکل سے کہا۔ واپس کب جانا ہے؟ بیٹا بولا، شش..... شاید اس ملاقات کے فوراً بعد، بیٹے نے ایک حسرت بھری نظر اس پر ڈالی پھر رندھے ہوئے گلے کے ساتھ بولا: کہاں جاؤ گے ابو۔ تمھاری ماں کے پاس۔ باپ پھٹ پڑا۔

پھر بند ٹوٹ گئے، دونوں ایک دوسرے سے لپٹ گئے، دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ اس حالت میں بیٹا کہہ رہا تھا، پیارے ابو! مجھے آپ کی آغوش کی ضرورت ہے، مجھے سینے سے لگا لیں، ایک مدت سے میری تمنا تھی، میں آپ کے پاس بیٹھوں، آپ سے باتیں کروں، جب بھی میں نے آپ سے ملنے کی تمنا کی، آپ کو سفر پر پایا، یا آپ اپنی ناختم ہونے والی میٹنگوں میں ہوتے۔ آپ دولت کے پیچھے لگے رہے، مجھے بری سوسائٹی مل گئی، غلط دوست مجھے گھیر بیٹھے، جانتے تھے نا..... موٹی اسامی ہے، وہ شیطان کے پجاری تھے، انھوں نے اپنے گھروں کے دروازے مجھ پر کھول دیے، پھر میں ان کے رنگ میں رنگ گیا۔ اپنا دین، ایمان، اخلاق سب کچھ بھول گیا، ان گھروں میں ہم نے سارے شیطانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کیے، آپ کی بے پناہ دولت ان کاموں کے لیے بہت مفید تھی، میرے دوستوں کو بھی میری نہیں، بلکہ میری دولت کی ضرورت تھی، بس میں گناہوں کی دلدل میں دھنستا چلا گیا۔

یہ کہتے ہوئے، وہ پل بھر کے لیے رکا، اس نے اپنے آنسو صاف کیے پھر کہنے لگا:

ہاں ابو! مجھے اعتراف ہے، میں نے اپنی ماں کو قتل کیا ہے۔ میں مکمل طور پر اپنے ہوش و حواس کھو چکا تھا، ہوش آیا تو سب کچھ ختم ہو چکا تھا، جب میری ماں کے مقدس جسم سے خون کا فوارہ نکلا تو میرے اوپر خوف طاری ہو گیا، پھر جنون طاری ہو گیا اور میں وار کرتا چلا گیا، ہاں! مگر میری ماں ہرگز اس سلوک کی مستحق نہیں تھی۔ ابو میں رونا چاہتا ہوں، آپ کے سینے سے لگ کر..... مجھے رونے دیجیے، ابو مجھے یہاں چھوڑ کر نہ جائیں ..... کاش! اس وقت آپ گھر میں ہوتے تو یہ حادثہ کبھی بھی رونما نہ ہوتا۔

چند لمحوں کے لیے وہ خاموش ہو گیا، باپ بت بنا اس کی باتیں سنتا رہا، وہ سوچ رہا تھا، بیٹے کو کیا جواب دوں، وہ الفاظ کہاں سے لاؤں، جو اسے دلاسا دے سکیں، میں اسے کیا جواب دوں، اس سے کیا سلوک کروں، محبت اور پیار کا، جس نے میری شریک حیات کو، میری پیاری بیوی کو، جو اس کی ماں تھی، جس نے اسے دودھ پلایا تھا، اس کی پرورش کی تھی، جس کے بغیر یہ رہ نہیں سکتا تھا، اسے قتل کر دیا تھا۔

ادھر بیٹا پھر تفصیل سنا رہا تھا، وہ کہہ رہا تھا:

''دو سال پہلے ہیروئن میرے پلے پڑی ..... میرے غلط دوستوں نے کہا: ''اس سے تم اپنے تمام غم اور پریشانیاں بھول جاؤ گے، تمھیں جنسی طاقت ملے گی، سرور، کیف، نشہ اور ایک نئی دنیا ملے گی، مگر جب میں نے اس کو استعمال کیا تو نتیجہ بالکل الٹ نکلا، میں اپنے آپ سے بیزار ہو گیا، مسلسل تھکن اور نیند کے غلبے کا شکار ہو گیا، قوت ارادی ختم ہو گئی، حافظہ کمزور ہو گیا، جسم میں طاقت ختم ہو گئی، اپنے بیگانے کی پہچان ختم ہو گئی، سوچنے کی طاقت نہ رہی۔ میرے تمام دوست جو اس گندے کھیل میں میرے ساتھ تھے، ان کی حالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ سے مختلف نہ تھی۔ انھوں نے تو مجھے اس لیے ہیروئن کے راستے پر ڈالا تھا کہ ان کے لیے بھی ہیروئن خریدسکتا تھا، ان کے حالات یہ تھے کہ اکثر کے کاروبار ختم ہو چکے تھے، ملازم پیشہ اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے، جو کالجوں میں تھے، انھیں کالجوں سے نکال دیا گیا تھا، بس ہم لوگوں کے سامنے لے دے کر ایک ہی ہدف رہ گیا تھا اور وہ ہدف تھا رقم کا حصول۔ ہیروئن خریدنے کے لیے دولت کی ریل پیل جاری رہے اور بس! اور اس کام کے لیے میں ان کے ہاتھ لگ گیا تھا۔"

افسوس.....! میں نے اپنی پیاری ماں کو دھوکا دیا، اس سے رقمیں وصول کرنے کے لیے کتنے جھوٹ بولے، وہ بے چاری تو مجھ پر اندھا اعتماد کرتی تھی، میرے جھوٹ کو سچ سمجھتی رہی، میں نے جب بھی اس سے رقم کا مطالبہ کیا، اس نے انکار نہ کیا، اس طرح میں اسے دھوکے پر دھوکا دیتا رہا، گھر کی چیزیں بھی چراتا رہا، ان چیزوں کو اپنے دوستوں کے ذریعے فروخت کرتا رہا اور اس طرح ملنے والی رقموں سے ہم سب ہیروئن خرید کر پیتے رہے۔ ماں مجھ پر اندھا اعتماد کرتی تھی، وہ میرے ہر جھوٹ کو سچ سمجھتی رہی، لیکن آخر ایک دن حقیقت کھل کر سامنے آ گئی، اسے معلوم ہو گیا کہ میں ان رقوم کا کیا کرتا ہوں، وہ بہت ناراض ہوئی۔

مجھ پر بہت بگڑی، پہلے تو مجھے بہت سمجھایا، جب میں نہ سمجھا تو اس نے مجھے دھمکی دی:

میں تمھارے ابو کو یہ بات بتا دوں گی۔

میں نے اس دھمکی کی بھی کوئی پروا نہ کی، اس نے مجھے کتنے پیار بھرے انداز میں کہا تھا:

تم ہسپتال میں داخل ہو جاؤ، میں وہاں تمھارا علاج کرواؤں گی؟

میں نے انکار کر دیا، وہ سختی سے علاج کرانے کے لیے کہتی رہی، میں انکار کرتا رہا، وقت کے ساتھ میں نشے کا اور زیادہ عادی ہوتا چلا گیا۔

اور وہ میری اصلاح کی کوشش کرتی رہی۔

وہ چند لمحے کے لیے رکا، پھر کہنے لگا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس دن یہ حادثہ ہوا، اس روز مجھے اپنے ساتھیوں کے لیے ہیروئن کی ضرورت تھی، ان کے پاس ہیروئن ختم ہو چکی تھی اور پیسے بھی نہیں تھے، چنانچہ انھوں نے مجھے پیسے لانے کے لیے کہا، میں نے والدہ سے ایک ہزار پاؤنڈ مانگے، میں نے جھوٹ بول کر کہا میری گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے، مگر اسے خوب معلوم تھا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں، لہٰذا رقم دینے سے صاف انکار کر دیا، اس وقت میرے دماغ میں ایک شیطانی خیال آیا، میں نے والدہ سے کہا: دیکھو! اگر تم مجھے رقم نہ دو گی تو میں ابو کو بتاؤں گا، تمھارے کسی شخص سے تعلقات ہیں، والدہ کو یہ سن کر طیش آیا، وہ چلا اٹھی:

''بے شرم! مجھ پر الزام لگاتے ہوئے تمھیں شرم نہیں آتی، میں تمھاری ماں ہوں، اس نے غصہ کی حالت میں میرے منہ پر تھوک دیا۔ اس وقت مجھ پر ہیروئن کا نشہ سوار تھا، اس نے جو میرے منہ پر تھوکا تو مجھ پر دورے کی کیفیت طاری ہو گئی، میں نے نشے کی حالت میں محسوس کیا، جیسے میری ماں کسی غیر مرد کے ساتھ ہے، میرے دماغ میں آیا، ایسی بدکار اور خائن عورت کا اس دنیا میں رہنے کا کوئی جواز نہیں، اب اسے مر جانا چاہیے، یہ موت کی حق دار ہے، اس نے اپنے خاوند سے بے وفائی کی ہے، چنانچہ اس خیال کے زیر اثر میں کچن میں گیا، وہاں گوشت کاٹنے والی چھری موجود تھی، میں نے اس کو اٹھا لیا، تیزی سے باہر آیا، اس وقت بھی ماں غصے کی حالت میں بڑبڑا رہی تھی۔''

ادھر میں چھری ہاتھ میں لہرا کر بولا:

''فوراً ایک ہزار پاؤنڈ نکال! اس نے پھر انکار کیا۔ سخت لہجے میں بولی: ہرگز نہیں دوں گی۔''

بس اس وقت میرے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو گئی، میں نے چھری کا وار اس پر کیا، پھر وار کرتا چلا گیا، وہ چیختی چلاتی رہی، مدد کے لیے پکارتی رہی۔ اس طرح وہ شریف اور پاک باز ماں میرے غلیظ ہاتھوں قتل ہو گئی، بس ابو یہ ہے کل کہانی! بیٹے نے دردناک کہانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم کی، باپ نے نفرت اور غصے کے عالم میں اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، پھر ایک جھٹکے سے اٹھا اور حوالات سے باہر نکل آیا، ہیڈ وارڈن نے حوالات کا دروازہ بند کیا، تو اس لمحے بیٹا پوری قوت سے چلایا:

''ابو..... ابو! میری بات سنیں، مجھے اکیلا نہ چھوڑیں، مجھے ڈر لگ رہا ہے، یہ لوگ مجھے ماریں گے، پھانسی کا پھندا مجھے اپنے سر پر نظر آ رہا ہے۔''

جب باپ نے مڑ کر نہ دیکھا اور کوئی جواب نہ دیا تو وہ پھر پوری قوت سے چلایا، ابو! اس کہانی کے، اس کہانی کے، اس انجام کے اصل ذمہ دار تم ہو، تم..... اس سانحے کی ذمہ داری تم پر ہے، تم ہی ذمے دار ہو، اس طرح نوجوان مامون اپنی یہ کہانی تمام ملاقاتیوں اور صحافیوں کو سناتا رہا، اس سارے معاملے کی ذمہ داری اپنے باپ پر ڈالتا رہا، وہ چلا چلا کر کہتا رہا: اس جرم میں میرا والد برابر کا شریک ہے، پھر سزا صرف مجھے کیوں دی جا رہی ہے، اس نے میری تربیت پر کبھی توجہ نہ دی، سبب تو وہ بنا۔

اور پھر نوجوان پر مقدمہ چلانے کی نوبت ہی نہیں آئی، صرف چند دن میں وہ پاگل ہو گیا، ڈاکٹر حضرات کی رپورٹوں کے بعد اسے پاگل خانے بھجوا دیا گیا، پاگل خانے میں جب کوئی اس کے سامنے آتا وہ اس سے یہی کہتا ہے: اصل ذمے دار تو میرا باپ ہے، میری ماں تو دنیا کی مقدس ترین خاتون تھی۔

قاہرہ میں وقی نام کا محلّہ ہے، اس کے درمیان میں ایک خوبصورت مسجد ہے، قارئین! اگر کبھی آپ کو اس مسجد میں نماز پڑھنے کا اتفاق ہو تو آپ کو وہاں سفید لباس میں ایک شخص نظر آئے گا..... رحل پر قرآن رکھے، تلاوت کر رہا ہو گا، ہر مرتبہ قرآن کے بعد وہ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرتا نظر آئے گا:

''اے اللہ! مجھے معاف کر دے، میری مغفرت فرما دے، میں نے اپنی بیوی اور بیٹے کے حقوق میں کوتاہی کی، اس کے لیے مجھے معاف کر دے۔ آپ جان جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے، یہ شخص تو وہی احمد ہے جس کی کہانی پڑھ کر ہم نے بہت درد محسوس کیا..... جی ہاں! یہ وہی ارب پتی بزنس مین احمد ہے، لیکن اب یہ ارب پتی نہیں رہا، اس نے اپنی تمام جائیداد وقف کر دی ہے۔ ہیروئن کو ختم کرنے والے ایک ادارے کو دے دی ہے اور اپنا ٹھکانا مسجد کو بنا لیا ہے۔ اب یہ نماز، روزہ اور قرآن کی تلاوت میں اپنے شب و روز بسر کرتا ہے۔ اگر کبھی آپ کو اس مسجد میں جانے کا اتفاق ہو جائے تو وہ آپ سے بہت محبت سے ہاتھ ملائے گا، آپ سے تھوڑا سا وقت مانگے گا پھر پوری تفصیل سے آپ کو یہ کہانی سنائے گا۔''

(ضرب طیبہ، شمارہ اگست: 2003 از عبدالمالک مجاہد)

ٹھہریئے، رکیے اور سوچیے، دنیا کی ترقی اور معیار زندگی میں کمال حاصل کرنے کی اندھی دوڑ سے آپ اولاد کو تعلیم و تربیت، دینی عقائد و شریعت کی پابندی اور اچھے دوستوں سے تو محروم نہیں کر رہے، آپ کی بے جا مصروفیت گھر میں شیطانیت کو کھل کھیلنے کا موقع تو نہیں دے رہی۔ خدارا! بچوں کی بہتر تربیت اور گھر والوں کی اسلامی تربیت کو اول حیثیت دیجیے اور انھیں اخلاق بد، عادات سیئہ اور گمراہ کن عقائد و نظریات اور شیطانی حملوں سے بچایئے اور اولاد کی تربیت اسلامی نہج پر کیجیے، اسی میں تمھاری دنیوی و اخروی فلاح اور تمھاری اولاد کی بقا مضمر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6

فصل دوم

بچوں کے معمولات پر نظر رکھنا

گھر کے سرپرست کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے روزانہ کے معمولات اور گھر سے باہر کی روز مرہ کی سرگرمیوں کا جائزہ لے، اس معاملہ میں کڑی نگرانی رکھے اور اس حساس معاملہ میں بے پروائی کا بالکل مظاہرہ نہ کرے، کیونکہ اس مسئلہ میں آپ کی چشم پوشی اور نرمی بچوں کی اخلاقیات و عادات بگاڑ سکتی ہے، لہٰذا درج ذیل امور کا باریک بینی سے جائزہ لیں اور ان پر گہری نظر رکھیں۔

بچوں کے دوست کس قسم کے ہیں؟:

اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کے بچوں کے دوست واحباب کس قسم کے ہیں، وہ بد اخلاق، آوارہ، فلموں ڈراموں کے رسیا اور منشیات کے عادی تو نہیں۔ اگر بچے ایسے دوستوں کے چنگل میں ہیں تو جتنی جلدی ممکن ہو سکے ایسے دوستوں کی صحبت سے انھیں خلاصی دلائیں اور انھیں مہذب، مؤدب، صوم وصلاۃ کے پابند اور بری عادات سے پاک دوستوں سے تعلق داری کی ترغیب دیں اور انھیں معزز ومحترم دوستوں کا ساتھ فراہم کریں۔ اس سے اچھے دوستوں کی عادات وخصائل آپ کی اولاد میں منتقل ہونا شروع ہو جائیں گی اور اخلاقی و دینی تربیت کے معاملہ میں آپ کی ذمہ داری حتی الامکان آسان وسہل ہو جائے گی اور ایسے بچے یقیناً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماں بردار و مطیع ہوں گے اور بڑھاپے میں ایسی اولاد تمھارا سہارا اور عزت کا باعث ہوگی۔

اس کے برعکس اگر اس معاملہ میں آپ صرف نظر کرتے اور بے پروائی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو برے دوستوں کی عادات بد، کمینہ پن، آوارگی اور بد اخلاقی کے جراثیم آپ کے بچوں میں منتقل ہونا شروع ہو جائیں گے، بچوں میں یہ عادات بد پختہ تر ہونے کے بعد ان سے گلوخلاصی مشکل ہو جائے گی اور بچوں میں بد اخلاقی، بدتہذیبی، آوارگی، منشیات کی عادت آپ کے لیے اور آپ کے بچوں کے لیے انتہائی مہلک اور ذلت و رسوائی کا باعث ہوگی۔ لہٰذا اس طوفان بدتمیزی اور فحاشی و عریانی اور برائیوں کے امڈتے ہوئے سیلاب کے امڈنے سے پہلے ہی پیش بندی کیجیے اور اپنی روزانہ کی معمولی سی نگرانی کے ذریعہ ان عادات قبیحہ کے سامنے مضبوط بند باندھ کر اپنے بچوں کی دنیا و عاقبت محفوظ کر لیجیے۔

بچے باہر سے گھروں میں کیا لاتے ہیں؟:

بچے جب اسکول، کالج، مدرسے یا ٹیوشن سنٹر سے واپس گھر آئیں تو ان کے بیگوں، بستوں وغیرہ کا معائنہ ضرور کیجیے اور اس میں سستی و کاہلی اور حسن ظن کا مظاہرہ بالکل نہ کیجیے، اس کے بڑے شاندار نتائج حاصل ہوں گے، اس لیے کہ اگر ان کے بیگوں اور بستوں میں کوئی فحش سی ڈی، بے ہودہ تصاویر، گندے ڈائجسٹ اور رسالے ہوئے تو آپ کی نگرانی اور تفتیش سے وہ ان قبیح حرکات و عادات سے ہمیشہ کے لیے تائب ہو جائیں گے اور آئندہ کبھی ایسی گندی چیزوں کو گھر میں داخل کرنے کی جرأت نہیں ہوگی، پھر آپ کی اولاد کی تربیت کے حوالے سے ذمہ داری بھی ادا ہو جائے گی اور آپ بارگاہ ایزدی میں سرخرو بھی ہو جائیں گے۔

ایسے ہی بچوں کی الماریوں اور ان کے بستروں کا باریک بینی سے مشاہدہ کریں کہ الماریوں اور بستر میں تکیوں کے نیچے فحش ڈائجسٹ، گندے رسائل اور ننگی تصاویر تو نہیں، نیز بچوں کے کمپیوٹر پروگرام اور موبائل فونز ضرور ملاحظہ کریں اور گاہے گاہے اپنی اس ذمہ داری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نبھاتے رہیں، یقین جانیں آپ کی یہ نگرانی آپ کی زیر کفالت و زیر تربیت اولاد کو قبیح عادات، بری حرکات، نجس خیالات اور فحش نظریات سے محفوظ و مامون بنا دے گی اور وہ مستقبل میں فحاشی و عریانی میں بہہ جان والی، منشیات کی رسیا بننے والی اور دین وشریعت سے بے بہرہ نسل سے ممتاز ہوں گے اور وہ پاک باز و طاہر، اسلامی نظریات کے محافظ، دین حنیف کے پاسبان اور اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار ہوں گے، نیز ایسی اولاد آپ کی دنیا وآخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور ثابت ہوگی۔

دس سال کے بچوں کے بستر علیحدہ کرنا:

جب بچے دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کے بستر الگ کر دیں اور انھیں اکٹھے نہ سونے دیں، بلکہ ان کی خواب گاہیں علیحدہ کر دیں اور اس میں لڑکوں اور لڑکیوں کی تفریق نہ کریں، بلکہ جو بچہ یا بچی دس سال کی عمر کو پہنچ جائے اس کا بستر الگ کر دیں، اس عمل سے آپ بہت سے فتنوں سے محفوظ رہیں گے اور بچے بے راہ روی اور جنسی حملوں کا شکار نہ ہوں گے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ»[1]

''اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور اس پر انھیں مارو جب وہ دس سال کے ہوں اور (دس سال کی عمر میں) ان کی خواب گاہیں علیحدہ کر دیں۔''

۱۔ سنن أبي داوٗد، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة: ٤٩٥۔ مسند أحمد: ١٨٧/٢۔ مستدرك حاكم: ١٩٧/١، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے ساتھ ہنسی مذاق:

بچوں کے ساتھ ہنسی مذاق اور پیار کرنے کی عادات اختیار کریں، آپ کا بچوں سے نرمی اور پیار کرنا ان سے احساس کم تری کو دور کر دیتا ہے اور والدین کے پیار میں پروان چڑھنے والے بچے زیادہ خود اعتماد و باصلاحیت ہوتے ہیں، نیز بچوں سے الفت و ملائمت رحمت ایزدی کا ذریعہ اور سنت نبوی ہے، سو بچوں سے خوب پیار و محبت سے پیش آئیں، انھیں پر اعتماد و بااعتماد بنائیے۔ دلائل حسب ذیل ہیں:

⌘ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو جناب حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: ''میرے دس بچے ہیں لیکن میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔'' اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ» ①

''بلاشبہ جو رحم نہیں کرتا وہ رحمت سے محروم رہے گا۔''

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ''کیا تم لوگ اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہو؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں!'' انھوں نے کہا: ''لیکن ہم تو (اپنے بچوں کو) بوسہ نہیں دیتے۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَوَ أَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ» ②

''اگر اللہ نے تم سے رحمت چھین لی ہے تو بھلا میں اس کا کیا اختیار رکھتا ہوں؟''

فوائد:

⌘ بچوں سے پیار و محبت کرنا، انھیں بوسہ دینا انسان کے رحم دل ہونے کی دلیل ہے اور

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبیله ومعانقته: ۵۹۹۷۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمته ﷺ الصبیان والعیال: ۲۳۱۸۔

۲۔ صحیح بخاری: ۵۹۹۸۔ صحیح مسلم: ۲۳۱۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عمل رحمت ایزدی کے حصول کا ذریعہ ہے اور بچوں سے نفرت کرنا، انھیں اپنے سے دور رکھنا شقاوت قلبی ہے اور ایسی سنگ دلانہ عادت انسان کی رحمت الٰہی سے محرومی کا باعث ہے۔

ابن بطال رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ چھوٹے بچوں سے شفقت کرنا، انھیں گلے لگانا، بوس وکنار کرنا اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اعمال ہیں اور ان پر وہ اجر وثواب سے بہرہ ور کرے گا اور (احادیث الباب) دلیل ہیں کہ بچوں کو بوسہ دینا، اٹھانا اور انھیں بانہوں میں لینا رحمت ایزدی کا باعث ہے۔ ①

بچوں کے ساتھ پیار ومحبت کے نبوی انداز:

بلاشبہ نبی ﷺ بچوں پر انتہائی مہربان اور شفیق تھے اور بچوں کے ساتھ والہانہ محبت رکھتے تھے، ذیل میں ہم بچوں کے ساتھ نبی ﷺ کی محبت کے مختلف انداز پیش کریں گے، تاکہ محبان رسول اور نبی ﷺ کی محبت واطاعت کا دم بھرنے والے آپ ﷺ کی ان سنتوں میں بھی دلچسپی لیں تاکہ مستقبل کا یہ عظیم سرمایہ نسل نو ان کی محبتوں اور الفتوں سے بہرہ مند ہو کر مستقبل کے عظیم چیلنجوں کا مقابلہ کر سکے اور معاشرے میں خود کو محفوظ اور باوقار تصور کریں، کیونکہ بزرگوں کی الفت ومحبت اور التفات کم سنوں کے حوصلوں کو جلا بخشتی ہے اور بڑوں کا پیار اور دلچسپی ان نونہالوں کو بڑے بڑے معرکے سر کرنے میں مدد اور حوصلہ فراہم کرتی ہے، لہٰذا بچوں کو بے پناہ محبت دے کر ان کے اعتماد کو پروان چڑھایئے اور سنت نبوی پر عمل کر کے ثواب عظیم بھی حاصل کیجیے۔

نبی ﷺ کا بچوں کے ساتھ انتہائی شفقت کا ایک انداز:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بچوں پر سب سے زیادہ

---

① شرح ابن بطال: ۱۷/ ۲۵۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہربان تھے، وہ بیان کرتے ہیں ابراہیم (فرزند رسول ﷺ) مدینہ کے مضافات میں دودھ پیتا تھا اور آپ ﷺ (اس کی خبر گیری کے لیے) جاتے اور ہم بھی آپ ﷺ کی معیت میں ہو لیتے۔ آپ ﷺ (اس) گھر میں داخل ہوتے اور وہ دھواں سے بھرا ہوتا تھا، کیونکہ ابراہیم کا رضاعی والد لوہار تھا، پھر آپ ﷺ اسے ہاتھوں میں لیتے، اس سے بوس و کنار کرتے اور پھر واپس لوٹ آتے تھے۔ ①

بچوں کو گود میں بٹھانا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک بچے کو گھٹی دینے کے لیے اپنی گود میں بٹھایا اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور پیشاب والی جگہ پر بہا دیا۔ ②

بچوں کو رانوں پر بٹھا کر سینے سے لگانے کا نبوی انداز:

سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھاتے اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو پکڑ کر اپنی دوسری ران پر بٹھاتے، پھر ہمیں سینے سے چپکاتے اور یہ کلمات کہتے:

''اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرما، کیونکہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔'' ③

حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے دل لگی کا ایک منفرد انداز:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہ بیان کرتے ہیں:

﴿ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْلِعُ لِسَانَهُ لِلْحَسَنِ بْنِ

۱۔ صحيح مسلم: ۲۳۱۶۔
۲۔ صحيح بخاری، كتاب الأدب، باب وضع الصبی فی الحجر: ۶۰۰۲۔
۳۔ صحيح بخاری، كتاب الأدب، باب وضع الصبی علی الفخذ: ۶۰۰۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلِيٌّ فَيَرَى الصَّبِيُّ حُمْرَةَ لِسَانِهِ فَيَبْهَشُ إِلَيْهِ »[1]

''رسول اللہ ﷺ (دل لگی کے طور پر) حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے لیے اپنی زبان باہر نکالتے اور وہ آپ ﷺ کی زبان کی سرخی دیکھ کر دیوانہ وار آپ ﷺ سے چمٹ جاتے۔''

انس رضی اللہ عنہ کے برادر صغیر ابو عمیر سے مزاح کی کیفیت:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہم (یعنی ہمارے گھر والوں) میں گھل مل جاتے حتیٰ کہ آپ ﷺ میرے چھوٹے بھائی سے کہتے: ''ابو عمیر! تیرے چڑیا کے بچے کا کیا بنا؟'' (ابو عمیر نے چڑیا کا بچہ پال رکھا تھا، جس سے وہ کھیلا کرتا تھا، پھر وہ چڑیا کا بچہ مر گیا تو آپ ﷺ اس سے بطور مزاح یہ کلمات کہہ کر اسے چھیڑا کرتے تھے)۔[2]

بچیوں کو شفقت پدری سے محروم نہ کریں:

تمام اولاد سے محبت وشفقت کا یکساں سلوک کریں اور لڑکوں اور لڑکیوں میں کوئی امتیاز و تفریق روا نہ رکھیں، کیونکہ لڑکی کی پیدائش آپ کے اور پیدا ہونے والی لڑکی کے اختیار میں نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے کہ وہ لڑکوں سے نوازے یا لڑکیوں سے، پھر جب یہ عطا مشیت ایزدی پر منحصر ہے تو لڑکا ہو یا لڑکی اسے خوش دلی سے قبول کرنا چاہیے اور لڑکیوں کی پیدائش پر ناک بھوں نہ چڑھائیں اور نفرت وحقارت کا اظہار نہ کریں، بلکہ تربیت کے حوالے سے اپنی ذمہ داری پوری کریں اور لڑکیوں کی تربیت کے حوالے سے جہنم کی آزادی اور جنت میں داخلے کے خصوصی حقدار بنے۔

ذیل میں لڑکیوں کی تربیت اور ان سے حسن سلوک کے متعلق فضائل اور نبوی شفقت کا

۱۔ اخلاق النبی ﷺ وآدابه لأبی الشیخ، ص: ۹۰۔ السلسلة الصحیحة: ۷۰، حسن۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الإنبساط إلی الناس: ۶۱۲۹۔ صحیح مسلم، کتاب الأداب، باب جواز تکنیة من لم یولد له وکنیة الصغیر: ۲۱۵۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان ملاحظہ کریں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت بھیک مانگنے آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بچیاں تھیں، اسے میرے پاس سے ایک کھجور کے سوا کچھ نہ ملا، چنانچہ میں نے وہ کھجور اسے دے دی اور اس نے اسے اپنی دو بیٹیوں میں بانٹ دیا، پھر وہ اٹھ کر چل دی۔ اس کے بعد نبی ﷺ گھر تشریف لائے تو میں نے یہ واقعہ آپ ﷺ کے گوش گزار کیا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ يَلِيْ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ» ①

''جو شخص ان لڑکیوں کا نگران بنے اور ان پر احسان کرے تو یہ (لڑکیاں) اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ بنیں گی۔''

اور صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس خاتون کے بارے میں ارشاد فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ» ②

''بے شک اللہ تعالیٰ نے اس حسن سلوک کی وجہ سے اس عورت کے لیے جنت لازم کر دی ہے یا اسے جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَ هُوَ وَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ» ③

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته: ۵۹۹۵۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب فضل الإحسان إلى البنات: ۲۶۲۹۔

۲۔ صحیح مسلم: ۲۶۳۰۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب فضل الإحسان إلى البنات: ۲۶۳۱۔ جامع ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جاء في النفقة على البنات: ۱۹۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے دو بچیوں کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائیں تو روز قیامت میں اور وہ اس طرح آئیں گے (جیسے یہ دو انگلیاں ملی ہیں) اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں ملائیں۔''

فوائد:

① ان احادیث میں لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے، ان پر خرچ کرنے، انھیں برداشت کرنے اور ان کے معاملات پر صبر کرنے کی فضیلت کا بیان ہے۔ ①

② عموماً لوگ بیٹیوں کو ناپسند کرتے اور انھیں حقیر سمجھتے ہیں جس وجہ سے احادیث الباب میں ان کی خصوصی نگہداشت اور ان سے بہتر سلوک کی تاکید وفضیلت بیان ہوئی ہے، تاکہ لوگ بچیوں کو حقیر اور ناپسند نہ کریں اور ان کی تربیت و پرورش میں دلچسپی لیں۔

بچیوں سے شفقت ومودت کا نبوی نمونہ:

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلّٰى، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا » ②

''نبی ﷺ ہماری طرف آئے جب کہ امامہ بنت ابوالعاص آپ ﷺ کے کندھے پر تھی، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی، چنانچہ جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو اسے نیچے اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے تھے۔''

بچوں پر رعب و دبدبہ رکھنا:

اسلام اگرچہ بچوں سے والہانہ محبت اور انتہائی نرمی اور پیار کی تاکید وتلقین کرتا ہے،

۱۔ شرح النووی: ۱۶/۱۷۹۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته: ۵۹۹۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب جواز حمل الصبيان في الصلاة: ۵۴۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن چونکہ نرا لاڈ اور بے انتہا پیار بچوں کے اخلاق وعادات کو بگاڑنے کا سبب بھی ہے، اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے جہاں بچوں کے اخلاق میں بگاڑ اور عادات میں کجی پیدا ہونے کا خدشہ ہو وہاں شریعت ان کو سدھارنے اور ان کے لیے تادیب اور معمولی مار کی اجازت بھی مرحمت کرتی ہے، کیونکہ بگڑنے والوں کا علاج ڈنڈے میں ہے اور بگڑے بگڑے لوگوں کی اصلاح دیگر اصلاحی تدابیر کے ساتھ ساتھ ڈنڈے اور مار میں بھی مضمر ہے، لہٰذا شریعت کی خلاف ورزی کرنے والی عادات بد میں مبتلا اور برائیوں کی رسیا اولاد اگر پیار ومحبت سے باز نہ آئے اور اپنی غلط روش ترک نہ کرے تو مار اور سختی کے ساتھ انھیں برائیوں سے روکنا جائز ومباح بلکہ ضروری ہے، کیونکہ اسلام افراط وتفریط سے پاک دین ہے اور کسی انتہا کو چھونے کا قائل نہیں بلکہ محبت ومودت میں بھی اعتدال اور میانہ روی کا درس دیتا ہے، نیز محبت ونفرت میں درج ذیل نبوی نسخہ کو معیار مانا جائے تو انسان بہت سی ندامتوں اور پشیمانیوں سے محفوظ رہے گا۔

❋ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا):

«أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا، وَ أَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا»[1]

''اپنے دوست سے درمیانی محبت کرو، ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمھارا دشمن ہو جائے اور اپنے دشمن سے دشمنی میں اعتدال رکھو، ممکن ہے کسی دن وہ تمھارا دوست بن جائے۔''

اولاد سے محبت میں بھی یہ قاعدہ ملحوظ رکھیں اور اگر اولاد خلاف شریعت کام کرے تو محبت ووارفتگی ان کی اصلاح میں مانع نہ ہو، بلکہ اولاد کی اصلاح کے لیے جو حربہ استعمال کرنا پڑے کر گزریں، اس میں اولاد کی اور آپ کی خیر خواہی ہے اور شریعت بھی تادیب واصلاح کی غرض سے بچوں اور اہل خانہ پر جبر کی اجازت دیتی ہے۔

۱۔ جامع ترمذی، کتاب البر و الصلاۃ، باب ما جاء فی الإقتصاد فی الحب والبغض: ۱۹۹۷، صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل حسب ذیل ہیں:

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَ اضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ» ①

''اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور اس (ترک نماز) پر انھیں مارو جب وہ دس سال کے ہو جائیں۔''

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عَلِّقُوا السَّوْطَ حَيْثُ يَرَاهُ أَهْلُ الْبَيْتِ» ②

''ایسی جگہ ڈنڈا لٹکاؤ جہاں سے گھر والے اسے دیکھیں۔''

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَرْفَعِ الْعَصَا مِنْ أَهْلِكَ وَأَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ» ③

''اپنے گھر والوں سے ڈنڈا نہ ہٹایئے اور انھیں اللہ کا خوف دلایئے۔''

فوائد:

⌘ بچوں کے ساتھ حسن سلوک اور والہانہ پیار و محبت کیا جائے، لیکن حد سے زیادہ محبت انھیں برائیوں اور خلاف شرع امور میں مبتلا نہ کر دے، بلکہ ان سے ایسا سلوک کریں کہ برے فعل کے ارتکاب اور خلاف شرع عمل پر ان کے دلوں میں آپ کا خوف اور رعب بھی ہو کہ ابو یا امی اس پر سخت گرفت کریں گے اور سخت مار پڑے گی، آپ کا یہ

۱۔ سنن أبي داوٗد، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة: ٤٩٥۔ مسند أحمد: ١٨٧/٢۔ مستدرك حاكم: ١٩٧/١۔ سنن بيهقي: ٩٤/٧، حسن۔

۲۔ حلية الأولياء: ٣١٢/٣۔ الصحيحة: ١٤٤٦، حسن۔ اس حدیث کی سند میں حبیب بن حسن القزاز اور اسحاق بن بہلول صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

۳۔ طبراني اوسط: ١٩٤٠۔ طبراني صغير: ١١٤۔ حلية الأولياء: ٣١٢/٣، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رویہ اور اولاد کا یہ ذہنی تصور انھیں بہت سی برائیوں اور بداخلاقیوں سے محفوظ رکھے گا۔

2. گھر میں سختی اور ڈانٹ ڈپٹ کو بھی رواج دیں اور بچوں کی کجی، اخلاقیات کے بگاڑ اور برائیوں میں مبتلا ہونے پر انھیں دوچار لگا بھی دیا کریں اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے احادیث الباب میں سختی اور مار کی اجازت دی گئی ہے، لہٰذا فلمیں دیکھنے، گانے سننے، واہیات ومغلظات بکنے، نماز چھوڑنے، قرآن کا سبق چھوڑنے پر ان کی سرزنش ضرور کریں اور ضرورت پڑنے پر تادیباً مار بھی لیں، یہ عمل بچوں کی اصلاح میں خشت اول ہے اور ایسی تربیت میں پروان چڑھنے والے بچے زندگی کے کسی سٹیج پر ڈگمگاتے اور کجی کا شکار نہیں ہوتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

بچوں کی تربیت

ا۔ بچوں کو اسلامی عقائد وآداب سکھایئے:

گھر کے سرپرست کی اہم ذمہ داری اولاد کو اسلامی عقائد ونظریات کی تعلیم دینا، ان کے عادات واطوار کتاب وسنت کے قوانین کے مطابق ڈھالنا، اچھے اخلاق وآداب سے مزین کرنا، اچھے دوستوں کی صحبت دلانا، برے اور بے ہودہ اخلاق سے بچانا اور کمینہ صفت اور آوارہ لڑکوں کی دوستی سے نجات دلانا ہے۔ یہ چیزیں آپ اولاد اور اہل خانہ میں راسخ کر دیں، ان شاء اللہ تعالیٰ آپ اس بھاری ذمہ داری سے عہدہ برآ بھی ہو جائیں گے اور آپ کی اولاد بہترین نظریات کی حامل اور اچھی عادات واخلاق کی مالک بن جائے گی۔

یاد رکھیں! کوئی بھی مذہب، نظریہ، طریقۂ تعلیم وتربیت اسلام سے بہتر اور فطرت کے عین مطابق نہیں، انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین، تورات وانجیل کے منحرف ومنسوخ شدہ عقائد ونظریات، راہبوں، پنڈتوں اور عقل پرستوں کے اصول زندگی میں افراط وتفریط اور سقم ہوتا ہے، لیکن دین اسلام سراسر پاکیزہ اور افراط وتفریط سے پاک مذہب ہے۔

جس کے سامنے، عقل، سائنس، جدید ٹیکنالوجی ہیچ ہے، لہٰذا اسی دین کو مضبوطی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھامیں، ڈالروں کی چمک، مغربی معاشرے کی تابناکیوں اور ان کی ظاہری چمک دمک سے مرعوب نہ ہوں، بلکہ اپنی اولاد کو اسلامی نظریات وعقائد سے مزین کریں اور انھیں ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، سائنسدان، تاجر اور حاکم بنانے کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم سے بھی روشناس کرائیں، دین اسلام سے وابستگی روشن مستقبل کی نوید اور آپ اور آپ کی اولاد کے حق میں بہت بہتر اور دنیوی واخروی کامیابی کا سرچشمہ ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَأَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ فَإِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ ﴾ ①

''ہر انسان کو اس کی والدہ فطرت پر جنتی ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں، اور اگر وہ مسلمان ہوئے تو بچہ مسلمان ہوتا ہے۔''

خدارا! اپنی اولاد پر ترس کھایئے اور ان کے ارفع مستقبل اور روشن زندگی کو اندھیر نہ کیجیے بلکہ فطرت کے عین مطابق اسے اسلامی اقدار ونظریات، شرعی احکام اور دینی مسائل کی تعلیم دیجیے اور پختہ مسلمان بنایئے، دنیاوی سٹیٹس، عمدہ معیار زندگی اور بہتر روز گار کی فراہمی، یہود ونصاریٰ کی مذہبی آزادیوں اور بے تحاشا دولت سے مرعوب ہو کر بچوں کو دین و مذہب سے دور نہ کیجیے۔ دنیا میں اصل دولت دین اسلام سے مضبوط تعلق اور شریعت اسلامیہ کے تابع زندگی گزارنا ہے، اگر آپ اور آپ کی اولاد اس دولت سے بہرہ ور ہیں تو یہ نعمت غیر مترقبہ دو جہانوں کی کامیابی کا اہم راز اور روشن مستقبل کا عندیہ ہے۔

اس کے برعکس دین سے دوری، شریعت اسلامیہ سے منافرت اور بے اعتنائی، تاریک مستقبل کی نوید اور غضب الٰہی کا پیش خیمہ ہے۔ کتنے والدین ہیں جو دنیوی تعلیم کے لیے اپنی استطاعت سے زیادہ خرچ کرتے اور بے پناہ توانائیاں صرف کرتے ہیں، لیکن یہی بچے جنھیں تعلیم اور کتابوں سے سر کھجانے کی فرصت نہیں، دینی تعلیم سے بے بہرہ ہیں۔ انھیں نماز

---

① صحیح مسلم، کتاب القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة : ٢٦٥٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اتا پتا نہیں، تخلیق انسانیت کے مقصد سے ناواقف اور اسلامی نظریات وعقائد سے کورے ہوتے ہیں۔ بچہ ایک دن ٹیوشن یا اسکول سے غیر حاضری کر دے، ہم مار مار کر برا حال کر دیتے ہیں اور اس کا روشن مستقبل ہمیں تاریک ہوتا نظر آتا ہے۔ والدین الگ پریشان، باپ اور عزیز واقارب الگ کوستے اور اسے مستقبل سے ڈراتے دھمکاتے ہیں کہ تم دنیوی دوڑ میں پیچھے رہ جاؤ گے، افسروں کے کے نوکر بن کر رہو گے لیکن وہی عقل کل کے مالک اور جہاندیدہ انسان بچے کی عقائد ونظریات سے لاعلمی، نماز کے عدم اہتمام، قرآن کی تلاوت سے منحرف اولاد کے بارے میں ذرا فکرمند اور پریشان نہیں، حالانکہ یہی چیزیں اس کے روشن مستقبل اور بہترین زندگی کا سامان ہیں۔ کیونکہ بے دین اعلیٰ افسر، اہم عہدیدار اور عظیم بزنس مین کی دنیاوی زندگی تو شاید بہتر گزر جائے لیکن آخرت کی مہلک و دردناک سزائیں اس کی دنیاوی آسائشوں کو بدمزہ کر دیں گی اور دنیا کی ساری رعنائیاں، عہدے اور سہولیات لمحہ بھر میں بھول جائیں گی، لیکن دین اسلام سے وابستہ عام شخص جو دنیوی سہولیات سے محروم ہو، جنت کے ایک نظارے سے سارے دنیوی دکھ، غم اور تکالیف لمحہ بھر میں کافور ہو جائیں گی اور جنت میں داخلہ اسے تمام مصائب بھلا دے گا۔

سو سمجھداری کا مظاہرہ کیجیے، دنیوی ترقی کے ساتھ اولاد کی دینی تربیت پر خصوصی توجہ دیجیے اور اولاد کو دینی تعلیم سکھانے، شرعی احکام سے آراستہ کرنے میں عار محسوس نہ کریں۔ بلکہ دیکھیے یہودی یہودیت سے مخلص ہیں، عیسائی عیسائیت سے مانوس ہیں، ہندو ہندومت سے قلبی لگاؤ رکھتے اور اپنے باطل دینوں پر فخر محسوس کرتے ہیں، ان سے بڑھ کر اسلام دوستی کا مظاہرہ کیجیے اور اس کا ثبوت آپ کی اولاد کی دینی تعلیم وتربیت سے ظاہر ہوگا۔

۲۔ نماز کا پابند بنانا:

بچوں کو نماز کی پابندی کرائیں اور ترک نماز کے معاملہ میں نرم اور لچک دار رویہ اختیار نہ کریں، بلکہ اگر وہ نماز نہ پڑھیں یا نماز میں سستی وکاہلی کا مظاہرہ کریں تو دس سال کی عمر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد انھیں مار کر نماز پڑھائیں، اس کی مفصل وضاحت گزشتہ صفحات پر گزر چکی ہے۔

۳۔ کھانے پینے کے آداب:

بچوں کو کھانے پینے کے آداب ضرور سکھائیں، کیونکہ اکثر لوگ جوانی کی حدود عبور کر چکے ہوتے ہیں، لیکن کھانے پینے کے شرعی آداب سے غافل ہوتے ہیں اور بڑے دھڑلے سے کھانے پینے میں خلاف شریعت امور سرانجام دیتے ہیں۔ ایسے لوگ دکانوں، ہوٹلوں اور کیفے ٹیریاز میں کھڑے ہو کر بائیں ہاتھ سے کھاتے پیتے دکھائی دیتے ہیں، کھانے سے قبل بسم اللہ اور بعد میں مسنون دعاؤں کا اہتمام بھی نہیں کرتے، حالانکہ مسنون طریقے سے کھانا اور مسنون ادعیہ کا اہتمام کرنا باعث خیر و برکت اور خوراک کے بہتر ہضم ہونے، کھانے کے اضافے اور جلدی سیر ہونے کا باعث ہے۔

ذیل میں ہم کھانے کے کچھ آداب اور ان کے فوائد بیان کریں گے، جس پر خود بھی عمل کریں اور بچوں کو بھی ان آداب سے آراستہ کریں:

⌘ بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں:

کھانے کا آغاز بسم اللہ پڑھ کر کریں، اس عمل سے آپ شیطان کی دسترس سے محفوظ رہیں گے اور شیطان آپ کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہو سکے گا۔ یاد رکھیں! اگر آپ خود تو اس دعا کا اہتمام کرتے ہیں، لیکن کھانے میں شریک کوئی فرد یا بچہ اس ذکر کا اہتمام نہ کرے تب بھی شیطان کھانے میں شریک ہو جاتا ہے، لہٰذا شیطان کو کمزور و ناتواں کرنے اور کھانے سے محروم کرنے کے لیے بسم اللہ کا اہتمام خود بھی کریں اور بچوں کو بھی یہ دعا سکھائیں، یہ عمل سراسر برکت کا باعث ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ سے کھانا شروع کرنے کے مسنون الفاظ بسم اللہ ہی ثابت ہیں، مکمل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا ثابت نہیں، لہٰذا جتنے الفاظ ثابت ہیں انہی پر کفایت کیا جائے۔

دلائل درج ذیل ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر پرورش تھا اور (کھانے کے دوران) میرا ہاتھ پلیٹ میں گھوم رہا تھا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

﴿ يَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ ﴾ ①

''اے لڑکے! بسم اللہ پڑھ، اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔''

❖ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ﴾ ②

''بے شک شیطان اس کھانے کو حلال سمجھتا ہے جس پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا جائے۔''

❖ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَ إِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ ﴾ ③

''جب انسان اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور گھر داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: ''تمھارے لیے نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ شام کا کھانا'' اور جب وہ گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: ''تم نے رات بسر کرنے کی جگہ حاصل کر لی اور جب کھانے کے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو وہ کہتا ہے: ''تم نے رات گزارنے کی

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب التسمیة علی الطعام والأکل بالیمین : ۱۳۷۶۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب : ۲۰۲۲۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام :۲۰۱۷۔ سنن أبی داؤد، کتاب الأطعمة، باب التسمیة علی الطعام : ۳۷۶۶۔

۳۔ صحیح مسلم: ۲۰۱۸۔ سنن أبی داؤد : ۳۷۶۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ اور شام کا کھانا حاصل کر لیا۔"

فوائد:

1. کھانے، پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا لازمی امر اور کھانے پینے کے اہم آداب میں شامل ہے، لہٰذا خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی کھانے کا یہ ادب ضرور سکھائیں، اس سے کھانے میں برکت واقع ہوتی ہے۔
2. جس کھانے کا آغاز بسم اللہ سے کیا جائے، شیطان اس کھانے سے محروم ہو جاتا ہے اور شیطان بچوں اور ایسے نادان لوگوں سے کھانا حلال کرنے کی کوشش کرتا ہے جو بسم اللہ کا اہتمام نہ کرتے ہوں، لہٰذا بچوں کو یہ آداب سکھائیں تا کہ شیطان شکم سیری اور تمھارے کھانے میں شریک ہونے کی کوئی راہ نہ نکال سکے۔ جو کھانا شیطانی دسترس سے محفوظ ہو وہ یقیناً برکت کا باعث ہوگا اور اس کی کم مقدار بھی کافی ہوگی۔
3. کھانا دائیں ہاتھ سے کھائیں:

کھانے اور پینے میں دایاں ہاتھ استعمال کریں، خود بھی اس عمل کو معمول بنائیں اور بچوں کو بھی اس عمل کا پابند بنائیں، کیونکہ دائیں ہاتھ سے کھانا واجب اور بلا عذر کھانے کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کرنا ناجائز ہے۔

4. سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ:

«سَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ»[1]

"(کھانے کے شروع میں) "بسم اللہ پڑھ، دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔"

5. سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ صحیح بخاری: ۵۳۷۶۔ صحیح مسلم: ۲۰۲۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ» ①

''بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔''

⌘ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ» ②

''جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیے تو دائیں ہاتھ سے پیے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔''

فوائد:

① دائیں ہاتھ سے کھانا پینا واجب اور کھانے میں بلا عذر بایاں ہاتھ استعمال کرنا حرام ہے۔

② قاضی شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ (احادیث الباب میں وضاحت ہے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا ممنوع ہے اور اصول فقہ کا معروف قاعدہ ہے کہ نہی حرمت کا فائدہ دیتی ہے، نہی کو کراہت پر تب محمول کیا جاتا ہے جب کوئی قرینہ صارفہ موجود ہو (یہاں کوئی قرینہ صارفہ نہیں، لہٰذا یہاں نہی تحریم کے حکم میں ہے)۔ ③

③ عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ کہتے ہیں: احادیث الباب دلیل ہیں کہ دائیں ہاتھ سے کھانا واجب ہے، جیسا کہ شوکانی رحمہ اللہ کا موقف ہے (کیونکہ احادیث میں دائیں ہاتھ سے کھانے کا حکم ہے اور امر وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب : ۲۰۱۹۔ سنن ابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب الأكل باليمين: ۳۲٦۸

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب: ۲۰۲۰۔ سنن أبي داود، كتاب الأطعمة، باب الأكل باليمين : ۳۷۷٦۔ جامع ترمذی، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في النهي عن الأكل والشرب بالشمال: ۱۸۰۰

۳۔ نيل الأوطار: ۱٦۸/۸۔ تحفة الاحوذی : ۳٦٦/۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے کے وجوب پر صحیح مسلم کی وہ روایت بھی دلیل ہے، جس میں بائیں ہاتھ سے کھانے کی وعید وارد ہے۔ ①

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھا تو اسے فرمایا: ''دائیں ہاتھ سے کھا۔'' اس نے کہا: ''میں دائیں ہاتھ سے کھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔'' اس نے یہ کلمات تکبر کی وجہ سے کہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے دائیں ہاتھ سے کھانے کی توفیق ہی نہ ہو۔'' پھر وہ (تمام عمر) اپنے منہ تک دایاں ہاتھ نہ لے جا سکا۔ ②

④ جو شخص دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے پینے سے معذور یا مجبور ہے تو وہ بائیں ہاتھ سے کھا پی سکتا ہے، امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ''اگر کوئی شخص کسی عذر یعنی بیماری، زخم یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے پینے سے قاصر ہو تو وہ کھانے پینے کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کر سکتا ہے، نیز شیطانی افعال کی مشابہت سے اجتناب کرنا چاہیے۔'' ③

کھانے سے قبل وضو کرنا اور ہاتھ دھونا:

یاد رکھیں! اسلام دین فطرت ہے اور ہر معاملہ میں انسانی عقل وسوچ سے زیادہ رہنمائی کرتا ہے، لہٰذا کھانے پینے کے جو آداب احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں، ان پر کفایت کی جائے اور شرعی احکام سے بڑھ کر مسائل کا اہتمام نہ کیا جائے اور شرعی احکام میں افراط و تفریط نہ کی جائے۔ کھانے کے آداب میں سے افراط کھانے سے قبل اور بعد میں وضو کا اہتمام کرنا ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا ثابت نہیں، بلکہ اس بارے میں مروی روایات ضعیف ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم: ۲۰۲۱۔ ۲۔ تحفة الأحوذی: ۳٦٦/٥۔

۳۔ شرح النووی: ۱۹۱/۱۳۔ تحفة الأحوذی: ۳٦٦/٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُكْثِرَ اللّٰهُ خَيْرَ بَيْتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا حَضَرَ غَدَآؤُهُ، وَ إِذَا رُفِعَ »[1]

''جو شخص پسند کرے کہ اللہ اس کے گھر کی خیر میں اضافہ کرے تو جب کھانا حاضر ہو اور جب کھانا اٹھایا جائے تو وضو کرے۔''

❖ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ بَعْدَهُ مِمَّا يَنْفِي الْفَقْرَ، وَهُوَ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ »[2]

''کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا غربت مٹاتا ہے اور یہ انبیاء و رسل کی سنت ہے۔''

❖ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے سے قبل وضو کرنا کھانے میں باعث برکت ہے، پھر میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ »[3]

۱۔ سنن ابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب الوضوء عند الطعام: ۳۲٦۰۔ اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآدابه لأبی الشیخ، ذكر غسله يده بعد الطعام : ٦٨٠۔ ضعیف۔ جبارہ بن مغلس اور کثیر بن سلیم ضعیف راوی ہیں۔

۲۔ طبرانی اوسط : ۷۳۷۰۔ موضوع۔ یہ روایت من گھڑت ہے، اس کی سند میں نھشل بن سعید بن وردان کذاب راوی ہے۔

۳۔ سنن أبی داود، كتاب الأطعمة، باب فی غسل اليدين عند الطعام : ۳۷٦۱۔ جامع ترمذی، كتاب الأطعمة، باب ما جاء فی الوضوء قبل الطعام وبعده: ۱۸٤٦۔ مسند أحمد : ٤٤۱/٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا کھانے میں برکت کا باعث ہے۔''

کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنے کی روایات ضعیف و ناقابل اعتبار ہیں، لہٰذا کھانے سے پہلے اور بعد میں بہ تکلف وضو کرنا مشروع نہیں، بلکہ کھانے سے قبل وضو کرنے کے متعلق نبی ﷺ کا انکار اس بات کی دلیل ہے کہ یہ مستحسن عمل نہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت الخلاء سے نکلے اور آپ کو کھانا پیش کیا گیا تو صحابہ کرام ﷺ نے آپ ﷺ کے لیے وضو کا پانی رکھا، (کہ وضو کر لیں) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کوئی نماز پڑھنے جا رہا ہوں کہ وضو کروں؟'' (یعنی نماز کے لیے وضو شرط ہے کھانے کے لیے نہیں)۔ ①

یہ حدیث دلیل ہے کہ کھانا کھانے سے قبل وضو کرنا لازم نہیں، البتہ ہاتھوں وغیرہ پر گندگی یا میل کچیل لگی ہو تو ہاتھ دھو لینا ہی کافی ہے اور یہ طریقہ مستحب ہے اور اگر ہاتھ وغیرہ صاف ہوں تو کھانے سے قبل بہ تکلف دھونا اور اسے کھانے کا باقاعدہ ادب بنانا درست نہیں۔

کھانا سامنے سے کھائیں:

کھانا کھاتے وقت اپنے سامنے سے کھائیں اور پوری پلیٹ میں ہاتھ نہ گھمائیں، کیونکہ یہ عمل نہایت قبیح اور برا ہے اور ایسا انسان حریص اور کمینہ خصلت محسوس ہوتا ہے، نیز اس عمل سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اور اپنے سامنے سے کھانے کا حکم دیا ہے۔

⌘ سیدنا عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا اور میں پلیٹ کے کناروں سے گوشت لینے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہا:

« كُلْ مِمَّا يَلِيكَ » ②

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز اكل المحدث الطعام: ۳۷٤۔

۲۔ صحيح بخاری، كتاب الأطعمة، باب الأكل مما يليه: ۵۳۷۷۔ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب: ۲۰۲۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

⌘ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کے موقع پر دعوت ولیمہ کے شرکاء سے نبی ﷺ نے فرمایا:

«اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا يَلِيهِ» ①

''(کھانے سے قبل) بسم اللہ پڑھو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔''

فوائد:

① یہ احادیث دلیل ہیں کہ کھانا کھانے والا اپنے سامنے سے کھائے، کیونکہ کھانے کے دوران کسی کے سامنے سے کھانا یا تمام برتن میں ہاتھ گھمانا نہایت قبیح حرکت اور بری عادت ہے، اس سے شخصی وقار مجروح ہوتا اور انسان حریص اور لالچی محسوس ہوتا ہے، پھر ایسی حرکات دوسرے ساتھیوں کے لیے تکلیف اور نفرت کا باعث بھی ہیں۔

② البتہ اگر ساتھ والے اس عمل کو برا محسوس نہ کریں اور سالن یا کھانا بھی مختلف ومتنوع اقسام پر مشتمل ہو تو دوسروں کے سامنے سے کھانا بھی جائز ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک درزی نے نبی ﷺ کو کھانے پر مدعو کیا، میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ گیا اور اس نے جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا، جس میں کدو اور گوشت کی بوٹیاں تھیں۔ پھر (دورانِ کھانا) میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ برتن کے کناروں سے کدو تلاش کرتے تھے، چنانچہ اس دن سے میں ہمیشہ کدو پسند کرتا ہوں۔ ②

③ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں کئی فوائد بیان ہوئے ہیں:

۱۔ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الهدية للعروس: ۵۱۶۳۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب زواج زینب بنت جحش: ۱۴۲۸۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب المرق: ۵۴۳۶۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب جواز المرق: ۲۰۴۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4 اس حدیث میں کدو کی فضیلت بیان ہوئی ہے اور کدو پسند کرنا اور اس چیز کو پسند کرنا جسے رسول اللہ ﷺ محبوب جانتے اور اس کے حصول پر حریص تھے، اسے پسند کرنا مستحب فعل ہے۔

دسترخوان پر موجود افراد کا باہمی ایثار کا مظاہرہ کرنا اور کھلانے میں دوسرے کو ترجیح دینا مستحسن فعل ہے۔

6 آپ ﷺ کے برتن کے کناروں سے کھانا لینے کے مفہوم کی دو توجیہات ہو سکتی ہیں:

۱۔ ممکن ہے آپ ﷺ برتن سے اپنے سامنے کے کناروں سے کھاتے ہوں، اور برتن کے تمام کناروں سے نہ کھاتے ہوں کیونکہ آپ نے ہر انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے سامنے سے کھائے۔ ۲۔ یہ بھی احتمال ہے کہ آپ ﷺ نے برتن کے تمام اطراف سے کھانا لیا ہو اور اس عمل سے صرف اس لیے منع کیا ہو کہ کھانے میں شریک ساتھی اس عمل کو ناپسند اور اس سے نفرت کرتا ہو، جب کہ اس کے برعکس نبی ﷺ سے کوئی بھی نفرت اور ان کے اس عمل کو ناپسند نہیں کرتا تھا، بلکہ صحابہ کرام ﷺ آپ کے آثار کو متبرک جانتے تھے۔ (لہٰذا اگر کھانے میں شریک افراد کسی شخص کے اس عمل کو ناپسند نہ کریں اور اجازت دے دیں تو برتن کے تمام اطراف سے کھانا جائز ہے، بصورت دیگر وہ اپنے سامنے سے کھانے کا پابند ہے)۔[1]

7 امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الاطعمۃ میں "باب من تتبع حوالی القصعة مع صاحبه إذا لم يعرف منه كراهية" (اس شخص کا بیان جو اپنے ساتھی کے ساتھ برتن کے کناروں سے کھانا لے جب وہ اس کی ناپسندیدگی کو محسوس نہ کرے) یہ عنوان قائم کر کے اسی موقف کو اختیار کیا ہے کہ اگر ساتھ والے افراد ناپسند نہ کریں تو برتن کے اطراف سے کھایا جا سکتا ہے۔

۱۔ شرح النووی: ۱۳/۲۲۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانے سے قبل جوتے اتارنا:

کھانے سے قبل جوتے اتارنا کوئی شرعی ادب نہیں اور اس بارے میں مروی روایات ضعیف ہیں:

⌘ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا أَكَلْتُمُ الطَّعَامَ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِكُمْ» ①

''جب تم کھانا کھاؤ تو اپنے جوتے اتار دو، اس لیے کہ یہ عمل تمھارے پاؤں کے لیے انتہائی فرحت بخش ہے۔''

⌘ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا قُرِّبَ لِأَحَدِكُمْ طَعَامُهُ وَ فِي رِجْلَيْهِ نَعْلَانِ فَلْيَنْزِعْ نَعْلَيْهِ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِلْقَدَمَيْنِ وَهُوَ السُّنَّةُ» ②

''جب تم میں سے کسی شخص کو کھانا پیش کیا جائے اور اس کے پاؤں میں جوتے ہوں تو وہ اپنے جوتے اتار دے، کیونکہ یہ اس کے پاؤں کے لیے انتہائی آرام کا باعث اور سنت طریقہ ہے۔''

تین انگلیوں سے کھانا:

کھانے میں تین انگلیاں (انگوٹھا، انگشت شہادت اور درمیان والی بڑی انگلی) استعمال کرنا مستحب عمل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا، لہٰذا کھانا کھاتے وقت خود بھی اور اپنے زیر تربیت افراد کو اس سنت کا پابند بنائیں، نیز وہ ماکولات جنہیں تین انگلیوں سے لینا مشکل ہو، اسے لیتے وقت چوتھی اور پانچویں انگلی کو استعمال میں لانا مشروع ہے۔

۱۔ مستدرك حاكم : ۱۱۹/٤۔ طبراني اوسط: ۳۳۳۰۔دارمی : ۲۰۸۰۔ ضعیف جدا۔ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی منکر الحدیث راوی ہے۔

۲۔ مسند أبي يعلى : ٤۱۸۸، ضعیف جدًا۔ معاذ بن شعبہ مجہول، داود بن زبرقان متروک اور ابراہیم بن یزید بن شریک تیمی کی تدلیس ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا» ①

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے اور ہاتھ صاف کرنے سے قبل چاٹتے تھے۔''

امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ تین انگلیوں سے کھانا مستحب فعل اور کھانا کھاتے وقت چوتھی اور پانچویں انگلی نہ ملائی جائے، البتہ کوئی عذر وغیرہ یا شوربے والا سالن ہے یا اس کے علاوہ اور عذر ہوں کہ تین انگلیوں کے ساتھ کھانا ناممکن ہو تو چوتھی اور پانچویں انگلی ملائی جاسکتی ہے۔ ②

پانی پیتے وقت پانی میں سانس لینا اور پھونک مارنا:

پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہ چھوڑیں اور پھونک مارنے سے گریز کریں، کیونکہ پانی کے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے سانس کے راستے جراثیم اور لعاب داخل ہوسکتا ہے جو صحت کے لیے مضر اور ساتھ بیٹھے افراد کے لیے ناپسندیدگی کا باعث بنتا ہے۔

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ» ③

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع والقصعة: ۲۰۳۲۔ سنن أبي داود، كتاب الأطعمة، باب في المنديل: ۳۸۴۸۔

۲۔ شرح النووي: ۱۳/۲۰۳۔

۳۔ صحيح بخاري، كتاب الأشربة، باب النهي عن التنفس في الإناء: ۵۶۳۰۔ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب كراهة التنفس في الإناء: ۲۶۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیے تو وہ برتن میں سانس نہ لے۔"

پانی یا مشروب وغیرہ پیتے وقت برتن سے باہر تین بار سانس لینا مستحب فعل ہے:

⌘ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا» ①

"بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے کے دوران تین سانس لیتے تھے۔"

⌘ پانی پیتے وقت تین سانس لینا، پیاس مٹانے، صحت مندی اور زود ہضمی کا ذریعہ ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین سانسوں میں پانی پیتے اور فرماتے:

«إِنَّهُ أَرْوٰى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ» ②

"(تین سانسوں میں پینا) زیادہ پیاس بجھاتا، انتہائی صحت افزاء اور نہایت زود ہضم ہے۔"

ہاتھ صاف کرنے سے قبل چاٹنا:

کھانا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد نہ تو فوراً ہاتھ صاف کریں اور نہ ہی دھوئیں بلکہ ہاتھ صاف کرنے سے قبل اسے چاٹ لیں یا چٹوا لیں، احادیث میں اس عمل کی خاصی تاکید ہے، یہ عمل باعث برکت اور مسنون و مستحب ہے، لہٰذا خود بھی اس سنت نبوی کا اہتمام کیجیے اور اہل خانہ کو بھی اس عمل کی تلقین کیجیے۔

⌘ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ صحیح بخاری: ۵۶۳۱۔ صحیح مسلم: ۲۰۲۸۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب کراهة التنفس فی نفس الإناء: ۲۰۲۸۔ سنن أبی داود، کتاب الأشربة، باب فی الساقی متی یشرب: ۳۷۲۷۔ جامع ترمذی، کتاب الأشربة، باب ما جاء فی التنفس فی الإناء: ۱۸۸۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا» ①

''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو وہ اپنا ہاتھ صاف نہ کرے تاوقتیکہ اسے چاٹ نہ لے یا چٹوا نہ لے۔''

۲۔ کھانے کے بعد ہاتھ چاٹنا یا چٹوانا برکت کا باعث ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے کھانے کی برکت انگلیوں کے ساتھ لگے کھانے میں ہو:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ» ②

''جب تم میں سے کوئی انسان کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔''

۳۔ نبی ﷺ کا ذاتی معمول بھی یہی تھا کہ آپ ﷺ کھانے سے فراغت کے بعد ہاتھ چاٹتے تھے، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَّمْسَحَهَا» ③

''رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے اور اپنا ہاتھ صاف کرنے سے قبل اسے چاٹتے تھے۔''

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب لعق الأصابع ومصها قبل أن تمسح بالمنديل : ٥٤٥٦۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع والقصعة : ۲۰۳۱۔

۲۔ صحیح مسلم : ۲۰۳۵

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع والقصعة: ۲۰۳۲۔ سنن أبي داود، کتاب الأطعمة، باب في المنزل: ۳۸٤۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانے سے فارغ ہو کر برتن صاف کرنا:

کھانے سے فارغ ہو کر کھانے کا برتن چاٹیں یا صاف کریں، کیونکہ یہ عمل باعث برکت اور مستحب ہے۔

عموماً ہوتا یہ ہے کہ کھانے کے بعد برتن میں کافی کھانا چھوڑ دیا جاتا ہے اور اگر کھانا ختم کر بھی لیا جائے تو برتن صاف کرنے کو عار محسوس کیا جاتا ہے اور حاضرین برتن صاف کیے بغیر اسے چھوڑ دیتے ہیں، جب کہ برتنوں کو زبان سے چاٹنا یا انگلیوں سے صاف کرنے کا حکم نبوی ہے، لہٰذا حکم نبوی کی تعمیل میں ذاتی انانیت، عار یا کسی ذاتی وقار کو خاطر میں نہ لائیں، بلکہ فرمان نبوی کی تعمیل پر فخر محسوس کریں اور اس عمل کو گھر پر اور دوستوں کی مجلس میں جاری کر دیجیے۔

⌘ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّهِ الْبَرَكَةُ»[1]

''بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''تمھیں معلوم نہیں کہ کس کھانے میں برکت ہے۔''

⌘ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذٰى، وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ»[2]

۱۔ صحیح مسلم: ۲۰۳۳۔

۲۔ صحیح مسلم: ۲۰۳۴۔ سنن أبی داوٗد، کتاب الأطعمة، باب فی اللقمة تسقط: ۳۸۴۵۔ جامع ترمذی، کتاب الأطعمة، باب ما جآء فی اللقمة تسقط: ۱۸۰۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب تم میں سے کسی شخص کا لقمہ گر پڑے تو اس سے مٹی وغیرہ دور کر کے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے، نیز آپ ﷺ نے ہمیں انگلیوں سے برتن صاف کرنے کا حکم دیا، فرمایا: ''بلا شبہ تم نہیں جانتے کہ کس کھانے میں برکت ہے۔''

کھانے کے بعد مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا:

کھانا کھانے کے بعد کی مسنون ادعیہ خود بھی یاد کریں اور اپنی اولاد کو بھی حفظ کرائیں، کیونکہ کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد وثنا بیان کرنا سنت نبوی بھی ہے اور اس عمل سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ خوش بھی ہوتے ہیں۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَّأْكُلَ الْأُكْلَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا»[1]

''بے شک اللہ تعالیٰ بندے کے اس عمل سے خوش ہوتا ہے کہ وہ کھانا کھائے اور اس کی حمد بیان کرے اور مشروب پیے اور اس پر اس کی تعریف کرے۔''

فوائد:

1. رسول اللہ ﷺ سے کھانے سے فراغت کے بعد کے کئی اذکار مسنون ثابت ہیں، جن میں سے کسی ایک کا یا تمام ادعیہ کا اہتمام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے شکرانے کے لیے کافی ہے۔

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنا دستر خوان سمیٹتے تو یہ دعا کرتے تھے:

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعآء، باب استحباب حمد الله تعالىٰ بعد الأكل والشرب: ۲۷۳٤۔ جامع ترمذی، كتاب الأطعمة، باب ما جآء في الحمد على الطعام: ۱۸۱٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّ لَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبُّنَا ﴾ ①

''پاکیزہ، بہت زیادہ اور مبارک ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اس حال میں کہ اس سے کفایت نہیں کی گئی، نہ وہ چھوڑا ہوا ہے اور نہ اس سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے (اور) وہ ہمارا رب ہے۔''

② سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے اور پانی پیتے تو یہ کلمات کہتے تھے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا ﴾ ②

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا، پلایا، خوش گوار بنایا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔''

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب ما یقول إذا فرغ من طعامه: ۵۴۵۸۔ سنن أبی داؤد، کتاب الأطعمة، باب ما یقول الرجل إذا طعم: ۳۸۴۹۔ سنن ابن ماجه، کتاب الأطعمة، باب ما یقول إذا فرغ من الطعام: ۳۲۸۴۔

۲۔ سنن أبی داؤد، کتاب الأطعمة، باب ما یقول إذا طعم: ۳۸۵۱۔ صحیح ابن حبان: ۱۳۵۱۔ صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

گھر کے معمولات اور نظام الاوقات

گھر کے روزانہ کے معمولات، کھانے پینے، پڑھنے اور سونے وغیرہ کے معمولات کا ایک ٹائم ٹیبل مقرر کریں اور اس ٹائم ٹیبل کے مطابق یہ معمولات بروئے کار لائیں، اس سے ایک تو بچوں کی تربیت اچھی ہوگی، دوسرا یہ عمل بچوں کی صحت اور سخت محنت کے لحاظ سے بھی نہایت مفید ہے، لہٰذا بچوں کو دن میں دو یا تین بار کھانا کھلانا ہو تو کھانے کے معمولات مقرر کریں اور ان معمولات سے ہٹ کر کھانا نہ دیں، کیونکہ بسیار خوری صحت کی علامت نہیں، بلکہ کچھ بھوک سے کھانا اور مقررہ اوقات پر کھانا ہی بہتر ہے۔

کچھ عورتیں بچوں کو ان کی بھوک سے زیادہ کھلاتی اور بار بار کھلاتی ہیں، حالانکہ زیادہ اور بار بار کھلانے سے معدہ متاثر ہوتا اور دوسرے کئی امراض جنم لیتے ہیں، لہٰذا اگر زیادہ بھی کھلانا ہو تو کھانے کے اوقات کو ضرور ملحوظ رکھیں اور خود بھی ان اوقات کی پابندی کریں۔

پڑھنے اور کھیلنے کے اوقات:

بچوں کے اسباق دہرانے اور مطالعہ کرنے کے اوقات بھی مقرر کریں اور پڑھائی کے اوقات میں انھیں کتابوں تک محدود رکھیں اور دیگر مشاغل و مصروفیات سے دور رکھیں، یاد رہے! ٹائم ٹیبل کے مطابق مسلسل پڑھائی اگرچہ کم مقدار میں اور معمولی ہو، بلاتسلسل بہت زیادہ پڑھنے سے بہتر اور بہترین نتائج کی حامل ہے۔ پھر بچوں کو کھیلنے کودنے اور تفریح کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8 مواقع بھی فراہم کریں، کیونکہ کھیل کود اور تفریح طبع کے مواقع بچوں کی صحت اور ذہن پر بہتر اثرات چھوڑتے ہیں اور اس سے دن بھر کی تھکاوٹ اور محنت کا بوجھ زائل ہو جاتا ہے اور وہ دوبارہ محنت کے قابل اور تازہ دم ہو جاتے ہیں۔

دوپہر میں نیند کے اوقات:

ممکن ہو تو خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی دوپہر کے آرام کا پابند بنائیں، دوپہر کا قیلولہ طبیعت کی بشاشت اور بدنی تھکاوٹ کا تریاق اور نعمت بے بدل ہے۔ پھر یہ نبوی سنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دائمی عادت بھی ہے۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«مَا كُنَّا نَقِيلُ وَ لَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» ①

''ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) عہد رسالت میں جمعہ کے دن قیلولہ (دوپہر کا آرام) اور دوپہر کا کھانا جمعہ کے بعد ہی کرتے تھے۔''

یہ حدیث دلیل ہے کہ قیلولہ (دوپہر کا آرام) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا اور جمعہ کے علاوہ باقی ایام میں قیلولہ قبل از ظہر کرتے اور جمعہ کے روز دوپہر کا آرام نماز جمعہ کے بعد ہوتا تھا۔ الغرض! مقصود دوپہر کا آرام ہے، وہ قبل از ظہر ہو یا بعد از ظہر، قیلولہ بدنی تھکاوٹ، ذہنی کوفت اور روحانی بوجھ کو دور کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دوپہر کے مختصر آرام سے طبیعت ہشاش بشاش اور تازہ دم ہو جاتی ہے اور جسمانی اعضاء دوبارہ مشقت اٹھانے اور محنت طلب کام کرنے کے لیے آمادہ ہو جاتے ہیں، لہٰذا خود بھی اور بچوں کو بھی قیلولہ کا پابند بنائیں۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الجمعة: ۹۳۹۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب صلاة الجمعة حین تزول الشمس: ۸۵۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کی نیند کے اوقات: 18

رات کو نماز عشاء کے فوراً بعد سونا معمول بنائیں اور اس وقت پر خود بھی اور بچوں کو بھی نیند کا پابند بنائیں، نیند کے لیے یہ وقت منتخب کرنے کے کئی فوائد ہیں:

⌘ عشاء کے فوراً بعد شروع رات کو سونا سنت نبوی ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي» ①

''رسول اللہ ﷺ رات کے شروع حصہ میں نیند کرتے اور رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو کر نماز پڑھتے تھے۔''

رات کے شروع حصہ میں سونے والا نماز تہجد اور نماز فجر کا اہتمام با آسانی کر سکتا ہے اور رات کے اول حصہ میں سونے والے بچے صبح وقت پر بیدار ہو کر نماز اور قرآن کی تلاوت کا اہتمام کر سکتے ہیں۔

⌘ عشاء کے بعد گپیں ہانکنا اور فضول باتیں کرنا:

رات کے اول حصہ میں سونا مستحب عمل ہے اور اس کو معمول بنانے والا شخص رات کے وقت فضول باتیں کرنے جیسے مکروہ فعل سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ عشاء کے بعد فضول باتیں کرنا اور گپیں ہانکنا مکروہ اور ناپسند فعل ہے۔

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا» ②

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے نیند اور عشاء کے بعد گفتگو کرنا ناپسند کرتے تھے۔''

۱۔ صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب من نام أول الليل وأحيا آخره: ١١٤٦۔

۲۔ صحيح بخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يكره النوم قبل العشاء: ٥٦٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

1. مغرب کے بعد قبل از عشاء سونا مکروہ فعل ہے، کیونکہ غفلت اور نیند کی وجہ سے نماز عشاء فوت ہونے کا خدشہ رہتا ہے اس چیز کے پیش نظر احادیث میں قبل از عشاء سونے کو ناپسندیدہ عمل قرار دیا گیا ہے۔
2. عشاء کے بعد فضول باتیں کرنا، بے سروپا قصے بیان کرنا، پہیلیاں سننا سنانا اور گپیں ہانکنا ناپسندیدہ عمل ہے، لہٰذا عشاء کے بعد ان مکروہ افعال سے گریز کیا جائے اور نماز عشاء سے فراغت کے بعد نوافل کا اہتمام کیا جائے، علمی مجلس کا انعقاد کیا جائے، اہل خانہ یا دوست احباب وغیرہ کی اصلاح کے لیے نصیحت کی جائے اگر اس قسم کے افعال خیر سے واسطہ اور تعلق نہ ہو تو عشاء کے معاً بعد سونا مستحب فعل ہے۔ کیونکہ جلدی سونے میں بڑی حکمتیں پنہاں ہیں، انسان فضول باتوں سے بچا رہتا ہے اور صبح باآسانی نماز تہجد اور نماز فجر باجماعت کا اہتمام کرسکتا ہے، ورنہ رات کو دیر تک جاگنے والے فجر کی نماز باجماعت سے محروم رہتے ہیں۔ پھر شیطانی غلبے اور تسلط کی وجہ سے ان کے معمولات درہم برہم رہتے اور افعال خیر سے محروم رہتے ہیں۔ چنانچہ عشاء کے بعد خود بھی اور بچوں کو بھی جلدی سونے اور صبح جلد بیدار ہونے کا پابند بنایئے، اس عادت کی پابندی آپ کے لیے اور آپ کی اولاد کے لیے انتہائی مبارک اور روحانی فرحت کا باعث ہوگی اور آپ کے گھر پر بفضل اللہ تعالیٰ رحمتوں اور برکتوں کا نزول ضرور ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل پنجم

گھر کی بات گھر میں رہے!

گھریلو راز، مثلاً ہم بستری اور مجامعت کے متعلق رازدارانہ گفتگو اور گھریلو اختلافات کی تشہیر نہ کریں، کیونکہ یہ چیز تمھارے لیے انتہائی خطرناک ہے۔

ذیل میں ہم ان قباحتوں اور ان کے نقصانات سے آگاہ کریں گے:

مباشرت کے متعلق راز فاش نہ کریں:

خواتین وحضرات میں سے اکثر کو مباشرت کے متعلق زبانی چسکے اور فحش گفتگو سے لطف اندوز ہونے کی عادت ہوتی ہے، یہ ایسا موذی مرض ہے کہ مذہبی وغیر مذہبی لوگوں میں عام ہے، کیونکہ فحاشی وعریانی کے بارے میں گفتگو کرنے کو تو عیب اور بے حیائی تصور کیا جاتا ہے، لیکن شادی شدہ جوڑے کی مباشرت ومجامعت پر مشتمل گفتگو بڑے مزے سے سنی اور سنائی جاتی ہے اور ایسے مبلغ ومبلغہ پر نہ کوئی قدغن لگتی ہے اور نہ اسے معیوب سمجھا جاتا ہے، حالانکہ شادی شدہ وغیر شادی شدہ کی ایسی ننگی گفتگو اہل ایمان کے شایان شان نہیں اور مباشرت کے بارے میں راز فاش کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی بدترین وناپسندیدہ ہیں۔

لغویات وبیہودہ گوئی سے اعراض کرنا:

اہل ایمان کے شایان شان نہیں کہ وہ گندی ننگی گفتگو کریں، بلکہ یہ بے ہودہ گوئی اور فحش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گفتگو سے دور بھاگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مومنین کے اوصاف یوں بیان کرتے ہیں:

⌘ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ ①

''اور (اہل ایمان) وہ ہیں جو لغویات سے منہ موڑنے والے ہیں۔''

⌘ ﴿وَإِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا﴾ ②

''اور جب وہ لغویات کے قریب سے گزرتے ہیں تو باعزت گزر جاتے ہیں۔''

ان آیات میں اہل ایمان کے اوصاف بیان ہوئے ہیں کہ لغویات اور بیہودہ گوئی ان کا شیوہ نہیں بلکہ وہ ننگی وفحش گفتگو سے اعراض کرتے ہیں، نیز سورۂ فرقان کی اس آیت کی تفسیر میں مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس آیت کا مفہوم یہ ہے:

﴿إِذَا ذَكَرُوا النِّكَاحَ كَفُّوْا عَنْهُ﴾ ③

''جب اہل ایمان کے ہاں مجامعت ومباشرت کے موضوع پر گفتگو چھڑتی ہے تو یہ ایسی گفتگو سے باز رہتے ہیں۔''

لہٰذا ایسی لغویات سے احتراز کریں، دوسرے لوگوں کے سامنے اپنی پردہ داری فاش نہ کریں اور ایسی گفتگو کے ذریعے دوسرے لوگوں کے سامنے خود کو ننگا نہ کریں، پھر ایسی گفتگو کرنا انتہائی شنیع عمل اور اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ فعل بھی ہے۔

شب باشی کے راز افشا کرنا:

شب باشی کے مخفی گوشے عیاں کرنا، جماع، مقدمات جماع اور دوران جماع ہونے والی خاوند بیوی کی گفتگو بیان کرنا حرام ونا جائز ہے۔

⌘ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ المومنون: ۲۳/۳۔ ۲۔ الفرقان: ۲۵/۷۲۔

۳۔ تفسیر طبری: ۱۹/۳۱۵، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا »[1]

''بلا شبہ روز قیامت اللہ کے نزدیک مرتبے کے لحاظ سے بدترین شخص وہ ہوگا جو اپنی بیوی سے خلوت اختیار کرتا اور وہ اس سے خلوت نشین ہوتی ہے، پھر وہ اس کا راز افشاء کرتا ہے۔''

فوائد:

① امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ مرد پر اپنے اور بیوی کے درمیان جاری ہونے والی مباشرت اور حالت جماع کی تفاصیل بیان کرنا حرام ہے۔ اسی طرح بیوی کا بھی ایسے رازوں سے قول وفعل کے ذریعے پردہ اٹھانا حرام ہے، پھر بلا فائدہ وبلا ضرورت مجرد جماع کا بیان کرنا مکروہ فعل ہے، اس لیے کہ یہ شخصی وقار کے منافی ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔''[2]

ہم بستری کا راز فاش کرنا:

ہم بستری کے متعلق راز فاش کرنا نہ صرف سنگین گناہ ہے، بلکہ یہ سب سے بڑی خیانت بھی ہے، چنانچہ اس مہلک خیانت کے ارتکاب سے اجتناب کریں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول نہ لیں۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى

۱۔ صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم إفشاء سر المرأة : ۱۴۳۷۔

۲۔ شرح النووي : ۸/۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا »[1]

''بے شک روز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک امانت میں سب سے بڑی خیانت یہ ہوگی کہ ایک شخص اپنی بیوی سے خلوت اختیار کرے اور وہ اس سے خلوت نشین ہو پھر وہ اس (بیوی) کا راز فاش کر دے۔''

زوجین کا اندرونی اختلافات کی تشہیر کرنا:

خاوند بیوی اپنے ذاتی اختلافات اپنے تک محدود رکھیں اور ذاتی اختلافات سمیٹنے اور سلجھانے کی کوشش کریں، اپنی رنجشیں، منافرت اور اختلافات گھر کے دیگر افراد یا بیرونی افراد تک نہ پہنچائیں، کیونکہ کئی حاسدین ومفسدین اور شرپسند ان اختلافات کو ہوا دے کر اور فریقین کو مشتعل کر کے معمولی معاملات کو گھمبیر بنا دیتے ہیں اور معمولی جھگڑے ہنستے بستے گھر اجاڑ دیتے ہیں۔ پھر اگر زوجین کی ذاتی رنجش اور چپقلش خطرناک حد تک پہنچ جائیں تو فریقین دو ایسے فیصل مقرر کریں جو صلح جو اور اصلاح پسند ہوں، اس عمل سے حالات معمول پر آسکتے ہیں اور گھر اجڑنے اور ویران ہونے سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ نیز بیوی کی اصلاح کے لیے آئندہ قرآنی آیات نہایت موزوں اور مفید ہیں اور اگر بیوی میں اصلاح کی رمق ہو تو وہ ضرور راہ راست پر آجائے گی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴾[2]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم إفشاء السر: ۱۴۳۷۔ سنن أبی داوٗد، کتاب الأدب، باب فی نقل الحدیث: ۴۸۷۰۔

۲۔ النساء: ۳۴/۴، ۳۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور وہ عورتیں جن کی نافرمانی سے تم ڈرتے ہو، سو انھیں نصیحت کرو اور بستروں میں ان سے الگ ہو جاؤ اور انھیں مارو، پھر اگر وہ تمھاری فرماں برداری کریں تو ان پر (زیادتی کا) کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ ہمیشہ سے بہت بلند، بہت بڑا ہے۔ اور اگر ان دونوں کے درمیان مخالفت سے ڈرو تو ایک منصف مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں سے مقرر کرو، اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ دونوں کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔''

تفسیر:

درج بالا آیات میں نافرمان و ہٹ دھرم عورت کی اصلاح کے چار طریقے بیان ہوئے ہیں:

1. سب سے پہلے اسے وعظ و نصیحت کرو اور کتاب و سنت کے دلائل سے اس کی اصلاح کی کوشش کرو، معمولی بگڑی ہوئی عورت اس طریقہ عمل سے ہٹ دھرمی چھوڑ کر سراپا اطاعت بن جائے گی۔
2. دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عورت پر پہلا طریقہ کارگر ثابت نہ ہو تو انھیں بستروں میں علیحدہ کر دو اور کچھ دن اس سے تعلقات منقطع رکھو، یقیناً یہ عارضی علیحدگی سمجھ دار عورت کے لیے بہت بڑی تنبیہ ہے۔
3. بیوی کی اصلاح کا تیسرا مفید طریقہ یہ ہے کہ اسے معمولی مارا جائے، لیکن اسلام بے جا تشدد اور زیادتی کی رخصت نہیں دیتا، یہ معمولی مار پیٹ بیوی کی اصلاح کے لیے نہایت مؤثر ہے۔
4. مذکورہ تین طریقے زوجین کی ذاتیات تک محدود ہونے چاہئیں، پھر اگر یہ تینوں طریقے بے سود و بے ثمر ہوں تو چوتھا طریقہ یہ ہے کہ فریقین دو منصف منتخب کریں ایک خاوند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گھر والوں سے ہو اور دوسرا بیوی کے خاندان سے، پھر اگر حکمین مخلص و صلح جو ہوں تو وہ زوجین کو تفرقہ اور جدائی سے بچا سکتے ہیں اور ایک گھرانے کی کشیدگی اور رنجشیں دور کر کے اسے خوشحال و آباد کر سکتے ہیں۔

گھر کے کسی فرد کو زیادہ حیثیت دینا:

گھر کے تمام افراد کے ساتھ یکساں سلوک کریں، ان کے ساتھ پیار و محبت اور احسان میں متوازی سلوک برتیں اور کسی ایک فرد سے امتیاز روا نہ رکھیں، کیونکہ کسی ایک فرد کی بے جا طرف داری، اس سے والہانہ محبت اور بے تحاشا پیار، دیگر افراد کو احساس کمتری اور حسد و بغض میں مبتلا کر سکتا ہے، جس کے نتائج انتہائی تباہ کن اور بھیانک ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا گھر کے سرپرست پر لازم ہے کہ وہ گھر کا اچھا منتظم بننے اور اولاد میں مرکزی حیثیت اختیار کرنے کے لیے اس قاعدہ اور قانون کو مدنظر رکھے، اس سے آپ کی شان و عظمت اور عزت میں بھی بے تحاشا اضافہ ہو گا اور آپ کے زیر کفالت تربیت پانے والے بچے بھی احساس کمتری اور حسد کا شکار نہیں ہوں گے، ورنہ سیدنا یعقوب علیہ السلام جیسے جلیل القدر نبی کی سیدنا یوسف علیہ السلام سے والہانہ محبت کی وجہ سے ان کے دوسرے بیٹے حسد و بغض کا شکار ہو کر سیدنا یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینکنے پر آمادہ ہو گئے اور سیدنا یعقوب علیہ السلام تمام عمر اسی غم میں نڈھال رہے۔ یہ نبی کے بچوں کا حال ہے اس کے برعکس عام لوگوں کے بچوں میں یہ نفرت اور بغض کس حد تک پہنچ سکتا ہے؟۔

بچوں سے محبت میں عدم توازن اور امتیازی سلوک بچوں کی نظر سے والدین کی قدر و منزلت گرا دیتا ہے اور امتیازی سلوک سے دلبرداشتہ بچے بدتمیز اور نافرمان ہو جاتے ہیں، چنانچہ ایسے بھیانک نتائج سے بچنے کے لیے بچوں سے پیار و محبت میں یکسانیت و توازن اختیار کریں اور اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے انجام دیں، یہ تمھارے دنیوی اطمینان کا ذریعہ اور اخروی کامیابی کا راز بھی ہے اور اہل و عیال میں عدل و انصاف اور برابر سلوک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے روز قیامت نور کے منبروں پر فروکش و براجمان ہوں گے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ، الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا »[1]

''بلاشبہ اللہ کے نزدیک انصاف کرنے والے اللہ عزوجل کے دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں (انصاف کرنے والے) وہ جو اپنے فیصلے میں، گھر والوں میں اور رعایا میں عدل کرتے ہیں۔''

اس حدیث میں اہل خانہ اور بچوں میں بھی عدل و انصاف اور برابر سلوک کی ترغیب اور ان اوصاف کے حامل منصفین کی فضیلت کا بیان ہے اور یہ مقام و مرتبہ وہی سرپرست حاصل کر سکتا ہے جو اولاد کے حقوق و فرائض میں عدل و انصاف اور متوازی سلوک کرے گا۔

اہل خانہ میں نرمی اور شفقت کو رواج دینا:

گھر پر نرمی اور شفقت کو رواج دیں، خود بھی نرم مزاج بنیے، بیوی بچوں سے بھی نرمی اور ملائمت سے پیش آیئے اور رشتہ داروں اور تعلق داروں سے بھی نرمی سے پیش آیئے۔ نرمی اور ملائمت اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اور اس سے آپ گھر والوں سے اور رشتہ داروں سے بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہیں، پھر اس وصف سے متصف ہو کر آپ ہر دل عزیز اور معزز و محترم بھی بن سکتے ہیں، بہت سی بھلائیاں حاصل کر سکتے ہیں اور بہت سی محرومیوں سے محفوظ بھی رہ سکتے ہیں۔ دلائل ملاحظہ کیجیے:

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب فضيلة الأمير العادل : ۱۸۲۷۔ مسند أحمد : ۲/ ۱۶۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَ يُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ» ①

''بلاشبہ اللہ انتہائی نرم خو ہے، نرمی کو پسند کرتا ہے اور جتنا وہ (ثواب) نرمی و شفقت پر عطا کرتا ہے سختی پر اتنا نہیں نوازتا اور نہ اتنا (ثواب) اس کے سوا پر دیتا ہے۔''

نرم مزاجی اور حسن سلوک انسانی عادت و اخلاق کو مزین کرتی ہے اور سختی و بدزبانی انسان کو عیب دار بنا دیتی ہے، لہٰذا طبیعت میں ٹھہراؤ اور نرمی پیدا کریں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ» ②

''بلاشبہ جس بھی چیز میں نرمی ہو وہ اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس بھی چیز سے (نرمی) نکال دی جائے اس عیب دار بنا دیتی ہے۔''

نرمی اور حسن سلوک سراپا خیر:

نرمی اور حسن سلوک کا برتاؤ خیر و برکت کا سبب ہے، لہٰذا گھر پر نرم خوئی اختیار کریں، ورنہ سختی و ترش روئی اور بدسلوکی جیسی عادات بدگھروں کا چین تج کر دیتی اور خیر و برکت سے محروم کر دیتی ہیں۔

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ» ③

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الأدب، باب فضل الرفق : ۲۵۹۳۔ سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في الرفق : ۴۸۰۷۔

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الأدب، باب فضل الرفق : ۲۵۹۴۔ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في الرفق : ۴۸۰۸۔

۳۔ صحيح مسلم : ۲۵۹۲۔ سنن أبي داؤد : ۴۸۰۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص نرمی وملائمت سے محروم کر دیا جائے وہ خیر سے محروم کر دیا جاتا ہے۔''

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ»[1]

''جب اللہ عزوجل کسی گھر والوں پر بھلائی کا ارادہ کریں تو ان میں نرمی داخل کر دیتا ہے۔''

گھریلو کام کاج میں اہل خانہ کا ہاتھ بٹانا:

گھر کے کام کاج، گھریلو اصلاح، اپنے لباس اور جوتوں کی درستی اپنے ہاتھ سے کیجیے، یہ مستحسن فعل ہے۔ اس سے انسان کی عزت ووقار میں اضافہ ہی ہوتا ہے اور گھر کے افراد میں محبت ومودت پروان چڑھتی ہے۔ جب کہ ہمارے معاشرہ میں خاوند کا گھر پر کام کرنا، اپنے سامان کی ترتیب درست کرنا، اپنا جوتا پالش کرنا، حتی کہ قمیص کو بٹن تک لگانا عار اور عیب محسوس کیا جاتا ہے اور آپنے ہاتھ سے اپنے کام خود انجام دینے والا رن مرید جیسے نام سے متہم ہوتا ہے، معاشرے میں بے وقار سمجھا جاتا ہے اور دوستوں اور رشتہ داروں میں اسے معیوب ومعتوب ٹھہرایا جاتا ہے، لیکن یاد رکھیے اسلام ایسے افراد کو معتوب نہیں ٹھہراتا بلکہ گھر کے کام کاج کو اپنے ہاتھ سے انجام دینا سنت نبوی اور مستحسن فعل ہے، سید الأنبیاء افضل البشر اور دونوں جہانوں کے سرتاج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کام کو بجا لائیں، وہ کبھی مکروہ، معیوب اور بے وقار نہیں ہوسکتا۔

سیدنا عروہ بن زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر پر کیا کام کرتے تھے؟ اس پر انھوں نے بیان کیا:

«كَانَ يَخِيطُ ثَوْبَهُ وَيَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَعْمَلُ مَا يَعْمَلُ الرِّجَالُ فِي بُيُوتِهِمْ»[2]

۱۔ مسند أحمد بن حنبل : ٦/ ٧١، حسن

۲۔ مسند أحمد : ٦/ ١٢١۔ مسند أبويعلى : ٤٨٧٦۔ صحيح ابن حبان : ٥٦٧٧، صحيح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آپ ﷺ اپنے کپڑے خود سلائی کرتے، اپنا جوتا خود گانٹھتے اور جیسے عام مرد اپنے گھر کے کام کرتے ہیں ایسے آپ ﷺ بھی کرتے تھے۔''

جناب اسود بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ گھر پر کیا کام کرتے تھے؟ انھوں نے بیان کیا:

﴿ كَانَ فِيْ مِهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ ﴾ ①

''آپ ﷺ اپنے اہل خانہ کے ساتھ کام کاج میں مصروف رہتے اور جب اذان سنتے گھر سے نکل پڑتے تھے۔''

فوائد:

1. ابن بطال رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ائمہ وحکام اور علماء کو اپنے امور خود سرانجام دینے چاہئیں اور اپنے کام خود کرنا صالحین کی روش ہے۔ ②
2. مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کا اپنے کام خود انجام دینا تواضع اور عاجزی کے سبب تھا تاکہ امت اسی طریقہ کو اختیار کرے اور انسان کا اپنے دنیوی اور دین کے لیے معاون افعال کی از خود ادائیگی مسنون فعل ہے، آسودہ حالی اور مشقت ومحنت سے اجتناب پسندیدہ عمل اور صالحین کا طریقہ نہیں بلکہ یہ عجمیوں کی روش ہے۔ ③

۱۔ صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب خدمة الرجل فی أهله : ۵۳۶۳۔ جامع ترمذی، کتاب الزهد، باب فضل کل قریب هین سهل : ۲۴۸۹

۲۔ شرح ابن بطال : ۳۷۲/۳۔

۳۔ شرح ابن بطال : ۴۲/۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل ششم

محبت ومودت کا کردار

اہل خانہ سے حسن سلوک سے پیش آئیں، بے پناہ دل لگی کا اظہار کریں، انتہائی لطف و اکرام نچھاور کریں، بے پناہ اپنائیت کا احساس دلائیں اور بے لاگ محبت و الفت بانٹیں، آپ کی محبت اور وارفتگی سے گھر پیار ومحبت اور اپنائیت سے مہک اٹھیں گے، گھر کے در و دیوار اور اہل خانہ اعتماد وخلوص کے لازوال رشتوں میں رچ بس جائیں گے، نجی زندگی میں استحکام نصیب ہوگا اور آپ اس حسن معاشرت اور مثالی کردار سے دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں معزز ومحترم ٹھہریں گے۔

نبی معظم ﷺ کا حسن معاشرت کے معاملہ میں جاندار کردار اور آپ ﷺ کی تعلیمات سے شناسائی اہل خانہ سے ہمدردی، دل لگی اور پیار ومحبت کو مزید دوام بخشتی ہے۔

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ»[1]

''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے حق میں سب سے بہتر ہے۔''

۱۔ طبرانی اوسط: ٦٣٢٤، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ »[1]

''ایمان کے لحاظ سے کامل ترین لوگ وہ ہیں جو بہترین اخلاق کے مالک ہیں اور تم میں سے افضل لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہترین ہیں۔''

بیویوں سے حسن سلوک کے متعلق نبوی نصیحتیں:

عورت کی تخلیق چونکہ آدم علیہ السلام کی پسلی سے ہوئی ہے، چنانچہ اس فطرتی ٹیڑھ پن کی وجہ عورت میں کچھ نہ کچھ کجی، اکھڑ پن، خشک مزاجی، طبیعت کا شوخا پن اور کچھ ناپسندیدہ عادات وحرکات اس کی سرشت اور مزاج میں شامل ہوتی ہیں، جن سے نمٹنے کے لیے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو صبر کرنے اور حوصلہ اختیار کرنے کی تلقین کی ہے تاکہ زن وشو کا ازدواجی رشتہ مستحکم رہے اور معمولی باتوں، عام جھگڑوں اور معمولی ناچاقیوں سے یہ نکاح جیسا بے مثل اور مضبوط بندھن توڑنے سے اجتناب کریں، بلکہ جہاں تک ہو سکے عورتوں کے معاملات وعادات سے چشم پوشی کی جائے اور اخلاق حسنہ اور بے پایاں احسانات کے ذریعے بیویوں کو اپنا گرویدہ بنایئے اور معمولی جھگڑوں کو طول نہ دیں، عام چپقلش کو باقاعدہ محاذ اور ہار جیت کی جنگ قرار نہ دیں، معاملات اور عورت کی کمزوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، شریعت نے عورتوں سے عفو ودرگزر کی خاص تاکید کی ہے۔

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَّ إِنَّ أَعْوَجَ

۱۔ جامع ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جآء فی حق المرأة علی زوجها : ۱۱۶۲۔ مسند أحمد : ۲/ ۲۵۰۔ مسند أبویعلی : ۵۹۲۶۔ صحیح ابن حبان : ٤١٧٦، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا» ①

''عورتوں کے ساتھ بہترین سلوک کرو، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور پسلی کا ٹیڑھا ترین حصہ اس کا بالائی حصہ ہے، سو اگر تم اسے سیدھا کرو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اسے چھوڑ دو تو وہ ٹیڑھی رہے گی، لہٰذا عورتوں سے حسن سلوک کرو۔''

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ، فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَ بِهَا عِوَجٌ، وَ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا» ②

''بلاشبہ عورت کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے، وہ تیرے لیے ایک حالت میں کبھی بھی سکونت پذیر نہیں ہوگی، چنانچہ اگر تم اس سے فائدہ لینا چاہتے ہو تو اس سے اس کی کجی کے ہوتے ہوئے ہی فائدہ حاصل کرو اور اگر تم اسے بالکل سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اس کا توڑنا اسے طلاق دینا ہے۔''

فوائد:

① ان احادیث میں عورتوں کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے اور ان کی بداخلاقیوں اور بددماغیوں پر صبر کی تلقین کی گئی ہے، کیونکہ یہ کم عقل اور دماغی لحاظ سے کمزور ہوتی ہیں۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب خلق آدم و ذریته : ۳۳۳۱۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الوصیة بالنساء : ۱٤٦٦۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الوصیة بالنسآء : ۱٤٦٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② عورتوں کو بلا سبب طلاق دینا مکروہ فعل ہے۔[1]

③ خوش اخلاقی، حسن سلوک اور پیار و محبت سے عورت کو اسیر کیا جا سکتا ہے، جب کہ ترش روی، بے تحاشا مار دھاڑ، بے پناہ سختی آپ کے لیے اور اہل خانہ کے لیے انتہائی ناسازگار عمل ہے اور فریقین کی ہٹ دھرمی اور مخاصمت پر رونق گھروں کی ویرانی کا ہی باعث بنے گی، اس سے گھروں میں استحکام، زوجین کے تعلقات میں پختگی اور زوجین کو گھریلو سکون کبھی میسر نہیں آ سکتا ہے۔

بیوی کی کسی بری عادت کو سر پر سوار نہ کریں:

بیوی کی کسی کمزوری، مجبوری اور لغزش کو ہدف تنقید نہ بنائیں اور اسے اس کی کسی بشری کمزوری اور فطرتی لغزش پر اسے نفرت کا نشانہ نہ بنائیں، بلکہ اس کی اصلاح احوال کی کوشش کریں اور کسی کمزوری کو تنقید بنانے کی بجائے اس کے اوصاف اور خوبیوں کو بھی سامنے رکھیں، اس کی کمزوریوں کے تناسب سے اس کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کہیں زیادہ ہوں گی، لہٰذا عورتوں سے گزر اوقات اور حسن معاشرت کے لیے نبی ﷺ کی اس نصیحت کو ملحوظ رکھیں کہ عورتوں کی معمولی لغزش سے ناراض نہ ہوں، اس کے اوصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے غلطیوں سے درگزر کریں، یوں آپ عورتوں کے معاملہ میں راحت و تسکین حاصل کر سکتے ہیں، ورنہ عورت کی کبھی کبھار کی بدمزاجی، اکھڑ پن آپ کو ہمیشہ کے لیے بے کل و مضطرب رکھے گا اور آپ کبھی بھی اطمینان و سکون حاصل نہیں کر سکیں گے اور ایسی عورت جس میں فطرتی لغزش اور بشری کمزوری نہ ہو، کائنات میں ڈھونڈنے سے کہیں نہیں ملے گی، بلکہ آپ کی قسمت میں جس مومنہ عورت کا قرعہ فال نکلا ہے اسی سے نبھا کریں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ شرح النووی: ۱۰/۵۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ»[1]

''کوئی مومن مرد کسی مومنہ عورت سے متنفر نہ ہو، اگر وہ اس کی کسی عادت سے ناخوش ہے تو وہ اس کی کسی دوسری عادت سے خوش ہو جائے گا۔''

بیویوں سے دل لگی کے نبوی انداز:

رسول اللہ ﷺ خانگی زندگی میں بہترین نمونہ اور اسوہ کامل تھے، اہل خانہ سے آپ ﷺ کی دل لگی، تفریح طبع، خوش طبعی اور حسن معاشرت کا جاندار کردار امت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے مدد و معاون تو ہے ہی، نیز بیویوں سے تعلقات کی گہرائی اور خوش طبعی کے احوال کو مدنظر رکھتے ہوئے زوجین گھر کی خوشیوں سے دوبالا اور آپس میں پیار و محبت اور اعتماد سازی کو پروان چڑھا سکتے ہیں اور زن و شو ایک دوسرے کی پسند، ناپسند کا خیال رکھ کر اور باہمی ایثار و محبت سے محبت و اعتماد میں رسوخ پیدا کر سکتے اور نکاح کے اس مضبوط بندھن کو لازوال و مضبوط ترین بنا سکتے ہیں۔

ذیل میں نبی ﷺ کے بیویوں سے حسن معاشرت کے کچھ یادگار واقعات درج کرتے ہیں، جو امت کے لیے بیش قیمت خزینہ اور گھروں کی اصلاح کے حوالے سے نادر نمونہ ہے۔

بیوی کی چاہت کی قدر کرنا:

بیوی کی جائز چاہت کی قدر کرنا اور اسے عملی جامہ پہنانا بہترین عمل ہے، اس سے زوجین میں باہمی اعتماد کا رشتہ مضبوط ہوتا ہے، گھر میں سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے اور بیوی کے جائز مطالبے کی قدر دانی اور اس کی چاہت کی تعمیل میں ذاتی کردار ادا کرنا اسوۂ رسول ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

1۔ صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب الوصية بالنسآء: ١٤٦٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«جَاءَ حَبَشٌ يَزْفِنُونَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ، حَتّٰى كُنْتُ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ»[1]

''روزِ عید حبشی مسجد میں (مسلح ہو کر) اچھلتے کودتے آئے، تو نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور میں آپ ﷺ کے کندھے پر سر رکھ کر ان کے کھیل کو دیکھنے لگی، حتیٰ کہ میں نے ہی ان کی طرف دیکھنے سے صرف نظر کیا۔''

فائدہ:

بیوی کو اسلامی کھیل اور جہادی مظاہرہ دیکھنے کی ترغیب دینا مباح ہے اور اس بارے میں اس کے شوق کی تکمیل کرنا اور اسے جی بھر کر ایسے مظاہرے کی کارروائی دکھانا درست ہے۔

خوش طبعی کا اچھوتا انداز:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک یا غزوۂ خیبر سے واپس آئے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی الماری پر پردہ تھا، چنانچہ ہوا چلی تو اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیوں (کھلونوں) سے پردہ ہٹا دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''عائشہ! یہ کیا ہے؟'' انھوں نے عرض کی کہ یہ میری گڑیاں ہیں۔ آپ ﷺ نے استفسار کیا کہ ''یہ کیا ہے جو میں ان کے درمیان میں دیکھ رہا ہوں؟'' انھوں نے کہا: ''گھوڑا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے اوپر کیا ہے؟'' انھوں نے بتایا، دو پر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑے کے دو پر؟'' انھوں نے عرض کیا: ''کیا آپ ﷺ نے سنا نہیں کہ سلیمان علیہ السلام کا گھوڑا تھا، جس کے کئی پر تھے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا یہ سن کر آپ ﷺ ہنس دیے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی ڈاڑھیں دیکھیں۔[2]

۱۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد: ۸۹۲۔

۲۔ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب اللعب بالبنات: ۴۹۳۲، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفت ومحبت کا یادگار واقعہ:

بیوی سے کھیل کود کرنا اور تفریح طبع کا سامان کرنا شریعت اسلامیہ میں جائز ہے، چنانچہ بیوی سے کھیلنا، دوڑ کا مقابلہ کرنا جائز و مباح ہے، نیز نبی ﷺ کا ذاتی فعل بھی اس جواز کو تقویت دیتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر تھیں (کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آگے بھیج دیا، پھر تخلیہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوڑ میں مقابلہ کی دعوت دی اور (عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے آپ ﷺ سے دوڑ کا مقابلہ کیا تو میں آپ ﷺ سے دوڑ میں جیت گئی۔ پھر (ایک مرتبہ) جب میں فربہ ہوگئی تو میں نے آپ ﷺ سے دوڑ کا مقابلہ کیا تو آپ ﷺ مجھ سے دوڑ میں آگے نکل گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''(یہ پچھلی جیت کا بدلہ ہے)۔''[1]

فوائد:

1. بیوی سے کھیلنا، تفریح طبع کے لیے دوڑ کا مقابلہ کرنا جائز و مباح ہے بشرطیکہ پردہ کا ماحول ہو، اس عمل سے زوجین میں باہمی اعتماد فروغ پاتا اور باہمی محبت میں نہایت اضافہ ہوتا ہے۔
2. طبیعت میں وسعت اور فراخی کو رواج دیں اور جو رخصت شریعت سے ثابت ہے اس پر عمل کرنے میں عار محسوس نہ کریں نیز شریعت میں جس مسئلہ میں جتنی رخصت ہے حیلوں اور تاویلات سے اس رخصت سے تجاوز نہ کریں۔

۱۔ سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب في السبق على الرجل: ۲۵۷۸۔ مسند أحمد: ۳۹/۶، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

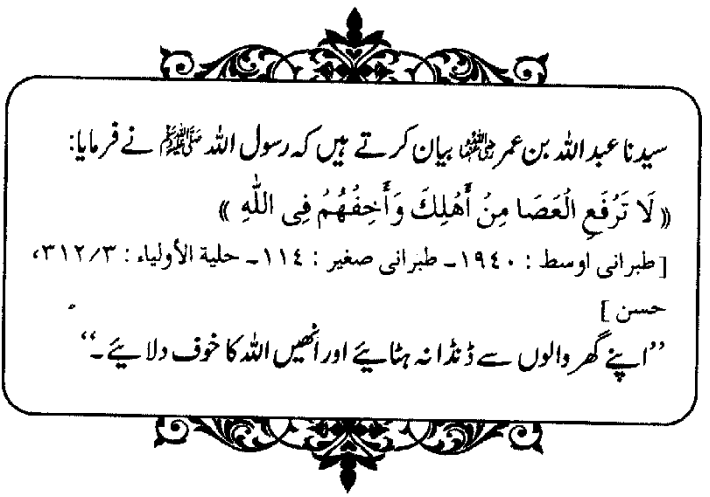

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا تَرْفَعِ الْعَصَا مِنْ أَهْلِكَ وَأَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ »

[طبرانی اوسط : ۱۹٤۰۔ طبرانی صغیر : ۱۱٤۔ حلیة الأولیاء : ۳/۳۱۲، حسن]

''اپنے گھر والوں سے ڈنڈا نہ ہٹایئے اور انھیں اللہ کا خوف دلایئے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

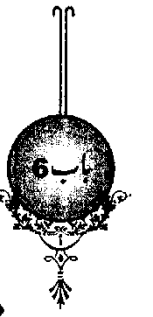

مثالی گھر اور زبان کا کردار

۱۔ فحش گوئی، بدزبانی اور لعن طعن کرنا

۲۔ اصلاح میں سچ اور جھوٹ کا کردار

۳۔ غیبت اور چغل خوری

۴۔ حسد، غصہ، حرص اور بخل کے اسباب وعلاج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا شَيْءٌ أَثْقَلَ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ»

[جامع ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جآء فی حسن الخلق : ۲۰۰۲، حسن]

''روز قیامت مومن کے میزان میں اچھے اخلاق سے بھاری کوئی چیز نہیں ہو گی، اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ بدزبان اور بے ہودہ سے بغض رکھتے ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثالی گھر اور زبان کا کردار

گھر پر محتاط زبان استعمال کریں، کیونکہ زبان درازی، گالی گلوچ، لعن طعن، مال اسباب اور اولاد کی ہلاکت کی بد دعا کرنا تمھارے لیے اور اہل خانہ کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے اور ان بری عادات وحرکات سے گھر کا سکون تج اور قلبی سکون گل ہو جاتا ہے، سو میاں بیوی کے لیے ان بری عادت سے اجتناب لازم ہے، اس لیے کہ والدین کی عادات اچھی ہوں یا بری وہ اولاد میں ضرور منتقل ہوتی ہیں اور جہاں والدین فضول باتیں کرتے ہیں، بکثرت گالیاں دیتے اور کثرت سے لعن طعن کرتے ہیں، ایسے ماحول میں پروان چڑھنے والے بچے اور افراد ایسی ہی وضع اختیار کرتے اور بوڑھے والدین کا عزت و احترام کرنے کی بجائے ان کی توہین کے مرتکب ہوتے اور ننگی گالیاں دیتے ہیں، نیز زبان درازی کی مذکورہ اقسام آپ کے لیے، گھر کے لیے، اہل خانہ اور آپ کے مال و اسباب کے لیے بھی ہلاکت خیز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

فحش گوئی، بدزبانی اور لعن طعن کرنا

فحش گوئی، بدزبانی اور لعن طعن کرنا مومن کی شان نہیں، بلکہ مومن خوش اخلاق اور ان رذائل سے پاک ہوتا ہے، نیز زیادہ فحش گوئی اور زیادہ لعن طعن کرنے والا شخص ایمان کے اعلیٰ درجے سے معزول ہو جاتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ» ①

''مومن بہت طعنے دینے والا، بہت لعنت کرنے والا، فحش گوئی کرنے والا اور بے ہودہ گو نہیں ہوتا۔''

نیز کسی مسلمان پر بلاوجہ لعنت کرنا حرام ہے اور بلا وجہ لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ» ②

''اور جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو یہ اس کے قتل کے مترادف ہے۔''

۱۔ مسند أبي يعلى: ۵۰۸۸۔ مستدرك حاكم: ۱/۱۲، صحیح۔

۲۔ صحیح بخاری: ۶۰۴۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فحش گوئی کرنا اور بے ہودہ باتیں کرنا اس لیے بھی قبیح ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے نفرت کرتا ہے۔

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا شَيْءٌ أَثْقَلَ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ»[1]

''روز قیامت مومن کے میزان میں اچھے اخلاق سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی، اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ بدزبان اور بے ہودہ سے بغض رکھتے ہیں۔''

فوائد:

1. مسلمان کو لعن طعن کرنا حرام ہے، خواہ وہ انسان کے اپنے بچے، بیوی، خاوند یا والدین ہی ہوں۔
2. لعن طعن کرنے سے برکات اٹھتیں، رحمتیں منہ پھیرتیں اور نفرتیں جنم لیتی ہیں، نیز جس گھر کے افراد کا وتیرہ لعن طعن، گالی گلوچ اور گندی زبان استعمال کرنا ہو اس کا سکون اجڑ جاتا اور ویرانی ڈیرے جما لیتی ہے۔
3. بدزبانی انسانی کردار کو داغ دار کرتی اور ایمانی تنزلی کا باعث ہے۔

جانور اور سواری پر لعنت کرنا:

گھریلو جانوروں اور سواری وغیرہ پر لعنت کرنا بھی حرام ہے، کیونکہ اگر یہ جانور لعنت کے مستحق ہوئے تو ایسے بے برکت جانور کے استعمال کی گنجائش نہیں اور اگر وہ لعنتی نہ ہوئے تو بلاوجہ لعنت کرنے سے تمھارا حق ملکیت تلف ہو جائے گا۔

دلائل حسب ذیل ہیں:

1۔ جامع ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جآء فی حسن الخلق: ۲۰۰۲، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

﴿ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَامْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ، فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ ﴾ ①

''ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر پر تھے جب کہ ایک انصاری عورت اونٹنی پر سوار تھی، چنانچہ اس نے تنگی محسوس کی تو اس نے اس (اونٹنی پر) لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے (لعنت کے) یہ کلمات سنے تو ارشاد فرمایا: ''اس (اونٹنی) پر جو سامان ہے لے لو اور اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ لعنتی ہے۔'' عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ گویا میں اب بھی تصور کرتا ہوں کہ وہ اونٹنی لوگوں میں چلتی پھرتی تھی، لیکن کوئی بھی شخص اسے استعمال میں نہ لاتا تھا۔''

حافظ شمس الدین ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''صحیح بات یہ ہے کہ آپ ﷺ نے یہ عمل بطور سزا کے کیا تھا تا کہ وہ عورت دوبارہ ایسے نازیبا کلمات استعمال نہ کرے اور اس چیز کو ملعون نہ کرے جو لعنت کی مستحق نہ ہو، نیز کسی جرم پر مصلحت کے طور پر مالی سزا دینا بالاتفاق مشروع ہے۔ اور ابو عبداللہ بن حامد نے امام احمد بن حنبل کے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو اپنی ملکیت میں سے کسی چیز پر لعنت کرے وہ اس چیز کی ملکیت سے معزول ہو جاتا ہے۔'' ②

⑤ بعض خواتین وحضرات کا وتیرہ ہوتا ہے کہ معمولی باتوں پر جانوروں کو، مرغی اور چوزوں

۱۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب النهی عن لعن الدواب وغیرها : ۲۵۹۵۔ سنن أبی داوٗد، کتاب الجهاد، باب النهی عن لعن البهیمة : ۲۵۶۱۔

۲۔ عون المعبود : ۱۹۳/۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بچوں وغیرہ کو بات بات پر لعنت کرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کی بد دعا کرتے ہیں، انھیں اپنے اس فعل سے گریز کرنا چاہیے اور زبان استعمال کرنے میں احتیاط برتنی چاہیے، کیونکہ یہ نقصان اور بے برکتی کا باعث اور رب تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا ذریعہ ہے۔

جانوں اور مال واسباب کی ہلاکت کی بد دعا کرنا:

بعض عورتوں اور مردوں کو بیماری ہوتی ہے کہ وہ معمولی سی مصیبت پر، اولاد کی طرف سے کسی نافرمانی پر، جانوروں کی طرف سے تنگی وغیرہ پر ان کی بربادی وہلاکت کی بد دعا کرتے رہتے ہیں اور بے صبری اور کم ہمتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے زبان سے انتہائی مہلک اور تباہ کن کلمات کہتے ہیں کہ اگر وہ بد دعا قبول ہو جائے تو گھر برباد، اموال تباہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک اولاد حادثات کا شکار ہو جائے اور ایسا ممکن بھی ہے کہ آپ اپنے بارے میں اولاد کی بربادی اور مال واسباب کی تباہی کی جو بد دعا کریں، وہ قبول ہو جائے اور آپ تمام عمر کف افسوس ملتے گزار دیں، کیونکہ کچھ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے ہوتے ہیں، جن میں دعا یا بد دعا قبول ہوتی ہے، لہٰذا اپنی زبان کی شر انگیزیوں سے اپنے ہاتھوں اپنے گھر، اولاد، مال واسباب کی ہلاکت کا سبب نہ بنیں۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَآءٌ فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ »[1]

''تم اپنے نفسوں، اپنی اولاد اور اپنے اموال پر بد دعا نہ کرو، (کہیں ایسا نہ ہو کہ)

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل : ۳۰۰۹۔ سنن أبي داوٗد، كتاب الصلاة، باب النهي أن يدعوا الإنسان على أهله وماله : ۱۵۳۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم اللہ سے ایسے وقت میں دعا کرو جو قبولیت کا وقت ہے تو وہ (تمھاری بد دعا) قبول کر لے۔"

فوائد:

1. اپنے لیے، اپنی اولاد اور مال و اسباب کے لیے ہلاکت کی بد دعا کرنا حرام ہے اور یہ قوی اندیشہ ہے کہ مذکورہ چیزوں کی ہلاکت و تباہی کی بد دعا کرنے والے لوگ اس ہلاکت و بربادی سے دوچار ہوں، کیونکہ کچھ اوقات قبولیت دعا کے ہوتے ہیں جن میں جیسی دعا کی جائے قبول ہو جاتی ہے، لہٰذا اولاد اور مال و اسباب کے متعلق زبان سے اچھے کلمات ہی ادا کرنے چاہئیں۔
2. اولاد اور مال و اسباب کے لیے ہلاکت و تباہی کی بد دعا کرنے والے کی اکثر بد دعائیں اس لیے قبول نہیں ہوتیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی بد دعاؤں کا اثر زائل کرتے ہیں اور نیک دعاؤں کی بہ نسبت اپنے حق میں ہلاکت خیز بد دعاؤں کو کم قبول کرتے ہیں جو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا احسان عظیم اور بے پایاں و بے کنار رحمت و مہربانی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴾ [1]

"اور اگر اللہ لوگوں کو برائی جلدی دے انھیں بہت جلدی بھلائی دینے کی طرح تو یقیناً ان کی طرف ان کی مدت پوری کر دی جائے۔ تو ہم ان لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے، چھوڑ دیتے ہیں، وہ اپنی سرکشی ہی میں حیران پھرتے ہیں۔"

1۔ یونس: ۱۰/۱۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر:

حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ جس طرح انسان اپنے لیے خیر اور بھلائی کی دعائیں کرتا ہے جنھیں ہم قبول کرتے ہیں، اسی طرح جب انسان غصے یا تنگی میں ہوتا ہے تو اپنے لیے اور اپنی اولاد وغیرہ کے لیے بددعائیں مانگتا ہے، جنھیں ہم اس لیے نظر انداز کر دیتے ہیں کہ یہ زبان سے تو ہلاکت مانگ رہا ہے مگر اس کے دل میں ایسا ارادہ نہیں ہے، لیکن اگر ہم انسانوں کی بددعاؤں کے مطابق انھیں فوراً ہلاکت سے دوچار کرنا شروع کر دیں تو پھر جلد ہی یہ لوگ موت اور تباہی سے ہمکنار ہو جایا کریں۔ [1]

بکثرت لعن طعن کرنے والا صدیق نہیں بن سکتا:

بہت زیادہ لعن طعن کرنے والے صدیقین میں شامل نہیں ہو سکتے اور بدزبانی و بدکلامی کی وجہ سے اس عظیم مقام سے محروم رہیں گے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا» [2]

''صدیق (انتہائی سچے) کے شایان شان نہیں کہ وہ بہت زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔''

فوائد:

امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں لعنت کرنے کی مذمت کا بیان ہے اور جو شخص لعن طعن کے اوصاف سے متصف ہو اس میں (صدیقیت جیسے) اوصاف حمیدہ نہیں ہو سکتے، کیونکہ لعنت کا معنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری ہے اور مومنین جن کے اوصاف

۱۔ تفسیر أحسن البیان: ۵۶۳۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب النهی عن لعن الدواب وغیرها: ۲۵۹۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیے ہیں کہ وہ آپس میں انتہائی مہربان، نیکی اور تقویٰ پر معاون، دیوار کی مانند ایک دوسرے کو قوت پہنچانے والے، مثل جسد واحد ہیں اور مومن اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے (ان اوصاف کے حامل مومن) لعنت کرنے کے روادار نہیں ہو سکتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کی بد دعا انتہائی قطع تعلقی ہے اور قطع تعلقی کی یہ انتہا مسلمان کافر ہی کے لیے پسند کرتا ہے اور ایسی بد دعا وہ کافر کے لیے ہی کر سکتا ہے۔ ①

بہت زیادہ لعن طعن کرنے والے کا شہید و شفیع کے مرتبے سے محروم ہونا:

بہت زیادہ لعنت کرنے والے روز قیامت نہ پچھلی امتوں کے گواہ بن سکتے ہیں اور نہ دوسرے امتیوں کی سفارش کے مستحق قرار پائیں گے، لہٰذا ایسی عادت بد جو اتنے عظیم مراتب سے محرومی کا باعث ہے کوشش و ہمت کر کے اس خصلت بد سے نجات حاصل کر لینی چاہیے۔

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ②

''بہت زیادہ لعنت کرنے والے روز قیامت شفیع و شہید نہیں ہوں گے۔''

فوائد:

امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ زیادہ لعنت کرنے والے روز قیامت شفاعت نہیں کر سکیں گے سے مراد یہ ہے کہ وہ روز قیامت ان مسلمانوں کی سفارش نہیں کر سکیں گے جن پر جہنم کی آگ واجب ہو چکی ہو گی۔

۱۔ شرح النووی: ۱۶/۱۴۸۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب النهی عن لعن الدواب وغیرها: ۲۵۹۸۔ سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی اللعن: ۴۹۰۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ شہداء نہیں ہوں گے، کے مفہوم کے متعلق تین اقوال ہیں:

① روز قیامت وہ انبیاء کی اپنی اقوام کو تبلیغ کی حقانیت کی گواہی نہ دے سکیں گے۔

② دنیا میں ان کے فسق کی وجہ سے ان کی گواہی قبول نہ کی جائے گی۔

③ انھیں شہادت فی سبیل اللہ نصیب نہیں ہوگی۔ ①

سخت سرزنش کے وقت کون سے کلمات کہے جائیں:

سخت سرزنش پر اور کسی قبیح حرکت پر بھی اولاد، بیوی اور اہل خانہ میں سے کسی فرد پر لعنت کرنا جائز نہیں، بلکہ سرزنش اور ڈانٹ ڈپٹ کے وقت بھی نبی ﷺ کی تعلیمات ملحوظ رکھنا ہے اور نبی ﷺ سرزنش کے وقت جو کلمات کہتے وہ درج ذیل حدیث میں ملاحظہ کیجیے اور اسے معمول بنائیے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ» ②

''رسول اللہ ﷺ فحش گو، زیادہ لعنت کرنے والے اور گالیاں دینے والے نہیں تھے، آپ ﷺ سرزنش کے وقت یہ کلمات کہتے تھے: ''اسے کیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔''

۱۔ شرح النووی: ۱۶/۱۴۹۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب ما ینهی من السباب واللعن: ۶۰۴۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

اصلاح میں سچ اور جھوٹ کا کردار

خود بھی سچ بولیں اور بچوں کو بھی سچ کہنے کی عادت ڈالیں، نیز بچوں کی تربیت اس نہج پر کریں کہ وہ زندگی کے نازک سے نازک اور مشکل ترین مراحل پر بھی سچ سے پہلو تہی نہ کریں۔ سچ کا التزام آپ کے لیے اور آپ کی آل اولاد کے لیے یقیناً عزت افزائی اور سرخروئی کا باعث ہوگا، پھر سچ بولنا فطرت کے عین مطابق بھی ہے اس کے ساتھ کتاب و سنت میں بھی سچ کہنے کی خاص تاکید اور اس کے بے شمار فوائد بیان ہوئے ہیں:

⌘ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴾ [1]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

اس آیت میں اہل ایمان کو تقویٰ اختیار کرنے اور سچ بولنے کی تاکید کی گئی ہے، یعنی جس کے دل میں تقویٰ و خوف ہوگا وہ ضرور سچا بھی ہوگا اور جھوٹا شخص تقویٰ و خشیت سے عاری ہوتا ہے۔

⌘ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ التوبة : ۹/۱۱۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا»[1]

''سچ کا التزام کرو اس لیے کہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور بے شک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی مسلسل سچ کہتا ہے اور سچ کہنے کی پوری کوشش کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے ہاں وہ بہت سچا لکھ دیا جاتا ہے۔''

فوائد:

1. علماء بیان کرتے ہیں کہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے، سے مقصود یہ ہے کہ سچ ہر مذموم فعل میں سے خالص عمل کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور ہر عمل خیر کا جامع ہے۔ ایک قول کے مطابق نیکی سے مراد جنت ہے، سو یہ معنی درست ہے کہ سچ بولنے والا عمل صالح اور جنت دونوں ہی بھلائیاں حاصل کر لیتا ہے۔
2. اس حدیث میں سچ کو تلاش کرنے یعنی بالقصد سچ بولنے اور سچ کا اہتمام کرنے کی تاکید بیان ہوئی ہے اور جھوٹ کی شناعت سے بچنے کی تلقین ہے۔[2]
3. سچ انسانی کردار کو بلند کرتا اور رب تعالیٰ اور اہل ایمان کے ہاں اس کی قدر و منزلت میں اضافہ کرتا ہے، لہٰذا سچ کا دامن کبھی نہ چھوڑیں اور آپ کے زیر تربیت آل اولاد کو بھی اس وصف سے متصف ہونے کی تاکید کریں اور اگر کبھی سچ سے پہلو تہی نظر آئے تو ان کی اصلاح کر دیں۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب قول اللّٰہ تعالیٰ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ﴾ التوبة: ۱۱۹۔ ٦٠٩٤۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله: ٢٦٠٧۔

۲۔ شرح النووی: ١٦٠/١٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچ کے فوائد:

سچ کے بے شمار فوائد ہیں:

1. اعمال کی اصلاح ہوتی اور نیک اعمال کرنے کی توفیق ملتی ہے۔
2. تقویٰ وللہیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
3. گناہوں کی بخشش ہوتی ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾ ①

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔ وہ تمھارے لیے تمھارے اعمال درست کر دے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے تو یقیناً اس نے کامیابی حاصل کر لی، بہت بڑی کامیابی۔''

تفسیر:

1. قول سدید سے مراد ایسی بات جس میں کجی اور انحراف نہ ہو، نہ دھوکا اور فریب، بلکہ سچ اور حق ہو: سَدِيْدٌ ، تَسْدِيْدُ السَّهْمِ سے ہے، یعنی جس طرح تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے تا کہ ٹھیک نشانے پر لگے، اسی طرح تمھاری زبان سے نکلی بات اور تمھارا کردار راستی پر مبنی ہو، حق وصداقت سے بال برابر انحراف نہ ہو۔
2. یہ تقویٰ اور قول سدید کا نتیجہ ہے کہ تمھارے عملوں کی اصلاح ہوگی اور مزید توفیق مرضیات سے نوازے جاؤ گے اور کچھ کمی کوتاہی رہ جائے گی تو اسے اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔ ②

۱۔ الأحزاب : ۳۳/ ۷۰، ۷۱ ۔ ۲۔ تفسیر احسن البیان، از حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچ کی عادت اختیار کرنے کا طریقہ:

یہ بات مبنی برحقیقت ہے کہ انسان جس کام کا مصمم ارادہ کر لے، اس کے حصول کی بار بار کوشش کرے اور طبیعت پر جبر کرتے ہوئے وہ کام سرانجام دے تو یقیناً وہ اس کام کو پالیتا ہے اور آہستہ آہستہ وہ کام انسان کی پختہ عادت بن جاتی ہے، لہٰذا سچ بولنے کا پختہ ارادہ کریں اور یہ عہد کریں کہ ہمیشہ سچ بولنا ہے اور خلاف حقیقت بات کو کبھی زبان پر نہیں لانا تو اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو ضرور سچ کہنے کی توفیق دیں گے اور صبر واستقامت کا مظاہرہ کرنے پر آپ کی یہ پختہ عادت بھی بن جائے گی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهُ اللّٰهُ.....»[1]

''اور جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے اللہ تعالیٰ اسے صابر بنا دے گا اور جو غنیٰ طلب کرے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا۔''

جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد وبغض، فضول غصہ اور اسراف وفضول خرچی ایسے شنیع افعال اور قبیح عادات ہیں جو انسانی کردار کو داغ دار کرتے، شخصی وقار کو تاراج کرتے، اخلاقیات بگاڑتے، انسانوں کو اندر سے کھوکھلا کرتے، معاشروں میں بگاڑ پیدا کرتے اور گھروں کے چین وسکون کو تج کر کے رکھ دیتے ہیں، لہٰذا آپ خود بھی اور اپنے اہل خانہ کو بھی ان بری عادات سے محفوظ رکھیں، ہم ان عادات کی قباحت وشناعت دلائل سے ثابت کریں گے تا کہ قارئین ان سے مستفید ہو کر اپنی اصلاح کر لیں اور ان بری عادات سے اپنی اور اپنی اولاد کی گلوخلاصی کرا لیں۔

جھوٹ سے اجتناب کرنا:

جھوٹ سے قطعی گریز کریں اور اولاد اور اہل خانہ کی تربیت اس نہج پر کریں کہ وہ

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب الصبر عن محارم اللّٰہ: ٦٤٧٠۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل التعفف والصبر: ١٠٥٣۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ سے نفرت کریں اور جھوٹ بولنے پر کبھی راضی نہ ہوں، کیونکہ جھوٹ بولنا اور جھوٹ کا سہارا لینا کفار و منافقین کا شیوہ، باہمی اعتماد سازی کا قاتل، شخصی وقار کے لیے مہلک اور انسانی کردار کے لیے انتہائی ہلاکت خیز ہے۔

جھوٹ کی حرمت کے دلائل:

⌘ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴾ ①

''اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔''

⌘ فرمانِ نبوی ہے:

« وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ، وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَ يَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا » ②

''اور جھوٹ سے اجتناب کرو، کیونکہ جھوٹ برائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور برائی آگ کی طرف لے جاتی ہے، آدمی ہمیشہ جھوٹ کہتا ہے اور جھوٹ کہنے کی پوری کوشش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔''

یہ دلائل واضح نص ہیں کہ جھوٹ بولنا حرام فعل ہے اور ہمیشہ جھوٹ بولنا انتہائی قبیح فعل ہے، جس کی وجہ سے انسان بارگاہ ایزدی سے دھتکارا جاتا اور رحمت ایزدی سے محروم ہو جاتا ہے اور ایسے شخص کا انجام جہنم کی آگ ہے اگر آپ اپنے ساتھ اور اپنی آل اولاد کے ساتھ مخلص ہیں تو اس شنیع فعل سے بچا کر انھیں جنت کا راہی بنائیں ورنہ جھوٹ جسے لوگ معمولی

۱۔ الحج : ۳۰۔

۲۔ صحیح بخاری : ۶۰۹۴۔ صحیح مسلم : ۲۶۰۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ سمجھتے ہیں یہ گناہ انھیں جہنم کا ایندھن بنا دے گا، پھر ندامت اور پشیمانی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا، اپنی اصلاح کیجیے اور گھر، کاروبار، دفاتر وغیرہ حتیٰ کہ اپنے تمام معاملات سے جھوٹ کو نکال دیں اور سچ کی برکات سے اپنے گھر اور ماحول کو بھر دیں۔

جھوٹ کفار و منافقین کی علامت:

جھوٹ کفار و منافقین کا شیوہ ہے، وہ جھوٹ، دغا بازی اور مکاریوں کے ذریعے اپنی ہوس کی تسکین کرتے اور اپنی جھوٹی عزت اور جعلی وقار کو قائم و دائم رکھنے اور ذاتی مفاد کی وجہ سے جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں اور اپنے اندرونی کھوکھلے پن کو چھپانے، ضمیر کا مقابلہ نہ کر سکنے اور سچ بولنے کی جرأت و ہمت نہ پانے کی وجہ سے جھوٹ کو ڈھال بناتے ہیں، اللہ تعالیٰ کو ان کفار و منافقین کا یہ فعل انتہائی ناپسند ہے۔ اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے اہل ایمان کو ان گھٹیا لوگوں کی عادات سے اجتناب کرنے کی تاکید کی گئی ہے کہ ان کے اخلاق و عادات میں مشابہت کی وجہ سے مسلمان بھی ان کی طرح ذلیل و رسوا نہ ہوں۔

⌘ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴾[1]

''جھوٹ تو وہی لوگ باندھتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی لوگ اصل جھوٹے ہیں۔''

⌘ اور منافقین کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ﴾[2]

''اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین یقیناً جھوٹے ہیں۔''

۱۔ النحل: ۱۰۵/۱۶۔

۲۔ المنافقون: ۱/۶۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ مستقل جھوٹ بولنا منافقین کی علامت ہے اور ہمیشہ جھوٹ بولنے اور گفتگو اور عام معاملات میں کذب بیانی اور دروغ گوئی سے کام لینے والا منافقین میں شامل ہو جاتا ہے، خواہ وہ دیگر ارکان اسلام کا پابند ہی ہو۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا، إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَ إِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ » ①

''چار چیزیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان خصائل میں سے کوئی خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے، حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے، (وہ چار رذائل یہ ہیں) جب اسے امانت دی جائے تو وہ خیانت کرے، جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو اسے توڑ دے اور جب جھگڑے تو گالیاں بکے۔''

جھوٹ بولنا، امانت میں خیانت کرنا، عہد توڑنا، اور جھگڑے اور لڑائی کے وقت گالیاں بکنا اور گندی زبان استعمال کرنا انتہائی گھٹیا عادات اور قبیح حرکات ہیں، ان کی رذالت اور گھٹیا پن کے لیے یہی کافی ہے کہ یہ منافقین کے خصائل وعادات ہیں جو کسی بھی مومن اور سلیم الفطرت انسان کو زیبا نہیں، لہٰذا خود بھی ان بری عادات سے اجتناب کریں اور گھر کے افراد کو بھی ان رذائل سے دور رکھیں، یقیناً آپ ان عادات سے بچاؤ اختیار کر کے خود کو پرسکون، معزز اور باوقار پائیں گے۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الإیمان، باب علامات المنافق : ۳٤۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب خصال المنافق : ۵۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنی سنائی بات کی تشہیر کرنا:

جب تک کسی بات کی تصدیق اور تحقیق نہ کر لیں تب تک کسی خبر اور واقعہ کی تشہیر نہ کریں اور بلا تحقیق خبر کو لوگوں میں نہ پھیلائیں، کیونکہ ایسی اکثر باتیں جھوٹی ہوتی ہیں کہ بعد میں آپ کو ندامت اور پشیمانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور بعد میں آپ معذرت پر مجبور اور لوگوں کے سامنے ہلکے ہو سکتے ہیں، نیز بلا تصدیق کسی واقعہ یا خبر پر تکیہ کرنے سے بدظنی کا رواج بڑھتا اور باہمی اعتماد سازی کا فقدان پیدا ہوتا ہے، جو اسلامی معاشرے کے لیے زہر قاتل ہے، سو خود بھی واقعات کی جانچ پڑتال کرنے کی عادت بنائیں اور اپنے زیر تربیت افراد میں بھی اس عادت کو پختہ کریں، کیونکہ ہر اڑتی خبر کو صحیح ماننا اور اس کی تشہیر کرنا جھوٹ ہی کی ایک قسم ہے اور کتاب وسنت میں اس کی شدید مذمت کی گئی ہے۔

⌘ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اہل ایمان کو حکم دیتے ہیں:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴾[1]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچا دو، پھر جو تم نے کیا اس پر پشیمان ہو جاؤ۔''

⌘ ہر اڑتی خبر اور زبان زد عام واقعہ ظن (بدگمانی) ہے، جب تک اس کی تحقیق نہ کر لی جائے، یہ انتہائی قبیح فعل اور قابل مذمت عمل ہے جس کی شدید ممانعت کتاب وسنت میں منقول ہے، نیز بدظنی کو سب سے بڑی جھوٹی بات قرار دیا گیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ الحجرات: ۶/۴۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ» ①

''بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔''

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ» ②

''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔''

سنی سنائی بات بیان کرنے کا نقصان:

ہر خبر کو بلا تحقیق بیان کرنے والا عوام الناس میں جھوٹا قرار پاتا ہے، اپنی عزت و وقار کھو بیٹھتا ہے۔

⌘ سیدنا عبداللہ بن وہب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ نے مجھے نصیحت کی کہ یہ بات ذہن نشین کر لو کہ ہر سنی سنائی بات کہنے والا جھوٹ سے بچ نہیں سکتا اور بے سروپا باتیں بیان کرنے والا کبھی بھی امام و مقتدیٰ نہیں بن سکتا۔ ③

⌘ جناب عبدالرحمٰن بن مھدی رحمہ اللہ بیان کیا کرتے تھے: ''کوئی بھی شخص امام نہیں بن سکتا جب تک وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کرنے سے باز نہ آئے۔'' ④

جھوٹی خبر کی تشہیر کرنے والے کا انجام:

جھوٹی خبر کی تشہیر کرنا اور غلط افواہ پھیلانا سنگین جرم ہے جس کی اتنی بھیانک سزا ہے کہ

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب: ٦٠٦٦۔ صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب تحریم الظن والتجسس: ٢٥٦٣۔

۲۔ صحیح مسلم، المقدمة، باب النهی عن الحدیث بکل ما سمع: ٥۔

۳۔ صحیح مسلم، المقدمة، باب النهی عن الحدیث بکل ما سمع: ٥۔

۴۔ صحیح مسلم: ٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا کرنے والا کبھی بھی ایسی جسارت نہ کرے، لیکن کتاب وسنت سے دوری، آخرت پر کمزور ایمان اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا عدم یقین ایسے خوفناک جرائم ہیں کہ لوگ بے خوف وخطر جھوٹے واقعات سناتے، جھوٹی افواہوں کو ہوا دیتے اور ٹی وی، کیبل اور انٹرنیٹ وغیرہ سے دن رات ایسی بے سروپا خبریں حاصل کر کے ان کی تشہیر کرتے نظر آتے ہیں، حالانکہ ایسے واقعات کی تحقیق کی جائے تو حقیقت کچھ بھی نہیں ہوتی، لیکن ایسے لوگوں کا انجام کیا ہوگا، اس حدیث کا مطالعہ کر کے فیصلہ خود کریں۔

صحیح بخاری میں ایک طویل حدیث ہے جس میں نبی ﷺ کو خواب میں مختلف بھیانک اور خوش کن مناظر دکھائے گئے، ان میں سے ایک انتہائی جھوٹے شخص کا خوفناک انجام بھی آپ ﷺ کو دکھایا گیا، جس کا خلاصہ یوں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''ہم ایک شخص کے قریب پہنچے جو گدی کے بل چت لیٹا تھا اور اس کے قریب ایک شخص لوہے کا آنکڑا (تیز دھار آلہ جس کا منہ آگے سے مڑا ہوتا ہے اور اس سے چرواہے درختوں کی ٹہنیاں وغیرہ کاٹتے ہیں) لیے کھڑا تھا، وہ (کھڑا شخص) اس (لیٹے ہوئے) شخص کی ایک باچھ، ایک نتھنا اور ایک آنکھ چیر کر گدی تک لے جاتا، پھر وہ اس کے چہرے کے دوسرے حصہ کی طرف پہنچ کر ایسے ہی کرتا جیسے پہلے حصے کے ساتھ کیا تھا۔ وہ دوسری جانب سے ابھی فارغ نہ ہوتا کہ پہلی جانب صحیح ہو جاتی، پھر وہ اس طرف جا کر اس کا وہی حشر کرتا۔'' آپ ﷺ کے استفسار پر فرشتوں نے بتایا کہ یہ شخص جس کی باچھیں، نتھنے اور آنکھیں چیرے جا رہے تھے یہ وہ شخص تھا جو صبح گھر سے نکلتا اور ایسا جھوٹ بولتا کہ وہ جھوٹ تمام آفاق میں پھیل جاتا تھا۔''[1]

اور صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ فرشتوں نے نبی ﷺ کو بتایا کہ اس

1۔ صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح: ۷۰۴۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹے شخص کو تا قیامت یہ سزا دی جاتی رہے گی۔ ①

لوگوں کے ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا:

لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا، بے سروپا مزاحیہ لطیفے کہنا اور بناوٹی پہیلیاں کہنا باعث ہلاکت ہے، جس سے خود بھی گریز کریں اور ایسی بری عادات سے اہل خانہ کو بھی محفوظ رکھیں۔ ہوتا یوں ہے کہ رات کے وقت گھر کے بڑے افراد، دادا، دادی یا نانا، نانی بچوں کو جمع کر لیتے ہیں اور بے سروپا پہیلیاں سنانا شروع کر دیتے ہیں یا چند بچے جمع ہو کر اخباری لطائف یا موبائل فون پر موصول ہونے والے لچر اور جھوٹے پیغامات سنا کر خود ہنستے اور دوسروں کو ہنساتے ہیں، یہ جھوٹ کی مختلف اقسام ہیں، جن پر سخت وعید وارد ہوئی ہے۔

معاویہ بن حیدہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهُ، وَيْلٌ لَّهُ » ②

''اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو بات کرے اور جھوٹ بولے تا کہ اس سے وہ لوگوں کو ہنسائے، اس کے لیے ہلاکت ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے۔''

فوائد:

① امیر صنعانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا حرام ہے اور سامعین کو جب اس جھوٹ کا علم ہو تو ان کے لیے اس جھوٹ کا سننا بھی حرام ہے کیونکہ یہ برائی کا اقرار ہے اور برائی پر خاموشی حرام ہے۔ بلکہ سامعین پر واجب ہے کہ ایسے شخص کو روکیں ورنہ ان کا ایسی جگہ سے اٹھ جانا

۱۔ صحيح البخاري : ٦٠٩٦۔

۲۔ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب التشديد في الكذب : ٤٩٩٠۔ جامع ترمذي، كتاب الزهد، باب ما جاء من تكلم بالكلمة ليضحك به الناس: ٢٣١٥۔ مسند أحمد : ٥/٥، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لازم ہے۔ ①

2. لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے کا پیشہ اختیار کرنا (جیسے بھانڈ، میراثی، جھوٹے واعظ اور مزاحیہ فنکار) حرام ہے۔

3. لوگوں کو ہنسانے کے لیے سچ بولنا اور سچا واقعہ بیان کرنا جائز و مباح ہے۔

4. اس حدیث میں ویل کا تکرار اس قبیح فعل کی شدت ہلاکت بیان کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے، کیونکہ تنہا جھوٹ ہی برائی کی جڑ اور ہر شر کی اصل ہے۔ ②

جھوٹ سننا بھی ناجائز ہے:

ایسی مجالس میں بیٹھنا جہاں جھوٹے قصے اور باتیں سنا کر ہنسایا جا رہا ہو یا کوئی ڈرامہ یا فلم چل رہی ہو وہاں بیٹھنا بھی جائز نہیں، کیونکہ برائی پر خاموشی اور برائی کی حمایت بھی حرام ہے، یہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کا مذاق ہے اور ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سخت وعید بیان کی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ﴾ ③

''اور بلاشبہ اس نے تم پر کتاب میں نازل فرمایا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کو سنو کہ ان کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے تو ان کے ساتھ مت بیٹھو، یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔ بے شک

۱۔ سبل السلام: ۱۵۱۶/۴۔

۲۔ تحفة الاحوذی: ۴۳/۶۔

۳۔ النسآء: ۱۴۰/۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم بھی اس وقت ان جیسے ہو، بے شک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں، سب کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔''

مزاحیہ پروگرام، سٹیج ڈرامے، فلمیں اور ڈرامے جھوٹ پر مبنی ہوتے ہیں کیونکہ ایسے پروگرامز کے تخلیق کار تمام کہانیاں خود گھڑتے ہیں جو سراسر جھوٹ ہوتی ہیں، ان کے تمام کردار بھی جھوٹے ہوتے ہیں، لہٰذا ایسے پروگرام منعقد کرانا اور ان میں شامل ہونا ممنوع ہے جب کہ ان کی حرمت کے اور بھی کئی دلائل ہیں۔

بچوں سے بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں:

بچوں سے بھی جھوٹ بولنا ناجائز ہے اور اس کے جواز کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ بچوں کے ساتھ ہمیشہ سچ بولنا چاہیے، کیونکہ بڑوں کی عادات ان پر اثر انداز ہوتی ہیں لہٰذا ان کے ساتھ سچ بولنا چاہیے اور حتی الامکان جھوٹ سے گریز کرنا چاہیے، اسی طرح بچوں کو بلی، کتے اور ریچھ بھالو وغیرہ سے ڈرانا بھی درست نہیں، کیونکہ یہ جھوٹ ہی کی قسم اور دروغ گوئی ہے۔ اگر آپ بچوں کی ضد اور رونے پر صبر کا مظاہرہ کریں اور پیار و محبت سے ان کی ضد توڑیں اور انھیں چپ کرانے کی کوشش کریں تو آپ اس مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے اور مستقبل میں بار بار جھوٹ بولنے سے آپ محفوظ رہیں گے۔

بچوں کو کھلونوں سے بہلانا:

بچوں کی ضد ختم کرنے کے لیے اور بھوک وغیرہ سے ان کی توجہ پھیرنے کے لیے انھیں کھلونوں سے بہلانا، منہ میں خالی چوسنی ڈالنا جائز و مباح ہے اس جیسے مختلف حیلوں بہانوں کو جھوٹ شمار نہیں کیا جائے گا، اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عاشوراء (دس محرم) کی صبح نبی ﷺ نے قبیلہ انصار کی بستیوں میں پیغام بھیجا کہ جس نے صبح روزہ توڑا ہے وہ باقی دن کا روزہ رکھے اور جس نے صبح سے روزہ رکھا ہے وہ روزہ جاری رکھے۔ ربیع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ»[1]

''پھر اس کے بعد ہم خود بھی اس دن کا روزہ رکھتے اور اپنے بچوں کو بھی یہ روزہ رکھواتے تھے اور ہم ان کے لیے اون کے کھلونے تیار کرتے، چنانچہ ان میں سے جب کوئی بچہ کھانے کے لیے روتا تو ہم یہ کھلونا اسے دے دیتے حتیٰ کہ افطاری کا وقت ہو جاتا۔''

فوائد:

1. بچوں کو روزوں اور عبادات کی مشق کرانا مستحب فعل ہے، اس سے عبادات بجا لانے کی عادت پختہ ہوگی اور عبادات واجب ہونے پر ان کی ادائیگی آسان ہو جائے گی۔
2. بچوں کا کھلونوں سے دل بہلانا جائز ہے اور بچوں کا دل بہلانے کے لیے کھلونوں وغیرہ کا استعمال درست ہے۔

جھوٹ کی جائز صورتیں:

تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے:

- ناراض لوگوں میں صلح کروانے کے لیے جھوٹ بول کر فریقین کو ایک دوسرے کے قریب لانا اور صلح کے لیے آمادہ کرنا یعنی ہر گروہ کے لیے دوسرے گروہ کی طرف سے خیر سگالی کے پیغامات پہنچانا اور ہر فریق سے کہنا کہ دوسرا فریق صلح کے لیے تیار ہے اور اس ناراضگی پر پریشان و پشیمان ہے۔
- جنگ میں دشمن کو دھوکا دینا اور جنگی تدابیر اختیار کرنا کہ دشمن کو محسوس کچھ اور کرایا جائے اور حقیقت اس کے برعکس ہو۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم الصبیان: ۱۹۶۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب من أکل فی عاشوراء فلیکف بقیة یومه: ۱۱۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ خاوند کا بیوی کو خوش رکھنے کے لیے زیادہ محبت کا احساس دلانا اور اس کی جائز خواہشات جن کی تکمیل اس کے بس میں نہ ہو پوری کرنے کی یقین دہانی کرانا۔ اس طرح بیوی خاوند کا دل جیتنے کے لیے دل سے ٹوٹ کر چاہنے کا یقین دلائے اور اس کی خواہشات پوری کرنے کا یقین ظاہر کرے۔

ان تمام صورتوں میں توریہ، جھوٹ اور کذب بیانی جائز و مباح ہے اور یہ تینوں اقسام معاشرے کو شر اور نقصان سے بچانے کے لیے ممد و معاون اور گھریلو اور معاشرتی استحکام کے لیے انتہائی مفید ہیں، انھی ضروریات کے پیش نظر یہ صورتیں جائز قرار دی گئی ہیں۔

⌘ سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَ يَقُولُ خَيْرًا وَ يَنْمِي خَيْرًا، وَقَالَتْ: لَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ، فِي الْحَرْبِ، وَالْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيثِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَ حَدِيثِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا»[1]

''وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے اور (صلح کی خاطر) اچھی بات کہتا اور اچھی بات پہنچاتا ہے اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کی باتوں میں سے تین قسم کے جھوٹ ہی کی رخصت کے بارے سنا ہے (جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جائز قرار دیتے تھے) جنگ میں، لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے، خاوند کا بیوی سے جھوٹی بات کرنا اور بیوی کا خاوند سے جھوٹی بات کرنا۔''

⌘ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ایمان والو!

۱۔ صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة، باب تحريم الكذب و بيان ما يُباح منه: ۲۶۰۵۔ مسند أحمد: ۴۰۳/۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمھیں کون سی چیز آمادہ کرتی ہے کہ تم اس تسلسل سے جھوٹ بولتے ہو جس تسلسل سے پتنگے آگ میں گرتے ہیں:

« كُلُّ الْكَذِبِ يُكْتَبُ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ إِلَّا ثَلَاثَ خِصَالٍ: رَجُلٌ كَذَبَ عَلَى امْرَأَتِهِ لِيُرْضِيَهَا، أَوْ رَجُلٌ كَذَبَ فِي خَدِيعَةِ حَرْبٍ، أَوْ رَجُلٌ كَذَبَ بَيْنَ امْرَأَيْنِ مُسْلِمَيْنِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمَا »[1]

''تین صورتوں کے سوا انسان کا ہر جھوٹ لکھا جاتا ہے (وہ تین صورتیں یہ ہیں) ا۔ ایسا شخص جو اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے اس سے جھوٹ بولے۔ ۲۔ وہ شخص جو جنگ میں دھوکا دینے کے لیے جھوٹ بولے۔ ۳۔ وہ آدمی جو دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے ان سے جھوٹ بولے۔''

ا۔ مسند أحمد: ٦/٤٥٤۔ معجم طبرانی کبیر: ١٩٨٩٨، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

غیبت اور چغل خوری

غیبت انتہائی قبیح عادت، حرام فعل اور باہمی کدروتوں کا شاخسانہ ہے، اس سے دلوں میں نفرتیں جنم لیتیں، کدورتیں بڑھتیں اور باہمی رنجشیں پیدا ہوتی ہیں۔ گھر میں غیبت کا سلسلہ شروع ہو تو ساس بہو کی ان بن رہتی ہے، خاوند بیوی میں اختلافات کی خلیج بڑھتی ہے اور یہ زبانی زہر بچوں میں سرایت کر کے انھیں بھی معاشرے میں بے عزت وذلیل کر دیتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں غیبت کو معمولی اور حقیر سمجھتے ہوئے یہ وتیرہ بن چکا ہے کہ جھوٹی دھاک بٹھانے کے لیے ساس بہو کی بدگویاں کرتی، اس میں عیب تراشتی، خاوند گھر کے افراد اور برادری میں بیوی کو خوب لتاڑتا اور باقی دیور جیٹھ اس کی معاونت میں اس کی جتنی تذلیل ہو سکے کرتے ہیں۔ بیوی میکے جا کر خاوند کے والدین اور بہن بھائیوں کی توہین کرتی اور انھیں نکما، احمق اور بے توقیر ثابت کرنے کا تماشا کرتی ہے اور بیوی کے والدین بہن بھائی اس کی ہاں میں ہاں ملاتے اور طنزیہ عیوب بیان کرتے ہیں۔ دوستوں کی مجالس میں بدصورت، معذور یا کسی عیب میں مبتلا شخص کو اس کی عدم موجودگی میں حرف تنقید بنایا جاتا ہے۔ دفاتر وغیرہ میں افسران وذمہ داران کی غیر موجودگی میں ان کی خوب مٹی پلید کی جاتی ہے۔

یہ تمام قسمیں غیبت ہی کی مختلف صورتیں ہیں جو کتاب وسنت کی تعلیمات سے انحراف کا سبب ہے، جس کا انجام دنیا میں انتہائی خوف ناک ہے کہ اس سے دلوں سے محبتیں مٹتی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدگمانیاں اور نفرتیں بڑھتی ہیں اور آخرت میں اس گناہ کی بدولت انجام انتہائی تکلیف دہ اور تباہ کن ہوگا۔

ذیل میں ہم غیبت کی تعریف، غیبت کی حرمت، غیبت کی سنگینی اور غیبت کا انجام دلائل و براہین سے بیان کریں گے۔

غیبت کی تعریف:

غیبت کا معنی عیب بیان کرنا اور پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا (یعنی جو سچ ہو، اگر جھوٹ ہو تو اس کو افتراء اور بہتان کہیں گے)۔ ①

غیبت کی تعریف نبی ﷺ کی زبانی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ، قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ» ②

''تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ انھوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کی: ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا اپنے بھائی کو ان کلمات سے یاد کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔'' کہا گیا کہ ''بتایئے اگر جو میں اپنے بھائی کے متعلق کہتا ہوں وہ اس میں موجود ہے؟ (تو بھی غیبت ہے)۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر اس میں وہ چیز (عیب) ہے جو تو کہتا ہے تو یقیناً تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ چیز نہیں تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔''

۱۔ لغات الحدیث: ۳/۳۶۳۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب تحریم الغیبة: ۲۵۸۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیبت حرام ہے:

غیبت حرام فعل ہے اور اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے، مردہ بھائی تو دور زندہ کا گوشت بھی حرام ہے اور کوئی بھی شخص اسے کھانے کے لیے تیار نہیں، لیکن غیبت سے اِلا ماشاء اللہ کوئی زبان ہی محفوظ ہوگی، ورنہ سبھی لوگ بے فکری اور انتہائی ڈھٹائی سے مردہ بھائیوں کا گوشت نوچتے اور پیٹوں میں جہنم کی آگ ڈالتے ہیں۔

حرمت غیبت کے دلائل درج ذیل ہیں:

⌘ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۔ اَ يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۔ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴾ ①

''اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے بھائی کا گوشت کھائے، جب کہ وہ مردہ ہو، سو تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

تفسیر:

⌘ کسی بھی مسلمان کی غیبت کرنا حرام ہے، خواہ وہ ماتحت افراد، بیوی، یا گھر کے افراد ہوں یا معاشرے کے دوسرے لوگ۔

⌘ غیبت مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے، جس سے سبھی گھن کھاتے، لیکن غیبت کو مرغوب غذا سمجھا جاتا ہے اور اکثر لوگ چٹخارے لے لے کر بے دھڑک اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس تشبیہ سے غیبت کی سنگینی واضح ہوتی ہے، لہٰذا اس عادت بد اور گناہ سے حتی الوسع بچنے کی کوشش کریں۔

۱۔ الحجرات: ۱۲/۴۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ جن سے غیبت سرزد ہوئی ہے، وہ اپنے کیے پر پشیمان ہیں اور اس سے تائب ہونا چاہتے ہیں تو وہ فکر مند نہ ہوں، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی توبہ ضرور قبول کریں گے اور ان پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول ضرور فرمائیں گے۔

⌘ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

«إِنَّ دِمَآئَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا»[1]

''بلا شبہ تمھارے خون، تمھارے اموال اور تمھاری عزتیں تم پر ایسے حرام ہیں جیسے تمھارے آج کے دن کی تمھارے اس شہر (مکہ) میں حرمت ہے۔''

⌘ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ»[2]

''ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔''

مذکورہ بالا دلائل غیبت کی حرمت پر دال ہیں اور مسلمان کی عزت سے کھیلنا، اسے ہدف تنقید وتنقیص بنانا، اس کی تذلیل وغیرہ کرنا بالکل ناجائز اور کبیرہ گناہ ہے، لہٰذا اس فعل شنیع سے اجتناب برتا جائے۔

غیبت کی مختلف صورتوں کا بیان:

گزشتہ سطور میں ہم غیبت کی تعریف تو کر ہی چکے ہیں، ذیل میں ہم غیبت کی مختلف اقسام کی مزید وضاحت کریں گے تاکہ قارئین اس فعل شنیع سے محفوظ رہ سکیں اور روز مرہ زندگی میں مختلف صورتوں میں محافل ومجالس میں غیبت کی جو اقسام معمول بنی ہوئی ہیں، ان سے احتراز برتا جا سکے۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب لیبلغ العلم الشاهد الغائب : ۱۰۵۔ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب تغلیظ تحریم الدمآء والأعراض والأموال : ۱۶۷۹۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب تحریم ظلم المسلم وخذله : ۲۵۶۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام غزالی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''تیرا اپنے بھائی کو ان کلمات سے یاد کرنا جو اسے ناپسند ہوں غیبت میں شامل ہے، خواہ وہ تنقیص اس کے بدن کی ہو یا نسب کی، اس کے اخلاق کی ہو یا عادات کی، اس کے دین ودنیا کے افعال میں تنقیص حتیٰ کہ اس کے کپڑے، گھر اور سواری میں نقص نکالنا بھی غیبت میں داخل ہے۔

بدن کی غیبت یہ ہے کہ تو اسے اندھا، چندھیا، بھینگا، گنجا، ٹھگنا، لمبوترا، سیاہ یا پیلا کہے۔ اسی طرح ہر وہ بدنی عیب جو مخاطب کو ناپسند ہو غیبت ہی شمار ہوگا۔ نسب کی غیبت یہ ہے کہ تو اسے ہندی، فاسق، کمینہ، موچی یا بھنگی کہے یا اس طرح کا کوئی بھی کلمہ جس سے اس کے نسب میں تنقیص پیدا کرے غیبت ہی ہے۔

اخلاق میں غیبت یہ ہے کہ تو اسے بداخلاق، بخیل، متکبر، جھگڑالو، سڑیل، پتھر دل، عاجز، یا کمزور دل کہے۔

دین کے متعلقہ افعال میں غیبت یہ ہے کہ تو اسے چور، کذاب، شرابی، خائن، ظالم، نماز و زکوٰۃ سے ست ہے، یا یوں کہے کہ وہ نماز میں رکوع وسجود احسن طریقے سے ادا نہیں کرتا، یا وہ اپنا روزہ لغویات اور غیبت سے محفوظ نہیں کرتا، یا نجاسات سے احتراز نہیں کرتا، یا وہ والدین کا فرماں بردار نہیں، یا زکوٰۃ کو صحیح مصارف میں استعمال نہیں کرتا۔

دنیاوی افعال میں غیبت یہ ہے کہ وہ بڑا بے ادب، کسی کی پروا نہیں کرتا، باتونی، پیٹو، بہت سونے والا ہے، جو بے وقت سویا رہتا ہے، یا درست مجلس میں نہیں بیٹھتا وغیرہ۔[1]

الغرض قاعدہ یہ ہے کہ کوئی بھی بات یا حرکت جس میں کسی مسلمان کی تنقیص ہو غیبت ہے

۱۔ احیاء علوم الدین، از امام غزالی: ۳/ ۱۴۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور غیبت حرام ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ غیبت اور چغلی بالاجماع حرام ہے جس کی حرمت کتاب وسنت کے دلائل اور اجماع امت سے عیاں ہے۔ ①

کسی مسلمان کی نقل اتارنا:

زبان، ہاتھ یا جسم کے ساتھ کسی کی نقل اتارنا بھی غیبت ہے، مثلاً اس کے اٹک اٹک کر بات کرنے، ناک میں بولنے، لنگڑا کر چلنے، کبڑا ہونے، چھوٹے قد یا اس کے کسی پیشے کی نقل اتارنا، یہ بھی غیبت کی قسم ہے جو حرام ہے اور اس کی سنگینی اس حدیث سے واضح ہوتی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کی نقل اتاری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا يَسُرُّنِي أَنِّي حَكَيْتُ رَجُلًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! إِنَّ صَفِيَّةَ امْرَأَةٌ وَ قَالَتْ بِيَدِهَا، هٰكَذَا كَأَنَّهَا تَعْنِي قَصِيرَةً، فَقَالَ: لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ» ②

''میں پسند نہیں کرتا کہ میں کسی شخص کی نقل اتاروں اور میرے لیے یہ یہ انعام ہو۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا: ''یا رسول اللہ! بے شک صفیہ رضی اللہ عنہا ایسی عورت ہے۔'' اور ہاتھ سے اس کے چھوٹا ہونے کا اشارہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو نے ایسی بات کی آمیزش کی ہے کہ اگر یہ سمندر میں ملایا جائے تو اسے کڑوا کر دے۔''

فوائد:

① قاضی عیاض رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کا مفہوم یوں ہے کہ غیبت اگر سمندر

۱۔ کتاب الأذکار للنووی : ۱/ ۷۸۵۔

۲۔ سنن أبی داوٗد، کتاب الأدب، باب فی الغیبة : ٤٨٧٥۔ جامع ترمذی، کتاب الزهد، باب حدیث لو مزج بها ماء البحر : ۲۵۰۲، إسناده صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ملا دی جائے تو سمندر کی وسعت اور پانی کی بہتات کے باوجود اسے کڑوا کر دے گی اور اس کا ذائقہ تبدیل کر دے گی، سو مقام فکر ہے کہ اعمال جو مقدار میں انتہائی قلیل ہوتے ہیں، جب غیبت کی ان سے آمیزش ہو تو ان کا کیا حشر کرتی ہو گی۔

❁ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ غیبت کی حرام قسموں سے نقالی بھی ہے، یعنی کوئی شخص کسی لنگڑے کی نقل میں لنگڑا کر چلے یا سر جھکا کر چلے یا مختلف ہستیوں کی نقل اتارے یہ تمام صورتیں حرام و ناجائز ہیں۔ ①

دنیا میں زندہ، آخرت میں مردہ بھائی کا گوشت کھانے والا:

دنیا میں انسان جس کی غیبت کرتا ہے حقیقت میں وہ اس کا گوشت کھا رہا ہوتا ہے، غیبت کرنے سے قبل یہ بات ذہن نشین ہو تو کبھی بھی کوئی شخص ایسی قبیح حرکت کرنے کا تصور بھی نہ کرے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل عرب کا دستور تھا کہ وہ سفر میں خدام رکھتے تھے، جو ان کی خدمت کرتے تھے۔ ایک سفر میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک خادم تھا جو ان کی خدمت بجا لاتا تھا، (دوران سفر) وہ سو گیا اور یہ دونوں (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) بیدار ہوئے تو اس نے کھانا تیار نہ کیا تھا، اس پر ان دونوں حضرات نے کہا: ''یہ تو بہت نیند کرنے والا ہے۔'' پھر ان دونوں نے اسے اٹھایا اور کہا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے سالن طلب کرتے ہیں۔'' چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیغام پہنچایا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انھیں (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو) بتاؤ کہ انھوں نے سالن کھا لیا ہے۔'' (یہ بات سن کر) ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما گھبرائے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: ''یا رسول اللہ! ہم نے خادم کو آپ کے پاس سالن لینے بھیجا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

---

① تحفة الأحوذی: ۱۴۲/۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں نے سالن استعمال کر لیا ہے، ہم نے کون سا سالن استعمال کیا ہے؟'' (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا:

« بِأَكْلِكُمَا لَحْمَ أَخِيكُمَا، إِنِّي لَأَرَى لَحْمَهُ بَيْنَ ثَنَايَاكُمَا، فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَاسْتَغْفِرْ لَنَا قَالَ: هُوَ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمَا »[1]

''تم نے اپنے بھائی کا گوشت بطور سالن لیا ہے، بے شک میں اس کا گوشت تمھارے دانتوں میں دیکھ رہا ہوں۔'' اس پر انھوں نے کہا: ''یا رسول اللہ! ہمارے لیے استغفار کریں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے لیے وہی (جس کی تم نے غیبت کی ہے) استغفار کرے (یعنی اس سے استغفار کراؤ)۔''

غیبت کرنے والوں کا برزخ میں حشر:

غیبت کرنے والے موت کے بعد برزخی زندگی میں انتہائی درد ناک عذاب میں مبتلا ہوں گے، جس کی کچھ جھلک درج ذیل روایت میں ملاحظہ کریں۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِّنْ نُحَاسٍ، يَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ »[2]

''جب مجھے معراج ہوئی تو میں کچھ ایسے لوگوں کے قریب سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے جو (ان ناخنوں سے) اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے تھے، میں

۱۔ مساوئ الأخلاق للخرائطي : ۱۸۰، حسن۔ ابوبدر عباد بن ولید بن عبدی صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

۲۔ سنن أبي داوٗد، كتاب الأدب، باب في الغيبة: ٤٨٧٨۔ مسند أحمد : ٣/ ٢٢٤۔ مسند الشاميين : ٩٣٢، صحيح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پوچھا: ''اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟'' انھوں نے کہا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے اور ان کی غیبت کیا کرتے تھے۔''

غیبت سننا بھی حرام ہے:

جس طرح غیبت کرنا حرام ہے، اسی طرح غیبت سننا بھی حرام ہے، غیبت سننے کی حرمت کے دلائل درج ذیل ہیں:

⌘ چونکہ غیبت قبیح فعل اور لغو عادت ہے، لہٰذا ایسی لغویات اور لچر گفتگو سننا اہل ایمان کے شایان شان نہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ مومنین کے اوصاف یوں بیان کرتے ہیں کہ مومن لغو اور بے ہودہ گفتگو سے اعراض کرتے ہیں:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ ﴾ [1]

''اور جب وہ لغو بات سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کرتے ہیں۔''

⌘ انسان جو گفتگو سنتا ہے روز قیامت اس سے اس بارے میں باز پرس ہو گی چونکہ غیبت کرنا حرام ہے اور سننا بھی ناجائز، لہٰذا اس سے کنارہ کشی ہی اولیٰ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴾ [2]

''اور اس چیز کا پیچھا نہ کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں۔ بے شک کان اور آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک، اس کے متعلق سوال ہو گا۔''

۳۔ غیبت کرنا آیات الٰہیہ کا استہزاء اور احادیث نبویہ کا تمسخر اڑانا ہے، لہٰذا جس مجلس میں یا

۱۔ القصص : ۲۸/ ۵۵۔

۲۔ بنی اسرائیل : ۱۷/ ۳۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس جگہ غیبت کا سلسلہ جاری ہو وہاں سے کنارہ کر لیں، ورنہ آپ بھی ان میں ملوث ہوں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اہل ایمان کو حکم دیتے ہیں:

﴿ وَ اِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۚ وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ ①

''اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات کے بارے میں (فضول) بحث کرتے ہیں تو ان سے کنارہ کر، یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر کبھی شیطان تجھے ضرور ہی بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ۔''

غیبت سننے والے کی ذمہ داری:

غیبت سننے والے کے لیے بہتر ہے کہ غیبت کاروں کی مجلس سے کنارہ کشی اختیار کر لے، کیونکہ اس سے غیبت میں ملوث ہونے کا اندیشہ ہے، بصورتِ دیگر وہ غیبت کرنے والے کو اس قبیح فعل اور شنیع حرکت سے منع کرے کیونکہ نبی ﷺ نے برائی سے روکنے کی تاکید کی ہے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ» ②

۱۔ الأنعام: ٦/٦٨۔

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان: ٤٩۔ سنن أبي داوٗد، كتاب الصلاة، باب الخطبة يوم العيد: ١١٤٠۔ جامع ترمذي، كتاب الفتن، باب ما جاء في تغيير المنكر باليد أو باللسان أو بالقلب: ٢١٧٢۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم میں سے جو شخص برائی دیکھے وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے، اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے روکے پھر اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے تو دل سے برا جانے اور یہ (دل سے برا جاننا) کمزور ترین ایمان ہے۔''

غیبت کرنے والے کو خاموش کروانا:

عموماً جب غیبت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو حاضرین مجلس غیبت کرنے والے کی ہاں میں ہاں ملاتے اور متعلقہ شخص (جس کی غیبت کی جا رہی ہے) کے خوب لتے لیتے ہیں اور کبیرہ گناہ کے مرتکب ہو کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے دور ہوتے ہیں، حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے کہ غیبت کے آغاز پر غیبت کرنے والے کو خاموش کرا دیا جائے اور جس کی غیبت کی جا رہی ہے، اس کا دفاع کیا جائے اور کتاب و سنت کے دلائل سے غیبت کی شناعت و قباحت سے آگاہ کیا جائے۔ پھر غیبت سے روکنے کی اتنی اہمیت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دفاع کرنے والے کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں، لہٰذا غیبت سے روک کر جہنم سے آزادی حاصل کیجیے، غیبت کر کے اور اس میں ملوث ہو کر جہنم کا ایندھن مت بنیے۔

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ ذَبَّ لَحْمَ أَخِيهِ بِالْغِيبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ»[1]

''جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے گوشت کا دفاع کیا (یعنی اس کی غیبت نہ ہونے دی) تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اسے جہنم سے آزاد کرے۔''

غیبت پر سخت ردعمل ظاہر کرنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمام معاملات زندگی میں ہم مسلمانوں کے لیے بہترین نمونہ

۱۔ مسند أحمد: ٦/٤٦١۔ معجم طبرانی کبیر: ١٩٩١٦، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور معاملات زندگی میں کوئی ایسا پہلو تشنہ نہیں جہاں رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کی رہنمائی میسر نہ ہو۔ چونکہ غیبت معاشرے کا بگاڑ اور باہمی نفرت اور عداوت کا باعث ہے، اس کی مذمت پر کتاب وسنت کے دلائل تو آپ لوگوں نے ملاحظہ کیے، اب ہم غیبت سننے پر آپ ﷺ کا شدید ردعمل حوالہ قرطاس کریں گے، تاکہ قارئین غیبت کی مذمت وشناعت کے ساتھ آپ ﷺ کے ذاتی عمل کو سامنے رکھتے ہوئے اس فعل شنیع سے گریز کریں اور باقی معاملات کی طرح غیبت سنتے وقت اسوہ نبی اور آپ ﷺ کا ردعمل ملحوظ رکھیں اور آپ ﷺ کی اطاعت بجا لاتے ہوئے نبوی طریقہ پر عمل پیرا ہوں۔ اس طریقہ سے غیبت کرنے والوں کی حوصلہ شکنی ہوگی اور ایک دو مرتبہ منہ کی کھانے کے بعد وہ خود بخود ہی اس گناہ سے کنارہ کش ہو جائے گا۔ اگر آپ اپنی اس عادت کو پختہ کرلیں کہ غیبت بیان کرنے والے کی غیبت میں ملوث ہونے کی بجائے غیبت پر ناپسندیدگی کا اظہار کرنا ہے اور اس پر اپنا سخت رد عمل پیش کرنا ہے پھر یہ عادت اپنے گھر والوں میں بھی پختہ کر دیں تو آپ کے اردگرد اور گھر میں کبھی بھی غیبت کا دور نہیں چلے گا اور غیبت کرنے والے آپ کی موجودگی میں اس کبیرہ گناہ سے حتی الوسع احتراز برتیں گے اور آپ کی مجالس غیبت سے محفوظ بن جائیں گی۔

غیبت پر نبی ﷺ کا سخت ردعمل:

ذیل میں ہم وہ احادیث بیان کریں گے جن میں غیبت سننے پر نبی ﷺ نے سخت ردعمل کا اظہار کیا اور غیبت کرنے والوں کی ایسی بری حوصلہ شکنی کی کہ وہ دوبارہ آپ ﷺ کے سامنے غیبت کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے کہا: ''آپ کو صفیہ اس طرح (یعنی چھوٹے قد کی صفیہ) کافی ہے۔'' اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

« لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ: وَحَكَيْتُ لَهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنْسَانًا فَقَالَ: مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا»[1]

''بے شک تو نے ایسی بات کی ہے اگر اس کی کڑواہٹ سمندر میں ملا دی جائے تو یہ واقعی اسے کڑوا کر دے۔'' وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں: ''اور میں نے آپ ﷺ کے سامنے ایک شخص کی نقل اتاری تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں پسند نہیں کرتا کہ میں کسی کی نقل اتاروں اور میرے لیے اتنا اتنا (انعام) ہو۔''

فوائد:

1. محبوب سے محبوب تر شخص بھی غیبت کرے تو اسے غیبت سے روک دینا چاہیے اور اس کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے کیونکہ غیبت سننے سے محظوظ ہونے پر غیبت کرنے والے کو حوصلہ ملتا ہے اور وہ ہر مجلس اور ہر ملاقات میں ہم نشینوں کو بھی عیب دار کرتا اور گناہ میں ملوث کرتا ہے۔
2. غیبت اس قدر زہر آلود ہے کہ سمندر کے کثیر المقدار پانی کی تاثیر بدل دیتا ہے، لہٰذا اندازہ کیجیے جس گھر اور جس معاشرے میں غیبت کا رواج ہو وہ گھر اور معاشرہ کس قدر متعفن اور شر انگیز ہو گا۔ آج بنظر غائر دیکھا جائے تو گھروں کی تباہی، خاندانوں کی بربادی، معاشرے کی زہرناکی اور محبت و الفت کے ختم ہونے کا سبب یہ غیبت ہی نظر آئے گی، جس سے گھروں اور معاشرے کو پاک کر دیا جائے تو باہمی الفتیں دوبارہ لوٹ سکتی ہیں اور گھروں اور محلوں میں دوبارہ سے شادمانیوں اور محبتوں کا سلسلہ شروع ہو سکتا ہے۔

غیبت پر نبی ﷺ کی ناراضگی:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر پر تھے کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

1۔ سنن أبي داوٗد: ٤٨٧٥، جامع ترمذی: ٢٥٠٢، صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اونٹ بیمار ہو گیا جب کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس اضافی اونٹ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے) کہا: ''تم اپنا ایک اونٹ اسے (صفیہ رضی اللہ عنہا کو) دے دو۔'' اس پر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا: ''میں اس یہودیہ کو دوں؟'' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''(ان نازیبا کلمات پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ذوالحجہ اور محرم کے دو مہینے یا تین مہینے تعلقات منقطع رکھے اور ان کے پاس تشریف نہ لائے حتیٰ کہ مایوس ہو کر میں نے اپنا سامان باندھ لیا۔ پھر ایک دن دوپہر کے وقت اچانک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ آتا دیکھا۔''[1]

فوائد:

1. غیبت کرنے والی بیوی سے ازدواجی تعلقات قطع کرنا جائز ہے۔
2. جس بیوی کو غیبت پر ایسی کڑی سزا دی جائے وہ خاوند کے سامنے غیبت کا کبھی تصور بھی نہیں کرے گی۔

اسے منافق نہ کہو:

کسی کی معمولی لغزش، لاابالی پن یا عبادات و معاملات میں کاہلی کے سبب اس کی عدم موجودگی میں اس پر کفر و نفاق کے فتوے چسپاں نہ کریں، بلکہ ممکن ہو تو اس کی اصلاح کریں ورنہ کسی کے کفر و شرک کے واضح ارتکاب اور نفاق کے سرعام واضح ہونے کے سوا اس کی طرف کفر و شرک اور نفاق کو منسوب نہ کریں اور ایسا کرنے والے کو روک دیں اور جس کی غیبت ہو رہی ہے اس کا اسلام، عقیدۂ توحید سے وابستگی اور دین اسلام کے لیے اس کی خدمات کا تذکرہ کریں۔

❋ سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر

[1] مسند أحمد: ۱۳۱/٦۔ طبقات الکبری: ۱۲۷/۸، صحیح۔ شمیسہ بنت عزیز بن عاقر عتیکہ ثقہ راویہ ہے، یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ الجرح والتعدیل: ۱۷/۱-۲۹۱/٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مدعو کیا، جہاں لوگوں کی کافی تعداد جمع ہوگئی، اس دوران کسی آدمی نے کہا:

« أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُلْ ذٰلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ » ①

''مالک بن دخشن کہاں ہے؟'' اس پر ایک شخص نے کہا: ''یہ منافق ہے جو اللہ اور رسول سے محبت نہیں رکھتا۔'' (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے منافق نہ کہو، کیا تم دیکھتے نہیں کہ اس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا خواست گار ہے۔'' اس شخص نے کہا: ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ اور خیر خواہی منافقین کے ساتھ ہے۔'' (اس پر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے آگ پر ہر اس شخص کو حرام کر دیا ہے جو اللہ کی رضا کی خاطر لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے۔''

غیبت کی جائز صورتیں:

غیبت کے مضمون کی تکمیل کے لیے اس کے تمام پہلوؤں کا احاطہ ضروری ہے، اس غرض سے ہم غیبت کے جواز کا پہلو تشنہ نہیں چھوڑنا چاہتے۔ کتاب وسنت کی رو سے غیبت کی کچھ استثنائی صورتیں ہیں، علماء نے جن کے جواز کی اجازت دی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ایسی شرعی ضرورت جس کے بغیر دین کا ضروری مقصد پورا نہ ہوتا ہو اس

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب المساجد فی البیوت : ٤٢٥۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الرخصة فی التخلف عن الجماعة لعذر : ٣٣۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت مسلمان کی غیبت کرنا جائز ہے۔ ①

امام نووی رحمہ اللہ نے کتاب الأذکار اور امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء علوم الدین میں غیبت کے جواز کی چھ صورتیں بیان کی ہیں:

ا۔ ظلم پر فریاد طلب کرنا:

مظلوم شخص فریاد رسی کے لیے بادشاہ، حاکم یا کسی وزیر مشیر کے سامنے اپنے ظلم کی بپتا سنا سکتا ہے اور ظالم کے مظالم بیان کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ سچ کہے اور بناوٹی ظلم کی آمیزش اور جھوٹ سے احتراز کرے:

⌘ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ﴾ ②

''اللہ بری بات کے ساتھ آواز بلند کرنا پسند نہیں کرتا مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو۔''

تفسیر:

① ہر مسلمان کی برائی کا چرچا کرنا درست نہیں بلکہ اس کی اصلاح کے لیے اسے تنہائی میں وعظ و نصیحت کرنا کارگر ہے۔

② مظلوم شخص اپنی مظلومیت کی تشہیر کر سکتا ہے اور حاکم یا صاحب اقتدار و اختیار افراد کو اپنی مظلومیت سنا سکتا ہے۔ اس کے دو فائدے ہیں:

ا۔ ظالم ظلم سے رک جائے گا یا حاکم و صاحب اختیار لوگ اسے ظلم سے باز رکھیں گے۔

۲۔ باقی لوگ اس کے ظلم سے محفوظ رہیں گے۔

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ا۔ رياض الصالحين، باب بيان ما يباح من الغيبة، ص: ٤٥۔

۲۔ النساء: ٤/١٤٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا» [1]

''حق والے کو (سخت) بات کرنے کا حق حاصل ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَطَلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ» [2]

''مال دار شخص کا حق (قرض وغیرہ) کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔''

۲۔ برائی کو روکنے کے لیے مدد طلب کرنا:

برائی کو روکنے اور عاصی کو گناہ سے دور کرنے کے لیے ایسے شخص کو اطلاع دینا جائز ہے، جو برائی کو روکنے پر قادر ہو، مثلاً وہ حاکم، صاحب اختیار یا کسی معزز شخص سے کہے کہ فلاں شخص برائی کا مرتکب ہے، اسے اس سے روکیے اور اس فعل بد پر اسے دھمکایئے۔ یہ عمل جائز ہے بشرطیکہ مقصود اصلاح ہو، اگر اصلاح مقصود نہیں تو ایسی غیبت حرام ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی آیات واحادیث اس صورت کے جواز کی دلیل ہیں۔

۳۔ فتویٰ طلبی کی خاطر:

فتویٰ طلبی کے لیے سائل کسی شخص کی غیر موجودگی میں مفتی سے اس کی شکایت کر سکتا ہے، مثلاً وہ قاضی سے کہے کہ میرے باپ، بھائی یا شوہر نے مجھ پر ظلم کیا ہے، کیا اس کا مجھ پر یہ ظلم روا رکھنا جائز ہے؟ اور اس ظلم سے نجات کی سبیل کیا ہے؟ اور میں اپنا حق کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟ اس طرح ضرورت کے تحت خاوند بیوی اور بیوی خاوند کی شکایت کر سکتی ہے، لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ سائل افراد کی تعیین کے بغیر شکایت کرے، البتہ اگر وہ بالتعیین

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الهبة و فضلها، باب من أهدى له هدية و عنده جلساؤه: ۲۶۰۹۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب جواز اقتراض الحیوان: ۱۶۰۱۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب کتاب الاستقراض، باب مطل الغنی ظلم: ۲۴۰۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب تحریم مطل الغنی: ۱۵۶۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکایت کرے تو بھی جائز ہے۔

اس کے جواز کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ''یا رسول اللہ! ابوسفیان رضی اللہ عنہ بخیل آدمی ہے، وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا، جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو، البتہ میں بقدر کفایت اس کی لاعلمی میں اس کے مال سے لے لیتی ہوں۔'' اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ» ①

''تجھے اور تیرے بچوں کو جتنا مال کافی ہو معروف طریقے سے لے لیا کرو۔''

۴۔ خیر خواہی کے لیے اور شر سے بچانے کے لیے غیبت کرنا:

مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے اور کسی فاسق، فاجر، اور کمینہ خصلت شخص کے شر سے بچانے کے لیے غیبت کرنا جائز ہے، بشرطیکہ غیبت حقائق پر مبنی ہو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِئْذَنُوا لَهُ، بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ» ②

''اسے اجازت دو، یہ خاندان کا انتہائی برا شخص ہے۔''

فوائد:

① زبان دراز شخص کے شر سے بچاؤ کے لیے اس کی خاطر مدارت کرنا جائز ہے اور فاسق شخص اور شریر شخص کی غیبت کرنا جائز ہے جس کے شر سے لوگوں کو بچانا مقصود ہو۔ ③

۱۔ صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب إذا لم ینفق الرجل فللمرأة ان تأخذ بغیر علمه: ۵۳۶۴۔ صحیح مسلم، کتاب الأقضیة، باب قضیة هند: ۱۷۱۴۔

۲۔ صحیح بخاری: ۶۰۵۴۔ صحیح مسلم: ۲۵۹۱۔

۳۔ شرح النووی: ۱۶/۱۴۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. حدیث کے راویوں اور مقدمے کے گواہوں پر جرح بالاجماع جائز ہے اور ضرورت کے وقت کبھی جرح واجب کے حکم کو پہنچتی ہے۔

3. جو طالب علم یا سائل بدعتی یا فاسق سے تعلیم حاصل کرے اور ان کے نظریات وعقائد بگڑنے کا خوف ہو تو ایسے لوگوں کے سامنے ایسے بدعتی یا فاسق فقیہ کے عقائد ونظریات کھول کر بیان کرنا اور انھیں ایسے ملاؤں کے شر سے بچانا جائز ہے۔

۵۔ مشورہ طلبی کے وقت غیبت کرنا:

جو شخص کسی سے رشتہ کرنے کے بارے، کسی کے پاس امانت رکھنے کے متعلق یا مشاورت و کاروبار کرنے کے حوالے سے یا ہمسائیگی اختیار کرنے کی غرض سے مشورہ طلب کرے تو متعلقہ شخص کے نقائص وعیوب بیان کرنا جائز ہے۔

⌘ مسلمان کے مسلمان پر حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ:

«وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ» [1]

''اور جب وہ تجھ سے نصیحت طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر۔''

⌘ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور ابوجہم رضی اللہ عنہ نے مجھے منگنی کا پیغام بھیجا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوجہم تو اپنی چھڑی کندھے سے نہیں اتارتا (یعنی عورتوں کو بہت مارتا ہے) اور معاویہ رضی اللہ عنہ کنگال ہے اس کے پاس کوئی مال نہیں، بلکہ تو اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لے۔'' [2]

۶۔ منافقین کی غیبت کرنا:

اعلانیہ فاسق و فاجر لوگوں کی، محرمات کو پامال کرنے والوں اور دین اسلام کے خلاف

۱۔ صحیح مسلم: ۲۱۶۲

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب المطلقة البائن لا نفقة لها: ۱۴۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوفناک عزائم رکھنے والے منافقین کی غیبت کرنا جائز ہے۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن اُبی رئیس المنافقین نے یہ نازیبا کلمات کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو اور جب ہم مدینہ لوٹیں گے تو زیادہ عزت والا انتہائی ذلیل کو نکال باہر کرے گا، تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتا دی۔ اس پر قبیلہ انصار کے لوگوں نے مجھے ملامت کی اور عبداللہ بن اُبی نے اس بات سے مطلقاً انکار کر دیا۔ اس کے بعد میں اپنے گھر جا کر سو گیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور کہا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کر دی ہے اور سورۂ منافقون نازل ہوئی ہے۔''[1]

۷۔ جو شخص کسی لقب سے مشہور ہو اسے اس لقب سے پکارنا:

جو شخص کسی لقب سے معروف ہو جس کے بغیر اس کی شناخت نہ ہوتی ہو اور وہ اسے ناپسند بھی نہ کرتا ہو تو اسے ایسے معروف لقب سے پکارنا جائز ہے، خواہ اس میں اس کی تنقیص ہی ہو، مثلاً اعمش (کمزور نگاہ)، احول (بھینگا) اعرج (لنگڑا) اصم (بہرا) اعمی (اندھا) وغیرہ۔ بہر حال اسے اصلی نام سے پکارنا افضل ہے۔

۸۔ کیا کفار و مشرکین کی غیبت جائز ہے؟:

کفار و مشرکین، یہود و نصاریٰ اور ملحدین کے نقائص بیان کرنا، ان کے باطل عقائد و نظریات کو طشت از بام کرنا، اللہ اور رسول اور اہل اسلام و دین اسلام کی توہین کی صورت میں ان کی اصلیت ظاہر کرنا اور نثر و شعر کے ذریعے ان کی مذمت اور تنقیص کرنا جائز ہے، کیونکہ غیبت کی حرمت کے دلائل میں مخاطب مسلمان ہیں ان میں کفار و مشرکین اور بے دین لوگوں کی غیبت سے منع نہیں کیا گیا، پھر کفار و مشرکین کی مذمت کرنے اور ان کے

۱۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر: ۴۹۰۲۔ صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین وأحکامهم: ۲۷۷۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف جہاد باللسان کا حکم بھی ہے۔

⌘ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے دن سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا:

«اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ» ①

''مشرکین کی ہجو کرو بے شک جبرائیل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔''

⌘ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ» ②

''مشرکین سے اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔''

چغل خوری

چغل خوری سے پرہیز کریں اور اپنے ماتحت افراد کو بھی اس بری عادت سے بچائیں، کیونکہ چغل خور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہونے کے ساتھ معاشرے میں ذلیل وخوار اور بے وقار ہوتا ہے اور اس کے زہر سے کتنے دوست دشمن بنتے، کتنے گھروں میں محبتوں کی جگہ نفرتیں ڈیرے ڈالتی ہیں اور کتنے ہی بہن بھائی ہمیشہ کے لیے جدا ہوتے، کتنے گھر چغل خور کی منحوس واردات سے اجڑتے اور کتنے ہی بچے والدین کی شفقت سے محروم ہوتے دیکھے ہیں۔ عموماً ساس بہو کی چغلی کھاتی نظر آتی ہے اور بہو ساس کے خلاف زہر اگلتی نظر آتی ہے۔ پھر محلے کی عورتیں، رشتہ دار خواتین اور نندیں جلتی پر تیل کا کام کرتی ہیں اور معمولی بات کا بتنگڑ بنا کر ہنستے بستے گھر کو محاذ جنگ بنا دیتی ہیں اور بہو ساس نندوں کے مقابلے میں کمزور ہو تو اس

۱۔ صحیح بخاری: ٤١٢٤۔

۲۔ سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب كراهية ترك الغزو: ٢٥٠٤۔ سنن نسائي، كتاب الجهاد، باب وجوب الجهاد: ٣٠٩٨۔ مسند أحمد: ٣/١٧٤، ٣/١٧٤، ٣/٢٥١۔ مسند أبي يعلى: ٣٨٧٥، إسناده صحيح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جینا حرام کر دیا جاتا ہے اور اگر بہو طاقتور ہو اور خاوند کو اپنے ہاتھوں میں لے چکی ہو تو ساس اور نندوں کا جینا حرام کر دیتی ہے حتیٰ کہ بعض بوڑھی مائیں انتہائی ضعیف العمری میں گھر سے باہر دھکے کھاتی اور رشتہ داروں کے پاس بڑھاپے کے دن گزارتی نظر آتی ہیں۔ اس گھریلو کشمکش کا سبب تلاش کیا جائے تو اس ویرانے اور نفرتوں کا سبب گھروں میں ایک دوسرے کے خلاف ہونے والی چغل خوری اور بدظنی ہی ہے، لہٰذا گھر کو پرسکون رکھنے کے لیے ایک تو چغلی کا خاتمہ ضروری ہے دوسرا گھر کے افراد آپس میں مضبوط تعلقات استوار کریں اور چغل خور کو چغلی کا موقع ہی نہ دیں، کیونکہ چغل خور آپ کا ہمدرد نہیں بلکہ آپ کے گھر کو ویران کرنے اور آپ کی باہمی محبتیں نفرتوں اور دشمنیوں میں بدلنے کا باعث ہے۔

چغلی کی حرمت کے دلائل:

چغلی کی شناعت اور فساد کی وجہ سے اسے حرام قرار دیا گیا اور اس کی حرمت کے دلائل حسب ذیل ہیں:

- چغلی کھانا کفار کی صفت ہے اور اہل اسلام کو کفار کی صفات سے متصف ہونا جائز نہیں، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ ﴾ [1]

''جو بہت طعنہ دینے والا، چغلی میں بہت دوڑ دھوپ کرنے والا ہے۔''

- سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ» [2]

''چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

چغل خور اور عذاب قبر:

چغلی خوری کو معمولی اور حقیر سمجھا جاتا ہے، جس کی وجہ سے اکثر لوگ اس بیماری میں مبتلا

۱۔ القلم: ۶۸/۱۱۔

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم النميمة: ۱۰۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں اور اس کی سنگینی کو درخور اعتناء نہیں سمجھتے، حالانکہ یہ کبیرہ گناہ ہے اور چغل خور جنت میں داخلے سے تو محروم ہوگا ہی اس کے ساتھ اسے عذاب قبر سے بھی دوچار ہونا پڑے گا، چنانچہ اپنی عاقبت برباد کرنے سے بہتر ہے کہ اس عادت بد ہی کو ترک کر دیا جائے۔

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے قریب سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان دونوں (قبر والوں) کو عذاب ہو رہا ہے اور انھیں کسی بڑے کام کی وجہ سے گناہ نہیں ہو رہا (یعنی ان کے نزدیک یہ کبیرہ گناہ نہیں تھا، درحقیقت ہیں کبیرہ گناہ) ان میں سے ایک پیشاب سے پرہیز نہ کرتا تھا اور دوسرا شخص چغلی کھاتا تھا۔''[1]

چغل خور بدترین انسان:

چغل خور کا مقصد دوستوں میں تفرقہ ڈالنا، خاندانوں کو توڑنا، بیوی خاوند میں دوری ڈالنا، اولاد کو والدین سے اور والدین کو اولاد سے متنفر کرنا اور معاشرے کو اپنی زہرناکی سے برباد کرنا ہے، اس لیے ایسے انسانیت کش افراد کی چکنی چپڑی باتوں سے محظوظ ہونے کے بجائے انہیں قریب بھی نہ پھٹکنے دیں، کیونکہ یہ معاشرے کے انتہائی گندے اور بدترین لوگ ہیں، جن کی مجلس نشینی انتہائی خطرناک اور اس کے نتائج نہایت مہلک ہوں گے۔

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ: قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! قَالَ : الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ تَعَالَى، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِكُمُ الْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ، الْمُفْسِدُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ، الْبَاغُونَ لِلْبُرَآءِ الْعَنَتَ»[2]

۱۔ صحیح بخاری، باب : ۲۱۸۔ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الدلیل علی نجاسة البول : ۲۹۹۔

۲۔ مسند أحمد : ۶/۴۵۹، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا میں تمھیں تمھارے بہترین لوگوں کی خبر نہ دوں۔'' صحابہ کرام ﷺ نے عرض کی: ''یا رسول اللہ! ضرور بتائیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''(تمھارے پسندیدہ ترین لوگ) وہ ہیں جب وہ دکھائی دیں تو اللہ تعالیٰ یاد آئے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں تمھارے بدترین لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ (تمھارے بدترین لوگ) بہت زیادہ چغلی کھانے والے، دوستوں کے درمیان بگاڑ ڈالنے والے اور بے عیب لوگوں میں عیب ڈھونڈنے والے ہیں۔''

چغل خوری پر ردعمل:

امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص تمھارے یہاں کسی کی چغلی کھائے اور یوں کہے کہ فلاں شخص تیرے بارے میں اس اس طرح کی باتیں کرتا ہے اور ایسے ایسے عزائم رکھتا ہے تو آپ پر چھ امور لازم آتے ہیں:

۱۔ چغل خور کی بات کی تصدیق نہ کریں کیونکہ چغل خور فاسق شخص ہے اور فاسق شخص کی بلاتحقیق بات تسلیم کرنا درست نہیں۔

۲۔ اسے چغل خوری سے منع کریں، اس کے فعل شنیع کی مذمت کریں اور اس کو فعل بد ترک کرنے کی نصیحت کریں۔

۳۔ چغل خور سے اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھیں، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مبغوض ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ نفرت کرے اس سے نفرت کرنا واجب ہے۔

۴۔ چغل خور جس شخص کی باتیں آپ تک پہنچائے اس غائب شخص سے بدظن نہ ہوں۔

۵۔ چغل خور کی بات سن کر جاسوسی اور تفتیش شروع نہ کریں۔

۶۔ چغل خور کی باتیں سن کر خود چغلی کھانا شروع نہ کر دیں، کیونکہ چغل خور کے لیے چغلی کھانا حرام ہے تو آپ بھی اسی ممانعت میں شامل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تمام صورتیں تب لازم ہوں گی جب چغلی کھانے میں کوئی شرعی مصلحت نہ ہو، لیکن اگر کوئی شرعی مصلحت ہو تو چغلی کھانا ممنوع نہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی کو قتل کرنے، اس کے گھر والوں کو نقصان پہنچانے یا مال ہتھیانے کا ارادہ رکھتا ہے تو ایسے شخص کے عزائم سے مطلع کرنا جائز ہے یا کسی خطرناک آدمی کے بارے میں امام و حاکم کو بتایا جا سکتا ہے کہ یہ فتنہ وفساد بھڑکانا چاہتا ہے، ایسی اطلاعات پر امام وحاکم پر ایسے اشخاص کا سراغ لگانا اور اسے ان کی سرگرمیوں کا ازالہ کرنا لازم ہے، اس جیسی چغل خوری حرام نہیں ہے، بلکہ حسب موقع کبھی اس طرح کی چغلی کھانا واجب اور کبھی مستحب قرار پاتی ہے۔ [1]

۱۔ شرح النووی : ۱۱۳/۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

حسد، غصہ، حرص اور بخل کے اسباب و علاج

حسد کا معنی و مفہوم:

حسد کا معنی کسی شخص پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا ہے کہ وہ نعمت منعم سے چھن جائے پھر وہ حاسد کو ملے یا نہ ملے۔ پھر حسد کی بدترین صورت یہ ہے کہ حاسد محسود سے زوال نعمت چھن جانے کی تمنا کے ساتھ اسے اس نعمت سے محروم کرنے کی کوشش بھی کرے۔

حسد کا حکم:

حسد کی تمام صورتیں حرام ہیں اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان پر حسد کرے، بلکہ دوسروں کو خوشحال دیکھ کر خوش ہوں، یوں آپ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بھی محفوظ رہیں گے اور خود بھی ترقی کی راہ پر گامزن رہیں گے، کیونکہ حسد کے جراثیم انسانی اعضاء کو مفلوج کر دیتے، صلاحیتوں کو ماند کر دیتے اور انسان کو ناشکرا، سڑیل، تشویش میں مبتلا اور بے توقیر کر دیتے ہیں اور ان تمام ذلتوں اور رسوائیوں کے ساتھ وہ بارگاہ ایزدی میں بھی مبغوض ٹھہرتا ہے۔

حسد کی حرمت کے دلائل درج ذیل ہیں:

⌘ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ»[1]

''آپس میں بغض نہ رکھو، باہمی حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے قطع تعلقی نہ کرو، اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رہے۔''

⌘ حسد کی حرمت کی دوسری دلیل یہ ہے کہ حسد کے شر سے پناہ مانگنے کی تلقین کی گئی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾[2]

''اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔''

حسد سے بچنے کے فوائد:

۱۔ حسد سے بچنے والے لوگ مطمئن اور آسودہ حال رہتے ہیں، مفت کی پریشانیوں اور بے مقصد الجھنوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

۲۔ جو گھر، خاندان، محلّہ، گاؤں، شہر اور معاشرہ حسد سے محفوظ ہو، وہ افراد گھر، محلے، شہر اور معاشرے خیر و برکت سے معمور ہوتے ہیں اور باہمی نفرتوں، آپس کی رنجشوں اور ذاتی عناد سے محفوظ رہتے ہیں۔

سیدنا ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَتَحَاسَدُوا»[3]

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب ما ینهی عن التحاسد و التدابر: ۶۰۶۵۔ صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب تحریم التحاسد: ۲۵۵۹۔

۲۔ الفلق: ۱۱۳/۵۔

۳۔ طبرانی کبیر: ۸۰۸۳۔ صحیح الترغیب: ۲۸۸۷، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب تک لوگ باہمی حسد نہ کریں گے ہمیشہ خیر پر رہیں گے۔''

حسد سے بچاؤ جنت میں داخلے کا ذریعہ:

حسد سے بچاؤ انتہائی مشکل امر ہے، لیکن اس پر دوام اختیار کرنا دلیروں کا کام ہے اور حسد سے دائمی پرہیز کرنا جنت میں داخلے کا باعث ہے، لہٰذا کوشش کریں خود کو بھی حسد کی زہرناکی سے بچائیں اور اپنے اہل خانہ کی تربیت بھی اس نہج پر کریں کہ وہ حسد سے محفوظ رہیں۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجلس نشین تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابھی تم پر اس راستے سے ایک جنتی آدمی نمودار ہوگا۔'' راوی (انس رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک انصاری ظاہر ہوا، وضو کی وجہ سے اس کی داڑھی سے قطرے گر رہے تھے اور اس نے اپنے بائیں ہاتھ میں جوتے لٹکا رکھے تھے (اور مجلس میں پہنچنے پر) اس نے سلام عرض کیا۔ پھر اگلے روز بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی کلمات دہرائے تو وہی شخص اسی ہیئت میں ظاہر ہوا۔ ازاں بعد تیسرے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی بات کی تو وہ شخص اسی حالت میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں بشارت دی تو عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس کا پیچھا کیا اور کہا کہ میرا میرے والد سے جھگڑا ہوا ہے اور میں نے قسم کھائی ہے کہ تین دن ان کے پاس نہ جاؤں گا۔ اگر آپ مجھے پناہ دیں تو میں آپ کے پاس تین دن گزار لوں۔ اس شخص نے ہامی بھر لی۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ انھوں نے اس شخص کے پاس تین راتیں بسر کیں اور اسے ان راتوں میں کچھ بھی قیام اللیل کرتے نہ دیکھا، البتہ جب وہ رات کو کروٹیں بدلتے تو اللہ کا ذکر کرتے اور تکبیرات کہتے پھر نماز فجر ہی کے لیے بیدار ہوتے۔ بہرحال میں نے انھیں ہمیشہ کلمات خیر کہتے ہی سنا، پھر جب تین ایام گزرے اور میں نے اس کے عمل کو حقیر خیال کیا تو میں نے عرض کی: ''اللہ کے بندے! میرے اور میرے والد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مابین کوئی جھگڑا اور ناراضگی نہیں تھی، بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: ''ابھی تم پر جنتی شخص نمودار ہوگا'' تو (اس فرمان کے بعد) تین بار تم ہی ظاہر ہوئے تھے، اس پر میں نے آپ کے پاس پناہ لینے کا ارادہ کیا کہ تمھارے معمولات کا مشاہدہ کرسکوں اور تیری پیروی کروں، لیکن میں نے تمھیں کوئی بہت بڑا عمل کرتے نہیں دیکھا، بتائیں تمھیں اس بلند مرتبے پر پہنچانے والی کون سی چیز ہے، جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا ہے، اس شخص نے کہا:

«هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ غَيْرَ أَنِّي لَا أَجِدُ فِي نَفْسِي عَلَى أَحَدٍ وَلَا أَحْسُدُهُ عَلَى خَيْرٍ أَعْطَاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: هٰذِهِ الَّتِي بَلَغَتْ بِكَ وَهِيَ الَّتِي لَا نُطِيقُ»[1]

''میرے معمولات کا تم نے مشاہدہ کیا ہی ہے (کہ میں کوئی بڑے عمل نہیں کرتا) البتہ میں اپنے دل میں کسی شخص کے بارے میں کینہ نہیں رکھتا اور نہ میں کسی خیر پر کسی شخص سے حسد کرتا ہوں، جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے عطا کی ہے۔'' یہ سن کر عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یہی وہ نیکی ہے جس نے تجھے اتنی بلندی پر پہنچایا ہے اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔''

حسد کے نقصانات:

حسد کرنے کے کئی نقصانات ہیں جنھیں ہم بالاختصار تحریر کرتے ہیں:

⌘ حاسد تقدیر الٰہی پر ناراض ہے:

چونکہ انسان پر انعامات واکرامات اللہ تعالیٰ کی نوازش ہے اور حاسد محسود سے اس لیے بغض رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر انعامات کیوں کیے ہیں؟ یوں وہ اللہ تعالیٰ سے

1۔ مصنف عبدالرزاق: ۲۰۵۵۹۔ مساوئ الاخلاق للخرائطی: ۷۲۵، صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ناراض ہے، اس کی تقدیر کا بھی منکر ہے اور حسد کی حرمت کی پامالی کی وجہ سے گناہ کا مرتکب بھی ہے۔ یوں وہ اللہ تعالیٰ سے بھی دشمنی رکھتا ہے اور اس کے بندوں سے بھی۔

⌘ حسد کی وجہ سے انسان برائیوں کا مرتکب ٹھہرتا ہے اور حسد کی آگ میں جل کر وہ بڑے خطرناک گناہ کر ڈالتا ہے، جس کی پاداش میں وہ اپنی دنیا و آخرت دونوں تباہ کر لیتا ہے، اس کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

⌘ حسد کی وجہ سے پہلی نافرمانی یہ سرزد ہوئی کہ شیطان نے سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

⌘ سیدنا آدم علیہ السلام کے بیٹے ہابیل کے قابیل کو قتل کرنے میں حسد ہی کارفرما تھا، اس حسد نے بھائی کے ہاتھوں بھائی قتل کروا ڈالا۔

⌘ برادران یوسف نے حسد کی آگ میں جل کر ہی سیدنا یوسف نبی اللہ کو اندھے کنویں میں پھینک ڈالا تھا۔

⌘ حسد ہی کی وجہ سے اہل کتاب یہود و نصاریٰ ایمان کی دولت سے محروم رہے تھے:

﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ﴾ [1]

''یا وہ لوگوں سے اس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ہے۔''

یعنی بنی اسرائیل محض حسد کی وجہ سے نبوت محمدیہ کے منکر تھے کہ یہ نبوت بنی اسرائیل میں سے کسی شخص کو نصیب کیوں نہ ہوئی۔

۷۔ حاسد حسد کی آگ میں خود ہی جلتا، ہمیشہ بے کل رہتا اور حسد کی وجہ سے اپنی دین و دنیا کا نقصان کر لیتا ہے۔

حسد کے سد باب کے طریقے:

⌘ جس شخص کے حسد میں واقع ہونے کا ڈر ہو اس کی تعریف کرنا شروع کر دیں،

۱۔ النساء: ۵۴/۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبیعت میں کشادگی پیدا کریں اور اسے نقصان پہنچانے کی بجائے اس کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہوں، یوں اس مرض کا علاج ممکن ہے۔

⌘ دنیاوی معاملات میں اپنے سے کم تر افراد کو دیکھیں اور اپنے سے امیر کبیر اور زیادہ نعمتوں سے مالا مال افراد سے صرف نظر کریں، اس قاعدہ کو اختیار کرنے پر آپ حسد کی آگ سے بھی محفوظ رہیں گے اور نعمتوں کے قدردان بھی ہوں گے۔

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اُنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ»[1]

''اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم تر ہے اور اس کی طرف نہ دیکھو جو تم سے بلند تر ہے، یہ زیادہ مناسب ہے کہ تم اللہ کی اس نعمت کو حقیر نہ جانو جو تم پر ہے۔''

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ»[2]

''جب تم میں سے کوئی شخص مال وصورت میں اپنے سے افضل شخص کی طرف دیکھے تو وہ اپنے سے فضیلت میں کم تر شخص کو دیکھے۔''

حاسد کے شر سے بچنے کا وظیفہ:

⌘ حاسد کے شر سے بچنے کے لیے سورۂ فلق کی کثرت سے تلاوت کریں۔

⌘ بیمار، حسد زدہ اور نظر بد کے شکار شخص کو یہ دم کریں:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب الدنیا سجن المؤمن: ۲۹۶۳۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب لینظر إلی من هو أسفل منه: ۶۴۹۰۔ صحیح مسلم: ۲۹۶۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دم کرتے تھے:

«بِاسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ، وَمِنْ كُلِّ دَآءٍ يَشْفِيْكَ، وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَشَرِّ كُلِّ عَيْنٍ»[1]

''اللہ کے نام سے وہ تجھے تندرست کرے، تجھے ہر بیماری سے شفا دے، حاسد کے شر سے بچائے جب وہ حسد کرے اور ہر لگنے والی نظر بد سے محفوظ رکھے۔''

بچوں کو حاسد کے شر سے بچانے کا وظیفہ:

بچوں کو حاسد کے شر اور نظر بد سے بچانے کے لیے یہ دم کیا کریں:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات سے پناہ دیتے تھے:

«اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآمَّةٍ»[2]

''میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ ہر شیطان، ہر زہریلے جانور اور ہر لگنے والی نظر بد سے پناہ طلب کرتا ہوں۔''

دو چیزوں پر رشک جائز ہے:

حسد کا لفظ رشک کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور رشک کا معنی ہے کہ کسی شخص میں کوئی نعمت یا انعام دیکھ کر یہ تمنا کرے کہ یہ نعمت مجھے بھی نصیب ہو اور فلاں شخص بھی اس نعمت سے فیض یاب رہے، رشک کرنا جائز ہے اور دو چیزوں پر رشک محبوب عمل ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ آنَآءَ اللَّيْلِ

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الأداب، باب الطب والمرض والرقى: ۲۱۸۵۔

۲۔ صحيح بخاري، كتاب أحاديث الأنبياء: ۳۳۷۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ»[1]

''صرف دو چیزوں میں رشک ہے، ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تو وہ اسے دن کی گھڑیوں میں اور رات کی گھڑیوں میں تلاوت کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے تو وہ اسے رات کی گھڑیوں اور دن کی گھڑیوں میں خرچ کرتا رہتا ہے۔''

غصہ کرنا

اپنی طبیعت میں حلم، حوصلہ، بردباری اور قوت برداشت پیدا کریں۔ گھر پر ہونے والی معمولی غلطیوں پر اشتعال میں نہ آئیں اور غصہ میں بے قابو ہو کر گالی گلوچ، ماردھاڑ اور شوروواویلا شروع نہ کریں، بلکہ اگر بیوی بچوں سے کوئی کام خراب ہوا ہے یا کسی نے کوئی نقصان کر دیا ہے تو حوصلے سے کام لیں اور پیار ومحبت سے ان کی اصلاح کی کوشش کریں۔ کیونکہ طیش میں آ کر خود بچوں کو مار کر پچھتاتے پھریں گے۔ پھر بیوی کو زدوکوب کر کے یا تو اسے ناراض کر لیں گے اور اگر بیوی بھی ہائی بلڈ پریشر کی مریض ہوئی تو دونوں جانب سے تصادم ہونے پر یا تو جلی کٹی سن کر بے توقیر ہو جائیں گے اور اگر رگ غضب مزید بھڑک اٹھی تو آپ اشتعال میں آ کر طلاق تک کہہ دیں گے، پھر خاندان اور معاشرے میں جگ ہنسائی بھی ہو گی، دوبارہ صلح کے لیے آپ کو کئی لوگوں کے تلوے بھی چاٹنا پڑیں گے اور تمام عمر اس غلطی پر پچھتائیں گے بھی، اس طرح جلال میں کبھی انسان اپنا نقصان کر لیتا ہے کہ طیش میں آ کر برتن توڑ دیئے، قیمتی چیزیں کرچی کرچی کر دیں اور کبھی بچوں کے جوڑ وغیرہ توڑ دیئے۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول النبی ﷺ ورجل آتاہ اللّٰہ القرآن: ۷۵۲۹۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقرآن و یعلمہ: ۸۱۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض! غصے اور اشتعال کا سراسر نقصان ہی ہے، لہٰذا غصہ تھوکیے اور حلم و بردباری اور عفو ودرگزر اختیار کیجیے، آپ کے اس عمل سے گھر میں اطمینان وسکون بھی ہوگا اور آپ کی یہ عادت بیوی بچوں پر بھی مثبت اثرات چھوڑے گی۔

ذیل میں ہم کتاب وسنت کے دلائل سے غصہ وغضب کی مذمت اور عفو ودرگزر کے فضائل بیان کریں گے:

اشتعال میں نہ آئیں، نبوی نصیحت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہا کہ مجھے وصیت کیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لَا تَغْضَبْ﴾ ①

''غصہ مت کر۔'' پھر اس نے یہ سوال کئی بار دہرایا، تو آپ ﷺ نے (یہی) فرمایا کہ ''غصہ نہ کر۔''

غصہ پر قابو پانے کے فضائل:

کتاب وسنت میں غصہ پر قابو پانے کی تاکید بیان ہوئی ہے اور غصہ پی جانے والوں کی تعریف بیان کی گئی ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ ②

''درگزر اختیار کر اور نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کر۔''

متقی لوگ اور غصہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ متقین کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الحذر من الغضب: ٦١١٦۔

۲۔ الأعراف: ۷/ ۱۹۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ ①

''جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

اہل ایمان اور غصہ:

اللہ تعالیٰ مومنین کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴾ ②

''اور وہ لوگ جو بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب بھی غصے ہوتے ہیں وہ معاف کر دیتے ہیں۔''

اصل بہادری:

غصے میں آ کر جذبات میں بہہ جانا اور مار دھاڑ، گالم گلوچ اور لعن طعن سے اپنا دل ٹھنڈا کرنا اور قلبی سکون پانا کوئی خوبی اور بڑائی نہیں بلکہ اصل بہادری تو غصے پر قابو پانا ہے اور غصے میں جذبات کو کنٹرول کرنا ہے، یہی اصل دلیری، حقیقی بہادری اور جرأت مندی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ﴾ ③

''مقابل کو بہت پچھاڑنے والا اصل طاقتور نہیں، اصل طاقتور وہ شخص ہے جو غصے

۱۔ آل عمران : ۳/ ۱۳٤۔

۲۔ الشوریٰ : ۳۷۔

۳۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الحذر من الغضب : ٦١١٤۔ صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب فضل من یملك نفسه عند الغضب : ٢٦٠٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔"

غصہ دور کرنے کے طریقے:

⌘ غصے کی حالت میں أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کہیں:

جو شخص غصے اور اشتعال میں ہے وہ غصہ ختم کرنے کے لیے أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے تو یقیناً اس کا غصہ دور ہو جائے گا اور وہ طیش میں آ کر زیادتی اور جبر کرنے سے باز رہے گا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۚ إِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ [1]

"اور اگر کبھی شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ تجھے ابھار ہی دے تو اللہ کی پناہ طلب کر، بے شک وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ دو آدمیوں نے آپس میں گالم گلوچ کی تو ان میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور رگیں پھول گئیں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ» [2]

"یقیناً مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر یہ وہ کلمہ کہے تو اس کا غصہ بالکل کافور ہو جائے، اگر یہ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کہے تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔"

⌘ اگر کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں اور بیٹھے ہیں تو لیٹ جائیں:

۱۔ الأعراف: ۷/ ۲۰۰۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الحذر من الغضب: ۶۱۱۵۔ صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب فضل من یملك نفسه عند الغضب: ۲۶۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدید غصے اور اشتعال کی صورت میں اگر آپ کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں اور بیٹھنے سے بھی غصہ ختم نہ ہو تو لیٹ جائیں۔ اس طریقہ کار سے آپ کا غصہ ضرور ٹھنڈا ہو گا اور اوسان بحال ہو جائیں گے۔

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا:

«إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ الْغَضَبُ عَنْهُ وَ إِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ» ①

''جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، (اس عمل سے) اگر غصہ دور ہو جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے۔''

مذکورہ دونوں طریقوں پر عمل کرنے سے یا کوئی ایک طریقہ اپنانے سے غصہ ضرور نارمل ہو گا اور آپ اشتعال انگیز کلمات کہنے یا برائی کا ارتکاب کرنے سے بالیقین محفوظ رہیں گے۔

غصہ دور کرنے کے متعلق ضعیف روایت:

سیدنا عطیہ بن عروہ سعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ» ②

''بے شک غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ کو پانی ہی سے بجھایا جاتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غصے میں ہو تو وہ وضو کرے۔''

۱۔ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقال عند الغضب : ٤٧٨٢۔ مسند أحمد : ٢١٥٢/٥۔ صحيح ابن حبان : ٥٦٨٨، صحيح۔

۲۔ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقال عند الغضب : ٤٧٨٤۔ مسند أحمد : ٢٢٦/٤۔ مساوئ الأخلاق للخرائطي: ٣٣٦۔ السلسلة الضعيفة: ٥٨٢، ضعيف۔ عروہ بن محمد بن عطیہ اور ان کے والد دونوں مجہول راوی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ﴾ ①

''تعلیم دو، آسانی کرو، تنگی نہ کرو اور جب تم میں سے کوئی شخص غضبناک ہو تو وہ خاموش ہو جائے۔''

بخل اور کنجوسی

بیوی اور اولاد کا نان ونفقہ گھر کے سرپرست کی ذمہ داری ہے، لہٰذا ان پر خرچ کرنے میں کنجوسی اور بخل سے کام نہ لیں، بلکہ جو مال میسر ہے اس میں فراخ دلی کا مظاہرہ کریں اور حسب استطاعت اہل خانہ کی ضروریات پوری کریں، کیونکہ سرپرست کا بخل وکنجوسی سے کام لینا بیوی بچوں کے لیے تکلیف دہ ہے اور بعض اوقات بخل ہی کی وجہ سے زوجین میں تصادم شروع ہو جاتا ہے اور جھگڑے طول پکڑ جاتے ہیں۔

⌘ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾ ②

''مرد عورتوں پر نگران ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی اور اس وجہ سے کہ انھوں نے اپنے مالوں سے خرچ کیا۔''

یہ آیت دلیل ہے کہ نان ونفقہ کا ذمہ دار شوہر ہے، اسی طرح پیدا ہونے والی اولاد کی

۱۔ مسند أحمد: ۱/ ۲۳۹۔ الأدب المفرد: ۱۲۳۰، ضعیف۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے۔

۲۔ النساء: ۴/ ۳۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوراک وضروریات کا نگران بھی باپ ہے۔

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ » ①

''افضل صدقہ وہ ہے جو خرچ کرنے کے بعد غنا باقی رکھے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر اور خرچ کرنے کا آغاز ان سے کر جن کا تو کفیل ہے۔''

⌘ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا أَعْطَى اللّٰهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ » ②

''جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو مال سے نوازے تو وہ اسے خرچ کرنے کا آغاز اپنی ذات اور اپنے گھر والوں سے کرے۔''

فوائد:

① ان احادیث میں اپنی ذات پر اور گھر والوں پر خرچ کرنے کی ترغیب ہے اور اہل خانہ کے نان ونفقہ کا بندوبست کرنا گھر کے سرپرست پر واجب ہے۔

② انسان کے مال کا سب سے زیادہ حق دار وہ خود اور اس کے اہل خانہ ہیں، لہٰذا ان پر خرچ کرنے، ان کی ضروریات پوری کرنے اور ان کے طعام وشراب کا بندوبست کرنے میں بخل سے کام نہیں لینا چاہیے، کیونکہ بیوی اور بچوں کو کھلانا پلانا اور ان پر خرچ کرنا افضل صدقہ اور باعث اجر وثواب ہے۔

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب وجوب النفقة على الأهل والعيال: ۵۳۵۵

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب الناس تبع لقريش: ۱۸۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَ هُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً » ①

''جب مسلمان شخص اپنے اہل خانہ پر طلب ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔''

③ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ، وَ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ » ②

''افضل دینار جو انسان خرچ کرتا ہے وہ دینار ہے جو وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے، وہ دینار جو انسان اللہ کی راہ میں (وقف کردہ) اپنی سواری پر خرچ کرے اور وہ دینار جو وہ راہ جہاد میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔''

اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد حدیث کے راوی ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: ''اس شخص سے زیادہ اجر کا حق دار کون ہوسکتا ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کی اولاد کو مانگنے سے عفیف بنا دے اور انھیں غنی کر دے۔''

اہل خانہ پر خرچ کرنا فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے افضل:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَ دِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ » ③

۱۔ صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب فضل النفقة علی الأهل: ۵۳۵۱۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین: ۱۰۰۲۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة علی العیال والمملوك: ۹۹۴۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة علی العیال والمملوك: ۹۹۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ دینار جو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، وہ دینار جو تم سواری پر خرچ کرو، وہ دینار جو تم مسکین پر خرچ کرو اور وہ دینار جو تم اپنے اہل پر خرچ کرو، ان میں سے زیادہ اجر وثواب والا وہ دینار ہے جو تم نے اپنے اہل پر خرچ کیا ہے۔''

اہل وعیال کو لباس مہیا کرنا:

اہل وعیال کو لباس مہیا کرنا اور اپنی بساط کے مطابق ان کے لیے عمدہ لباس کا بندوبست کرنا گھر کے سرپرست کی ذمہ داری ہے اور اس معاملہ میں بخل سے کام نہ لیا جائے کہ خود تو خوش لباس ہے لیکن بیوی اور بچے نئے کپڑوں کو ترسیں اور صاحب جی دھمکا کر یا ٹرخا کر انھیں خاموش کرا دیں، بلکہ جیسے وہ اپنے لیے سال میں دو یا چار جوڑے سلاتا ہے بیوی اور بچوں کو بھی اتنی مقدار میں یا اس سے زیادہ کپڑے لا کر دے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حاضرین کو بیویوں کے حقوق کے متعلق ارشاد فرمایا:

«وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ»[1]

''اور انھیں معروف طریقے سے کھلانا اور لباس پہنانا تم (مردوں) کی ذمہ داری ہے۔''

فوائد:

1. امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ بیوی کو نان ونفقہ اور لباس مہیا کرنا خاوند پر واجب ہے اور یہ وجوب بالاجماع ثابت ہے۔[2]
2. سیدنا عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ: ۱۲۱۸۔

۲۔ شرح النووی: ۸/ ۱۸٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«اَلَا وَ حَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوْا إِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ» ①

''خبردار! تم پر بیویوں کے حقوق یہ ہیں کہ تم ان کو بہترین لباس اور خوراک مہیا کرو۔''

③ سیدنا معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! ہماری بیویوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ» ②

''جب تم کھاؤ اسے بھی کھلاؤ، جب تم پہنو اسے بھی پہناؤ، چہرے پر مت مارو، اور برا بھلا مت کہو، (ناراضگی کی صورت میں) اسے گھر ہی پر چھوڑو (یعنی ناراضگی کی صورت میں مار کر گھر سے مت بھگاؤ)۔''

فوائد:

① امام خطابی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں یہ خطاب ہر شوہر کو عام ہے کہ اس پر بیوی کو اپنی طاقت وقدرت کے مطابق کھلانا اور لباس پہنانا واجب ہے۔

② علقمی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ خاوند کی کمال مردانگی یہ ہے کہ وہ جب کھائے بیوی کو بھی کھلائے اور جب پہنے بیوی کو بھی پہنائے نیز اس حدیث میں اشارہ ہے کہ طعام ولباس میں خاوند کا حق بیوی سے مقدم ہے (یعنی وہ خوراک اور لباس میں پہل کرے پھر بیوی کے لیے ان چیزوں کا بندوبست کرے)۔ ③

۱۔ جامع ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جآء فی حق المرأة علی زوجها : ۱۱۶۳۔ سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب حق المرأة علی الزوج: ۱۸۵۱، حسن۔

۲۔ سنن أبی داود، کتاب النکاح، باب فی حق المرأة علی زوجها : ۲۱۴۲۔ سنن أبی داود، کتاب النکاح، باب حق المرأة علی الزوج : ۱۸۵، حسن۔ حکیم بن معاویہ بن حیدہ صدوق اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

۳۔ عون المعبود: ۱۷۶/۶، ۱۷۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی بچوں اور زیر کفالت افراد کو خوراک ولباس سے محروم کرنا:

احادیث بالا دلیل ہیں کہ اگر گھر کا سرپرست بیوی بچوں کی خوراک اور لباس کی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہ ہو تو وہ گناہ گار ہوگا اور روز قیامت اس ذمہ داری میں غفلت کی وجہ سے اس کی پکڑ ہوگی، نیز زد میں آ کر یا کسی عورت سے معاشقہ وغیرہ کی صورت میں بیوی اور بچوں کو خوراک ولباس اور ضروریات سے محروم کرنا گناہ ہے، جس سے احتراز لازم ہے اور رب تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے بلا تاخیر بیوی اور بچوں کا خرچہ جاری کر دینا چاہیے، کیونکہ اہل خانہ کی خوراک بند کرنے کی صورت میں گناہ کے ساتھ ساتھ وہ بیوی اور بچوں کو خراب کر ڈالے گا۔ اس لیے کہ کتنی ہی عورتیں بچوں کی پرورش اور دال روٹی سے مجبور ہو کر معاشرے میں گھر گھر ملازمت کرتیں، کئی بدکاری اور سیاہ کاری کا شعبہ اختیار کر لیتیں اور کئی دل برداشتہ ہو کر بچوں سمیت اقدام خودکشی پر مجبور ہو جاتی ہیں اور بچے بھی مختلف ہوٹلوں، دکانوں اور گھروں میں کام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، غرض اہل خانہ کا نان ونفقہ روکنا گھر کے بگاڑ کا سبب ہے جس کی تمام تر ذمہ داری شوہر پر عائد ہوتی ہے، لہٰذا اپنی دلی تسکین کی خاطر ہنستے کھیلتے گھر کو اجاڑ کر جہنم کے بیوپاری مت بنیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ»[1]

''آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ان کی خوراک روک دے جن کا وہ مالک ہے۔''

مال دار بیوی کا غریب شوہر اور بچوں پر خرچ کرنا:

اگر خاوند مفلوک الحال ہے جو بیوی بچوں کی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہے تو

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقة علی العیال: ۹۹۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس صورت میں مال دار بیوی اپنے صدقات وزکاۃ سے غریب شوہر کی مدد کر سکتی ہے اور اپنے زیر پرورش بچوں پر خرچ کر سکتی ہے۔

سیدنا زینب رضی اللہ عنہا زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عورتو! صدقہ کرو، خواہ اپنے زیورات ہی سے۔'' زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئی اور کہا: ''تم مفلوک الحال آدمی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، جاؤ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر یہ صدقہ تمھیں کافی ہو تو ٹھیک ورنہ میں تمھارے علاوہ اور لوگوں کو دے دیتی ہوں۔'' اس پر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: ''تم خود ہی جاؤ۔'' چنانچہ میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف) گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر ایک انصاری عورت کھڑی تھی، اسے بھی میرے والا ہی مسئلہ درپیش تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب ودبدبہ تھا (لہٰذا انھیں بلا واسطہ مخاطب کرنا مشکل تھا) پھر بلال رضی اللہ عنہ ہماری طرف آئے تو ہم نے اسے کہا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر انھیں بتائیں کہ دروازے پر دو عورتیں آپ سے پوچھتی ہیں کہ کیا ہمارا صدقہ ہمارے خاوندوں اور ہماری گود میں زیر پرورش یتیم بچوں پر کفایت کرے گا؟ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے متعلق نہ بتانا۔'' سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے سوال کیا کہ ''وہ دو عورتیں کون ہیں؟'' بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''ایک انصاری عورت اور زینب رضی اللہ عنہا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کون سی زینب ہے؟'' بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ''زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''ان دونوں کے لیے دوہرا اجر ہے، قرابت اور صدقہ کا۔''[1]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقة و الصدقة علی الأقربین والزوج والأولاد والوالدین ولو کانو مشرکین: ۱۰۰۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت:

اہل وعیال وغیرہ پر خرچ کرنے کی بڑی فضیلت ہے اور خرچ کرنے سے ہمیشہ مال میں اضافہ ہی ہوتا ہے، اس لیے اہل خانہ کی ضروریات پوری کرنے میں کھلا خرچ کریں، اس سے مال میں بالکل کمی واقع نہیں ہوگی، بشرطیکہ اسراف اور بخل سے اجتناب کیا جائے۔

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

«أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ» [1]

''اے ابن آدم! خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔''

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا» [2]

''ہر دن جس میں لوگ صبح کرتے ہیں، دو فرشتے اترتے ہیں اور ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بہتر عوض دے، اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! مال روکنے والے کے مال کو نقصان دے۔''

بخیل خاوند سے چوری چھپے خرچ لینا:

اگر خاوند بخیل و کنجوس ہو اور بیوی اور بچوں کو پورا خرچ نہ دیتا ہو تو بیوی چپکے سے خاوند کی لاعلمی میں اتنا مال لے سکتی ہے جو اس کی اور بچوں کی ضروریات کے لیے کافی ہو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

۱۔ صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب فضل النفقة علی الأهل: ۵۳۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب الحث علی النفقة: ۹۹۳۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب: ۱۴۴۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فی المنفق والممسك: ۱۰۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ، وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَقَالَ: خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ ①

''یا رسول اللہ! ابوسفیان انتہائی کنجوس آدمی ہے، وہ مجھے اتنا خرچہ نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو البتہ (وہ خرچہ کفایت کرتا ہے) جو میں اس سے اس کی لاعلمی میں لیتی ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''معروف طریقے سے اتنا لے جو تجھے اور تیرے بچے کو کافی ہو۔''

بخل کی مذمت:

بخیلی، کنجوسی اور مال ودولت کی اندھی حرص انتہائی قبیح عادات ہیں، جو کسی مسلمان اور سلیم الفطرت شخص کو زیبا نہیں، ایسی بری عادات سے جان چھڑانی چاہیے اور زیر تربیت افراد کو بھی ان ناپسندیدہ عادات سے دور رکھنا چاہیے، کیونکہ بخل وکنجوسی سے انسان بے توقیر ورسوا ہوتا ہے، مال سے برکت اٹھتی جاتی ہے اور روز قیامت بھی اس ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا، کتاب وسنت میں بخل اور کنجوسی وغیرہ کی شدید مذمت وارد ہوئی ہے۔

کنجوسی سے محفوظ لوگ:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ ②

''اور جو کوئی اپنے نفس کی حرص سے بچا لیا گیا تو وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔''

۱۔ صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب إذا لم ینفق الرجل فللمرأة ان تأخذ بغیر علمه: ٥٣٦٤۔ صحیح مسلم، کتاب الأقضیة، باب قضیة هند: ١٧١٤۔

۲۔ الحشر: ۹/۵۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخل کا وبال:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ﴾ ①

''تم سے کچھ وہ ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے درحقیقت وہ اپنے آپ ہی سے بخل کرتا ہے۔''

جو شخص بخل کرتا ہے ایک تو وہ خرچ کرنے کے اجروثواب سے محروم رہتا ہے، دوسرا خرچ کرنے پر جو مال میں اضافہ ہوتا ہے بخیل اس شرح منافع سے بھی محروم رہتا ہے۔

بخیل کا بخل کی وجہ سے بے توقیر ہو جانا:

انتہائی درجے کا کنجوس وبخیل اپنے بخل کی وجہ سے گھر میں، خاندان اور معاشرے میں بدنام ہو جاتا ہے اور کنجوسی کی وجہ سے یہ لوگوں کی نظر سے گر کر بے توقیر ہو جاتا ہے، لہٰذا عزت نفس کی بحالی کے لیے بھی بخل نیک شگون نہیں، بلکہ طبیعت میں فراخی وفیاضی معاشرے میں عزت ووقار کا باعث ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴾ ②

''اور نہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا کرلے اور نہ اسے کھول دے، پورا کھول دینا، ورنہ ملامت کیا ہوا، تھکا ہارا ہو کر بیٹھ رہے گا۔''

۱۔ محمد: ۳۸/۴۷۔

۲۔ بنی اسرائیل: ۲۹/۱۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخل بدترین خصلت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ»[1]

''انسان میں بدترین خصلت انتہا درجے کی کنجوسی اور دل نکال دینے والی بزدلی ہے۔''

بخیلی اور کنجوسی کے اسباب:

کسی بھی بیماری کے علاج اور ازالے کے لیے اس کے اسباب ومحرکات کو جاننا ضروری ہے تب ہی اس بیماری کا علاج ممکن ومیسر ہوسکتا ہے، ذیل میں ہم بخیلی کے اسباب ومحرکات بیان کریں گے پھر اس کے علاج کے طریقوں سے آگاہ کریں گے:

۱۔ کنجوسی اور بخل کا پہلا سبب خواہشات کی محبت اور لمبی امیدیں ہیں اس مقصد کے لیے انسان بخل پر مجبور ہوتا ہے اور ان کے حصول وتکمیل کے لیے وہ کنجوسی کرتا اور مال کو روک کر رکھتا ہے۔

۲۔ روپے پیسے سے انتہائی محبت ولگن کہ انسان کو پیسے سے حد درجہ پیار ہو جاتا ہے اور روپے پیسے خرچنا اس کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہو جاتا ہے یہ صورت انتہائی تباہ کن ہے اور مال کی بے پناہ محبت انسان کو انتہائی حریص وکنجوس اور پرلے درجے کا بخیل بنا دیتی ہے۔

۳۔ اولاد کے روشن مستقبل کی فکر کہ اولاد کو مالی معاملات میں پریشانی نہ ہو اور وہ معاشرے میں شاہانہ زندگی بسر کریں۔

۱۔ سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب في الجرأة والجبن: ۲۵۱۱۔ مسند أحمد: ۳۰۲/۲۔ صحيح ابن حبان: ۳۲۵۰، حسن۔ موسیٰ بن علی بن رباح حسن الحدیث اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرص اور بخل کا علاج

حرص اور بخل کے اسباب وامراض ذکر کرنے کے بعد ہم بالترتیب ان کا علاج بیان کرتے ہیں:

خواہشات کا علاج:

یاد رکھیں! ضروریات ہر انسان کی پوری ہو جاتی ہیں لیکن خواہشات بادشاہوں کی بھی پوری نہیں ہوتیں، لہٰذا جو میسر ہے اس پر قانع رہیں اور صبر کریں، البتہ مزید بہتری اور ترقی کے لیے محنت کریں، یہ عمل معیوب نہیں، لیکن خواہشات کا اسیر ہو کر بخل اور کنجوسی جیسی بری عادت اختیار کر لینا چنداں درست نہیں۔ خواہشات کو قابو میں رکھیں اور صبر وقناعت سے کام لیں کیونکہ جو مال، شہرت، آسائشیں اور سہولیات آپ کی قسمت میں ہیں وہ لامحالہ آپ کو مل کر رہیں گی۔ خواہشات کو قابو میں رکھنے کی چند مفید ہدایات ملاحظہ کریں:

ا۔ قناعت:

جو میسر ہے اس پر راضی ہو جائیں اور جس حالت میں ہیں اس پر صبر و رضا کا مظاہرہ کریں، کیونکہ بقدر کفایت روزی پر قناعت کرنا مستحسن عمل ہے۔

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ﴾ ①

''یقیناً وہ شخص کامیاب ہوا جو مطیع ہوا، بقدر ضرورت روزی دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے دیا ہے اس پر اسے قناعت کرنے والا بنا دیا۔''

ا۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف و القناعۃ: ۱۰۵٤۔ جامع ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جآء فی الکفاف والصبر علیہ: ۲۳٤۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«طُوبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ» ①

''اس شخص کے لیے خوش خبری ہے جو دولت اسلام سے نوازا گیا اور اس کی گزران گزارہ لائق ہو اور وہ اس پر قانع ہو۔''

۲۔ صبر:

جو چیز میسر نہیں، اس کے بارے میں غم ناک نہ ہوں، بلکہ جو موجود ہے اسے تصرف میں لائیں اور جو میسر نہیں اس پر صبر کریں۔ طبیعت اور خاندان پر جبر کر کے خواہشات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش نہ کریں، کیونکہ اکثر اوقات لوگ بے جا خواہشات کی تلاش و جستجو میں زندگی کھپا دیتے ہیں اور تنگ دستی کے سوا کچھ بھی نصیب نہیں ہوتا، لہٰذا صبر سے کام لیں کیونکہ صبر و رضا ہی آپ کو سکون و اطمینان بخش سکتا ہے ورنہ ہزاروں نعمتیں اور آسائشیں بھی انسان کو سکون و اطمینان نصیب نہیں کر سکتیں۔ اس معاملہ میں عورت کو بھی صبر و شکر سے کام لینا چاہیے اور خاوند کو نت نئے پروگرامز اور منصوبہ جات کے حصول پر ابھارنا نہیں چاہیے، کیونکہ بے سروسامانی، غربت اور اموال وغیرہ کی کمی پر صبر کرنا مستحسن عمل ہے اور مصائب پر صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں نصیب ہوتی ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ

---

① جامع ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جآء فی الکفاف و الصبر علیه : ۲۳۴۹۔ صحیح ابن حبان : ۷۰۵۔ مسند أحمد : ۱۹/۶، حسن۔ حمید بن ہانئ الوحانی الخولانی صدوق راوی ہے اور باقی راوی ثقہ ہیں۔ (تقریب التهذیب : ۱۵۶۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۖ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴾ ①

''اور یقیناً ہم تمھیں خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی میں سے کسی نہ کسی چیز کے ساتھ ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دے۔ وہ لوگ کہ جب انھیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں بے شک ہم اللہ کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے کئی مہربانیاں اور بڑی رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔''

۳۔ توکل علی اللہ:

بخل و کنجوسی سے خواہشات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کریں کہ اس نے جو نعمتیں مہیا کرنی ہیں وہ ہو کر رہیں گی، ان ذاتی پیش بندیوں اور حفاظتی حصار کا کچھ فائدہ نہیں۔ خوشحالی، تونگری اور جاہ وحشمت سے مشرف کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے تو پھر کیوں نا اسی پر بھروسہ کریں اور اپنی حاجات و مشکلات اسی کی بارگاہ میں پیش کریں۔ وہ تمام پریشانیاں دور کر دے گا، ہر بحران سے نکلنے کی راہ دے گا اور تمھاری سوچ اور فکر سے بھی زیادہ عطا کرے گا۔

⌘ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ﴾ ②

''اور جو شخص اللہ پر توکل کرے تو وہ اسے کافی ہو گا۔''

⌘ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے سے انسان رزق کے معاملہ میں بالکل بے پروا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے دنیاوی غموں اور فکروں سے آزاد کر دیتا ہے۔

۱۔ البقرۃ: ۲/ ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷۔

۲۔ الطلاق: ۶۵/ ۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُوْا خِمَاصًا وَّ تَرُوْحُ بِطَانًا»[1]

''اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسے توکل کرو جیسا اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمھیں ضرور ایسے رزق دے جیسے وہ پرندوں کو رزق دیتا ہے (وہ پرندے) صبح کے وقت خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔''

۴۔ تقویٰ:

دلوں میں تقویٰ پیدا کریں، تقویٰ وللہیت سے مصائب چھٹتے اور رزق میں فراوانی پیدا ہوتی ہے، جب کہ انسان کے مال بڑھانے کے اپنے منصوبوں اور تدبیروں میں حرام کے کئی چور دروازے کھلتے ہیں، سود کو حلال کرنے کی ناکام کوششیں کی جاتی اور حرام کو حلال کے کئی نام دیے جاتے ہیں۔ خیانت کا ارتکاب کیا جاتا اور کئی طریقوں سے مالی بے ضابطگیاں کی جاتی ہیں۔ کئی لوگوں کے حقوق چھینے جاتے اور کئی مظلوموں کے اموال غصب کیے جاتے ہیں۔ دھوکا، ملاوٹ، ناپ تول میں کمی اور کئی دھندے شروع ہوتے اور کئی اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ ان سب جرائم وزیادتیوں کے باوجود ملنا اتنا ہی ہے جتنا انسان کے نصیب میں لکھا ہو، بس ایمان ویقین کو پختہ کرنے اور دلوں میں تقویٰ وللہیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے، اس سے انسان کو مال وزر بھی بہت ملتا ہے اور اس میں برکت بھی پیدا ہوتی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾[2]

۱۔ جامع ترمذی، کتاب الزهد، باب فی التوکل علی اللّٰه: ۲۳۴۴۔ سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب التوکل والیقین: ۴۱۶۴۔ مسند أحمد: ۱/ ۳۰، حسن۔

۲۔ الطلاق: ۶۵/ ۲، ۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے گا اور اسے رزق دے گا جہاں سے وہ گمان نہیں کرتا۔''

بری خواہشات سے بچنے کا وظیفہ:

خواہشات بد سے بچاؤ کے لیے اس وظیفہ کا باقاعدہ اہتمام کریں۔

قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات کہا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ، وَالْأَهْوَاءِ، وَالْأَعْمَالِ، وَالْأَدْوَاءِ»[1]

''اے اللہ! مجھے بری عادات، بری خواہشات، برے اعمال اور بری بیماریوں سے بچا۔''

دولتِ دنیا سے والہانہ محبت اور علاج

روپے پیسے سے شدید محبت سے انسان پیسے کا غلام اور مال کا اسیر ہو جاتا ہے، یہ انتہائی قبیح عادت ہے، جس پر کتاب وسنت میں سخت وعید وارد ہوئی ہے۔ یہ انتہائی مبغوض فعل ہے جسے اختیار کرنا کسی مسلمان کے لیے زیبا نہیں۔

⌘ ایسا بخیل جو اپنا مال گن گن کر رکھتا ہے اور اہل وعیال پر اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا، سخت انجام سے دوچار ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو عذاب آخرت کی نوید سناتے ہیں:

﴿ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝١ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝٢ يَحْسَبُ أَنَّ

١۔ السنة لابن ابی عاصم: ١٣۔ صحیح ابن حبان: ٩٦٠۔ مستدرك حاكم: ٥٣٢/١، صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِي الۡحُطَمَةِ ﴾ ①

''بڑی ہلاکت ہے ہر بہت طعنہ دینے والے، بہت عیب لگانے والے کے لیے۔ وہ جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا۔ وہ گمان کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ ہرگز نہیں، یقیناً وہ ضرور حُطمہ میں پھینکا جائے گا۔''

خواہشات کے اسیر کی بدترین مثال:

جو شخص دین حنیف سے تعلق توڑ کر اور کتاب وسنت سے اعراض کر کے دنیا ہی کا اسیر اور پیسے کا غلام ہو جائے قرآنِ حکیم میں اس کی بدترین مثال بیان ہوئی ہے، ایسا شخص دنیا کے مال ومتاع سے کبھی بھی شکم سیر نہیں ہوسکتا اور دنیاوی مال وزر کے لیے ہمیشہ حریص ہی رہتا ہے:

﴿ وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ الَّذِيۡۤ اٰتَيۡنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانۡسَلَخَ مِنۡهَا فَاَتۡبَعَهُ الشَّيۡطٰنُ فَكَانَ مِنَ الۡغٰوِيۡنَ ۝ وَلَوۡ شِئۡنَا لَرَفَعۡنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخۡلَدَ اِلَى الۡاَرۡضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الۡكَلۡبِ ۚ اِنۡ تَحۡمِلۡ عَلَيۡهِ يَلۡهَثۡ اَوۡ تَتۡرُكۡهُ يَلۡهَثۡ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقۡصُصِ الۡقَصَصَ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ﴾ ②

''اور انھیں اس شخص کی خبر پڑھ کر سنا جسے ہم نے اپنی آیات عطا کیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا، پھر شیطان نے اسے پیچھے لگا لیا تو وہ گمراہوں میں سے ہوگیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان کے ذریعے بلند کر دیتے، مگر وہ زمین کی طرف چمٹ گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے لگ گیا، تو اس کی مثال کتے کی مثال کی طرح ہے کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے ہانپتا ہے، یا اسے چھوڑ دے تو

۱۔ الهمزة : ۱۰۴/۱، ۲، ۳، ۴۔

۲۔ الأعراف : ۷/ ۱۷۵، ۱۷۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی زبان نکالے ہانپتا ہے، یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ سو تو یہ بیان سنا دے، تاکہ وہ غور و فکر کریں۔''

پیسے کا غلام ہلاک ہو گیا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَ الدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَ الْخَمِيْصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَ إِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ »[1]

''دینار، درہم اور چادر کا غلام ہلاک ہو گیا، اگر اسے دیا جائے تو خوش ہو جاتا ہے اور اگر اسے نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے۔''

فائدہ:

مال و زر، خوبصورت لباس اور دنیوی آسائشوں کو مجبوری بنا لینا اور مال و متاع اور خوبصورت لباس کے حصول میں منہمک ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت، ذکر اور واجبات سے مشغول ہو جانا انتہائی مذموم فعل ہے، البتہ اگر عبادات اور ذکر و اذکار میں مشغولیت کے باوجود مال کمایا جائے اور اس سے ضروریات پوری کی جائیں تو یہ عمل قابل مذمت نہیں۔

اولاد کی آسودہ حالی کی فکر اور علاج

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی اولاد خوشحال، آسودہ اور معاشرے میں معزز و محترم ہو، کیونکہ لوگوں کے ہاں عزت و وقار کا معیار دنیاوی مال و متاع اور جائیداد کی بہتات ہے، حالانکہ یہ سوچ کفار و ملحدین کی ہے، کتاب و سنت کے دلائل کی رو سے خاندانی حسب و

1۔ صحيح بخاري، كتاب الرقاق، باب ما يتقى من فتنة المال: ٦٤٣٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسب، مالی آسودگی اور بے تحاشا جائیداد عزت واحترام کا باعث نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت و وقار کے اصل مستحق متقی اور پرہیز گار ہیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾۔ ①

''یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔''

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ» ②

''بے شک اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں اور مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمھارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔''

جب اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت واحترام کا معیار تقویٰ وللہیت ہے تو اولاد کی تربیت میں کتاب وسنت کی تعلیمات کو ترجیح دی جائے اور انھیں اہل دنیا کا پسندیدہ ترین بنانے کی بجائے، انھیں اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ افراد بنانے پر محنت وکوشش کریں اور انھیں کتاب وسنت کا سچا پابند اور اللہ تعالیٰ کا صحیح محب بنائیں۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ آپ کی اولاد کا رازق اللہ تعالیٰ ہے، جیسے وہ تمھیں روزی فراہم کر رہا ہے ویسے ہی وہ تمھاری اولاد کو بھی پیہم روزی فراہم کرے گا اور آپ کنجوسی اور بخل سے بمشکل اپنی موت کے بعد دو چار، دس سال کے اخراجات کا بندوبست کر سکتے ہیں، ان کی باقی عمر کا وارث کون ہوگا۔ جیسے وہ تمھاری جمع کی ہوئی دولت کے خاتمے کے بعد

۱۔ الحجرات: ۱۳/۴۹۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب تحریم ظلم المسلم: ۲۵۶۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں روزی فراہم کرے گا، ایسے ہی اگر آپ موت کے وقت قلاش ہوں گے تب بھی وہی انھیں رزق فراہم کرے گا اور وہ ان کی ضروریات و حاجات بھی ضرور پوری کرے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق کو رزق دینے اور ان کی ضروریات پوری کرنے کا ذمہ لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ۔ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴾ ①

''اور زمین میں کوئی چلنے والا (جاندار) نہیں مگر اس کا رزق اللہ ہی پر ہے اور وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے، سب کچھ ایک واضح کتاب میں درج ہے۔''

پھر کتنے ہی لوگ ہیں جو فوت ہوتے وقت تو نادار و مفلس ہوتے ہیں، لیکن ان کی اولاد محنت اور کوشش کی بدولت مال دار اور سرمایہ دار بن جاتی ہے اور کتنے ہی لوگ ہیں جو رئیس اور سرمایہ دار ہوتے ہیں، لیکن اولاد کی عیاشیوں اور ناقص منصوبہ بندیوں کی وجہ سے نالائق اولاد ساری دولت اجاڑ دیتی اور پائی پائی کی محتاج ہو جاتی ہے، لہٰذا خود بہتر منصوبہ ساز اور رازق بننے کی بجائے خود کو اور اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں اور اللہ تعالیٰ سے بہتر امیدیں وابستہ کریں، وہ آپ کے بعد آپ کی اولاد کی تمام دنیوی ضروریات و حاجات از خود پوری کر دے گا اور تمھیں دنیاوی معاملات اور روزی کے معاملہ میں بے پروا کر دے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ يَا ابْنَ اٰدَمَ ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ، وَإِنْ لَّا

---

① ۔ ھود : ۱۱/ ۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ »[1]

''اے انسان! میری عبادت میں منہمک ہو جا میں تیرا سینہ تونگری سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی دور کر دوں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیت سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی دور نہ کروں گا۔''

آخرت کی فکر کریں:

آخرت کی زیادہ فکر اور اخروی کامیابی کو زندگی کا نصب العین بنالیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو غنی اور خوشحال کر دے گا، اولاد کے مستقبل کے بارے میں اندھے خطرات اور پریشانیاں بھی دور کر دے گا اور دنیا بھی ذلیل ہو کر آپ کے گھر کی باندی بن جائے گی، ورنہ صرف دنیا کو مسخر کرنے اور مال و دولت کو جمع کرنے کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہوں گی اور معاملات گھمبیر تر ہوتے جائیں گے اور فقر و محتاجی میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ

1۔ جامع ترمذی، کتاب الزهد، باب احادیث ابتلینا بالضراء: ٢٤٦٦۔ سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الهم بالدنیا: ٤١٠٧۔ صحیح ابن حبان: ٢٤٧٧۔ مسند أحمد: ٣٨٥/٢۔ حسن۔ زائدہ بن نشیط کوفی صدوق راوی ہے، حافظ ابن حبان نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے، امام حاکم نے اس کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی نے کاشف میں اسے ثقہ کہا ہے۔ ابو خالد الوالبی ہرمز صدوق راوی ہے، ابن ابی حاتم نے کتاب الجرح والتعدیل میں اسے صالح الحدیث کہا ہے اور حافظ ذہبی نے کاشف میں اسے صدوق قرار دیا ہے، جس سے ان دونوں راویوں کی جہالت کا ازالہ ہو جاتا ہے، لہٰذا یہ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ»[1]

''جس کا مقصد دنیا ہو، اللہ تعالیٰ اس کے معاملات منتشر کر دیتا ہے، اس کی محتاجی اس کی آنکھوں کے درمیان رکھ دیتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے مقدر میں ہو اور جس کا مقصد آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات سمیٹ دیتا ہے، اس کے دل میں تونگری ڈال دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے۔''

بخل سے بچنے کا وظیفہ:

حتی المقدور بخل سے بچنے کی کوشش کریں، نیکی کے کاموں میں اور گھر کے افراد پر معروف طریقے سے خرچ کرنے کی عادت بنائیں، اس کے ساتھ ساتھ بخل سے بچاؤ کے لیے درج ذیل وظائف کو لازمی معمول بنائیں، اس عمل سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سے یقیناً آپ بخل اور کنجوسی جیسے موذی مرض سے ضرور شفایاب ہوں گے۔

⌘ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پانچ کلمات کہنے کا حکم دیتے اور بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان پانچ کلمات کو معمول بنانے کا حکم دیتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ»[2]

''اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں اس بات سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں کہ میں ذلیل عمر کی طرف لوٹایا

۱۔ سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الهم بالدنيا: ٤١٠٥، صحيح۔

۲۔ صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب التعوذ من البخل: ٦٣٧٠۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاؤں، میں دنیا کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

⌘ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ کلمات کہا کرتے تھے:

« اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ »[1]

''اے اللہ! میں فکر وغم، بے بسی و کاہلی، بزدلی و بخل، قرض کے بوجھ تلے دبنے اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

اسراف اور فضول خرچی سے اجتناب

اگر مال میسر ہو تو اسے افراط و تفریط کے بغیر میانہ روی سے خرچ کرنا پسندیدہ عمل ہے، لیکن اسراف اور فضول خرچی انتہائی ناپسندیدہ اور مکروہ فعل ہے۔ اس کا ذاتی نقصان تو ہے ہی، شریعت نے بھی اسراف اور فضول خرچی سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ لہٰذا کسی مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ کتاب وسنت سے اعراض کرتا ہوا ان قبیح عادات کا مرتکب ہو، بلکہ بخل اور اسراف کے بغیر تمام معاملات میں اعتدال سے کام لیں اور کھانے پینے، لباس پہننے، گھریلو ضروریات پوری کرنے اور گھر وغیرہ کی تعمیر و تزئین میں میانہ روی اختیار کریں، مثلاً معاشرے میں اسراف کی موجودہ صورتحال میں سے کھانے پینے میں بے جا تصرف، ضرورت سے زیادہ پکانا، اتنا زیادہ کھانا کہ وہ صحت کے لیے وبال بن جائے اور کھانا ضائع کرنا ہے۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الإستعاذة من الجبن والکسل: ۶۳۶۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ضرورت سے زائد کپڑے بنانا، شہرت کے لیے مہنگے ترین لباس خریدنا حالانکہ اسلام سادگی کا درس دیتا ہے، مردوں کا ریشم استعمال کرنا یا سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنا تو ویسے ہی حرام ہے۔

اتنے زیادہ برتن جمع کر لینا کہ تمام زندگی وہ استعمال میں نہ آئیں، پھر وقت گزرنے پر ان برتنوں کا دور ختم ہو جاتا ہے اور مجبوراً مفت یا انتہائی سستے داموں فروخت کرنا پڑیں۔

بیڈز، چارپائیوں اور بستروں چادروں کی اتنی زیادہ بہتات کہ وہ زیر استعمال ہی نہ ہوں اور الماریاں وغیرہ ان سے اٹی پڑی ہوں بلکہ حق یہ ہے کہ ضرورت سے دور چار بستر ہی زیادہ ہوں کہ مہمانوں وغیرہ کے کام آ سکیں۔

بجلی کا بے تحاشا استعمال کہ بتیاں ہر وقت آن رکھنا، جہاں ایک پنکھے کی ضرورت ہے وہاں چار پانچ پنکھے استعمال کرنا، پانی کا بے جا استعمال حالانکہ ان چیزوں کو ضرورت کے مطابق استعمال کرنا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ بچت کرنی چاہیے، کیونکہ اس میں آپ کا بھی فائدہ اور قومی بچت بھی ہوگی۔

اس کے علاوہ گھریلو استعمال کی دیگر اشیاء کے استعمال میں بھی احتیاط برتنی چاہیے اور میانہ روی سے کام لینا چاہیے کیونکہ تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنا بہتر ہے۔

اونچی اونچی عمارات کا قیام حالانکہ رہائش کے لیے تو دو چار کمروں ہی کی ضرورت ہوتی ہے لیکن لوگوں کی دیکھا دیکھی یا شہرت کی غرض سے کئی کئی کمروں اور منزلوں پر مشتمل محل نما گھر تعمیر کیے جاتے ہیں پھر ایسے گھروں کی تعمیر میں ملاوٹ، کرپشن، غصب جیسے حرام کام کر کے مال لگایا جاتا ہے اور انھیں آباد رکھنے کے لیے بھی کئی طرح کی مالی بے ضابطگیاں کرنا پڑتی ہیں اور جس اولاد کے لیے ایسی شایان شان عمارات تعمیر کی جاتی ہیں ان کے عنفوان شباب میں قدم رکھتے ہی عمارات کے طرز تعمیر تبدیل ہو چکے ہوتے ہیں اور نئی طرز کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمارات کی خاطر یا تو وہ باپ دادا کی تعمیر شدہ عمارات منہدم کر دیتے ہیں یا انھیں بیچ کر کسی پوش علاقے میں گھر خرید لیتے ہیں۔ چنانچہ مناسب یہی ہے کہ گھر یلو ضرورت کے مطابق گھر تعمیر کیے جائیں جن میں اسراف اور خود نمائی نہ ہو، کیونکہ ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ دنیا میں وہ عارضی سکونت پذیر ہے اس کی اصل رہائش جنت ہے جہاں بہترین طرز تعمیر کے محلات اور ہر قسم کی آسائش اس کی منتظر ہے۔

اسراف اور فضول خرچی ناپسندیدہ عمل:

اسراف اور فضول خرچی اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ عمل ہے اور اس نے اہل ایمان کو ایسی بدخصلت سے منع فرمایا ہے۔

⌘ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾ [1]

''اے آدم کی اولاد! ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ گزرو، بے شک وہ حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔''

⌘ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۚ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾ [2]

''اس کے پھل میں سے کھاؤ، جب وہ پھل لائے اور اس کا حق اس کی کٹائی کے دن ادا کرو اور حد سے نہ گزرو، یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔''

۱۔ الأعراف: ۳۱/۷۔

۲۔ الأنعام: ۱٤۱/٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی:

فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور جیسے شیطان اللہ تبارک وتعالیٰ کا نافرمان اور ناشکرا ہے ایسے ہی فضول خرچی کرنے والے میں یہ برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور جب وہ مقروض یا خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ بھی ناشکری اور نافرمانی پر اتر آتا ہے لہٰذا اس مقام فسق پر پہنچنے سے بہتر ہے کہ انسان اپنی ان بری عادات پر قابو پائے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا نافرمان ہونے سے بچا رہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴾ ①

''اور رشتہ دار کو اس کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو اور مت بے جا خرچ کر، بے جا خرچ کرنا۔ بے شک بے جا خرچ کرنے والے ہمیشہ سے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان ہمیشہ سے اپنے رب کا بہت ناشکرا ہے۔''

مال ضائع کرنا:

فضول خرچی مال کا ضیاع ہے، اس لحاظ سے بھی یہ عمل ناپسندیدہ اور ناجائز ہے، لہٰذا مال ضائع کرنا، اسے ناجائز جگہوں پر خرچ کرنا یا اپنی حیثیت یا موقع کی مناسبت سے بڑھ کر خرچ کرنا درست نہیں۔

⌘ اللہ تعالیٰ مال کے ضیاع اور فضول خرچی کو پسند نہیں کرتے:

﴿ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾ ②

۱۔ بنی اسرائیل: ۲۶/۱۷، ۲۷۔

۲۔ الأعراف: ۳۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک وہ حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔''

⌘ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَ وَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ ﴾[1]

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ دفنانا اور خود کچھ نہ دینا اور (دوسروں سے کہنا) لا، حرام کیا ہے اور تمھارے لیے فضول بحث، زیادہ سوال کرنا اور مال ضائع کرنا ناپسند کیا ہے۔''

فضول خرچی کے نقصانات:

⌘ فضول خرچی ناجائز و ناپسندیدہ عمل ہے، جس کے ارتکاب سے مال سے برکت اٹھ جاتی ہے، کیونکہ جو عمل اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو اس میں بڑھوتری اور برکت کبھی نہیں ہو سکتی، لہٰذا فضول خرچی سے اپنا اور اپنے مال کا نقصان نہ کریں۔

⌘ بے جا اسراف اور حد سے زیادہ فضول خرچی انسان کو مقروض اور دیوالیہ کر دیتی ہے، پھر انسان اپنے کیے پر پشیمان رہتا ہے لیکن ؎

اب کیا پچھتائے ہوت
جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

⌘ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴾[2]

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الإستقراض، باب ما ینهی عن إضاعة المال: ۲۴۰۸۔ صحیح مسلم، کتاب الأقضیة، باب النهی عن کثرة المسائل من غیر حاجة: ۵۹۳۔

۲۔ بنی إسرائیل: ۲۹/۱۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور نہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا کر لے اور نہ اسے کھول دے پورا کھول دینا، ورنہ ملامت کیا ہوا، تھکا ہارا ہو کر بیٹھ رہے گا۔''

محسور اس جانور کو کہتے ہیں جو چل چل کر تھک چکا اور چلنے سے عاجز ہو چکا ہو۔ فضول خرچی کرنے والا بھی بالآخر خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔

⌘ فضول خرچی اور اسراف سے مقروض اور دیوالیہ ہونے والے لوگ بالآخر جب مال سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں تو اپنی زبان کے چٹخارے، اپنی فضول ضروریات کو پورا کرنے اور اپنی فضول خرچی کو جاری رکھنے کے لیے یا تو مایوس ہو کر خودکشی پر مجبور ہو جاتے ہیں، جو ہر صورت حرام ہے، یا لوگوں کے اموال غصب کرتے، چوریاں کرتے اور ڈاکہ زنی کرتے، مالی بے ضابطگیوں کے مرتکب ٹھہرتے اور کئی طرح کے دیگر جرائم کرتے ہیں جس سے معاشرہ بدامنی کا شکار ہوتا اور یہ لوگ اسلامی حدود کی پامالیاں کرتے جاتے ہیں جس سے دنیا کا سکون تج ہو جاتا ہے اور یہ اپنی آخرت بھی برباد کر ڈالتے ہیں۔

میانہ روی اختیار کرنا:

خوراک، لباس، گھر کی تعمیر و آسائش پر خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کریں، کیونکہ تمام امور میں میانہ روی اختیار کرنا مستحسن عمل اور قابل ستائش طریقہ ہے۔ اس لیے کہ بخل سے انسان ملوم (ملامت کیا ہوا) ٹھہرتا ہے تو اسراف سے دیوالیہ اور مقروض ہو جاتا ہے، ان دونوں صورتوں میں بہترین صورت میانہ روی اختیار کرنا ہے، جس سے وہ بخل سے بھی بچ جائے گا اور اسراف کا شکار بھی نہیں ہوگا۔

⌘ اللہ تعالیٰ بھی انسانوں سے میانہ روی ہی چاہتے ہیں:

﴿ وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴾ ①

25

''اور نہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا کرلے اور نہ اسے کھول دے پورا کھول دینا، ورنہ ملامت کیا ہوا، تھکا ہارا ہو کر بیٹھ رہے گا۔''

تفسیر:

① بخل اور اسراف ناپسندیدہ عادات ہیں، جن کا انجام شر پر منتج ہوتا ہے کہ بخیل لوگوں میں ذلیل اور ملامت گر ٹھہرتا ہے اور فضول خرچ اپنا مال وغیرہ ضائع کر کر کے قلاش ہو جاتا ہے۔

② بخل و اسراف کے درمیان کا راستہ میانہ روی بہترین اور محبوب راستہ ہے اور میانہ رو شخص ذلت ورسوائی اور مفلسی و ناداری سے محفوظ رہتا ہے۔

③ اللہ تبارک وتعالیٰ مؤمنین کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴾ ②

''اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ خرچ میں تنگی کرتے ہیں اور (ان کا خرچ) اس کے درمیان معتدل ہوتا ہے۔''

④ عربی کا مشہور مقولہ ہے:

" خَيْرُ الْأُمُوْرِ أَوْسَطُهَا ۔ "

''بہترین کام میانہ روی ہے۔''

تکلفات سے بچنا:

سادہ اور حقیقی زندگی بسر کریں، آپ کی خوراک، لباس، گھریلو سامان، فرنیچر اور مکان وغیرہ میں سادگی ہو اور ہر معاملہ میں تکلف وتصنع اور بناوٹی زندگی سے بچیں، کیونکہ تمام معاملات

۱۔ بنی اسرائیل: ۲۹/۱۷۔

۲۔ الفرقان: ۶۷/۲۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تکلف وتصنع ممنوع ہے، پھر اس کے نقصانات بہت زیادہ ہیں کہ اپنا معیار زندگی برقرار رکھنے کے لیے بڑے پاپڑ بیلنا پڑتے ہیں، قرض لینا پڑتے اور مفت کی پریشانی اٹھانا پڑتی ہے۔ ان تمام پریشانیوں سے بچنے کا حل یہ ہے کہ حقیقی زندگی گزاریں۔

آپ کی جو اصل حالت ہے وہی ظاہر کریں، اپنی پسلی کے مطابق خرچ کریں، اس سے آپ قرضوں کے بوجھ سے بھی محفوظ رہیں گے، آپ کا عزت ووقار بھی بحال رہے گا اور کتاب وسنت کی تعلیمات پر عمل کرنے سے آپ کی زندگی میں استحکام بھی آئے گا۔

تکلف کی ممانعت کے دلائل:

⌘ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴾ [1]

''کہہ دے میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں سے ہوں۔''

⌘ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ » [2]

''ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔''

فائدہ:

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ لباس، خوراک، رہائش اور دیگر معاملات میں تکلفات جو آج کل معیار زندگی بلند کرنے کے عنوان سے اصحاب حیثیت کا شعار اور وتیرہ بن چکا ہے، اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے، اسلام میں سادگی اور بے تکلفی اختیار کرنے کی تلقین وترغیب ہے۔ [3]

۱۔ صٓ: ۸۶/۳۸۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الإعتصام بالکتاب والسنة، باب ما یکرہ من کثرة السؤال: ۲۷۹۳۔

۳۔ تفسیر أحسن البیان: ۱۲۸۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خودغرضی اور انانیت

خودغرضی اور انانیت ترک کر دیں کیونکہ خودغرضی، انانیت اور دوسروں کو حقیر سمجھنا انتہائی مہلک عادات ہیں جن سے انسان گناہ گار ہونے کے ساتھ ساتھ بے عزت و بے وقار بھی ہو جاتا ہے، کیونکہ متکبر وخود پسند اور دوسروں کو حقیر جاننے والے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور لوگ بھی خودغرض سے نفرت کرتے ہیں لہٰذا اپنی ذات وعادات میں تواضع اور انکساری پیدا کریں، کیونکہ خودغرضی اور خود پسندی اور دوسروں کو حقیر جاننے کی وجہ سے گھروں میں ایسے جھگڑے شروع ہوتے ہیں کہ باہمی لڑائیاں، کینہ وبغض اور طعن وتشنیع کا ناختم ہونے والا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے اور آپس کے جھگڑے طویل سے طویل تر ہوتے جاتے ہیں، خاندان میں بغض وعناد پروان چڑھتا رہتا ہے کہ صلہ رحمی کی تمام صورتیں ناپید ہو جاتی ہیں اور گھر کے افراد اور قریبی رشتہ دار ایک دوسرے کو دیکھنا تک گوارا نہیں کرتے، خودغرضی، انانیت اور حقارت سے پیدا ہونے والے گھریلو جھگڑوں کی چند مثالیں ملاحظہ کریں:

- اگر خاوند خود پسند، متکبر ہو اور بیوی کو حقیر وذلیل جانے تو بیوی کے دل میں بھی نفرت پیدا ہوتی ہے، پھر دونوں طرف سے طعن وتشنیع کے تیر چلتے ہیں، گالم گلوچ ہوتی اور سلسلہ مار دھاڑ تک جا پہنچتا ہے، پھر انجام یا تو طلاق پر منتج ہوتا ہے یا ایسی جوڑی قائم وباقی بھی رہے تو گھر جہنم کدہ بن جاتے اور اہل خانہ ہمیشہ بے سکون رہتے ہیں۔
- اگر بیوی خودغرض انا پرست ہے تو وہ خاوند کو ذلیل ورسوا کرتی ہے اور بات بات پر اسے اس کی [illegible] جتلاتی، جواب میں یا تو خاوند غلامی اختیار کر لیتا ہے اور اگر تیز مزاج ہو یا تو بیوی کی خوئے من پسندی ختم کر دے گا یا طلاق تک نوبت آئے گی یا ایسا گھر ہمیشہ دہکتا انگارہ بنا رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ اگر ساس طاقتور، بااختیار اور بیٹوں پر حاوی ہو تو عموماً ایسے گھروں میں بہو کو باندی سمجھا جاتا ہے۔ بات بات پر ٹوکنا، چھوٹی چھوٹی غلطی پر لتاڑنا اور کسی نقصان پر پچھاڑنا ساس اپنا حق سمجھتی ہے اور بہو کی آزادی اور خودمختاری کو ساس اپنی موت اور ذلت تصور کرتی ہے ایسی ساس اپنے اختیارات کے دور میں تو معزز و باوقار ہوتی ہے، لیکن جب اس کے اختیارات ختم ہو جائیں، یہ بوڑھی ہو جائے، اس کے اتحادی خاوند اور بیٹیاں جدا ہو جائیں تو بہو کی بادشاہت شروع ہو جاتی ہے، وہ گن گن کر بدلے لیتی اور ماضی کی تلخیوں کا حساب پورا کرتی ہے۔

گھروں میں ظلم وستم اور مظلومیت کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور گھروں کے افراد اس آفت ومصیبت کا مسلسل شکار رہتے ہیں، جس کی وجہ سے افراد خانہ پر اس کے برے اثرات پڑتے ہیں۔ لڑائی جھگڑوں اور باہمی رنجشوں کی وجہ سے برکتیں اٹھ جاتی اور رحمتیں روٹھ جاتی ہیں۔

⌘ بھابھی کمزور ہو تو نندیں شیر ہوتی ہیں اور بھابھی کو کام میں لگائے رکھنا، اس کی حیثیت یاد دلانا اور کڑوی کسیلی سنانا اپنا حق سمجھتی ہیں اور اگر بھاوج طاقتور اور بااختیار ہو تو نندیں مظلوم ہوتی ہیں ان سے ملازموں جیسا سلوک کیا جاتا ہے، پھر اوپر سے طعن و تشنیع کے تیر بھی برستے رہتے ہیں۔

ان سارے جھگڑوں، باہمی رنجشوں کے اسباب خودغرضی، انانیت اور دوسروں کو حقیر سمجھنا ہے، یہ چیزیں انتہائی مہلک ہیں۔ اس سے عزت و وقار میں بھی کمی واقع ہوتی ہے اور انسان ان منہیات کے ارتکاب کی وجہ سے گناہ گار و ذلیل بھی ہوتا ہے۔ ان امراض سے بچاؤ کے لیے درج ذیل سطور ملاحظہ کریں:

خودغرضی اور انا پرستی کی حرمت:

خود پسندی، تکبر اور انانیت انتہائی مبغوض فعل ہے اور متکبر وخودغرض کے لیے جنت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخلہ نہیں، لہٰذا اگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت چاہتے ہو، جنت میں داخلہ اور جہنم سے بچاؤ چاہتے ہو تو دل و دماغ سے کبر ونخوت، غرور وخود پسندی کے جراثیم کھرچ دو، اسے اللہ تعالیٰ کی محبت بھی حاصل ہوگی اور آپ کے عزت ووقار میں اضافہ بھی ہوگا اور خانگی تعلقات میں استحکام واقع ہوگا۔

⌘ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، وَ نَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ﴾ [1]

''جس شخص کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، (اس پر) ایک شخص نے کہا: ''بے شک انسان پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتا خوبصورت ہو، (کیا یہ بھی تکبر ہے؟)'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے، (بلکہ) تکبر حق کا انکار اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔''

معمولی تکبر بھی حرام ہے اور دخول جنت کے لیے تکبر سے احتراز لازم ہے، یہ حکم ہر مسلمان کے لیے ہے اور اس میں ساس بھی شامل ہے کہ وہ بہو کو حقیر نہ جانے اور اس سے تحقیر آمیز سلوک نہ کرے، نندیں بھابھی کو ذلیل نہ کریں اور بہو ساس اور نندوں کو بے آبرو نہ کرے۔

گھر کے کسی فرد کو حقیر سمجھنا:

گھر کے کسی بھی فرد بیوی، بچوں، ماں باپ یا بہن بھائی میں سے کسی کو بھی حقیر نہ جانیں بلکہ آپس میں انتہائی پیار ومحبت سے پیش آئیں اور ایک دوسرے کی عزت وآبرو کی

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب تحریم الکبر و بیانه: ۹۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس داری کریں اور بڑا بننے کی بجائے عاجزی و انکساری اختیار کریں، اس سے آپ کے خاندانی تعلقات بھی مضبوط ہوں گے، آپ کی قدر و منزلت میں بھی اضافہ ہوگا اور اگر ساس بہو کو بیٹی تسلیم کر لے اور بہو ساس کو ماں تسلیم کر لے تو گھریلو ناچاقیاں از خود ختم ہو جاتی ہیں اور ہر وقت سڑنے جلنے اور جلی کٹی سننے اور سنانے سے بھی آپ محفوظ ہو جائیں گے اور گھر امن و آشتی کا گہوارہ اور سکون و اطمینان کا مرکز بن جائے گا۔ بس گھر کے ہر فرد میں تواضع اور انکساری سے متصف ہونا لازم ہے، آپ کے گھر میں رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوگا اور آپ کا گھر محلے اور علاقے میں بہترین اور قابل رشک گھر شمار ہوگا۔

⌘ تواضع اختیار کریں:

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ»[1]

”بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو حتی کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔“

⌘ تواضع اختیار کرنے سے ہمیشہ عزت و آبرو میں اضافہ ہوتا ہے:

نیچا ہونے سے، عاجزی اختیار کرنے سے، ہار مان لینے سے ہمیشہ عزت و آبرو ہی میں اضافہ ہوتا ہے، اس سے کبھی بھی ذلت و رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، لہٰذا اگر ساس سخت، تند مزاج اور ترش رو ہے تو بہو کا مقابلہ کرنے کے بجائے عاجزی سے پیش آنا اور زبان بند رکھنا بہو کی عزت افزائی کا باعث ہوگا اور مستقل برداشت سے سخت مزاج ساس بھی نرم پڑ جائے گی، لہٰذا صبر و برداشت اور تواضع آپ کی عزت کی کنجی ہے، اسے استعمال کر کے آپ خاندان و اہل محلہ میں سربلند ہو سکتے ہیں۔

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الجنة ونعيمها، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا اهل الجنة وأهل النار: ۲۸٦٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَّالٍ وَ مَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ » ①

''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، عفوودرگزر سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر تواضع اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے بلند ہی کرتا ہے۔''

تکبر اور خود پسندی کا انجام:

تکبر اور خود پسندی کئی ہلاکتوں کا پیش خیمہ ہے۔

⌘ متکبر وسرکش سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں:

تکبر، فخر، بڑائی اور عظمت اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات ہیں، مخلوق میں سے کسی کو یہ زیبا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ اپنانے کی کوشش کرے اور فخر ونخوت کے مرتکب کی یہ عادت اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴾ ②

''یقیناً اللہ ایسے شخص سے محبت نہیں کرتا جو اکڑنے والا، شیخی مارنے والا ہو۔''

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ تَعَظَّمَ فِيْ نَفْسِهِ أَوِ اخْتَالَ فِيْ مِشْيَتِهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَ هُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ » ③

۱۔ صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة، باب استحباب العفو و التواضع : ۲۵۸۸۔

۲۔ النساء : ۳۶/۴۔

۳۔ مسند أحمد: ۱۱۸/۲۔ الأدب المفرد: ۵۶۷۔ مستدرك حاكم: ۶۰/۱، صحيح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص اپنے دل میں بڑا بنا اور اپنی چال میں اکڑ کر چلا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غصے سے بھرا ہوگا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

باب 7

چادر اور چار دیواری

۱۔ پردے کے احکام

۲۔ عورت کے گھر سے نکلنے کے آداب

۳۔ ٹی وی اور آلات موسیقی

۴۔ گھر کے انتخاب کے متعلق چند ضروری باتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ﴾

''اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہفتم

چادر اور چار دیواری

اسلام عصمتوں کا محافظ، عزتوں کا ضامن اور پاک دامنی کا علمبردار ہے، نیز اللہ رب العزت نے عصمتوں کے تحفظ اور مسلمانوں کی عزتوں کو محفوظ بنانے کے لیے پردہ کے ایسے ٹھوس قوانین بنائے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے زنا کاری و بدکاری اور عریانی و فحاشی کے تمام ظاہر اور باطنی راستے بند ہو سکتے اور عصمتوں کے تحفظ کو دوام بخشا جا سکتا ہے، کسی بھی گھرانے، خاندان، بستی اور شہر کی عصمت و ناموس تب ہی محفوظ رہ سکتی ہے، جب شرعی پردہ کے قوانین کو من وعن قبول کیا جائے اور اس پر بغیر کسی لچک اور نرمی کے شریعت کی روح کے موافق عمل کیا جائے، یوں گھرانے اور خاندان پاک قرار پاتے ہیں اور بے پردگی سے جنم لینے والے جرائم اور بے ہودگیوں سے مکمل طور پر بچا جا سکتا ہے۔

شرعی پردہ ہی سے چادر اور چاردیواری کا تقدس قائم رہ سکتا ہے اور بے پردگی سے مستقل گناہ کبیرہ میں واقع رہنے سے بچا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

پردے کے احکام

گھر کو پر امن، خوشحال اور پرسکون بنانے کے لیے لازم ہے کہ گھر کا ماحول اسلامی ہو اور اہل خانہ اسلامی فرائض وقوانین کے پابند ہوں، گھر کے متعلقہ اسلامی قوانین میں معمولی سی غفلت اور بے پروائی آپ کی تمام زندگی کو بے سکون اور بدحال کر سکتی ہے، لہٰذا گھر کے متعلق کتاب وسنت کے قوانین میں نہ تو ترامیم کریں اور نہ ان میں لچک پیدا کرنے کی کوشش کریں، دونوں صورتوں میں آپ پریشانی سے دو چار ہوں گے اور کتاب وسنت کی تعلیمات پر عمل کرنے سے آپ اجر وثواب کے مستحق بھی ٹھہریں گے اور گھر پر نازل ہونے والی برکات اور سکون واطمینان سے بھی مستفید ہوں گے۔

ذیل میں ہم گھر کے متعلقہ احکام کی وضاحت کریں گے اور قارئین سے اپیل کریں گے کہ وہ ان گھریلو احکام کی پابندی کر کے عزتوں کو محفوظ بنالیں۔

ا۔ چادر اور چار دیواری کا تحفظ:

گھر کی عورتوں کو چادر چار دیواری کا پابند بنائیں، کیونکہ عورت کی ذمہ داری امور خانہ داری انجام دینا ہے، مجالس کی زینت بننا، مخلوط اداروں میں ملازمت کرنا، تشہیری مہمات کا حصہ بننا عورت کے لیے حرام ہے اور گھر کا بیرونی ماحول عورت کی عزت وآبرو کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتہائی خطرناک ہے چنانچہ عورت کی عزت وآبرو کی حفاظت اور اس کا وقار گھر کی چاردیواری ہی میں مضمر ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ﴾[1]

''اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔''

تفسیر:

1. اس آیت میں عورتوں کو گھر میں قرار پکڑنے اور جم کر بیٹھنے کا حکم دیا گیا ہے اور ضروری حاجت کے بغیر عورتوں کا گھر سے نکلنا جائز نہیں۔
2. عورت کا دائرہ عمل امور سیاست، امور حکمرانی اور دفتری ذمہ داریاں ادا کرنا ہے نہ حکومتی و پرائیویٹ ادارے چلانا اور نہ معاشی ضروریات پوری کرنا، بلکہ اس کی ذمہ داری گھر کی چاردیواری کے اندر رہ کر امور خانہ داری انجام دینا ہے۔

عورتوں کا بلاضرورت گھر سے باہر نکلنا:

- عورتوں کا کسی خاص مجبوری کے بغیر گھر سے نکلنا جائز نہیں، کسی ضروری حاجت کے تحت ہی عورت گھر سے باہر نکل سکتی ہے، کیونکہ عورت کا گھر سے باہر نکلنا عورت کے لیے خطرات کا باعث اور معاشرتی برائیوں کا شاخسانہ ہے، لہٰذا ان کا گھر پر موجود رہنا ان کی عزت وآبرو کے لیے اور معاشرے کے استحکام کے لیے لازم ہے۔

عورت مردوں کی نظر میں پرکشش اور حسین ہے، پھر عورتیں جسمانی اعتبار سے کمزور اور

1۔ الأحزاب: ۳۳/۳۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقلی وسعتوں کے لحاظ سے ناقص العقل ہیں، جس کی وجہ سے یہ وحشی مردوں سے اپنی عزت نہیں بچا سکتیں اور عقل وشعور کے نقص کی وجہ سے آوارہ مردوں کے جال میں جلد پھنس کر اپنی عزت گنوا سکتی ہیں، ان خطرات سے بچاؤ کی خاطر شریعت نے عورتوں کو گھروں کی پابندی کا حکم دیا ہے۔

⌘ عورت کا گھر سے نکلنا فتنے کا باعث ہے کیونکہ عورت جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے، عورتوں کے ذریعے لوگوں کو زنا کاری اور باہمی قتل و غارت پر ابھارتا ہے، جس سے کئی معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہیں، معاشرہ عدم استحکام کا شکار ہوتا ہے اور خاندان بے آبرو ہوتے ہیں۔ ان تمام معاشرتی برائیوں اور جرائم سے بچنے کا بہترحل یہ ہے کہ عورتیں گھروں میں ہی قرار پکڑیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«إِنَّ الْمَرْأَةَ عَوْرَةٌ، وَ إِنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ فَتَقُوْلُ: مَا رَانِيْ أَحَدٌ إِلَّا أَعْجَبْتُهُ، وَ أَقْرَبُ مَا تَكُوْنُ إِلَى اللّٰهِ إِذَا كَانَتْ فِيْ قَعْرِ بَيْتِهَا»[1]

''بلاشبہ عورت چھپانے کی چیز ہے اور جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے اور وہ (دل میں) کہتی ہے، جس بھی شخص نے مجھے دیکھا ہے میں اسے پسند آئی ہوں اور وہ اللہ کے قریب ترین تب ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصہ میں ہو۔''

⌘ عورت کا گھر سے باہر نکلنا اجنبی مردوں سے خلوت اور اختلاط کا باعث ہے جو سراسر حرام اور باعث گناہ ہے، لہٰذا عورت کا گھر پر ٹھہرنا اس کے دین ودنیا کی بہتری کا باعث ہے۔

۱۔ طبرانی کبیر: ۹۳۶۸، حسن۔ یہ حدیث حکماً مرفوع ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

عورت کے گھر سے باہر نکلنے کے آداب

اگر عورتوں کو بامر مجبوری گھر سے نکلنا ہی ہو اور کسی ضروری کام کے لیے مثلاً رشتہ داروں سے ملنے یا بازار میں سودا سلف خریدنے کے لیے گھر سے باہر جانا ہی پڑے تو وہ درج ذیل امور کی پابندی کرے:

ا۔ باپردہ ہو کر نکلے:

گھر سے باہر نکلنے کے لیے عورت کا باپردہ ہونا ضروری ہے، تاکہ وہ بے پردگی کی وجہ سے ذاتی نمائش کا سبب نہ بنے اور بے پردگی کی وجہ سے منچلے، دیوانے اور آوارہ قسم کے لوگ انھیں بے جا تنگ نہ کریں اور ان کی عزت وآبرو کو پامال کرنے کے ناپاک عزائم نہ بنائیں کیونکہ بازاروں میں ننگے منہ، کھلے چاک چلنے والی کتنی ہی عورتیں آوارہ مزاج لڑکوں کے آوازے کسنے سے پانی پانی ہوتیں، کتنے ہی مقامات پر محرم رشتہ داروں کو عاشق مزاج لوگوں سے تو تکار کرنا پڑتی ہے اور کئی عورتوں کے پیچھے لگنے والے کمینہ خصلت لوگ انھیں اغوا کر کے گینگ ریپ کرتے اور انھیں بے آبرو کر دیتے ہیں۔ ان تمام فتنوں سے بچاؤ کا بہترین حل یہ ہے کہ عورت شرعی حدود کی پابندی کرتے ہوئے باپردہ ہو کر گھر سے نکلے۔ پردہ عورت کی شرافت کی علامت اور عزت وآبرو کے تحفظ کی گارنٹی ہے۔

دلائل حسب ذیل ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۔ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۔ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ ①

''اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی چادروں کا کچھ حصہ اپنے آپ پر لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں تو انھیں تکلیف نہ پہنچائی جائے اور اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

تفسیر:

① گھر سے نکلتے وقت عورتوں کا باپردہ ہونا لازم ہے۔

② ایسے نقاب اور برقعے جو بے حیائی اور آوارگی کی علامت ہیں اور پردے سے زیادہ خطرناک ہیں ان سے گریز کیا جائے، کیونکہ پردے کا مقصد عورتوں کی پاکبازی اور حیامندی ہے سو ایسے نقاب اور برقعے جو اجنبی مردوں کے لیے کشش اور جاذبیت کی علامت ہوں، کا استعمال ناجائز ہے، بلکہ نقاب اور برقعے سادہ اور غیر جاذب ہوں کہ اجنبی مرد نظر التفات ہی نہ کریں۔

③ مفسر قرآن ابن جریر طبری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس آیت میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ مسلمان عورتیں لباس میں باندیوں کی مشابہت اختیار نہ کریں، کیونکہ باندیاں جب کسی ضرورت کے وقت گھر سے نکلتی ہیں تو ان کے بال اور چہرے ننگے ہوتے ہیں، لیکن مسلمان عورتیں گھروں سے نکلتے وقت اپنے اوپر اپنی بڑی چادریں لٹکا لیا کریں تا کہ یہ

۱۔ الأحزاب: ۳۳/ ۵۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم ہونے پر کہ وہ آزاد عورتیں ہیں کوئی منچلا فاسق ان کی ایذا رسانی کا باعث نہ بنے۔
پھر مفسرین کا اس حکم کہ ''وہ اپنی بڑی چادریں اپنے اوپر لٹکا لیا کریں'' کے مفہوم میں اختلاف ہے، چنانچہ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے مقصود یہ ہے کہ گھر سے باہر نکلتے وقت عورتیں اپنے چہرے اور سر ڈھانپ لیں اور محض ایک آنکھ کھلی چھوڑیں۔ ①

چہرے کے پردے کے دلائل:

موجودہ دور میں چہرے کے پردہ کو معیوب کہا جاتا ہے اور چہرے کے پردے کے عاملین وقائلین کو دقیانوسی قرار دے کر اسلام کے اس اہم فرض اور عورتوں کے تحفظ کے خاص اس فریضہ (پردے) کو تضحیک وتنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور مغربی فیشن سے متاثرہ حلقہ اور جنسی بے راہ روی کے اسیر لوگ چہروں کے پردہ کے متعلق مختلف موشگافیاں کرتے رہتے ہیں، کبھی یہ لوگ مختلف غلط تاویلات کا سہارا لیتے ہیں تو کبھی جدت پسندی اور ترقی کے بہانے ڈھونڈتے ہیں۔ المختصر مخلص مسلمان کے لیے یہ عذر داریاں اور موشگافیاں دلیل نہیں، بلکہ یہ کتاب وسنت کا پابند ہے اور پردہ کے متعلق کتاب وسنت کے دلائل ہی قلبی سکون اور انسانی تحفظ کے لیے کافی وشافی ہیں، جس پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونے سے انسان کبھی متزلزل نہیں ہوتا اور اسے مذہبی فریضہ سمجھ کر اسے بھی عزت وآبرو کی علامت اور دنیا وآخرت کی بقا سمجھنا چاہیے۔

صحابیات کا عمل:

چہرے کے پردے کے دلائل حسب ذیل ہیں:
﴿ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ﴾ ②

۱۔ تفسیر طبری۔
۲۔ النور: ۲۴/۳۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔''

قرآن حکیم صحابہ کرام وصحابیات رضی اللہ عنہم کے سامنے نازل ہوا اور وہ قرآنی احکام ومفاہیم کو بہتر سمجھتے تھے، چنانچہ چہرے کے پردہ کے منکرین اس آیت پر صحابہ وصحابیات کا عمل ملاحظہ کریں اور اپنی رائے پر نظر ثانی کریں۔

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

« يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ، لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ ﴾ شَقَّقْنَ مُرُوطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا »[1]

''اللہ تعالیٰ اولین مہاجر عورتوں پر رحم فرمائے، جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ ﴾ نازل فرمائی تو انھوں نے اپنی چادریں پھاڑ کر ان سے چہرے ڈھانپ لیے۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ فَاخْتَمَرْنَ کا معنی یہ ہے کہ غَطَّيْنَ وُجُوهَهُنَّ یعنی انھوں نے اپنے چہرے ڈھانپ لیے ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ عورت اوڑھنی اپنے سر پر رکھے اور اسے چہرے کی دائیں جانب سے گھما کر بائیں کندھے پر ڈال دے یعنی نقاب کر لے۔ امام فرا رحمہ اللہ کہتے ہیں دور جاہلیت میں عورت اپنی اوڑھنی سر کے پیچھے لٹکاتی تھی اور اپنے چہرے کو ننگا رکھتی تھی پھر (اس آیت میں) انھیں چہرہ چھپانے کا حکم دیا گیا۔[2]

علامہ شمس الحق عظیم آبادی بیان کرتے ہیں: فَاخْتَمَرْنَ بِهَا کا معنی تَقَنَّعْنَ بِهَا (انھوں نے گھونگھٹ نکال لیے) ہے۔[3]

۱۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب: ﴿ وليضربن بخمرهن على جيوبهن ﴾ : ٤٧٥٨۔ سنن أبي داوٗد، کتاب اللباس، باب: ٤١٠٢۔

۲۔ فتح الباری : ۱۳/ ۲۷۰۔

۳۔ عون المعبود : ۱۱/ ۲۸۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ سیدہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں تو انھوں نے قریش کی عورتوں اور ان کی عظمت بیان فرمائی۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بلاشبہ قریشی عورتوں کا بہت مرتبہ و مقام ہے، لیکن میں نے انصاری عورتوں سے بڑھ کر کتاب اللہ کی تصدیق و اتباع کرنے والی عورتیں نہیں دیکھیں، چنانچہ جب سورۂ نور کی یہ آیت:

﴿ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ﴾

''اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالیں۔''

نازل ہوئی تو انصاری مرد اپنی عورتوں کے پاس گئے تو وہ انھیں یہ آیت پڑھ کر سنانے لگے، ان میں سے ہر شخص یہ آیت اپنی بیوی، بیٹی، بہن اور قریبی عزیزہ کو پڑھ کر سنانے لگا۔ اس پر تمام انصاری عورتیں اپنی کجاووں جیسی منقش چادروں کی طرف اٹھیں اور کتاب اللہ کے حکم کی تصدیق وایقان کی خاطر گھونگھٹ بنا لیے اور صبح کو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں اس حالت میں نماز ادا کی کہ انھوں نے نقاب اوڑھے ہوئے تھے گویا ان کے سر پر سیاہ کوے ہوں (یعنی وہ چادریں سیاہ رنگ کی تھیں)۔ ①

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا واقعہ افک بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: ''میں اپنی اس جگہ پر بیٹھی تھی کہ مجھے نیند آ گئی اور میں سو گئی، صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے تھے، وہ صبح میری اس جگہ پر پہنچے تو انھوں نے ایک انسان سویا ہوا پایا، پھر انھوں نے مجھے دیکھا تو مجھے پہچاننے پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا، انھوں نے مجھے حکم حجاب نازل ہونے سے قبل دیکھا تھا، (ان کے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنے پر) میری آنکھ کھل گئی

۱۔ تفسیر ابن ابی حاتم: ۱۰۷/۱۰، حسن۔ مسلم بن خالد زنجی صدوق راوی ہے اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو میں نے فوراً اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ ①

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے رات کو بقیع قبرستان میں جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ جب نبی ﷺ بقیع غرقد کی طرف چپکے سے چل دیئے تو میں نے اپنا برقعہ پہنا قمیص پہنی، نقاب کیا اور اپنی چادر کا گھونگھٹ نکال کر آپ ﷺ کے پیچھے چل دی۔ ②

⌘ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«كُنَّا نُغَطِّي وُجُوهَنَا مِنَ الرِّجَالِ وَكُنَّا نَمْتَشِطُ قَبْلَ ذٰلِكَ» ③

''ہم (حالت احرام میں) اجنبی مردوں سے اپنے چہرے ڈھانپا کرتی تھیں اور ہم (احرام باندھنے سے) قبل کنگھی کر لیا کرتی تھیں۔''

⌘ سیدہ فاطمہ بنت منذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«كُنَّا نُخَمِّرُ وُجُوهَنَا وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ وَنَحْنُ مَعَ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ» ④

''ہم احرام کی حالت میں اپنے چہرے ڈھانپ کر رکھتی تھیں جب کہ ہم سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوتی تھیں۔''

فوائد:

① چہرے کا پردہ فرض ہے اور آیات حجاب سے صحابہ کرام اور صحابیات نے چہرے کا پردہ ہی مراد لیا ہے۔

② قبل از حجاب عورتیں چہرہ ہی ننگا رکھتی تھیں، جسم کے دیگر حصوں کی عریانی کہیں بھی منقول نہیں۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الإفك : ٤١٤١۔
۲۔ صحیح مسلم : ٩٧٤۔
۳۔ صحیح ابن خزیمه : ٢٦٩٠۔ مستدرك حاكم : ١/ ٤٥٤، صحیح
۴۔ صحیح: مؤطا امام مالك، كتاب الحج، باب تخمير المحرم الوجه : ١٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3. ازواجِ مطہرات اور صحابیات گھر سے نکلتے وقت چہرے کے پردے کی پابندی کرتی تھیں اور کتب احادیث میں کسی بھی صحابیہ کا چہرے کا پردہ کیے بغیر گھر سے نکلنا اور اجنبی مردوں کے سامنے کھلے چہرے آنا ثابت نہیں۔

4. حالت احرام میں بھی چہرہ ڈھانپنا واجب ہے اور کسی صورت بھی چہرے کو ننگا کرنا جائز نہیں۔

5. بعض مغرب زدہ عورتیں اور مرد یہ بے تکا شوشہ چھوڑتے ہیں کہ اصل پردہ تو دل کا ہے، دل پاک ہو تو چہرہ چھپانے کی چنداں ضرورت نہیں، ان خواتین وحضرات سے عرض ہے کہ ان بے حجاب اور کتاب وسنت کی تعلیمات سے عاری عورتوں کے دل زیادہ پاکیزہ ہیں یا صحابیات مبشرات کے دل زیادہ پاک تھے۔ جب نبی ﷺ کی تربیت یافتہ عورتیں لاکھ درجہ پاک ہونے کے باوجود انھیں پردہ کی پابندی کا حکم دیا گیا تو اس دور کی ماڈرن، مخلوط تعلیم میں پروان چڑھنے والی اور فلموں ڈراموں کی رسیا عورتوں کے لیے چہرے کے پردہ کی ضرورت کئی گنا زیادہ ہے، لہٰذا ذہنی تسکین، خواہشات کی تعمیل اور ماڈرن بننے کے شوق میں کتاب وسنت کے احکام میں تاویلات وتحریفات سے اجتناب کرنا چاہیے اور کتاب وسنت کی نصوص صریحہ کی مخالفت سے گریز کرنا چاہیے۔

ایک اشکال اور اس کا رد:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ چہرہ اور ہاتھ پردے میں شامل نہیں اور دلیل کے طور پر وہ درج ذیل روایت پیش کرتے ہیں جو کہ سنداً ضعیف اور کتاب وسنت کے گزشتہ دلائل سے متصادم ہونے کی وجہ سے ناقابل التفات بھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کے پاس اس حال میں داخل ہوئیں کہ اس کے بدن پر باریک کپڑے تھے، آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا:

« يَا أَسْمَآءُ ! إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَمْ يَصْلُحْ لَهَا أَنْ يُّرٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهَا هٰذَا وَهٰذَا وَأَشَارَ إِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ»[1]

''اے اسماء! جب عورت حائضہ ہو جائے تو اس کے لیے درست نہیں کہ اس کے بدن سے کوئی چیز دکھائی دے سوائے اس کے اور اس کے اور آپ ﷺ نے اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا۔''

پردہ عورت کی عزت وعظمت کی علامت:

پردہ عورت کی عزت وعظمت کی علامت ہے اور ترک پردہ کی وجہ سے آج تمام یورپی خواتین اوباش لوگوں کے ہاتھوں غیر محفوظ اور بے آبرو ہیں اور یورپ و امریکہ ایک خاص ایجنڈے کے تحت مسلم خواتین کو آزادئ نسواں کے کھوکھلے نعروں کے ذریعے بے آبرو اور ذلیل کرنا چاہتا اور ہمارے نام نہاد دانشور حضرات اور یورپ وامریکہ سے متاثر خواتین اہل یورپ کے بہکاوے میں آ کر حکم ربانی کی دھجیاں بھی بکھیرتی ہیں اور آزادی نسواں ایکٹ کے ذریعے معاشرے کو جنسی بے راہ روی کی طرف تیزی سے دھکیل بھی رہی ہیں، حالانکہ بے پردگی اور اجنبی مردوں کے سامنے بناؤ سنگھار کا اظہار ان کی عظمت کی علامت نہیں بلکہ یہ نری ذلت ہے جس سے عورت کتاب وسنت کی نظر میں معیار شرافت سے گر جاتی اور ثانوی درجے کی عورت قرار پاتی ہے۔

دلائل حسب ذیل ہیں:

⌘ پردہ شرافت کی علامت ہے:

۱۔ سنن أبی داود: ٤١٠٤۔ سنن بیهقی: ٢٢٦/٢، ٨٦/٧، ضعیف۔ اس حدیث میں کئی سبب ضعف ہیں: ا۔ سعید بن بشیر ازدی ضعیف راوی ہے اور قتادہ بن دعامہ سے منکر روایات نقل کرتا ہے۔ (میزان الإعتدال: ١٩١/٣، تهذیب التهذیب: ٦٢٢/٢)، ٢۔ ولید بن مسلم اور قتادہ بن دعامہ کی تدلیس ہے۔ ٣۔ خالد بن دریک کا عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں۔ [تهذیب التهذیب: ٢٦٥/٢، سنن أبی داوٗد: ٤١٠٤]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ پردے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۔ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۔ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾[1]

''اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی چادروں کا کچھ حصہ اپنے آپ پر لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں تو انھیں تکلیف نہ پہنچائی جائے اور اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

فوائد:

① پردہ عزت وعظمت کی علامت اور پردہ کی فرضیت کی علت بھی یہی بیان ہوئی ہے کہ مومنہ عورتیں شریف زادیاں محسوس ہوں اور آوارہ گرد عاشق اور اوباش لوگوں کی ایذارسانی سے محفوظ رہیں۔

② بے پردہ اور فیشن ایبل عورتیں آوارہ لوگوں کی زہریلی آنکھوں کا نشانہ بنتی ہیں، ایسی عورتوں پر بازاروں اور گلیوں میں آوازے کسے جاتے ہیں اور بعض اوقات تو جنسی پاگل ایسی عورت پر حملہ آور ہو کر انھیں بے آبرو کر دیتے ہیں۔

پردہ آزاد مومنہ عورت کا خاصہ:

پردہ آزاد مومنہ عورت ہی کا خاصہ ہے، اسلامی معاشرے میں لونڈی اور باندی کو نقاب کرنے اور گھونگھٹ اوڑھنے کی اجازت نہیں، سو بے پردہ عورت بے پردگی کی وجہ سے ایک تو شرافت کے درجہ سے گر جاتی ہے اور دوسرا وہ اپنا معیار آزادی ختم کر کے باندیوں کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے لہٰذا بے پردہ عورتوں کو خوش ہونے کے بجائے کہ وہ معاشرے

۱۔ الأحزاب: ۳۳/ ۵۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مشہور ہو رہی ہیں غمناک ہونا چاہیے کہ بے پردگی کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پردہ کی پامالی کی وجہ سے اسے ناراض کرتی جا رہی ہیں، شریف زادیوں کی فہرست سے خارج ہوتی ہیں۔

دلائل ملاحظہ کیجیے:

⌘ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے رخصتی کے بعد ولیمہ کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپس میں سوال کیا کہ معلوم نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کی ہے یا انھیں باندی بنایا ہے؟ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا:

«إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ، وَ إِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَبَ حَجَبَهَا» ①

''اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پردہ کروایا تو یہ آپ کی بیوی ہے اور اگر پردہ نہ کروایا تو یہ باندی ہیں، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اونٹنی پر) سوار ہونے کا ارادہ کیا تو انھیں پردہ کروایا۔''

⌘ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«رَأَى عُمَرُ أَمَةً لَّنَا مُتَقَنِّعَةً فَضَرَبَهَا وَقَالَ: لَا تَشَبَّهِي بِالْحَرَائِرِ» ②

''عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری نقاب پوش لونڈی دیکھی تو اسے مارا اور کہا کہ تو آزاد عورتوں کی مشابہت اختیار نہ کر۔''

⌘ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس مہاجرین یا انصار میں سے کسی کی لونڈی آئی، جس نے چادر سے نقاب اوڑھ رکھا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

۱۔ صحيح بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر: ٤٢١٣۔ صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب فضل إعتاقة أمته ثم يتزوجها: ١٣٦٥۔

۲۔ مصنف ابن ابي شيبة: ٦٢٣٦، صحيح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے جانتے تھے، چنانچہ انھوں نے اسے پوچھا کہ تو آزاد ہوگئی ہے؟ اس نے عرض کی: ''نہیں۔'' اس پر انھوں نے کہا: ''چادر کیوں اوڑھ رکھی ہے؟ اسے سر سے اتار پھینک۔'' لونڈی نے پس و پیش کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر کوڑا مار کر چادر اس کے سر سے گرا دی۔ ①

بناؤ سنگھار سے گریز کرے:

گھر سے نکلتے وقت عورتوں پر لازم ہے کہ وہ زیب و زینت اور بناؤ سنگھار کا اہتمام نہ کریں، ایسا شوخ اور بھڑکیلا لباس استعمال نہ کریں جو اجنبی مردوں کی توجہ کا باعث بنے اور ناز و نخرے سے مٹک مٹک کر قابل اعتراض چال نہ چلیں، بلکہ سادہ لباس پہن کر اور زیبائش ترک کر کے گھر سے باہر قدم رکھیں۔

⌘ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ﴾ ②

''اور اپنے گھروں میں ٹکی رہیں اور قدیم جاہلیت کے اظہار زینت کی طرح زینت ظاہر نہ کرو۔''

تبرج کا معنی اجنبی مردوں کے سامنے زینت ظاہر کرنا اور اپنے محاسن، چہرے، گردن اور زیورات کی نمائش کرنا ہے۔

⌘ سیدنا قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دور جاہلیت میں عورتیں گھر سے نکلتے وقت خاص نسوانی چال چلتیں، ناز و نخرے سے مٹک مٹک کر چلتیں اور چہرے کا بناؤ سنگھار کر کے نکلتی تھیں، چنانچہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنہ عورتوں کو ان عادات بد سے منع فرمایا ہے۔ ③

۱۔ مصنف ابن أبی شیبة : ٦٢٤٠، صحیح۔

۲۔ الأحزاب: ٣٣/٣٣۔

۳۔ تفسیر طبری : ٢٠/٢٦٠، صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ ابن ابی نجیح کہتے ہیں کہ تبرج کا معنی اترا کر چلنا ہے اور ایک قول کے مطابق تبرج کا معنی اظہار زینت اور اجنبی مردوں کے سامنے عورت کا اپنے محاسن ظاہر کرنا ہے۔ ①

تنبیہ:

میک اپ سے بنی سنوری، بناؤ سنگھار سے مزین اور ناز و نخرے سے لہک لہک کر چلنے والی عورتوں کے لیے وعید ہے کہ ان کے یہ انداز شریعت کی نظر میں حرام ہیں اور اپنی ان عادات سے وہ رب تعالیٰ کو مسلسل ناراض کر رہی ہیں، جس کا نقصان انتہائی گھمبیر اور انسانی سوچ سے کہیں زیادہ ہے، لہٰذا خود کو حسین ظاہر کرنے اور معاشرے میں ترقی پسند کہلوانے کے چکر میں اپنی عاقبت برباد نہ کریں، بلکہ اس فرمان ربانی کے سامنے فوراً سر تسلیم خم کر کے خود کو مسلم ثابت کریں اور اسلامی تعلیمات پر استقامت کا مظاہرہ کریں، اس میں عورت کی آبرو اور دنیوی واخروی کامیابی کا راز مضمر ہے۔

نیز جن حضرات کی عورتیں زیب و زینت کی رسیا اور اظہار زینت کی مرتکب ہیں ان سرپرستوں کی ذمہ داری ہے کہ اس فرمان ربانی کی تعمیل میں اپنی زیر نگرانی عورتوں کو ترک زینت اور پردہ کے اہتمام پر مجبور کریں ورنہ وہ بھی بے حمیتی کے موجب اور اس گناہ میں برابر کے شریک ہوں گے۔

خوشبو استعمال نہ کرے:

گھر سے نکلتے وقت عورتوں پر لازم ہے کہ خوشبو اور عطر وغیرہ کا استعمال نہ کریں، گھر سے نکلتے وقت عطریات کا استعمال عورتوں پر حرام ہے اور خوشبو سے معطر عورتوں کے گھر سے نکلنے پر سخت وعید ہے۔

⌘ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

۱۔ تفسیر طبری: ۲۰/ ۲۶۰، صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ» ①

''جو بھی عورت خوشبو استعمال کرے اور مردوں کے قریب سے گزرے کہ وہ اس کی خوشبو پائیں تو وہ زانیہ ہے۔''

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ» ②

''تم اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو لیکن وہ (مساجد کی طرف) خوشبو استعمال کیے بغیر روانہ ہوں۔''

⌘ سیدہ زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کہا:

«إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا» ③

''جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں آئے تو وہ خوشبو استعمال نہ کرے۔''

راستے کے وسط میں نہ چلے:

عورتوں پر لازم ہے کہ وہ گلیوں، بازاروں اور سڑکوں کے درمیان میں نہ چلیں، بلکہ راستے کے ایک طرف ہو کر چلیں تا کہ مردوں سے اختلاط نہ ہو اور راستے کے ایک طرف چلنے کی وجہ سے وہ ستائی نہ جائیں۔

۱۔ مسند أحمد: ٤/٤١٣۔ سنن أبي داود، كتاب الترجل، باب في طيب المرأة للخروج: ٤١٧٣۔ جامع ترمذي، كتاب الإستيذان، باب ما جاء في كراهية خروج المرأة متعطرة: ٢٧٨٤۔ سنن نسائي، كتاب الزينة، باب ما يكره للنساء من الطيب: ٥١٢٩، حسن۔ ثابت بن عمارہ صدوق راوی ہے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

۲۔ مسند أحمد: ٢/٤٣٨۔ سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد: ٥٦٥۔ مسند أبي يعلى: ٥٩١٥۔ صحيح ابن خزيمة: ١٦٧٩، حسن۔ محمد بن عمرو بن علقمہ صدوق راوی ہے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

۳۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة وأنها لا تخرج مطيبة: ٤٤٣۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيْسَ لِلنِّسَاءِ وَسَطُ الطَّرِيقِ» ①

''عورتوں کے لیے وسط راستہ (میں چلنا جائز) نہیں ہے۔''

خلاصۂ کلام:

گزشتہ بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کا گھر سے باہر نکلتے وقت درج ذیل امور کی پابندی کرنا لازم ہے:

۱۔ باپردہ ہو۔

۲۔ بناؤ سنگھار اور زینت کا سامان نہ کیا ہو۔

۳۔ ایسی پازیبیں نہ پہنی ہوں جن کی جھنکار اجنبی مردوں کو متوجہ کریں۔

۴۔ بھڑکیلا اور شوخ لباس نہ پہنا ہو۔

۵۔ راستہ کے کنارے پر چلے تاکہ اجنبی مردوں سے اختلاط نہ ہو۔

۶۔ خوشبو وغیرہ استعمال نہ کی ہو۔

ان امور کی پابند عورت کا بامر مجبوری گھر سے نکلنا جائز ہے اور اگر کوئی عورت ان احکام کی پاس داری نہ کرے تو گھر کا سرپرست اسے ان احکام کی پابندی کرائے ورنہ وہ اس بات کا مجاز ہے کہ اسے گھر سے نکلنے سے روک دے اور اسے گھر تک محدود کر دے،

خواہ عورت نے مسجد میں جانا ہو، کسی مذہبی تقریب میں شرکت کرنی ہو یا بازار میں خرید و فروخت کے لیے نکلنا ہو۔

یہ حدیث اس مسئلہ کی تائید کرتی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

---

① صحيح ابن حبان: ٥٦٠١، شعب الإيمان للبيهقي: ٧٥٧٧، حسن۔ مسلم بن خالد زنجی اور شریک بن عبداللہ بن ابی نمر صدوق راوی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« لَوْ أَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ، قُلْتُ لِعَمْرَةَ أَوَ مُنِعْنَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ »[1]

''اگر رسول اللہ ﷺ یہ چیزیں (بناؤ سنگھار اور اظہار زینت) پا لیتے جو عورتوں نے اختراع کی ہیں تو آپ ﷺ انھیں مسجد سے ضرور روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں (مساجد سے) روک دی گئی تھیں۔'' (یحییٰ بن سعید کہتے ہیں) میں نے عمرہ (راویہ حدیث) سے پوچھا: ''کیا بنی اسرائیل کی عورتیں مساجد سے روک دی گئی تھیں؟'' تو انھوں نے کہا: ''جی ہاں۔''

جب شرعی احکام کو پامال کرنے والی عورت کو مساجد میں عبادت سے روکا جا سکتا ہے تو ایسی عورتوں کو عام تقریبات اور بازاروں میں خرید وفروخت وغیرہ سے بالاولیٰ روکنا مشروع ہے۔

دیور، جیٹھ سے بھابھی کا پردہ:

ہمارا خاندانی نظام اسلامی تعلیمات سے متصادم ہے، اسلامی قوانین کی رو سے بھابھی کی دیور، جیٹھ سے خلوت، کھلی گپ شپ اور بے حجابی حرام ہے، لیکن ہماری عائلی مجبوریاں، تہذیب وتمدن کے مصنوعی بندھن اور لوگوں کی باتوں کا خوف ہمیں کتاب وسنت کے احکام کو پامال کرنے پر آمادہ تو کر سکتا ہے، لیکن ہم میں اتنی جرأت نہیں کہ ہم اپنے گھریلو رہائشی نظام کو کتاب وسنت کے سانچے میں ڈھال کر دینی حمیت کا مظاہرہ کریں۔ خاوند کی عدم موجودگی میں دیور، جیٹھ، خاوند کے چچا زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور دیگر غیر محرم اقرباء سے خلوت ناجائز ہے اور خاوند کی موجودگی میں بھابھی کی دیوروں، جیٹھوں سے بے حجابی اور

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب انتظار الناس قیام الإمام العالم: ۸۶۹۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب خروج النساء إلی المساجد إذا لم یترتب علیه فتنة: ۴۴۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلی گپ شپ حرام ہے۔

دلائل حسب ذیل ہیں:

⌘ اجنبی مردوں سے اختلاط ناجائز، بلکہ اگر وہ کوئی سوال کریں یا کسی چیز کے متعلق پوچھیں تو انھیں پردے کے پیچھے سے جواب دیا جائے، شرعی پردہ کے بغیر اور اظہار زینت کا سامان کر کے اجنبی مردوں سے گفتگو، گپ شپ درست نہیں، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ﴾ [1]

''بے شک یہ بات ہمیشہ سے نبی کو تکلیف دیتی ہے، تو وہ تم سے شرم کرتا ہے اور اللہ حق سے شرم نہیں کرتا اور جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمھارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔''

فوائد:

① غیر محرم مرد، دیور، جیٹھ اور دیگر غیر محرم قریبی رشتہ دار عورتوں سے پردہ میں گفتگو کریں اور گفتگو کا مدار ضروری گفتگو پر ہو، غیر ضروری اور فضول گفتگو پردے کے پیچھے سے بھی جائز نہیں۔

② پردے کے پیچھے کی حکمت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے مرد و عورت کے دل شکوک و شبہات سے اور ایک دوسرے سے فتنہ میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہتے ہیں۔

لمحۂ فکریہ:

ہمارے معاشرے میں قرآن کی اس آیت پر کتنے لوگ عمل پیرا ہیں؟ غور کیجیے کتنے مذہبی و غیر مذہبی گھرانے اس حکم ربانی کی خلاف ورزی کر کے اپنی دنیا اور عاقبت خراب کر

1۔ الأحزاب: ۵۳/۳۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں۔ چنانچہ ہر انسان اپنی ذات کا مکلف ہے۔ لہٰذا اس حکم ربانی کی تعمیل میں اپنی عادات و معمولات تبدیل کیجیے اور اپنے گھروں کے ماحول کو اس قرآنی رنگ میں رنگ کر سرخروئی حاصل کیجیے۔

اجنبی عورتوں سے خلوت حرام ہے:

غیر محرم رشتہ داروں، اجانب اور دیور جیٹھ کی اجنبی عورتوں سے خلوت و تنہائی حرام ہے۔

⌘ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ، وَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: الْحَمْوُ الْمَوْتُ» ①

"(اجنبی) عورت کے پاس جانے سے بچو۔ ایک انصاری نے عرض کی: "یا رسول اللہ! دیور، جیٹھ کے بارے میں بتایئے (وہ بھابھی کے پاس تنہائی میں آ جا سکتے ہیں)" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دیور جیٹھ تو موت ہے۔"

⌘ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ» ②

"کوئی مرد کسی اجنبی عورت سے اس کے محرم رشتہ دار کے بغیر خلوت اختیار نہ کرے۔"

فوائد:

① الحمو سے مراد خاوند کے بھائی (چھوٹے بڑے) بھتیجے، چچے اور چچازاد ہیں۔ ③

۱۔ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل امرأة إلا ذو محرم: ۵۲۳۲۔ صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب تحریم الخلوة بالأجنبیة: ۲۱۷۱۔ جامع ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات: ۱۱۷۱۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بإمرأة إلا ذو محرم: ۵۲۳۳۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلی حج وغیره: ۳۱۴۱۔

۳۔ شرح النووی: ۱۵۴/۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. دیور موت ہے، اس کی توضیح میں علماء کے کئی اقوال ہیں:

3. بھابھی دیور کی خلوت سے اگر گناہ سرزد ہو تو یہ معصیت دین برباد کر دیتی ہے، اگر گناہ واقع ہو اور رجم واجب ہو جائے تو ایسی خلوت موت تک پہنچا دیتی ہے یا اس واقعہ کے بعد خاوند کو غیرت آئے تو یہ معاملہ عورت کی طلاق یا قتل تک پہنچا دیتا ہے۔

4. امام طبری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''بھابھی سے تخلیہ موت کے قائم مقام ہے اور عرب ناپسندیدہ کام کو موت سے موسوم کرتے ہیں۔''[1]

5. دیور جیٹھ سے خلوت کا خوف اجنبی افراد کی خلوت سے زیادہ ہے اور ان کے گناہ میں واقع ہونے اور خفیہ تعلقات قائم ہونے کا شر دیگر اجنبی افراد سے زیادہ ہے، کیونکہ بھابھی تک رسائی آسان ہے اور اسے معیوب نہیں سمجھا جاتا۔[2]

6. یہ احادیث دلیل ہیں کہ اجنبی عورت سے خلوت اختیار کرنا حرام ہے اور اس کے محرم رشتہ دار کی موجودگی میں اس سے تخلیہ جائز ہے۔[3]

بشرطیکہ عورت حجاب میں ہو اور بے تکلفی کا عنصر نمایاں نہ ہو۔

گزشتہ دلائل اور ہماری عذر داریاں:

ا۔ بیوی کا دیور جیٹھ، غیر محرم عزیز و اقارب اور اجنبی افراد سے پردہ کرنا واجب ہے، لیکن یا تو ہم میں اتنی جرأت نہیں کہ ہم کتاب وسنت پر عمل کر سکیں کیونکہ اس میں رشتہ داروں کے بگڑنے اور گھر والوں کے ناراض ہونے کا خطرہ ہے، یا ذہن میں یہ خطرات پالے ہوتے ہیں کہ یہ معیوب فعل ہے، بھلا بھائیوں سے بھی کوئی خطرہ ہو سکتا ہے یا چچے تائے اور خالو، ماموں کے بیٹوں سے پردہ کر لیا تو آنا جانا بند ہو جائے گا، یہ محض

ا۔ فتح الباری: ۱۵/ ۴۲۔

۲۔ شرح النووی: ۱۴/ ۱۵۴۔

۳۔ شرح النووی: ۱۴/ ۱۵۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجانے خوف اور شیطانی بہکاوے ہیں۔ کتاب وسنت کے قوانین وحی کے تابع ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ انسانوں کی فطرت کو زیادہ سمجھتا ہے۔ اس لیے وہ تمام کمزور پہلو جن سے انسان کی آبرو پامال ہونے اور عزت غیر محفوظ ہونے کا خطرہ تھا ان کا قوانین حجاب کے ذریعے سد باب کر دیا ہے، لہٰذا ان قوانین کو رواج دیں۔ جب اللہ تعالیٰ راضی ہوں گے تو عزیز و اقارب اور دوست یار سب راضی ہو جائیں گے لیکن جب عزت ہی محفوظ نہ ہو اور غیرت کو دیمک چاٹ جائے تو ایسی رشتہ داری نبھانے اور تعلقات قائم رکھنے کا کیا فائدہ؟

۲۔ اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ ہماری تہذیب میں چونکہ اس پردہ کا رواج نہیں، لہٰذا اس کی ترویج واہتمام ناممکن ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تہذیب کا مسئلہ نہیں، بلکہ یہ تو شرعی قوانین کی تعمیل کا مسئلہ ہے جو ہر تہذیب پر حاوی ہے، لہٰذا محض تہذیب کے بہانے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

۳۔ بے حجابی اور دیور بھابھی کی خلوت کا انکار کرنے والے کتنے ہی خاندان بدنامی اور ذلت کی زندگی گزار رہے ہیں، لیکن شرعی احکام کی بجا آوری کے لیے تیار نہیں، پھر اس بے حجابی سے اور حرام خلوت سے زنا و بدکاری سرزد نہ بھی ہو تو بھی شرعی قوانین کی خلاف ورزی کی وجہ سے انسان مسلسل گناہ گار رہتا ہے اور یہ گناہ ہر وقت جاری ہے، جن کی سزا کا تصور محال ہے۔

۴۔ گھروں میں اجنبی ٹیوٹرز سے خلوت میں اپنی عورتوں کو ٹیوشن پڑھانا ناجائز ہے۔

غیر محرم مرد کا شادی شدہ عورت کے ہاں رات بسر کرنا:

کسی بھی غیر محرم (دیور، جیٹھ، خاوند کا چچا، تایا، ماموں، خالو اگر جوان ہیں) خاوند کے چچے، ماموں، خالہ، پھوپھی کا بیٹا، یا دیگر غیر محرم کا تنہا شادی شدہ عورت کے پاس رات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزارنا ناجائز ہے، بلکہ غیر محرم کسی بھی شادی شدہ اجنبی عورت کے پاس تب رات بسر کر سکتا ہے جب اس کا خاوند یا کوئی دیگر محرم گھر پر موجود ہوں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ» ①

''خبردار! کوئی اجنبی مرد کسی شادی شدہ عورت کے ہاں رات بسر نہ کرے اِلّا کہ وہ اس کا خاوند یا محرم رشتہ دار ہو۔''

فوائد:

① اجنبی شخص کا شادی شدہ عورت جس کا خاوند اور محرم رشتہ دار گھر پر موجود نہ ہو کے پاس رات بسر کرنا حرام ہے۔

② امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ علماء کہتے ہیں: ''اس حدیث میں منکوحہ کو اس لیے خاص کیا گیا ہے کیونکہ عموماً شادی شدہ عورتوں کے پاس اجنبی لوگوں کی آمد و رفت ہوتی ہے اور کنواری لڑکی کو تو اجنبی سے ویسے ہی دور رکھا جاتا ہے، سو اس کے ذکر کی ضرورت نہ تھی۔ ②

اجنبی مردوں سے لوچ دار آواز میں گفتگو کرنا:

عورتوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ اجنبی مردوں سے لوچ دار آواز میں لچھے دار گفتگو کریں، کیونکہ عورت کی اجنبی لوگوں کے لیے نرم مزاجی، گفتگو میں تصنع ناجائز تعلقات کی راہیں وا کرتا ہے، معاشرے کی موجودہ صورت حال میں جو موبائل فون کے ذریعے دوستیاں چلتی ہیں یا جنسی تعلقات کے جتنے بھی راستے کھلتے ہیں ان کا مین گیٹ عورتوں کی لہک چہک، نرم مزاجی اور گفتگو میں محبت بھرا انداز ہی ہوتا ہے، جس سے مرد شہ پا کر اس صنف نازک

۱۔ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب تحريم الخلوة بالأجنبية: ۲۱۷۱۔

۲۔ شرح النووي: ۱۵۳/۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا شکار کرتے اور مطلب برآری کے بعد اس بنت حوا کو سسکتا بلکتا چھوڑ کر کسی اور شکار کی تلاش میں مگن ہو جاتے ہیں، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اجنبی مردوں سے اختلاط کی صورت ہی پیدا نہ ہو لیکن اگر کہیں ایسی صورت پیدا ہو کہ اجنبی مرد کو کوئی معلومات فراہم کرنی ہیں یا اجازت طلبی پر گھر کے افراد کے بارے میں اطلاع دینی ہے یا رانگ نمبر پر گفتگو کرنی ہے تو لہجے میں لجاجت، انکساری اور نرمی نہیں ہونی چاہیے، بلکہ بات دوٹوک اور ذرا سخت لہجے میں ہو کہ فریق مخالف کے دل میں غلط خیالات وتصورات انگڑائی نہ لیں اور وہ بات سے بات نکالنے اور مزید تعلقات قائم کرنے کی جسارت نہ کرے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴾ ①

''اے نبی کی بیویو! تم عورتوں میں سے کسی ایک جیسی نہیں ہو، اگر تقویٰ اختیار کرو تو بات کرنے میں نرمی نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہے طمع کر بیٹھے اور وہ بات کہو جو اچھی ہو۔''

تفسیر:

① اللہ تعالیٰ نے جس طرح عورت کے وجود میں مرد کے لیے جنسی کشش رکھی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی آواز میں بھی فطری دل کشی، نرمی اور نزاکت رکھی ہے جو مرد کو اپنی طرف کھینچتی ہے، سو عورتوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اجنبی مردوں سے گفتگو کرتے وقت قصداً ایسا لب ولہجہ اختیار نہ کرو کہ اس میں نرمی اور نزاکت ہو بلکہ لہجے میں قدرے سختی اور روکھا پن ہو، تاکہ کوئی آوارہ مزاج، بدطینت لہجے کی نرمی سے دل میں برے خیالات نہ پال لے۔

۱۔ الأحزاب: ۳۳/۳۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2 ازواجِ مطہرات کی اجنبی مردوں سے نرم گفتاری اور لجاجت نقصان دہ ہے، جو امہات المومنین تھیں تو عام دین سے عاری اور پردہ و شرعی احکام سے بے بہرہ عورتوں کی لجاجت اور لہجے میں نرمی کیا گل کھلائے گی؟ حالات و واقعات ایسی داستانوں سے بھرے ہوئے ہیں، لہٰذا تختہ مشق بننے کی بجائے اس قرآنی اصول کی پابندی کر کے اپنی عزت وناموس اور خاندان کی عزت بحال رکھیں، ورنہ اس وقت سوچنے اور فکر کرنے کا کیا فائدہ، جب عزت وناموس کو دھبہ لگ چکا ہو، خاندانی شرافت داغ دار ہو چکی ہو اور بہن بھائیوں اور والدین کی عزت خاک میں مل چکی ہو اور اس مقولہ کے مصداق کہ اب کیا پچھتائے ہوت، جب چڑیا چگ گئیں کھیت، ذلت وخجالت کے سوا کچھ باقی نہ رہا ہو۔

3 اجنبی مردوں اور اجنبی عورتوں سے لمبی لمبی فون کالز کرنا ناجائز وحرام ہیں، خواہ وہ منگیتر ہی ہو، کیونکہ منگیتر سے غیر ضروری گفتگو ایسے ہی ممنوع ہے جیسے دیگر غیر محرم لوگوں سے۔

ان رشتوں کا بیان جن سے پردہ ساقط ہے:

جن سے پردہ ضروری نہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ خاوند۔

۲۔ محرم رشتہ دار۔

۳۔ ایسے عمر رسیدہ مرد جنھیں عورتوں میں دل چسپی نہیں۔

۴۔ غلام، لونڈی۔

۵۔ نابالغ بچے جو عورتوں کی راز کی باتوں سے ناواقف ہیں۔

محرم رشتہ دار کی تعریف:

عورت کا محرم ہر وہ رشتہ دار ہے جس سے کسی مباح عذر کے سبب عورت کی تعظیم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرمت کی وجہ سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو۔ ①

اوپر بیان کردہ جن لوگوں سے پردہ لازم نہیں اس کے ثبوت کی دلیل درج ذیل آیت ہے:

﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ﴾ ②

''اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کے لیے، یا اپنے باپوں، یا اپنے خاوندوں کے باپوں، یا اپنے بیٹوں، یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں، یا اپنے بھتیجوں، یا اپنے بھانجوں، یا اپنی عورتوں (کے لیے)، یا (ان کے لیے) جن کے مالک ان کے دائیں ہاتھ بنے ہیں، یا تابع رہنے والے مردوں کے لیے جو شہوت والے نہیں، یا ان لڑکوں کے لیے جو عورتوں کی پردے کی باتوں سے واقف نہیں ہوئے اور اپنے پاؤں (زمین پر) نہ ماریں۔''

ا۔ جن لوگوں سے شرعی پردہ ساقط ہے:

ا۔ درج ذیل افراد ہیں: خاوند (جس سے نکاح قائم ہے)۔

۲۔ باپ، باپ میں دادا، پردادا، نانا، پرنانا، اوپر تک سب شامل ہیں، رضاعی باپ۔

۳۔ سسر، سسر کا باپ، دادا، پردادا، اوپر تک۔

۴۔ بیٹے، پوتے، پڑپوتے، نواسے، پڑنواسے نیچے تک، رضاعی بیٹے، رضاعی پوتے، پڑپوتے۔

ا۔ شرح النووی: ۱۵۳/۱۴۔ فتح الباری: ۴۲/۱۵۔

۲۔ النور: ۳۱/۲۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ خاوندوں کے بیٹے، خاوندوں کے پوتے، پڑپوتے، خاوندوں کے نواسے، پڑنواسے نیچے تک۔

۶۔ بھائی، بھائیوں میں چار قسم کے بھائی،۱۔ عینی (باپ اور والدہ کی طرف سے)،۲۔ اخیافی (باپ ایک اور والدہ الگ الگ)،۳۔ علاتی (ماں ایک اور باپ مختلف ہوں)، ۴۔ رضاعی بھائی (ان کے بیٹے، پوتے، پڑپوتے، نواسے، پڑنواسے نیچے تک)۔

۷۔ بھتیجے، بھتیجوں کے بیٹے، پوتے، پڑپوتے، نواسے، پڑنواسے نیچے تک۔

۸۔ بھانجے، ان کے بیٹے، پوتے، پڑپوتے، نواسے، پڑنواسے نیچے تک۔

۹۔ مسلمان عورتیں۔

۱۰۔ میل جول اور خدمت پر مامور ایسے مرد جو انتہائی بوڑھے ہوں اور جنھیں عورتوں میں کوئی دلچسپی نہ ہو۔

۱۱۔ ایسے نابالغ بچے جو عورتوں کی پردے کی باتوں سے بے خبر ہوں (ایسے قریب البلوغت بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف ہوں ان سے بھی پردہ ضروری ہے)۔

۱۲۔ عورت کے ماموں، رضاعی ماموں، یہ بھی محارم کی فہرست میں شامل ہیں کہ ان سے عورت کا نکاح دائمی حرام ہے۔

۱۳۔ چچا، رضاعی چچا بھی دائمی محرم ہیں ان سے پردہ ساقط ہے۔

۱۴۔ داماد سے نکاح دائمی حرام ہے، سو یہ بھی محرم ہے اور ساس کے لیے داماد سے پردہ نہیں۔

۱۵۔ والدہ کے ایسے شوہر جن سے والدہ کا حق زوجیت قائم ہو چکا ہو، ان سے حجاب ساقط ہے۔

غیر محرم افراد:

۱۔ بہنوئی، کیونکہ بہنوئی کا سالی سے نکاح عارضی حرام ہے۔

۲۔ عورت کا پھوپھا عارضی محرم ہے جس سے پردہ لازم ہے۔

۳۔ عورت کا خالو، عارضی محرم ہونے کی وجہ سے غیر محرم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ چچا زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھا زاد، دیور، جیٹھ، خاوند کا چچا، تایا وغیرہ یہ اور دائمی محارم کے سوا تمام رشتہ دار وغیر رشتہ داروں سے پردہ لازم ہے جس میں کسی قسم کی کوئی تخفیف نہیں۔

گھریلو ڈرائیور، خادم اور خادمہ کا حکم:

گھریلو ڈرائیور اور خادم غیر محارم میں شامل ہیں، لہٰذا ان سے اہل خانہ کا اختلاط حرام ہے، ان سے اہل خانہ کی بے تکلفی، بے حجابی، بغیر اجازت کے آمد و رفت اور غیر محرم ڈرائیوروں سے گھر کی عورتوں کا سفر جائز نہیں، اسی طرح خادمائیں جو گھر میں صفائی، پکوائی اور کپڑے دھلائی کا کام کرتی ہیں ان سے گھر کے مرد حضرات کا میل ملاپ، بے حجابی جائز نہیں، گھروں کے ایسے معاملات شریعت کے صریح متصادم ہیں، لہٰذا عذر تراشی، مجبوری ثابت کرنے یا تہذیب وتمدن کا رنگ دینے سے شرعی احکام میں تخفیف ناممکن ہے، بلکہ گھر کے سرپرست پر لازم ہے کہ وہ قانون حجاب کی پابندی کرتے ہوئے پردہ داری اور قوانین حجاب کے ذریعے انھیں اور اپنے ملازموں کو شیطان کے حملوں سے محفوظ بنائے، اپنے اہل خانہ اور ملازموں کی عزتوں کو محفوظ کرے اور شرعی قوانین کی خلاف ورزی کی وجہ سے خود اور اپنے ماتحت افراد کو جہنم کا ایندھن نہ بنائے۔

خادم، ڈرائیور سے بھی پردہ:

گھر پر کام کرنے والے نوکر چاکر، خدام اور ڈرائیور وغیرہ بھی گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت کے پابند ہیں اور گھر کی عورتیں گھریلو ملازموں سے پردہ کریں گی، کیونکہ یہ بھی غیر محرموں میں داخل ہیں، جن سے شرعی حجاب لازم ہے۔ گھر پر اسلامی ماحول نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی ایسی معاشرتی برائیاں جنم لے چکی ہیں جن سے جنسی ملاپ، آوارگی اور بے غیرتی کا طوفان امڈا آتا ہے، لیکن ذاتی مجبوریاں، یورپ سے مستعار گھریلو ماحول اور سب ٹھیک کا دھندہ ایسے سنگین عوامل ہیں جس سے روحانیت ختم ہونے کی وجہ سے انسان اندر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کھوکھلے، دیوثیت کے عادی اور بے غیرتی کے محور ہو چکے ہیں اور اس تالاب میں سارے ہی ننگے ہیں کہ مصداق ان عوامل کو جرائم تسلیم کرنے اور ان سے جان چھڑانے کے لیے بارش کا پہلا قطرہ بننے کے لیے کوئی تیار نہیں۔ یاد رکھیں! آنکھیں بند کر لینے سے خطرہ ٹلتا نہیں، بلکہ جتنی زور کی آندھی ہو ان کے مقابل اتنے ہی مضبوط قلعے تعمیر کرنے پڑتے ہیں۔ سو ہمت کیجیے، اللہ تعالیٰ توفیق سے نوازیں گے، گھروں کے ماحول کو اسلامی بنایئے اور دنیا و آخرت کی پریشانیوں سے نجات حاصل کیجیے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب آیت حجاب نازل ہوئی اور آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کے گھر میں داخل ہونے لگا تو آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا۔ ①

لہٰذا اپنے خادموں، مزارعوں، ڈرائیوروں اور ملازموں سے اہل خانہ کو پردہ کرائیں، ان کی نشست و برخاست کے کمرے گھر سے باہر اور علیحدہ رکھیں اور گھر پر کام کرنے والی ملازماؤں سے خود کو اور گھر کے مردوں کو دور رکھیں۔

گھریلو خادم سے بے حجابی کا انجام:

اجنبی مردوں سے خواہ وہ ملازم وغیرہ ہوں یا عام میل جول کے لوگ ان کا گھر میں بلا اجازت آنا جانا، اہل خانہ سے میل ملاپ اور بے تکلفی کا انجام ذلت و رسوائی ہی ہے۔ کوئی تسلیم کرے یا انکار کیونکہ خالق انسانیت نے فحاشی و عریانی کے تمام وہ کمزور پہلو جو انسان کی ذلت و رسوائی کا باعث بن سکتے تھے انھیں حرام قرار دیا ہے، لہٰذا پردہ و حجاب کے شرعی قوانین کو تجربات کی کسوٹی پر پرکھنے کی بجائے، خلوص دل سے قبول کریں اور ان کو گھروں پر معمول بنائیں، کیونکہ حجاب کے قوانین میں تخفیف و عذر داریاں کرنے والے ذلیل و خوار ہوتے ہی دیکھے گئے ہیں اور انھیں عزت کی پامالی اور خاندانی بدنامی کے سوا کچھ نہیں ملا، پھر نبی مکرم ﷺ

---

① صحیح بخاری: ۴۷۹۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے شاندار دور نبوت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے نفوس قدسیہ اس اختلاط کے شر سے محفوظ نہ رہ سکے تو عام لوگوں کے تحفظ کی کیا گارنٹی دی جاسکتی ہے۔

''سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: ''میں آپ ﷺ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجیے۔'' اس پر اس کا مخالف اٹھا جو اس سے زیادہ سوجھ بوجھ کا مالک تھا اور عرض کی: ''ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجیے اور مجھے بات کہنے کی اجازت دیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہیے۔'' اس نے کہا: ''میرا بیٹا اس کے ہاں ملازم تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا، تو میں نے اس کی طرف سے ایک سو بکری اور ایک خادم فدیہ دیا، پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سالہ جلاوطنی ہے اور اس کی بیوی پر رجم ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارے درمیان کتاب اللہ ہی کے مطابق فیصلہ کروں گا، سو بکری اور خادم تجھے واپس لوٹا دیئے جائیں گے اور تیرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سالہ جلاوطنی ہے، اور اے انیس! صبح اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دینا۔'' چنانچہ انیس رضی اللہ عنہ صبح اس عورت کے پاس گئے اور اس نے اعتراف کر لیا تو انھوں نے اسے رجم کر دیا۔''[1]

۲۔ محرم کے بغیر سفر نہ کرے:

عورت چونکہ جسمانی اعتبار سے کمزور ہے کہ اپنی عزت وعصمت بچانے کے لیے وحشی

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الحدود، باب الإعتراف بالزنا: ۶۸۲۷۔۶۸۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنی: ۱۶۹۷۔ ۱۶۹۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور عقلی طور پر ناقص ہے کہ جلدی بہک جانا، بناوٹی باتوں سے متاثر ہونا اور عادی مجرموں کے چنگل میں آ کر پھنس جانا اس کی سرشت میں شامل ہے، عورت کی انھی کمزوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے شریعت نے اسے گھر میں محصور رہنے کا پابند کیا ہے اور بامر مجبوری کسی سفر پر جانا ہو تو عورت کے لیے سفر کی بنیادی شرط محرم یا خاوند کی معیت کو لازم قرار دیا ہے، کیونکہ سفر میں محرم یا خاوند کا ساتھ اسے وحشی مردوں، آوارہ لوگوں اور جنسی درندوں سے حفاظت کا ضامن ہے، لہٰذا عورت کا محرم یا خاوند کے بغیر تنہا سفر کرنا یا غیر محرم ڈرائیور، ملازم یا کسی غیر محرم عزیز اور مذہبی رہنما کے ساتھ سفر کرنا کسی بھی صورت جائز نہیں۔

دلائل حسب ذیل ہیں:

⌘ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً، قَالَ: اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ »[1]

''کوئی مرد کسی (اجنبی) عورت سے خلوت اختیار نہ کرے اور کوئی بھی عورت اپنے محرم کے بغیر بالکل سفر نہ کرے۔ اس پر ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں فلاں غزوے میں میرا نام مکتوب ہے اور میری بیوی حج کرنے گئی ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج کرو۔''

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب من اکتتب فی جیش فخرجت امرأته حاجة: ۳۰۰۶۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلی حج وغیره: ۱۳٤۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ»[1]

''جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے محرم کے بغیر تین رات کا سفر کرے۔''

⌘ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ»[2]

''کوئی عورت اپنے خاوند یا محرم کے بغیر دو دن کا سفر نہ کرے۔''

⌘ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ»[3]

''جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر کرے۔''

فوائد:

① امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«فَالْحَاصِلُ أَنَّ كُلَّ مَا يُسَمّٰى سَفَرًا تُنْهٰى عَنْهُ الْمَرْأَةُ بِغَيْرِ زَوْجٍ أَوْ مَحْرَمٍ سَوَاءٌ كَانَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يَوْمَيْنِ أَوْ يَوْمًا أَوْ بَرِيْدًا أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ لِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمُطْلَقَةِ، وَ هِيَ اٰخِرُ رِوَايَاتِ مُسْلِمٍ السَّابِقَةِ لَا

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلی حج وغیرہ : ۱۳۳۸۔ سنن أبی داود، کتاب المناسك، باب فی المرأة تحج بغیر محرم : ۱۷۲۷۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة و المدینة، باب مسجد بیت المقدس: ۱۱۹۷۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلی حج وغیرہ: ۸۲۷۔

۳۔ صحیح بخاری، کتاب تقصیر الصلاة، باب فی کم یقصر الصلاة : ۱۰۸۸۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلی حج غیرہ : ۱۳۳۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، وَهٰذَا يَتَنَاوَلُ جَمِيعَ مَا يُسَمّٰى سَفَرًا »[1]

''احادیث الباب کا ماحصل یہ ہے کہ ہر وہ مسافت جسے سفر کہا جاتا ہے عورت کا خاوند یا محرم کے بغیر کرنا ممنوع ہے، خواہ یہ سفر تین دن، دو دن، ایک دن، بارہ میل یا اس سے کم وبیش ہو (اس کی دلیل) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی وہ مطلق روایت ہے جو صحیح مسلم میں بیان کردہ اس موضوع کی آخری روایت ہے اور یہ حدیث ہر اس مسافت کو جسے سفر کہا جاتا ہے، شامل ہے۔''

٭ شارح مرعاۃ المفاتیح علامہ عبیداللہ مبارک پوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

« وَفِي الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلٰى تَحْرِيمِ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مِنْ غَيْرِ مَحْرَمٍ وَهُوَ مُطْلَقٌ فِي قَلِيلِ السَّفَرِ وَكَثِيرِهِ وَفِي سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ »[2]

''یہ حدیث (حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما) دلیل ہے کہ عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا حرام ہے، اس حکم کا اطلاق قلیل وکثیر سفر پر اور حج وغیرہ کے سفر پر بھی ہوتا ہے۔''

٭ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

« فِيهِ أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُسَافِرُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَعُمُومُ اللَّفْظِ يَتَنَاوَلُ عُمُومَ السَّفَرِ فَيَقْتَضِي أَنْ يَحْرُمَ سَفَرُهَا بِدُونِ ذِي مَحْرَمٍ مَعَهَا، سَوَاءٌ كَانَ سَفَرُهَا قَلِيلًا أَوْ كَثِيرًا، لِلْحَجِّ أَوْ لِغَيْرِهِ، وَإِلٰى هٰذَا ذَهَبَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَالشَّعْبِيُّ وَطَاوُوسٌ وَالظَّاهِرِيَّةُ »[3]

''یہ حدیث کہ عورت اپنے محرم ہی کے ساتھ سفر کرے اس کے عام لفظ ہر عام سفر

۱۔ شرح النووی: ۱۰۳/۸۔

۲۔ مرعاۃ المفاتیح: ۲۲۲/۸۔

۳۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: ۲۲۱/۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو شامل ہیں جس کا تقاضا ہے کہ عورت کا اپنے محرم کے بغیر سفر کرنا حرام ہے خواہ سفر کی مسافت کم ہو یا زیادہ اور سفر حج کے لیے ہو یا کسی اور کام کے لیے۔ ابراہیم نخعی، شعبی، طاؤس اور ظاہریہ بھی اسی مذہب کے قائل ہیں۔"

4. عورت اجنبی ڈرائیور، ذاتی ملازم، دیور، جیٹھ، چچا زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد کے ساتھ سفر نہیں کر سکتی، بلکہ صحت سفر کے لیے عورت کے ساتھ خاوند یا محرم کی موجودگی مشروط ہے۔

5. کسی دعوتی پروگرام، دینی اجتماع، تبلیغی دورے کے لیے سفر میں ایک شخص کا دو چار اپنی عورتیں اور باقی اجنبی عورتوں کو ساتھ لے جانا حرام ہے، ایسی دعوت کہاں اثر پذیر ہوتی ہے جہاں شرعی قوانین کی پامالی ہو اور عورت کے سفر کرنے کی شرط اول اس کا محرم ہی اس کے ساتھ نہ ہو۔

6. عورت کا محرم کے بغیر عمرہ اور حج وغیرہ کے لیے سفر کرنا بھی ناجائز ہے، بلکہ عورت پر لوازمات حج میں سے محرم کا ہونا شرط ہے۔

خواجہ سراؤں کا گھروں سے نکالنا

خواجہ سرا اور ہیجڑے جو بہ تکلف عورتوں کی عادات، حرکات اور شکل وشباہت اختیار کرتے ہیں، عورتوں کے محاسن اور راز کی باتوں میں دلچسپی لیتے اور مردوں میں عورتوں کے محاسن اور عورتوں میں مردوں کی راز کی باتوں کی تشہیر کرتے ہیں ایسی تیسری جنس کو گھروں میں داخلے سے روکنا اور انہیں عورتوں کے میل ملاپ سے منع کرنا لازم ہے، کیونکہ یہ لوگ گھروں میں فساد اور اخلاقی بگاڑ کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس فتنہ کے سد باب کی خاطر نبی مکرم ﷺ نے انھیں گھروں سے نکال دیا اور ان کے گھر میں داخلے پر پابندی عائد کر دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

«لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ، وَقَالَ: أَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ، قَالَ: فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانَةً» ①

''رسول اللہ ﷺ نے مردوں میں سے عورت کی مشابہت اختیار کرنے والوں اور عورتوں میں مردوں کی شباہت اختیار کرنے والوں پر لعنت کی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں گھروں سے نکال دو۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ چنانچہ نبی ﷺ نے فلاں ہیجڑے کو نکال دیا، اور جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں مخنثہ عورت کو نکال دیا۔''

⌘ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے ہاں تشریف فرما تھے اور گھر میں ایک ہیجڑا تھا، اس (ہیجڑے) نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ سے کہا: ''مستقبل میں تمھارے لیے اگر طائف مفتوح ہو تو میں تمھیں بنت غیلان کے بارے میں معلومات فراہم کروں گا، وہ پیٹ کے چار بل کھا کر چلتی ہے اور واپسی پر اس کے آٹھ بل ہوتے ہیں۔'' (یہ سن کر) نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَآءِ عَلَيْكُنَّ» ②

''یہ (خواجہ سرا) تمھارے پاس ہرگز داخل نہ ہوں۔''

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ازواج مطہرات کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور

۱۔ صحيح بخاري، كتاب اللباس، باب إخراج المتشبهين بالنساء من البيوت: ٥٨٨٦۔ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب الحكم في المخنثين: ٤٩٣٠۔

۲۔ صحيح بخاري، كتاب اللباس، باب إخراج المتشبهين بالنساء من البيوت: ٥٨٨٧۔ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب منع المخنث من الدخول على النساء الأجانب: ٢١٨٠۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل خانہ اسے عورتوں کے معاملات سے بے خبر سمجھتے تھے۔ ایک دن نبی ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو وہ آپ ﷺ کی کسی بیوی کے پاس موجود تھا اور کسی عورت کے محاسن بیان کر رہا تھا کہ ''جب وہ آتی ہے تو سامنے پیٹ کے چار بل ہوتے ہیں اور جب جاتی ہے تو اس کی کمر کے آٹھ بل ہوتے ہیں۔'' اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

«أَلَا أَرَى مَا يَعْرِفُ مَا هٰهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ: فَحَجَبُوْهُ» ①

''میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہ (عورتوں کے بارے میں) ایسی معلومات رکھتا ہے، یہ تمھارے پاس ہرگز داخل ہو۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر ازواجِ مطہرات نے اسے گھر آنے سے روک دیا۔''

فوائد:

1. ایسے خواجہ سرا اور ہیجڑے جو عورتوں اور مردوں کی راز کی باتوں سے واقف ہوں، جنسی معاملات میں دلچسپی رکھتے ہوں اور مرد و زن کے خفیہ گوشوں سے نقب کشائی کریں ان کے گھروں میں داخلے پر پابندی لگا دی جائے اور عورتوں سے ان کا میل ملاپ ختم کر دیا جائے۔
2. گلی محلے کی ایسی عورتیں جو جنسیات کے موضوع پر بے لاگ گفتگو کریں اور فحاشی و عریانی کی باتیں کھلے عام کریں ان سے بھی اہل خانہ کو دور رکھنا چاہیے۔
3. ایسے مخنث جو پیدائشی طور پر نامرد ہیں اور عورتوں مردوں کے خفیہ معاملات سے بے خبر اور ناواقف ہیں ان کی گھروں میں آمد و رفت اور عورتوں سے نشست و برخاست میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۔ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب منع المخنث من الدخول على النسآء الأجانب: ۲۱۸۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

ٹی وی اور آلات موسیقی

آج کے دور میں ٹیلی ویژن، وی سی آر، سی ڈیز پلیئر، کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور دیگر آلات موسیقی ٹیپ ریکارڈر وغیرہ جس خوبصورت اور مہذب انداز میں گھروں میں داخل ہوئے ہیں ان شیطان کے معاونین نے گھروں سے روحانیت، اسلام، اخلاقیات، غیرت و حیا اور شرافت کا جس انداز سے جنازہ نکالا ہے، شیطان دیگر عوامل سے شاید اتنا کامیاب نہیں ہو سکتا تھا، لیکن بظاہر جدت پسندی، دنیاوی ترقی، دنیا جہاں کی معلومات حاصل کرنے کے جواز کی عذر داریاں، معاشرے کو ہلاکت کے اتنے خوفناک گڑھے پر لے گئی ہیں کہ جہاں سے بچ نکلنا اور خود کو محفوظ رکھنا محال نظر آتا ہے۔ چند سال قبل والدین بچوں کو ٹی وی کے نقصانات سے آگاہ کرتے اور انھیں ان کی سنگینیوں کے خطرناک نتائج سے ڈراتے تھے۔ شریف لوگ گھروں سے باہر بیٹھکوں میں ٹی وی رکھتے اور اگر کسی کے گھر وی سی آر آ جاتا تو ایسے گھر والوں کو یا وی سی آر لانے والے لڑکوں کو فحش، بدکار اور بے دین و بے حمیت تصور کیا جاتا تھا، لیکن آج ہر گھر والے کمپیوٹر گھر پر لانے کے لیے بضد ہیں اور گھر میں کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور کیبل کو جدید ترقی کا جزو لاینفک اور عزت وعظمت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ تصورات کتنے ہی بدل جائیں، افکار و خیالات کے زاویے کتنے ہی تبدیل ہوں، مجبوریاں اور ضروریات کیسے ہی رنگ بدلیں، عقل وشعور کے نہاں خانے سے تراشے جانے والے حرمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جواز کتنے ہی دل ربا اور خوش کن ہوں، اسلام کی بتائی ہوئی چیزیں حرام ہی ٹھہرتی ہیں۔ لہٰذا ٹی وی، کیبل، انٹرنیٹ، وی سی آر، سی ڈیز پلیئر پر چلنے والی عریاں فلمیں، فحش ڈرامے، انسانی جذبات کو بھڑکانے والے فحش گانے اور دیگر موسیقی کے پروگرام کسی صورت بھی جائز نہیں۔ کتاب وسنت کے روشن دلائل تاقیامت ان کی حرمت پر شاہد رہیں گے اور ہر سلیم الفطرت شخص کو ان کے انجام بد سے نفرت دلاتے رہیں گے۔

⌘ قرآنِ حکیم میں آلات موسیقی وغیرہ کو لہو الحدیث سے تعبیر کیا گیا ہے، جو سراسر گمراہی کا باعث ہے اور ایسے لوگوں کو رسوا کن عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴾ [1]

''اور لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو غافل کرنے والی بات خریدتا ہے، تاکہ جانے بغیر اللہ کے راستے سے گمراہ کرے اور اسے مذاق بنائے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔''

تفسیر:

[1] لہو الحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

﴿ اَلْغِنَاءُ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ﴾ [2]

''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! لہو الحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔'' انھوں نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔''

۱۔ لقمان: ۶/۳۱

۲۔ تفسیر ابن جریر طبری: ۶۲/۲۱۔ مصنف ابن ابی شیبة: ۳۰۹/۶۔ مستدرك حاكم: ۴۱۱/۲۔ سنن بیهقی: ۲۲۳/۱۰، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② درج بالا آیات کی رو سے آلات موسیقی، فحاشی وعریانی کے پروگرام نشر کرنے والے آلات خریدنا حرام ہیں اور ایسے آلات جو موسیقی، فحاشی وعریانی کو ترویج دیں اور اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑائیں، انھیں خریدنا اور گھر میں چلانا ناجائز ہے، کیونکہ یہ گمراہی کے ذرائع ہیں اور ایسے ذرائع جو گمراہی کے مبلغ ہوں ان کی خرید وفروخت ناجائز ہے۔

③ فحاشی وعریانی اور موسیقی وسماع کو معاشرے اور گھروں میں پھیلانے والے حکام، منتظمین اور سرپرست روز قیامت رسوا کن عذاب میں ملوث ہوں گے، لہٰذا روز قیامت کی ذلت سے بچنے کے لیے ایسے حرام آلات کا سد باب لازم ہے۔

سیدنا ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَ الْحَرِيْرَ وَ الْخَمْرَ وَ الْمَعَازِفَ، وَ لَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَّهُمْ يَأْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَ يَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ »[1]

''میری امت میں کچھ لوگ ایسے ضرور ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال ٹھہرائیں گے اور کچھ لوگ ایک پہاڑ کے پہلو میں اتریں گے، شام کے وقت ان کا چرواہا ان کے مویشی لے کر آئے گا اور ایک ضرورت مند کسی حاجت کے لیے آئے گا تو وہ کہیں گے ہمارے ہاں کل آنا، رات کو اللہ تعالیٰ انہیں تباہ کر دیں گے اور پہاڑ گرا دیں گے اور دوسرے لوگوں (زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال سمجھنے والوں) کو قیامت تک کے لیے بندر اور خنزیر بنا دیں گے۔''

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأشربة، باب ما جآء فیمن یستحل الخمر: ۵۵۹۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دلائل کی رو سے موسیقی، گانا، طبلہ وسارنگی کے آلات اور ان کا سماع حرام ہے، لہٰذا شیطانی آلات کو گھروں میں داخل کر کے اپنی دنیا وآخرت برباد نہ کریں اور کتاب وسنت سے رہنمائی لیتے ہوئے اپنے گھروں میں اسلامی تعلیمات کو رواج دیں۔

شیطانی آلات کے نقصانات:

⌘ جب تک ٹی وی، وی سی آر، سی ڈیز پلیئر آن ہوں تب تک رحمت کے فرشتے گھروں میں داخل نہیں ہوتے، خواہ یہ تصاویر جانوروں کی ہوں، مرد وخواتین کی یا علمائے کرام کی کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

«لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ»[1]

''جس گھر میں کتا اور تصاویر ہوں اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

⌘ برائی دیکھ کر ہر مسلمان پر تین میں سے ایک ذمہ داری لازم آتی ہے: ا۔ اسے ہاتھ سے روکے۔ ۲۔ زبان سے ٹوکے۔ ۳۔ کم از کم دل سے برا جانے۔ جب کہ فلم، ڈرامہ، عورتوں کی عریاں تصاویر وسین، فحش وعریاں اور حیا باختہ پروگرام دیکھنے والے اور گانے سننے والے ان تینوں کیفیات سے عاری ہوتے ہیں، بلکہ وہ ایسے گندے پروگرامز سے محظوظ ولطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں اور گھر کا سرپرست جس کی ذمہ داری اہل خانہ کو اسلامی تعلیمات سے آراستہ کرنے کی ہے وہ ایسے ایمان شکن اور اخلاق اور غیرت و حیا کا جنازہ نکالنے والے پروگرامز کا بندوبست بھی کرتا ہے، ان کے ساتھ ایسی فحش فلمیں اور عریاں ڈراموں کو دیکھ کر انھیں ہلا شیری بھی دیتا ہے اور ان کی گمراہی وتباہی اور دین سے دوری کی خشت اول کا کردار بھی ادا کرتا ہے، لہٰذا ایسے لوگوں کو جو برائی، بے حیائی، فحاشی وعریانی کے ایمان کش پروگرامز سے خوشی وفرحت محسوس کرتے ہیں

ا۔ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب تصاویر: ۵۹۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم صورة الحیوان: ۲۱۰۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ درج ذیل حدیث نبوی کو پڑھ کر اپنے ایمان و اسلام کا جائزہ لیں کہ کہیں کفار کے یہ شیطانی آلات خفیہ طریقوں سے ان جدت پسند، ترقی پسند لوگوں کو اسلام جیسی عظیم دولت سے محروم تو نہیں کر رہے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ رَأَى مِنكُمْ مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ»[1]

''تم میں سے جو شخص برائی دیکھے وہ اسے ہاتھ سے دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ (برائی کو دل سے برا جاننا) کمزور ترین ایمان ہے۔''

⌘ مردوں کا اجنبی عورتوں کو دیکھنا اور اجنبی عورتوں کا مردوں کو دیکھنا حرام ہے، بالخصوص ایسے مرد و خواتین جو برائی کے محور، جنسی جذبات کو بھڑکانے اور لچر اور فحش حرکات و عادات سے بے حیائی اور بدکاری پھیلانے کے مرکزی ذمہ دار ہوں، انھیں کئی کئی گھنٹے دیکھنا تو اس حرمت کو مزید سخت کر دیتا ہے اور اسلام کے نام لیوا کتنے ہی لوگ ایسے بدکار عورتوں اور مردوں کو کئی کئی گھنٹے گہری نظروں سے دیکھتے ہیں اور انھیں اسلام کے حکم کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے نہ خدا کا خوف آتا ہے اور نہ کتاب و سنت کے واضح احکام ان پر اثر کرتے ہیں۔ یاد رکھیں! ایسی بے حسی اور کتاب و سنت کے دلائل سے صریح انحراف آپ کی تباہی و بربادی اور آخرت کی ناکامی و نامرادی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتے ہیں، لہٰذا جتنا وقت آپ ان شیطانی کاموں میں صرف کرتے ہیں اس سے دگنا کم وقت کتاب و سنت کی تعلیمات حاصل کرنے اور روزمرہ کے اسلامی احکام و آداب سیکھنے میں لگائیں، تو آپ کی زندگی میں باغ و بہار آ سکتی ہے اور اسلامی تعلیمات پر

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان کون النهی عن المنکر من الإیمان: ۴۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل پیرا ہو کر آپ دنیا و آخرت کا دائمی سکون واطمینان حاصل کر سکتے ہیں۔

- فلمی کہانیاں، ڈرامے اور ٹی وی وغیرہ پر چلنے والے دیگر پروگرامز میں شریعت کا صریح مذاق اڑایا جاتا ہے، رشتوں کو پامال کیا جاتا اور آوارگی اور بے حیائی کی عام دعوت دی جاتی ہے، لہٰذا ایسے پروگرامز کیونکر جائز ومباح ہو سکتے ہیں۔
- فلمیں اور ڈرامے اخلاقیات کے بگاڑ کا ذریعہ ہیں اور کتاب وسنت کے دلائل سے ہر وہ چیز جو انسانوں میں اخلاقیات کے بگاڑ کا ذریعہ بنے ناجائز وحرام ہے۔ اخلاقیات کی تباہی اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ نابالغ وبالغ بچے ڈانس اور رقص کے فن کے تو ماہر دکھائی دیتے ہیں، لیکن نماز، ارکان اسلام اور اسلام کی ابتدائی تعلیمات سے عاری ہوتے ہیں۔
- عورتوں اور مردوں میں جو لباس وغیرہ کے فیشن چلتے ہیں یہ اسلامی احکام وآداب سے کشید نہیں ہوتے، لباس میں، عادات میں اور چہرے وغیرہ کی تراش خراش میں آئیڈیل نبی مکرم ﷺ اور ازواجِ مطہرات اور صحابیات نہیں ہوتی ہیں بلکہ آئیڈیل فلموں کے آوارہ مرد اور آوارہ عورتیں ہوتی ہیں۔
- بچوں، جوانوں کو انڈین بدکاروں اور بدکاراؤں کے نام تو ازبر ہیں، لیکن اسلامی فاتحین اور عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک کے نام اور کردار یاد نہیں۔
- بچے فلموں سے متاثر ہو کر ڈاکو، چور، لٹیرے یا عاشق بن کر معاشرے کا سکون تج کر دیتے ہیں حالانکہ اسلامی تعلیمات سے بہرہ مند بچے معاشرتی استحکام کا باعث ہوتے ہیں۔
- الغرض ان شیطانی آلات کے نقصانات ہی نقصانات ہیں، جن کا استعمال انسان سے اسلام کی روح تک نکال لیتا ہے اور ایسی معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہیں جن کا سدباب ناممکن ہو جاتا ہے۔ گھروں کو ان ناپاک آلات سے پاک رکھیں اور اپنے گھروں کے ماحول کو مخدوش ہونے سے بچائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا قوالی سننا جائز ہے؟

قوالی کو عبادت سمجھ کر سنا جاتا ہے اور گھروں میں صبح کے وقت بالخصوص اور رمضان کے مہینہ میں خیر و برکت کا سبب جان کر قوالی کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے، حالانکہ قوالی گانوں سے زیادہ نقصان دہ ہے اور قوالی کی حرمت گانوں سے کہیں زیادہ ہے، کیونکہ گانوں میں اخلاق بگڑتے ہیں جب کہ قوال اور قوالی کا حملہ اسلامی اعتقادات پر ہوتا ہے۔ قوالی میں اولیاء کی شان رب تعالیٰ کے برابر یا بڑھا کر پیش کی جاتی ہے اور ایسے ایسے شرکیہ اشعار اور رب تعالیٰ کی ذات کے بارے میں ایسے ایسے نازیبا اور گستاخی پر مبنی کلمات کہے جاتے ہیں جو انسان کو اسلام ہی سے خارج کر دیتے ہیں، مثلاً نصرت فتح علی خاں کی قوالی:

''تم اک گورکھ دھندہ ہو''

میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو ایک گورکھ دھندہ قرار دیا گیا ہے، جو سراسر اللہ رب العزت کی توہین وتنقیص ہے، اسی طرح کی بے شمار مثالیں ہیں نیز قوالی کے حرام وناجائز ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ قوالی میں ساز، باجے گاجے، بانسریاں اور آلات موسیقی کا کھلا استعمال ہوتا ہے جو کسی بھی صورت جائز نہیں۔ قوالی کی حرمت پر استاد مکرم مفتی مبشر احمد ربانی ﷾ کا فتویٰ من وعن پیش خدمت ہے:

سوال شریعت اسلامیہ میں قوالی کی کیا حیثیت ہے؟

جواب موجودہ دور میں قوالی کا سلسلہ بہت وسیع ہوتا جا رہا ہے، اکثر گاڑیوں، بسوں وغیرہ میں صبح ہوتے ہی ڈرائیور حضرات قوالی کا سماع کرتے ہیں، بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی ڈرائیور گاڑی چلاتے وقت گانے لگا دے اور اس کو منع کیا جائے تو وہ گانوں کی کیسٹ بند کر کے قوالی لگا دیتے ہیں۔ جب روکا جائے تو کہتے ہیں مولوی صاحب ہم نے گانے تو بند کر دیئے ہیں یہ تو قوالی ہے جو اسلام میں جائز ہے، حالانکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوالی گانے سے بھی بڑا جرم ہے:

اولاً: اس لیے کہ قوالیوں میں شرکیہ باتیں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ پیروں، فقیروں کے متعلق ایسی ایسی لغو باتیں بیان کی جاتی ہیں جو سراسر شریعت اسلامیہ سے متصادم اور روح اسلام کے خلاف ہوتی ہیں، کیونکہ اللہ وحدہ لاشریک کے ساتھ مخلوق میں سے کسی کو برابر سمجھنا سب سے بڑا گناہ ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«اَكْبَرُ الْكَبَآئِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ» ①

''تمام کبیرہ گناہوں سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے۔''

ثانیاً: ان تمام قوالیوں میں ڈھول، سارنگی، مزامیر اور آلات لہوولعب وغیرہ بجائے جاتے ہیں جو شرعاً بالکل حرام ہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴾ ②

''اور لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو غافل کرنے والی بات خریدتا ہے، تاکہ جانے بغیر اللہ کے راستے سے گمراہ کرے اور اسے مذاق بنائے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ اور جب اس پر ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتا ہے، گویا اس نے وہ سنی ہی نہیں، گویا اس کے دونوں کانوں میں بوجھ ہے، سو اسے دردناک عذاب کی خوش خبری دے دے۔''

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الإستئذان، باب من اتکأ بین یدی اصحابه : ۶۲۷۳۔

۲۔ لقمان : ۶/۳۱، ۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اس آیت کریمہ میں لہو الحدیث سے کیا مراد ہے؟ تو انھوں نے فرمایا:

«اَلْغِنَاءُ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ یُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ» ①

''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! اس سے مراد گانا ہے۔'' آپ نے اس بات کو تین مرتبہ دہرایا۔''

یہی تفسیر سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا جابر، سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہم، سعید بن جبیر، مجاہد، مکحول اور علی بن خزیمہ رحمہم اللہ سے مروی ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ گانا بجانا اور اس کے آلات خریدنا بالکل ناجائز اور حرام ہے اور اللہ تعالیٰ سے گمراہی کا باعث ہے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ گانے بجانے اور ان کے آلات خریدتے اور سنتے ہیں ان پر اگر اللہ تعالیٰ کا قرآن پڑھا جائے تو وہ اس سے اعراض کرتے اور منہ موڑتے ہیں اور ایسے کردار کا مظاہرہ کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن انھوں نے سنا ہی نہیں۔ بعینہٖ یہی کیفیت آج کل اکثر گاڑیوں کے ڈرائیوروں کی (اور فلم اور ڈرامہ بینوں کی) ہے، اگر ان کو تلاوت کی کیسٹ لگانے کے لیے کہا جائے تو طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں اور اگر گانے بجانے اور قوالی کی کیسٹ کے متعلق کہیں تو فوراً لگا دیتے ہیں، گویا کلام باری تعالیٰ سے چڑ اور شیطانی عمل سے محبت ہے۔

باجوں اور آلات لہو ولعب کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

«لَیَکُوْنُنَّ فِیْ أُمَّتِیْ أَقْوَامٌ یَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَ الْحَرِیْرَ، وَ الْخَمْرَ وَ الْمَعَازِفَ» ②

۱۔ تفسیر ابن کثیر: ۳/۴۸۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الأشربة، باب ما جآء فیمن یستحل الخمر: ۵۵۹۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میری امت میں ضرور ایسے لوگ ہوں گے جو عورتوں کی شرم گاہ، ریشمی کپڑے، شراب اور باجے گاجے حلال ٹھہرائیں گے۔''

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جس طرح زنا و شراب حرام ہیں اسی طرح باجے گاجے بھی حرام ہیں۔ اس بحث کی تفصیل میں جائے بغیر ہم بریلوی حضرات کے امام مولوی احمد رضا خان بریلوی کے ایک فتوے کے اقتباسات پیش کرتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ اپنے امام کے فتوے ہی کو پڑھ کر راہ راست پر آ جائیں۔

احمد رضا خان کی کتاب احکام شریعت (ص: ۶۰، حصہ اول) پر ایک سائل کا سوال یوں درج ہے:

''آج میں جس وقت آپ سے رخصت ہوا اور نماز مغرب کے لیے مسجد گیا بعد از نماز مغرب میرے ایک دوست نے کہا چلو ایک جگہ عرس ہے، میں چلا گیا، وہاں جا کر کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سے لوگ جمع ہیں اور اس طریقہ سے قوالی ہو رہی ہے کہ ایک ڈھول، دو سارنگیاں بج رہی ہیں اور چند قوال پیر دستگیر کی شان میں اشعار کہہ رہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی نعت اور اولیاء اللہ کی شان میں اشعار گا رہے ہیں اور ڈھول سارنگیاں بج رہی ہیں، یہ باجے شریعت میں قطعی حرام ہیں، کیا اس فعل سے رسول اللہ ﷺ اور اولیاء خوش ہوتے ہوں گے؟ اور یہ حاضرین جلسہ گناہ گار ہوئے یا نہیں اور ایسی قوالی جائز ہے یا نہیں اور اگر جائز ہے تو کس طرح؟''

احمد رضا خان اس سائل کا جواب یوں تحریر کرتے ہیں:

''ایسی قوالی حرام ہے، حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر، بغیر اس کے کہ عرس کرنے والے کے ماتھے قوالوں کا گناہ جانے سے قوالوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ کی کچھ کمی آئے یا اس کے اور قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف ہو، نہیں بلکہ حاضرین میں سے ہر ایک پر اپنا پورا گناہ اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ اور سب حاضرین کے برابر جدا اور ایسا عرس کرنے والے پر اپنا گناہ الگ اور قوالوں کے برابر جدا اور سب حاضرین کے برابر علیحدہ۔

وجہ یہ ہے کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا، ان کے لیے اس گناہ کا سامان پھیلایا اور قوالوں نے انھیں سنایا۔ اگر وہ سامان نہ کرتا، یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے، اس لیے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوگا۔ پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا، وہ نہ عرس کرتا، نہ بلاتا تو یہ کیونکر آلے بجاتے، لہٰذا قوالوں کا بھی گناہ اس بلانے والے پر ہوا۔''

اس کے بعد آگے (ص:۶۴، ۶۵) پر رقم طراز ہیں:

''سید الأولیاء شریف میں ہے کہ ایک آدمی نے سلطان المشائخ کی خدمت میں عرض کیا، ان ایام میں بعض آستانہ دار درویشوں نے ایسے مجمع میں جہاں چنگ و رباب او دیگر مزامیر تھے، رقص کیا۔ فرمایا: ''انھوں نے اچھا کام نہیں کیا، جو چیز شرع میں ناجائز ہے، ناپسندیدہ ہے۔'' اس کے بعد ایک نے کہا: ''جب یہ جماعت اس مقام سے باہر آئی تو لوگوں نے ان سے کہا: ''تم نے یہ کیا کیا؟ وہاں تو مزامیر تھے، تم نے سماع کس طرح سنا؟ اور رقص کیا۔'' انھوں نے جواب دیا: ''ہم اس طرح سماع میں مستغرق تھے کہ ہمیں معلوم ہی نہیں ہوا کہ مزامیر ہیں یا نہیں، سلطان المشائخ نے فرمایا: ''یہ جواب کچھ نہیں۔'' اس طرح تو تمام گناہوں کے متعلق کہہ سکتے ہیں۔''

''مسلمانو! کیسا صاف ارشاد ہے کہ مزامیر ناجائز ہیں اور اس عذر کا کہ ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استغراق کے باعث مزامیر کی خبر نہ ہوئی، کیا مسکت جواب عطا فرمایا کہ ایسا حیلہ ہر گناہ میں ہوسکتا ہے، شراب پیے اور کہہ دے شدت استغراق کے باعث ہمیں خبر نہ ہوئی کہ شراب ہے یا پانی۔ زنا کرے اور کہہ دے کہ غلبہ حال کے سبب ہمیں تمیز نہ ہوئی کہ جورو ہے یا بیگانی۔"

مولوی احمد رضا خان بریلوی کی مذکورہ بالا عبارت سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ قوالی سننا، سنانا، عرسوں اور میلوں پر اس کا انعقاد کرنا حرام و ناجائز ہے، کیونکہ اس میں گانے بجانے کے آلات، ڈھول، سارنگی، ستار وغیرہ بجائے جاتے ہیں جن کی اسلامی شریعت میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

ہاں اگر ایسے اشعار ہوں جو کتاب وسنت کے مطابق ہوں اور مذکورہ خرابیوں سے پاک ہوں تو انھیں پڑھنا جائز و درست ہے، جیسا کہ شاعر رسول حسان رضی اللہ عنہ اشعار کہا کرتے تھے۔[1]

موبائل فون کے خطرات

بلاشبہ موبائل فون کی دریافت دور جدید کا اہم کارنامہ ہے جس کے فوائد اور سہولیات بے شمار ہیں کہ انسان پل بھر میں عزیز و اقارب اور گھر والوں کی خیریت معلوم کر لیتا ہے اور سات سمندر پار بیٹھا شخص بھی خود کو دور محسوس نہیں کرتا اور ہمہ وقت اہل خانہ اور عزیز و اقارب سے رابطہ میں رہتا ہے، لیکن ان تمام سہولیات کے باوجود موبائل کے خطرات اتنے ہلاکت خیز اور خوفناک ہیں جن کا تصور ہی لرزہ خیز ہے، لہٰذا گھر کے ہر فرد خصوصاً غیر شادی شدہ لڑکیوں اور اسلامی تعلیمات سے عاری نوجوانوں کو موبائل فون سے دور ہی رکھنا چاہیے

۱۔ احکام ومسائل از مبشر احمد ربانی، ص: ۶۲۷ تا ۶۳۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور گھر پر فون موجود ہے تو گھر کے مرد یا بڑی عمر کی خواتین ہی فون اٹھائیں کیونکہ عاشق مزاج لڑکے، آوارہ گرد اور لڑکیوں کی شکار کے ماہر فاسق قسم کے لوگ موبائل فون کے ذریعے روابط وتعلقات قائم کر کے سادہ مزاج بھولی بھالی لڑکیوں کو بہلا کر اپنی ہوس کا شکار کرتے ہیں اور دعوت گناہ دینے والی آوارہ خواتین فحاشی وعریانی کی ترویج کے لیے سادہ لوح لڑکوں کو پھانستی اور دعوت گناہ دیتی نظر آتی ہیں۔

موبائل فون نے بے حیائی، بے غیرتی، فحاشی وعریانی کو اتنا عام کیا ہے کہ دیگر فحاشی و عریانی کی تعلیمات دینے والے چینل اس سے پیچھے دکھائی دیتے ہیں۔ جس نوجوان کو دیکھو وہ فون کالز اور میسجز پڑھنے یا لکھنے کے جنون میں مسحور دکھائی دیتا ہے۔ کسی لڑکی سے معاشقہ چل رہا ہے تو نہ نمازوں کی پابندی کی پروا نہ دیگر ذمہ داریوں کا احساس اور نہ شب خوابی کی فکر ہوتی ہے۔ یہی حال موبائل کالز کی گرفت میں قید لڑکیوں کا ہے۔ موبائل کے غلط استعمال نے عزتیں پامال کیں، عورتوں کو گھروں سے بھگایا، لڑکوں کو آوارہ کیا اور معاشرے کے نوجوان مردوں اور عورتوں کو جنسی جنون میں مبتلا کر دیا ہے۔ یہ کفار کی ایسی خوفناک سازش ہے جس نے غلبہ اسلام میں حصہ لینے والی نوجوان مسلم نسل کو جنسی ہوس اور لڑکی لڑکے کے شکار تک محدود کر دیا ہے اور عفت وعصمت اور شرم وحیا کی پیکر قوم کو بے راہ روی اور آوارہ مزاجی کا رسیا بنا دیا ہے، لہٰذا ہر فیملی شریعت کی حدود کو توڑ کر شیطان کے گروہ میں شامل ہونے کے تجربات کرنے کی بجائے اس آلہ کو محدود و مسدود کرے۔ ضروریات تک کے لیے اسے استعمال میں لائیں اور جس قدر ہو سکے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو اس بیماری کی لت نہ لگنے دیں، کیونکہ موبائل کالز اور میسجز نے ہر نوجوان کو ضمیر کا مجرم بنا دیا ہے کہ اچھے بھلے نوجوان جسمانی ساخت کے اعتبار سے گبھرو دکھائی دیتے ہیں لیکن دل و دماغ اسلام کی روحانیت سے خالی ہونے کی وجہ سے یہ کھوکھلے نوجوان دین اسلام کی غیرت وحمیت سے عاری اور اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ کتاب وسنت کے دلائل سے جان چھڑاتے اور دین اسلام کی روح سے باغی بنتے دکھائی دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موبائل فونز کی تہہ میں کتنے خوفناک طوفان چھپے ہیں ان کا اندازہ ناممکن ہے لیکن ان کا سب سے زیادہ نقصان یہ ہے کہ یہ فحاشی وعریانی اور بے حیائی کا مؤثر مبلغ اور شیطان کا کامیاب ترین داعی ہے اور بے حیائی، فحاشی وعریانی کو فروغ دینے والے سرپرست و ذمہ داران اس سے چشم پوشی کر کے اور یہ تصور کر کے کہ لڑکا اور لڑکی سمجھدار ہیں، کچھ نہیں ہو گا، وغیرہ کی شیطانی تاویلوں سے خود کو مطمئن نہ رکھیں بلکہ آیت قرآنی میں درج ذیل اس وعید سے سبق سیکھیں۔

⌘ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴾[1]

''بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں بے حیائی پھیلے جو ایمان لائے ہیں، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

⌘ بے جا فونز کال وقت کا ضیاع اور مالی اسراف ہے جو کسی صورت بھی جائز نہیں۔

⌘ ویڈیو موبائلز میں گانے، فلمیں اور دیگر فحش پروگرام ہیں جن کی قرآن وسنت میں واضح حرمت ہے۔

⌘ ویڈیو موبائلز کے خریدار وقتاً فوقتاً تصویر سازی کے گناہ میں ملوث رہتے ہیں یہ اتنا سنگین جرم ہے کہ روز قیامت مصورین کو سخت ترین عذاب ہو گا، لیکن اس سنگینی سے قصداً بے پروائی برتتے ہوئے کتنے ہی لوگ اس جرم اور گناہ میں ملوث ہیں اور اس جرم کا اصل کردار ویڈیو موبائلز ہیں جس کی نہ چھوٹے کو پروا ہے نہ بڑے کو، نہ گھر کے سرپرست کو، نہ کسی اور ذمہ دار کو۔ یاد رکھیں! گناہ کے عام ہونے یا مفتیان کے فتاویٰ سے عذر پیش کرنے سے کسی گناہ کا حکم ساقط نہیں جاتا۔

۱۔ النور: ۲۴/ ۱۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

گھر کے انتخاب کے متعلق چند ضروری باتیں

گھر ہر فرد کی ضرورت ہے اگر ذاتی گھر تعمیر کرنا ہو یا کرائے وغیرہ پر حاصل کرنا ہو تو اس کے انتخاب کے متعلق درج ذیل ہدایات ملحوظ رکھیں:

گھر حاملین کتاب وسنت کی مسجد کے قریب ہو:

گھر بنانے یا کرایہ پر حاصل کرنے سے قبل یہ دیکھیں کہ یہاں کوئی قریب ایسی مسجد ہے، جہاں خالص کتاب وسنت کی تعلیم کا احیاء ہوتا ہے، اس انتخاب پر آپ اور آپ کی اولاد نماز کا باآسانی اہتمام کرسکتی ہے اور مساجد میں ہونے والے دروس وخطبات سے مستفید ہوکر آپ میں ایمان و اسلام مزید راسخ ہوسکتا ہے اور مساجد میں ناظرہ و حفظ اور ترجمہ کلاسوں کو دیکھ کر قرآن سیکھنے کا شوق آپ اور آپ کی اولاد میں بھی پیدا ہوسکتا ہے۔ البتہ ایسی مساجد کے قریب گھر حاصل کرنے سے گریز کریں جہاں شرک و بدعات کی کھلی دعوت دی جاتی اور عقائد ونظریات کے بگاڑ کی تعلیم دی جاتی ہے، ایسی مساجد میں جانے اور ان کے دروس وغیرہ میں شامل ہونے سے آپ اور آپ کی اولاد اصل اسلام سے دور ہوکر بدعات وضلالت میں مبتلا ہو سکتے ہیں، لہٰذا گھروں کے انتخاب کے حوالہ سے کتاب وسنت کی اصل تعلیمات کی اشاعت کی حامل مسجد کی قربت کو ضرور ترجیح دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور اس کی والدہ کو مسجد حرام کے قریب بسایا تو اس میں ایک حکمت یہ تھی کہ یہ یہاں با آسانی نماز کا اہتمام کر سکیں، کیونکہ مساجد سے دوری سستی و کاہلی اور ترک نماز کا باعث بن سکتی ہے۔

﴿ رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ﴾[1]

''اے ہمارے رب! بے شک میں نے اپنی کچھ اولاد کو اس وادی میں آباد کیا ہے، جو کسی کھیتی والی نہیں، تیرے حرمت والے گھر کے پاس، اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں۔''

⌘ نبی مکرم ﷺ نے مدینہ آمد پر سب سے پہلا کام مسجد نبوی کی تعمیر کا کیا اور اس کے ساتھ ملحق گھر تعمیر کیے۔ آپ ﷺ کا یہ عمل بھی دلیل ہے کہ مسجد کے قریب گھر تعمیر کرنا پسندیدہ عمل ہے۔

گھر بے دین لوگوں کے محلے میں نہ ہو:

کوشش کریں کہ گھر ایسے محلہ اور گلی میں واقع ہو جہاں نیک اور شریف لوگ آباد ہوں، کیونکہ برے، بے دین اور فاسق لوگوں کی مصاحبت آپ کو، آپ کی اولاد کو بدکردار و بے دین کر سکتی ہے اور آپ کے گھر میں بھی ان جیسی عادات و خصائل پیدا ہو سکتی ہیں کیونکہ خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔

گھر کا ماحول پردہ دار ہو:

گھر کی تعمیر اس انداز سے کریں کہ اس کی پردہ داری متاثر نہ ہو، کیونکہ ایسا گھر پردے کے لحاظ سے آپ کے لیے مفید و بہتر ہوگا اور ہمسایوں کے چھت وغیرہ پر چڑھنے سے آپ

1۔ إبراهيم: ١٤/ ٣٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پردہ کے حوالے سے مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے گا۔

دوست واحباب کے لیے علیحدہ بیٹھک ہو:

اپنے ملاقاتیوں اور عزیز واقارب سے مجلس نشینی کے لیے ایسے کمرے کا انتخاب کریں جو گھر کے دیگر کمروں سے علیحدہ ہو تا کہ اجنبی مردوں سے گھر کی خواتین کا اختلاط نہ ہو اور آنے والے مہمانوں کو بھی اور آپ کو بھی اختلاط سے پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

گھر کشادہ اور ہوادار ہو:

جتنی چادر ہے اتنے پاؤں پھیلاؤ کے مصداق جتنی مالی وسعت ہے اس لحاظ سے مکان وغیرہ کی تعمیر پر خرچ کریں اور اگر آپ پر اللہ تعالیٰ کا انعام واکرام ہے تو ایسا گھر تعمیر کریں جو کشادہ اور ہوادار ہو کیونکہ کشادہ گھر بھی خوش بختی کی علامت ہے۔

⌘ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أَرْبَعٌ مِّنَ السَّعَادَةِ: الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ، وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيُّ، وَأَرْبَعٌ مِّنَ الشَّقَاوَةِ: الْجَارُ السُّوْءُ، وَالْمَرْأَةُ السُّوْءُ، وَالْمَسْكَنُ الضَّيِّقُ، وَالْمَرْكَبُ السُّوْءُ »[1]

''چار چیزیں خوش بختی کی علامت ہیں، ا۔ نیک بیوی، ۲۔ کشادہ گھر، ۳۔ نیک ہمسایہ اور ۴۔ پرسکون سواری اور چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں: ا۔ برا ہمسایہ، ۲۔ بری عورت، ۳۔ انتہائی تنگ گھر، ۴۔ بری سواری۔''

ہمسایہ نیک اور دین دار ہو:

گھر کے انتخاب کے وقت یہ بات لازمی ملحوظ رکھیں کہ آپ کے پڑوسی نیک، صالح،

ا۔ صحیح ابن حبان: ۴۰۳۲، حسن۔ عبداللہ بن شخیر بن ابی ہند صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

29

دین دار اور خوش اخلاق ہوں، کیونکہ نیک ہمسایہ خوش بختی کی علامت ہے اور آپ اس کی شرانگیزیوں اور فتنہ سامانیوں سے بھی محفوظ رہیں گے، جب کہ بدمزاج، آوارہ اور بدکردار ہمسایہ آپ کے لیے وبال جان بنا رہے گا اور وقتاً فوقتاً اس کی شرارتوں سے آپ پریشان رہیں گے۔

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار چیزیں خوش قسمتی کی علامت ہیں ان میں سے ایک نیک ہمسایہ ہے اور چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں اور ان میں سے ایک برا ہمسایہ ہے۔''[1]

⌘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ جَارِ الْمُقَامِ، فَإِنَّ جَارَ الْمُسَافِرِ إِذَا شَاءَ أَنْ يُزَايِلَ زَايَلَ »[2]

''مقامی ہمسائے کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرو، کیونکہ مسافر ہمسایہ سے انسان جب علیحدہ ہونا چاہے علیحدہ ہو سکتا ہے۔''

گھر کی صفائی

اسلام کامل واکمل دین ہے جو زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط ہے، اہل اسلام کی زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی کرتا ہے چونکہ جسم، لباس، ماحول اور گھر کی صفائی انسانوں کے لیے از حد ضروری اور صحت وتندرستی کی علامت ہے اس لیے اسلام نے صفائی پر بہت زیادہ زور دیا ہے، لہٰذا اپنے جسم، لباس اور گھر کے ماحول کی صفائی کو یقینی بنائیں۔ بچوں کے لباس، بال اور چہرے صاف ستھرے اور خوبصورت بنائیں، کیونکہ میلے کچیلے اور گندے بچوں

۱۔ صحیح ابن حبان: ۴۰۳۲، حسن

۲۔ مسند أحمد: ۳۴۶/۲، مستدرك حاكم: ۵۳۲/۱، حسن۔ سعید بن ابی سعید مقبری صدوق راوی ہے اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے طبیعتیں متنفر ہوتی ہیں اور گھر کا ماحول گندا ہو، گھر میں کوڑے کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوں، مکان کی چھتوں پر جالے لٹک رہے ہوں، لیٹرین سے بو کے بھبھوکے اٹھ رہے ہوں اور باورچی خانے کی چھتیں اور دیواریں دھوئیں سے کالی اور برتن ان دھلے ہوں تو ایسا گھر اور گھر کے افراد معاشرے میں بے توقیر ہوتے ہیں اور بارگاہ ایزدی میں بھی غیر مقبول ہوتے ہیں کیونکہ دین اسلام صفائی کا ضامن ہے اور اپنے ماننے والوں کو صفائی کی ترغیب دیتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ» ①

''بے شک اللہ جمیل ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔''

بچوں کی دل لگی کے لیے گھر میں پرندے رکھنا

بچوں کو بہلانے اور ان کی دلگی کی خاطر گھر میں پرندے رکھنا جائز و مباح ہے اور گھر کا سرپرست بچوں کے اس مطالبے پر انھیں گھر میں پرندے لا کر دے سکتا ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہترین اخلاق کے مالک تھے۔ میرا ایک ابوعمیر نامی چھوٹا بھائی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب (ہمارے گھر) تشریف لاتے تو کہتے: ''اے ابوعمیر! چھوٹی چڑیا کا کیا ہوا؟'' اس کی ایک چڑیا تھی جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا۔ ②

فوائد:

① چھوٹے بچے کا پرندے سے کھیلنا جائز ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب تحریم الکبر وبیانه : ۹۱۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الکنیة للصبی : ۶۲۰۳۔ صحیح مسلم، کتاب الأداب، باب جواز تکنیة من لم یولد له وکنیة الصغیر : ۲۱۵۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. والدین کا چھوٹے بچوں کو مباح کھیل کھیلنے دینا مشروع ہے۔
3. جن مباح چیزوں سے بچے دل بہلاتے ہیں ان کے حصول کے لیے مال خرچ کرنا جائز ہے۔
4. پرندوں کو پنجرے میں بند کرنا اور ان کے پر کاٹنا جائز ہے۔[1]

1۔ فتح الباری: ۱۷/۴۰۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۔ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۔ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾

''اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی چادروں کا کچھ حصہ اپنے آپ پر لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں تو انھیں تکلیف نہ پہنچائی جائے اور اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

باب 8

حسن سلوک

۱۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک

۲۔ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک

۳۔ مہمانوں کے ساتھ حسن سلوک

۴۔ جامع آداب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ﴾

[النساء : ٤/٣٦]

''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

والدین کے ساتھ حسن سلوک

والدین کے حقوق کا خیال رکھنا:

والدین کے حقوق کی پاس داری کریں، انھیں خوش وخرم رکھیں، ان سے حسن سلوک سے پیش آئیں، ان کی بات توجہ سے سنیں اور انھیں حتی الامکان راضی رکھنے کی کوشش کریں، کیونکہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کی کتاب وسنت میں خاص تاکید کی گئی ہے۔

⌘ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ﴾ [1]

''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

⌘ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ﴾ [2]

''اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔''

۱۔ النساء: ۳۶/۴۔

۲۔ بنی اسرائیل: ۲۳/۱۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ عمل:

والدین اولاد کے حسن سلوک کے زیادہ مستحق ہیں، خصوصاً بڑھاپے کے عالم میں جب وہ اولاد پر بوجھ ہوں تو اس وقت تو ان سے نیکی کرنا، ان کے حقوق کا خیال رکھنا اور ان کی خوراک اور صحت کا خیال رکھنا اولاد کی اہم ذمہ داری بن جاتی ہے، اسی چیز کے پیش نظر اسلام نے مسلمانوں کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کا پابند کیا ہے اور والدین سے نیکی اور احسان کو اللہ کی عبادت کے بعد اہم فریضہ قرار دیا ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ محبوب ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وقت پر نماز پڑھنا۔'' صحابی نے عرض کیا: ''پھر کون سا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔'' انھوں نے پوچھا: ''اس کے بعد کون سا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔''[1]

ماں حسن سلوک کی زیادہ مستحق:

والد کی نسبت والدہ اولاد کے حسن سلوک کی زیادہ مستحق ہے، کیونکہ والدہ اولاد کے حمل، وضع حمل، دودھ پلانے، تربیت کرنے اور بیماری کی حالت میں اولاد کی صحت کے حوالے سے زیادہ مشقتیں اور تکالیف برداشت کرتی ہے، اس لحاظ سے یہ اولاد کے حسن سلوک کی بھی زیادہ حق دار ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: ''یا رسول اللہ! میرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق کون ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری والدہ۔'' اس نے پوچھا: ''پھر کون؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری والدہ۔'' اس نے کہا: ''پھر کون؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری والدہ۔'' اس نے عرض کی: ''پھر؟''

۱۔ صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ لوقتھا: ۵۲۷۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان کون الإیمان باللّٰہ تعالیٰ افضل الأعمال: ۸۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا باپ۔''[1]

بے دین والدین سے حسن سلوک:

اگر والدین غیر مسلم، بے دین ہوں یا کسی باطل فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں، ہر حال میں والدین سے بہتر سلوک کرنا اور ان سے اچھا برتاؤ کرنا لازم ہے۔

⌘ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''ان کی والدہ ام سعد نے قسم کھائی کہ جب تک وہ (سعد رضی اللہ عنہ) اپنے دین سے انکار نہ کریں گے وہ ان سے بالکل ہم کلام نہ ہوگی، اور نہ کھائے گی نہ پیے گی اور اس (ام سعد) نے کہا کہ تیرا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے سو میں تیری ماں ہوں اور تجھے دین چھوڑنے کا حکم دیتی ہوں۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں تین دن وہ بھوکی پیاسی رہی حتیٰ کہ وہ بھوک پیاس کی شدت سے نڈھال ہو کر گر پڑی۔ چنانچہ اس کے بیٹے عمارہ نے اسے پانی پلایا، اور وہ سعد رضی اللہ عنہ پر بد دعا کرنے لگی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ لقمان کی (۱۴، ۱۵) آیات نازل کیں۔[2]

جس میں دنیا میں مشرک والدین کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔

⌘ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''میری مشرک والدہ میرے پاس آئی جب کہ وہ دین اسلام سے برگشتہ تھی، چنانچہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ میں اس سے صلہ رحمی کروں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں (تم اس سے صلہ رحمی کرو)۔''[3]

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب من أحق الناس بحسن الصحبة : ۵۹۷۱۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب بر الوالدین وأیهما احق به : ۲۵۴۸۔

۲۔ صحیح مسلم : ۱۷۴۸۔

۳۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب صلة الوالد المشرك : ۵۹۷۸۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین : ۱۰۰۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوڑھے والدین کی خدمت سے پہلو تہی:

والدین کی خدمت کرنا، ان پر مال خرچ کرنا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا اولاد کے فرائض میں شامل ہے اور یہ ذمہ داری اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب والدین بڑھاپے کی حالت میں ہوں اور اپنی ضروریات زندگی اور نان ونفقہ کا انتظام کرنے سے بھی قاصر ہوں۔ ایسی حالت میں والدین کو اچھی خوراک دینا، ان کا لباس وغیرہ اور دیگر لوازمات کا اہتمام کرنا اولاد کی ذمہ داری ہے اور اولاد میں سے ہر فرد کو حتی الامکان اس ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے اور اسے بحسن وخوبی انجام دینا چاہیے، لیکن دنیا کی دوڑ، مصنوعی معیار زندگی اور اسلامی تعلیمات سے عاری پن نے والدین کی قدر ومنزلت گرا دی ہے اور ان کی خدمت میں جو عظمت تھی اولاد اسے بوجھ سمجھتی اور مختلف حیلوں بہانوں سے اس عظیم فرض سے جان چھڑانے کی کوشش کرتی ہے۔ حالت ایں جا رسید کہ اکیلا باپ دس بچوں کی ضروریات بخوشی ورضا پوری کرتا ہے، لیکن دس دس بیٹوں کے باپ محرومی کا شکار اور بے بسی کی تصویر بنے دکھائی دیتے ہیں، یاد رکھیں! والدین کی خدمت میں کوتاہی اور بوڑھے والدین سے بدسلوکی ذلت ورسوائی اور جنت سے محرومی کا باعث ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ، قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ» [1]

"اس شخص کی ناک خاک آلود ہو پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو۔" پوچھا گیا: "کس کی یارسول اللہ؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اپنے والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا پھر جنت میں داخل نہ ہوا۔"

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الأدب، باب رغم من أدرك أبويه أو احدهما عند الكبر فلم يدخل الجنة : ۲۵۵۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

1. ناک خاک آلود ہونے سے مراد ہے کہ وہ ذلیل ہو اور ایک قول ہے کہ وہ مجبور ولاچار ہو جائے اور رسوا ہو۔
2. اس حدیث میں والدین سے حسن سلوک کی ترغیب ہے اور والدین سے اچھا برتاؤ کرنے کے ثواب عظیم کا بیان ہے۔
3. بوڑھے اور کمزور والدین کی خدمت کرنا، ان پر خرچ کرنا اور ان کی دیگر ضروریات پوری کرنا جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے اور ان کی خدمت میں کوتاہی کرنے سے جنت میں داخل ہونے سے محرومی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والے کو ذلیل ورسوا کر دے گا۔ [1]

والدین کی نافرمانی حرام ہے:

والدین کی حکم عدولی کرنا، انھیں ستانا اور ان کے احکام سے انحراف کرنا انتہائی سخت گناہ اور اکبر الکبائر سے ہے، لہٰذا والدین کی باتوں کو معمولی سمجھنا یا ان پر طعن کرنا کہ تم بوڑھے ہو گئے لہٰذا تمھیں نئی دنیا کے متعلق معلومات نہیں، اس لیے تمھاری باتیں اور احکام کالعدم ہیں، ناجائز ہیں اور انھیں ایذا دینا، ستانا قطعاً حرام ہے۔

⌘ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: ''کیا میں تمھیں اکبر الکبائر (سب سے بڑے گناہوں) کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' ہم نے عرض کی: ''یارسول اللہ! ضرور بتائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ» [2]

''(اکبر الکبائر) اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے۔''

۱۔ شرح النووی: ۱۰۸/۱۶۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب عقوق الوالدین من الکبائر: ۵۹۷۶۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب الکبائر وأکبرها: ۸۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ» ①

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کو ستانا حرام کیا ہے۔''

والدین شرک یا خلاف شرع امور پر مجبور کریں تو:

والدین کی اطاعت فرماں برداری ہر حال میں واجب ہے، لیکن اگر وہ شرک و بدعات، بے دینی یا شرعی معاملات کی خلاف ورزی پر مجبور کریں تو ایسی صورت میں والدین کی اطاعت اور حکم بجا آوری حرام ہے اور شرک وکفر، بدعات اور شرعی احکام کی خلاف ورزی سے اجتناب لازم ہے، کیونکہ جہاں مخلوق کی اطاعت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر زد پڑتی ہو، وہاں مخلوق میں سے کسی بھی فرد کی اطاعت حرام و ناجائز ٹھہرتی ہے۔

⌘ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ﴾ ②

''اور اگر وہ دونوں تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان کا کہنا مت مان اور دنیا میں اچھے طریقے سے ان کے ساتھ رہ اور اس شخص کے راستے پر چل جو میری طرف رجوع کرتا ہے، پھر میری ہی طرف تمھیں لوٹ کر آنا ہے، تو میں تمھیں بتاؤں گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔''

⌘ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب عقوق الوالدین من الکبائر: ۵۹۷۵۔

۲۔ لقمان: ۱۵/۳۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ»[1]

''اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت تو بس معروف کام میں ہے۔''

والدین کو اُف تک نہ کہیں:

والدین کے ساتھ نہایت نرمی و انکساری سے گفتگو کریں، انھیں ادب و احترام سے بلائیں اور اگر وہ سخت سست کہیں یا ان کی طرف سے کوئی زیادتی ہو تو نہایت تحمل و بردباری کا مظاہرہ کریں، کیونکہ انھیں ترکی بہ ترکی جواب دینا، انھیں ڈانٹنا اور انھیں آنکھیں دکھانا حرام ہے، بلکہ اپنی اولاد سے بڑھ کر ان کا خیال رکھیں اور ان سے نرمی سے پیش آئیں۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴾[2]

''اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرو۔ اگر کبھی تیرے پاس دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ ہی جائیں تو ان دونوں کو ''اف'' مت کہہ اور نہ انھیں جھڑک اور ان سے بہت کرم والی بات کہہ۔ اور رحم دلی سے ان کے لیے تواضع کا بازو جھکا دے اور کہہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جیسے انھوں نے چھوٹا ہونے کی حالت میں مجھے پالا۔''

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية وتحريمها في المعصية: ۱۸٤۰۔

۲۔ بنی اسرائیل: ۱۷/ ۲۳، ۲٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کو گالی دینا:

اولاد پر والدین کی عزت و تکریم اور ادب و احترام اور ہر حال میں ان کو خوش رکھنا واجب ہے، ان کی شان میں نازیبا کلمات کہنا اور ان کی گستاخی کرنا حرام ہے۔ مگر ہمارے ہاں ہوتا کیا ہے کہ جب والدین کے ذرائع آمدن مسدود ہو جائیں اور ان کی خدمت کا بوجھ اولاد کے کندھوں پر پڑے تو حیلے بہانوں سے والدین سے جان چھڑانے کی کوشش کی جاتی ہے اور اگر تنگ کرنے سے وہ گھر کو الوداع نہ کہیں تو انھیں ڈانٹنا، سخت سست سنانا اور دشنام طرازی اولاد کا وتیرہ بن جاتی ہے اور کچھ کم بخت اور شقی القلب ایسے ہیں جو والدین پر ہاتھ تک اٹھاتے ہیں اور انھیں زد و کوب کرتے ہیں، ایسی ناخلف اور نافرمان اولاد کے لیے کتاب و سنت میں سخت وعید وارد ہے۔ لہٰذا جن کے والدین بقید حیات ہیں انھیں بوجھ نہ سمجھا جائے، انہیں گالیاں نہ بکی جائیں اور زبان کی کاٹ سے ان لاچار و مجبور ہستیوں کو کبیدہ خاطر نہ کیا جائے، بلکہ ان کی خدمت تمھارے لیے دخول جنت کا ذریعہ اور حصول رحمت ایزدی کا بیش قیمت خزانہ ہے۔ ان کی شان میں گستاخی کرنا اور ان پر لعن طعن کرنا حرام اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔

⌘ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ» ①

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے والد پر لعنت کرتا ہے۔''

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ، قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ» ②

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، باب تحريم الذبح لغير الله: ۱۹۷۸۔

۲۔ صحيح بخاري، كتاب الأدب، باب لا يسب الرجل والديه: ۵۹۷۳۔ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الكبائر وأكبرها: ۹۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آدمی کا اپنے والدین کو لعن طعن کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔'' پوچھا گیا:
''یارسول اللہ! آدمی اپنے والدین کو کیونکر لعن طعن کرسکتا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا:
''آدمی دوسرے آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے تو (جواب میں) وہ اس کے والد کو گالی دیتا ہے، یہ کسی کی ماں کو گالی بکتا ہے تو (جواب میں) وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔''

فوائد:

1. والدین کو گالی دینا، انہیں لعن طعن کرنا اور ان کے بارے میں نازیبا کلمات کہنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔
2. والدین کی توہین اور لعن طعن کے اسباب بھی حرام ہیں، لہٰذا ایسے کام نہ کرنے چاہئیں جن کی پاداش میں اپنے والدین کو گالیاں پڑیں۔
3. والدین کو گالی دینا یا گالی دلوانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے تو والدین کو زد و کوب کرنے والے اور ان کی پٹائی کرنے والوں کا انجام کیا ہوگا، لہٰذا ہر حال میں والدین کی عزت و تکریم اور ادب و احترام واجب ہے۔

والدین کے خدمت گزار کی دعائیں:

والدین کے خدمت گزار، ان سے حسن سلوک کرنے والے اور ان سے اچھا برتاؤ کرنے والے کی مشکلات آسان ہوتی ہیں، مال و زر میں اضافہ ہوتا ہے اور اگر وہ کسی مصیبت میں پھنسا ہو تو اس نیک عمل کے وسیلہ سے دعا کرنے سے بارگاہ ایزدی میں دعا قبول ہوتی ہے۔ اس کی دلیل صحیح بخاری میں مذکور ایک طویل واقعہ ہے جو غار کے پتھر کے نام سے مشہور ہے:

ایک مرتبہ تین آدمی محو سفر تھے کہ بارش شروع ہوگئی، اس پر انھوں نے ایک پہاڑ کی غار میں پناہ لی تو پہاڑ سے ایک پتھر گرا جس نے غار کا دہانہ بند کر دیا، پھر انھوں نے باہمی مشاورت کی اور کہا کہ اپنے ایسے نیک اعمال تلاش کرو جو تم نے خالص اللہ کے لیے انجام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیے ہوں، پھر ان کے وسیلہ سے دعا کرو، امید ہے اللہ تعالیٰ تمھیں اس مصیبت سے نکال دیں گے۔

چنانچہ ان میں سے ایک شخص یوں گویا ہوا، یا اللہ! میرے انتہائی بوڑھے والدین تھے، اور میرے چھوٹے بچے بھی تھے، میں ان کی گزر بسر کے لیے جانور چرایا کرتا تھا، جب میں شام کو جانور واپس لاتا تو میں ان کا دودھ دوہتا تو میں اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں سبز درختوں میں جانور چراتا دور نکل گیا اور کافی شام ہو چکی تھی، جب میں واپس آیا تو میرے والدین سو چکے تھے، میں نے معمول کے مطابق دودھ دوہا۔ میں دودھ لے کر ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ میں یہ بھی ناپسند کرتا تھا کہ انھیں نیند سے بیدار کروں اور یہ بھی مجھے ناگوار تھا کہ میں والدین سے قبل اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں، جب کہ (بھوک سے نڈھال) بچے میرے قدموں میں بلک رہے تھے۔ طلوع فجر تک میری اور بچوں کی یہی کیفیت رہی (پھر والدین بیدار ہوئے اور میں نے ان کی خدمت میں پہلے دودھ پیش کیا پھر بچوں کو پلایا) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل خالص تیرے چہرے کی تلاش کے لیے کیا تھا تو اس پتھر کو اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اتنا سرکایا کہ وہ آسمان دیکھنے لگے۔[1]

فوائد:

1. والدین کی خدمت کرنا اور ان سے نیک سلوک کرنا افضل اعمال سے ہے اور ایسے شخص کی پریشانیاں دور ہوتیں اور دعائیں شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں۔
2. والدین کو کھانا وغیرہ، بیوی بچوں سے پہلے پیش کرنا افضل ہے لیکن ہماری شقاوت دیکھیے کہ جب بیوی بچے سیر ہو جائیں تو بچا کھچا والدین کو پیش کیا جاتا ہے یا ان سے چھپ کر پھل فروٹ کھائے جاتے ہیں، اپنی ان عادات پر نظر ثانی کیجیے۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب إجابة دعاء من بر والدیه: ٥٩٧٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

30

فصل دوم

پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک

پڑوسی زندگی کے ساتھی ہوتے ہیں، ان سے مضبوط و مستحکم تعلقات اور باہمی دوستی پرسکون زندگی کی ضمانت ہے، اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام نے ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک پر بہت زور دیا ہے، ان سے باہمی تعلقات کو مضبوط تر کرنے کی تاکید کی ہے اور تعلق داروں کی نسبت ان سے زیادہ نرمی اور باہمی ہمدردی کی تلقین کی ہے۔

⌘ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴾ [1]

''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور قرابت والے کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابت والے ہمسائے اور اجنبی ہمسائے اور پہلو کے ساتھی اور مسافر (کے ساتھ) اور (ان کے ساتھ بھی) جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ بنے ہیں،

۱۔ النساء: ۳۶/۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقیناً اللہ ایسے شخص سے محبت نہیں کرتا جو اکڑنے والا، شیخی بگھارنے والا ہو۔"

⌘ سیدنا ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ» ①

"جو شخص اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے۔"

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ» ②

"جناب جبرائیل علیہ السلام مجھے ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کی مسلسل وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے یقین کر لیا کہ وہ اسے ضرور ورثاء میں شامل کر دیں گے۔"

ہمسائے کو ایذا نہ پہنچائیں:

اسلام جہاں ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک، باہمی ہمدردی اور نرمی وملائمت کو لازم قرار دیتا ہے، وہاں اس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ ہمسائے کو کسی قسم کی ایذا نہ پہنچائی جائے اور پڑوسی کے لیے تکالیف ومصائب کے بیج نہ بوئے جائیں کیونکہ پڑوسی کو پریشان کرنا، اسے تکلیف پہنچانا حرام اور ایمان سے محرومی کا باعث ہے لیکن اسلامی تعلیمات سے دوری اور اجتماعی بے حسی کا زہر اتنا ہلاکت انگیز ہے کہ اس نے لوگوں سے باہمی ہمدردی کا احساس چھین لیا ہے اور ہمسائے کے اتنے عظیم حقوق کو فراموش کر کے یہی کوشش رہتی ہے کہ ہمسائے کو پریشان کیسے کرنا اور کسی کمزور پہلو کو تلاش کر کے ہمسائے سے لڑائی چھیڑنی ہے یا

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر فلایؤذ جارہ: ٦٠١٩۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الوصاۃ بالجار: ٦٠١٤۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلۃ، باب الوصیۃ بالجار والإحسان إلیہ: ٢٦٢٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس چیز سے ہمسایہ تنگ ہو اس کام کو اتنے ہی زور وشور سے ڈنکے کی چوٹ پر کرنا ہے۔ لیکن یاد رکھیں آپ کا یہ وتیرہ اسلامی تعلیمات کے صریح خلاف ہے اور آپ کی یہ بے حسی تمھیں ایمان کی دولت سے محروم اور جہنم کا سزا وار ٹھہرا سکتی ہے، لہٰذا درج ذیل احادیث سے سبق سیکھتے ہوئے اپنی روش بدلیں اور پڑوسیوں کو ستانا اور انھیں تنگ کرنا ترک کر دیں۔

۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ» ①

''جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔''

۲۔ سیدنا ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں۔'' پوچھا گیا: ''یا رسول اللہ! کون (مومن نہیں)؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ» ②

''جس کا پڑوسی اس کی شر انگیزیوں سے محفوظ نہیں۔''

شریر ہمسایہ جنت سے محروم:

جس شخص کے پڑوسی اس کی شر انگیزیوں اور فتنہ سامانیوں سے پریشاں و نالاں ہیں وہ جنت سے محروم ہوگا اور اس گناہ کی پاداش میں اسے جہنم کی سزائیں جھیلنا پڑیں گی، لہٰذا اپنی عاقبت برباد کرنے کے بجائے اپنے انداز واطوار بدلیں اور اپنے اخلاق وعادات درست کر کے ہمسایوں سے بہتر تعلقات قائم کریں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الأخر فلا یؤذ جارہ: ۶۰۱۸۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب الحث علی إکرام الجار: ۴۷۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب إثم من لا یأمن جارہ بوائقہ: ۶۰۱۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ» ①

''جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

ہمسائے کی ایذا رسانی سے اعمال کا ضائع ہونا:

برے ہمسائے کی شر انگیزیاں اس کے نیک اعمال کی تاثیر ختم کر دیتی ہیں، اس کے شر اور فتنے کی وجہ سے نیک اعمال بارگاہ ایزدی میں شرف یاب نہیں ہوتے، بلکہ پڑوسیوں سے بدسلوکی اس کی عاقبت تک برباد کر ڈالتی ہے، جب کہ معمولی نیکیاں کرنے والا شخص جو ہمسایوں کا خیر خواہ ہوتا ہے اور ان سے بہترین تعلقات استوار رکھتا ہے، اپنی شرارتوں سے انھیں محفوظ رکھتا ہے اور انھیں تکالیف پہنچانے سے گریز کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ محبوب اور جنت کا سزاوار ٹھہرتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ''یا رسول اللہ! فلاں عورت نماز، روزوں اور صدقات کی کثرت کے حوالے سے معروف ہے، لیکن وہ اپنی زبان درازی سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جہنمی ہے۔'' اس نے کہا: ''یا رسول اللہ! فلاں عورت نماز، روزوں اور صدقات کی قلت کے حوالے سے مشہور ہے لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جنتی عورت ہے۔'' ②

فوائد:

1. ہمسائے سے زبان درازی کرنا اور اس کی توہین و تذلیل کرنا حرام ہے۔ ہمسائے سے

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان تحريم إيذاء الجار: ٤٦۔

۲۔ صحيح ابن حبان: ٥٧٦٤۔ مسند أحمد: ٢/ ٤٤٠، حسن۔ ابو یحییٰ مولیٰ جعدہ بن ہبیرہ ثقہ راوی ہے، یحییٰ بن معین نے اسے کتاب الجرح والتعدیل میں ثقہ قرار دیا ہے اور ابن حبان میں اعمش کی تحدیث ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان درازی اتنا سنگین گناہ ہے کہ اس سے تمام نیک اعمال اکارت جاتے ہیں اور انسان جہنم کا مستحق ٹھہرتا ہے، لہٰذا یہ کوشش کریں کہ اپنی زبان سے ہمسائے کو تکلیف نہ پہنچائیں، بلکہ ان سے حسن اخلاق، نرمی اور ملائمت سے گفتگو کریں، ان کی عزت و توقیر کریں۔

- عورتوں میں یہ بیماری ہوتی ہے کہ وہ معمولی معمولی باتوں پر لڑائی چھیڑ لیتی ہیں، پھر ہمسایوں کی اگلی پچھلی کمزور باتوں سے پردے اٹھتے ہیں اور دونوں طرف سے طعن وتشنیع اور ننگی گالیوں کی ایسے بوچھاڑ ہوتی ہے کہ شریف آدمی کا ایسی فحش بکواس سننا مشکل ہوتا ہے، لیکن یہ حیا کا پیکر عورتیں ہر قسم کی حیا تار تار کر کے مقابلہ جیتنے کے چکر اور فریق مخالف کو چت کرنے اور حاضرین سے داد وصول کرنے کے چکر میں اپنے اعمال کا ستیاناس کر لیتی اور اپنی آخرت برباد کر بیٹھتی ہیں۔

برے ہمسائے کی اذیتوں پر صبر کرنا:

اگر آپ کا ہمسایہ بد اخلاق، کمینہ خصلت اور بدزبان ہے تو مقابلہ میں ویسی بدمزاجی اختیار کرنے کے بجائے اس کی تکالیف پر صبر کریں، اس کی اذیتیں برداشت کریں اور اپنا حسن سلوک اور ہمسائے کے دیگر حقوق کی ادائیگی جاری رکھیں کیونکہ ہمسائے کی تکلیف پر صبر کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں، ان میں سے ایک وہ شخص ہے:

«رَجُلٌ كَانَ لَهُ جَارُ سُوْءٍ يُؤْذِيْهِ فَصَبَرَ عَلٰى اَذَاهُ حَتّٰى يَكْفِيَهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ بِحَيَاةٍ أَوْ مَوْتٍ»[1]

''وہ شخص جس کا ہمسایہ برا ہو جو اسے تکلیف دیتا ہے اور وہ اس کی تکلیف پر صبر

۱۔ طبرانی کبیر: ۱۶۱۴، صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے شر سے زندگی میں یا موت کے ذریعے کافی ہو جائے۔''

البتہ اگر کسی ہمسائے کی تکالیف اور شر انگیزیاں برداشت سے بڑھ جائیں اور صبر کا پیمانہ چھلک پڑے تو ہمسائے سے الجھنے اور اس سے بد زبانی یا لڑائی کرنے کے بجائے اس کی شرارتوں کی شکایت کسی معزز شخصیت یا حاکم سے کریں اور اس کے خلاف احتجاج کرنا اور لوگوں کو اس کی شرارتوں سے آگاہ کرنا جائز ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہمسائے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ صبر کرو۔'' وہ آپ کے پاس دو یا تین مرتبہ یہ شکایت لے کر حاضر ہوا، تو آخر پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ، اپنا سامان راستے میں ڈال دو۔'' چنانچہ اس نے اپنا سامان راستے میں رکھ دیا، پھر لوگ اس سے اس کی وجہ پوچھنا شروع ہوئے تو وہ انھیں وجہ بتانے لگا۔ (یہ سن کر) لوگ اس برے ہمسائے پر لعن طعن کرنا شروع ہوئے کہ اللہ اس کا ستیاناس کر دے، اسے برباد کر دے، وغیرہ وغیرہ۔ (اس پر) اس کا ہمسایہ اس کے پاس آیا اور اسے کہا: ''گھر واپس چلے جاؤ، آئندہ مجھ سے کبھی ایسی چیز نہ دیکھو گے جو تجھے ناپسند ہو۔''[1]

اچھے اور برے ہونے کا معیار:

انسان کے نیک و بد ہونے کا معیار ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک پر موقوف ہے، اگر اس کے ہمسائے اس سے خوش ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں نیک و صالح اور محترم ہے، جب کہ بے شمار نیکیوں اور اوصاف سے متصف شخص بھی اگر اس کے ہمسائے اس سے ناراض ہیں تو وہ بارگاہ ایزدی میں بدترین قرار پاتا ہے۔ لہٰذا نیک و صالح بنیے اور مقبول ہونے کے لیے

۱۔ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في حق الجوار: ٥١٥٣۔ الأدب المفرد: ١٢٤، حسن۔ عجلان المدني صدوق راوی ہے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑوسیوں کی رضامندی لازمی حاصل کریں۔

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ »[1]

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہترین ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ہمسایہ وہ ہے جو ہمسائے کے لیے بہترین ہو۔''

⌘ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: ''مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں اچھا ہوں یا برا؟'' نبی ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ : أَنْ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ: قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ أَسَأْتَ »[2]

''جب تم اپنے پڑوسیوں کو کہتے سنو کہ تم اچھے ہو تو تم واقعی اچھے ہو اور اگر تم انھیں کہتے سنو کہ تم برے ہو تو تم واقعتاً برے ہو۔''

پڑوسی کے مال و آبرو کا تحفظ:

عام عورتوں سے برے تعلقات قائم کرنا، ان سے معاشقے چلانا اور زنا کاری کا مرتکب ٹھہرنا قطعاً حرام ہے، لیکن ہمسائے کی عورتوں سے خفیہ تعلقات روا رکھنا اور ان سے غلط کاری کرنا کہیں بڑا جرم اور اکبر الکبائر میں سے ہے۔ اسی طرح کسی کے گھر سے چوری کرنا یقیناً حرام و ناجائز ہے، لیکن ہمسائے کے گھر سے چوری کرنا اور اس کی کوئی چیز چھپانا کہیں بڑا جرم ہے۔ اس لیے آپ کی طرف سے پڑوسی کو سکون و راحت پہنچنی چاہیے، اپنی آوارگی

۱۔ مسند أحمد: ۲/۱۶۷۔ جامع ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی حق الجوار: ۱۹۴۴، حسن۔ شرحبیل بن شریک صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

۲۔ مسند أحمد: ۱/۴۰۲۔ سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الثناء ..... : ۴۲۲۳، صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور گندگی سے ہمسائے کی عزت داغ دار نہ کریں اور ان کے گھر کو ہمیشہ کے لیے جہنم کدہ نہ بنائیں۔ اس بارے میں احادیث میں سخت وعید وارد ہے۔

⌘ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا جب کہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔'' میں نے عرض کی: ''پھر کون سا (گناہ بڑا ہے)۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا اپنے بچے کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔'' میں نے پوچھا: ''پھر کون سا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا اپنے ہمسائے کی بیوی سے بدکاری کرنا۔''[1]

⌘ سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ سے پوچھا: ''تم زنا کے متعلق کیا کہتے ہو؟'' انھوں نے عرض کی: ''اسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اور یہ تا قیامت حرام ہے۔'' (اس پر) رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے کہا: ''انسان کا دس عورتوں سے زنا کرنا اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنے سے کم تر (گناہ) ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا کہ تم چوری کے متعلق کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا: ''اسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اور یہ قیامت تک کے لیے حرام ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کا دس گھروں سے چوری کرنا ہمسائے کے گھر سے چوری کرنے سے کم تر گناہ ہے۔''[2]

۱۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله: ﴿والذین لایدعون مع اللّٰه الٰها اخر﴾: ٤٧٦١۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان کون الشرك أقبح الذنوب و بیان أعظمها بعده: ٨٦۔

۲۔ مسند أحمد: ٦/٨۔ مسند بزار: ٢١١٥، حسن۔ محمد بن سعید انصاری صدوق اور ابوظبیہ کلاعی ثقہ راوی ہے، یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور دارقطنی نے اسے صدوق کہا ہے۔ [تهذیب التهذیب: ٧/٤٠٨]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

1. ہمسائے کے حقوق میں اس کی عزت اور مال کا تحفظ بھی شامل ہے اور ہمسائیگی کے ناتے ہمسائے کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ ہمسائے کی عزت وآبرو کا محافظ ہو، لیکن فلموں، گانوں اور فحش پروگراموں سے متاثر نوجوان کا پہلا ہدف ہمسائے کی بچیاں اور عورتیں ہوتی ہیں۔ وہ اپنی جنسی آوارگی کا آغاز قریبی پڑوسیوں سے کرتا ہے، اس کی زہریلی نظریں اور بری عادات ہر وقت ہمسایوں کو پریشان رکھتی ہیں حتیٰ کہ عورتوں نے گھر سے باہر جانا ہو تو محلے کے نوجوانوں کی حریص اور للچائی نظریں عزت مآب شریف زادیوں کو بے کل رکھتی اور ان کے لیے مسلسل پریشانی کا باعث ہوتی ہیں۔
2. ہمسایوں کے بدتہذیب لڑکے مکان کی چھتوں پر چڑھ کر محلے کی عورتوں کو پریشان کرتے اور مسلسل برے تعلقات قائم کرنے کی ٹوہ میں رہتے ہیں، جو سراسر حرام اور اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی مبغوض فعل ہے۔ جن کا تدارک کر کے ہر ہمسایہ اسلامی تعلیمات وحقوق سے آگاہی حاصل کر کے اور ان تعلیمات پر عمل کر کے گلی محلوں کو امن کا گہوارہ بنا سکتا ہے اور باہمی محبت ومودت سے انتہائی پرامن معاشرہ جنم لے سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ انسان جنسی درندہ اور عزتوں کا لٹیرا بن جائے تو گلی محلوں سے پھیلنے والے یہ بے حیائی اور بدکاری کے جراثیم تمام معاشرے کو ناپاک ونجس کر دیتے ہیں، پھر عزتیں پامال ہوتیں اور قتل وخون ریزی کے بازار گرم ہوتے ہیں، ان جرائم اور ہلاکتوں سے بچنے کا بہترین حل یہ ہے کہ اپنی عزتیں بھی محفوظ رکھیں، دوسروں کی عزتوں کو بھی تحفظ دیں اور جنسی تسکین کا جو شرعی طریقہ نکاح رائج ہے اسے بحال کر کے نوجوان نسل کو ذلتوں سے بچائیں۔ اس سے باہمی تعلقات مستحکم ہوتے اور معاشرہ پاکیزہ وپرامن بنتا ہے۔ اجنبی عورتوں کی طرف اٹھنے والی نظریں جھک جاتی، جنسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوتیں تحلیل ہوتی اور پاک وصاف نسل جنم لیتی ہے جو معاشرے کے لیے استحکام وبقا کی ضامن ہوتی ہے، ان شاء اللہ!

پڑوسی کو کھانے میں شامل کرنا:

اگر کھانا پکائیں تو پڑوسی کا بھی خیال رکھیں اگر سالن وافر ہو تو اس کا کچھ حصہ پڑوسی کو دے دیں اور اگر سالن مقدار میں کم ہو تو شوربا زیادہ کر لیں۔ یوں پڑوسی کی ضروریات بھی ملحوظ رکھیں، اگر کوئی کھانے وغیرہ کی سوغات یا پھل وغیرہ لائیں تو اس میں بھی پڑوسیوں کا حصہ رکھیں اور اگر ہمسائے کے گھر سے کوئی سالن، روٹی وغیرہ لینے آئے تو اسے خالی ہاتھ نہ لوٹائیں۔

اس بارے میں احادیث نبویہ میں تاکید وارد ہے:

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَا أَبَا ذَرٍّ! إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ»[1]

''اے ابو ذر! جب تم شوربے والی چیز پکاؤ تو اس کا پانی زیادہ کر لو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔''

فوائد:

1. اس حدیث میں ہمسائے کی خورونوش کی ضروریات کا خیال رکھنے کی تاکید ہے اور چونکہ باہمی ضروریات کا خیال رکھنے سے تعلقات مستحکم ہوتے، آپس میں محبت ومودت بڑھتی ہے، اس لیے پڑوسی کے ساتھ ایسے معاملات مضبوط تر ہونے چاہییں۔
2. پڑوسیوں کو وقتاً فوقتاً گھر کی پکی چیزیں بھیجتے رہنا چاہیے اور کھانے کی معمولی چیز دیتے اور قبول کرتے ہوئے اسے حقیر نہیں جاننا چاہیے، بلکہ جو اور جتنا میسر ہو اسے

۱۔ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب الوصية بالجار: ۲۶۲۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمسائے کی خدمت میں پیش کر دینا چاہیے اور جس تک ہدیہ پہنچے اسے خوش دلی سے قبول کر لینا چاہیے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ: لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ» [1]

''اے مسلمان عورتو! کوئی ہمسائی اپنی پڑوسن کے لیے کسی چیز کو حقیر نہ جانے، خواہ بکری کی کھری ہی کیوں نہ ہو۔''

تحفہ و ہدیہ دینے میں قریبی پڑوسی کا زیادہ استحقاق:

قریبی پڑوسی کا حق دور کے پڑوسی سے زیادہ ہے، لہٰذا ہدیہ دینے میں قریبی پڑوسی کو مقدم رکھیں، البتہ ایسی صورت پیدا نہ ہو کہ دور کا پڑوسی آپ کے تحائف سے محروم ہو جائے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں میں ان میں سے کس کو ہدیہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس کا دروازہ تیرے گھر کے زیادہ قریب ہے۔'' [2]

گھریلو استعمال کی چیزیں عاریتاً دینے سے انکار نہ کریں:

اگر ہمسائے گھریلو استعمال کی چیز دیگچی، پریشر ککر، ڈشیں، ڈونگے، واٹر سیٹ، ٹی سیٹ، ڈنر سیٹ، کلہاڑی، تیشا، چارپائی، یا بستر وغیرہ عاریتاً طلب کریں تو انکار نہ کریں، بلکہ ضرورت کی گھریلو چیزیں خوش دلی سے مہیا کریں، کیونکہ ہمسائے کو استعمال کے لیے ضروری اشیاء عاریتاً دینا بھی نیکی ہے اور ان چیزوں کو روکنے پر سخت وعید ہے گھریلو استعمال کی چیزیں عاریتاً نہ دینا منکرین آخرت کا وصف بیان ہوا ہے اور جو عورتیں چیز کے گم ہونے یا ٹوٹنے کا

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب لا تحقرن جارة لجارتها: ۶۰۱۷۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب حق الجوار فی قرب الأبواب: ۶۰۲۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہانہ بنا کر چیزیں دینے سے انکار کرتی ہیں انھیں اس وعید سے ڈرنا چاہیے اور اپنی عادات بدلنی چاہییں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ﴾ ①

''اور عام برتنے کی چیزیں روکتے ہیں۔''

فوائد:

① اس آیت میں عام استعمال کی چیزیں نہ دینے والے کے لیے ہلاکت کی وعید ہے۔

② ماعون ہر وہ چیز ہے جس سے کام لیا جاتا ہے، جیسے کلہاڑی، بسولہ، دیگچی، برتن، ڈول، کرسی، کانٹا وغیرہ تمام اشیائے خانگی۔ ②

③ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

﴿ كُنَّا نَعُدُّ الْمَاعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارِيَةَ الدَّلْوِ وَالْقِدْرِ ﴾ ③

''ہم عہد رسالت میں ڈول اور ہنڈیا وغیرہ عاریتاً لینے کو ماعون سے تعبیر کرتے تھے۔''

۱۔ الماعون: ۷/۸۷۔

۲۔ لغات الحدیث: ۲۴۴/۴۔

۳۔ سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب في حقوق المال: ۱۶۵۷۔ مسند بزار: ۲۲۹۲، حسن۔ عاصم بن بھدلہ صدوق راوی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

مہمانوں کے ساتھ حسن سلوک

جب گھر پر کوئی مہمان تشریف فرما ہو یا آپ سے ملنے والا ملاقاتی آئے تو اس کی عزت و تکریم کریں، اس کی آؤ بھگت کریں اور ماکولات ومشروبات سے اس کی خوب تواضع کریں، کیونکہ مہمان کی ضیافت اہل خانہ کا حق ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس کی خاص تاکید فرمائی ہے۔ یاد رکھیں! مہمان کو کھلانے پلانے سے رزق میں کمی واقع نہیں ہوتی، اس لیے مہمانی سے جی کترانا اور بخل وکنجوسی کا مظاہرہ کرنا احسن عمل نہیں۔

⌘ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

«وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا» [1]

''آپ کے ملاقاتی کا آپ پر حق ہے۔''

⌘ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ» [2]

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب حق الضیف: ٦١٣٤۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب إکرام الضیف وخدمته إیاه بنفسه: ٦١٣٦۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب الحث علی إکرام الجار والضیف: ٤٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے، جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جس کا اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان ہے وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔''

فوائد:

① مہمان کے لیے وقت نکالنا اور اس کی عزت وتکریم کرنا میزبان کا حق ہے۔

② مہمان کی آمد پر اپنے کاموں میں مگن رہنا، اس کی عزت افزائی نہ کرنا اور اس کے لیے کھانے پینے کا بندوبست نہ کرنا ناجائز ہے۔

مہمان کی خاص مہمانی اور مدت ضیافت:

مہمان کی آمد پر خوشی ومسرت کا اظہار کریں، اسے اپنائیت کا ماحول دیں اور ایک دن اور ایک رات اس کی خاص ضیافت کریں، پھر تین دن تک عام ضیافت مشروع ہے۔ تین دن کے بعد مہمان خود ہی واپسی کی تیاری کرے اور تین دن سے اضافی قیام سے اہل خانہ کو مصائب ومشکلات اور گناہوں میں مبتلا نہ کرے، کیونکہ تین دن کے بعد جیب بھی کافی خالی ہو چکی ہوتی ہے اور گھر میں چہ میگوئیاں اور غیبتیں بھی شروع ہو چکی ہوتی ہیں۔ جن کا اصل موجب مہمان کا تین دن سے اضافی قیام ہے اور مہمان کا تین دن سے زائد قیام مکروہ و ناپسندیدہ عمل ہے۔

⌘ سیدنا ابوشریح العدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ» [1]

1۔ صحيح بخاری، كتاب الأدب، باب إكرام الضيف وخدمته إياه بنفسه : ٦١٣٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اس کی خاص میزبانی ایک دن اور ایک رات ہے اور اس کی عام ضیافت تین دن ہے۔ اس کے بعد (میزبانی) صدقہ ہے اور مہمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ میزبان کے ہاں اس قدر قیام کرے کہ اسے گناہ میں مبتلا کر دے۔''

صحیح مسلم میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ''یا رسول اللہ! مہمان (تین دن سے زیادہ قیام سے) میزبان کو کیسے گناہ میں مبتلا کرے گا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اس کے پاس (تین دن سے زیادہ) مقیم رہے، جب کہ اس کے پاس ضیافت کے لیے کوئی چیز نہ بچی ہو گی۔''[1]

فوائد:

1. مہمان کی عزت وتکریم ہر میزبان پر لازم ہے اور اس بارے میں مہمان میں تقسیم و تفریق نہیں کرنی چاہیے، بلکہ تمام مہمان یکساں عزت وتکریم کے مستحق ہیں، ایسا ناجائز ہے کہ اگر کوئی مال دار و دولت مند مہمان آئے تو آپ گھر کا سب کچھ داؤ پر لگا دیں اور اگر کوئی کمزور و مسکین مہمان آئے تو اسے چائے کے کپ پر ٹرخانے کی کوشش کریں، بلکہ ہر مہمان کو پوری عزت دیں اور جہاں تک ممکن ہو ان کی خوب آؤ بھگت کریں۔
2. مہمان کی ایک رات اور ایک دن خوب تواضع کریں، باقی دو دن تک اس کی ضیافت کرنا مشروع عمل ہے۔
3. تین دن کے بعد مہمان اپنے طور پر الوداع کہے اور گھر کی راہ لے، البتہ میزبان کی خوشی ہو تو تین دن سے زیادہ قیام کر سکتا ہے اور تین دن کے بعد مہمان پر اٹھنے والے اخراجات میزبان کے لیے صدقہ ہوں گے، لیکن اگر میزبان تین دن کے بعد مہمان کو بوجھ سمجھے تو مہمان کا وہاں ٹھہرنا قطعاً جائز نہیں۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب اللقطة، باب الضیافة ونحوها: ٤٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہمان کے لیے پرتکلف کھانا تیار کرنا:

مہمان کی آمد پر پرتکلف کھانا تیار کرنا اور شاندار ضیافت کا انتظام کرنا مسنون و مستحب فعل ہے، البتہ ضیافت میں اپنی مالی حیثیت سامنے رکھیں اور جتنا خرچ کرنے کی طاقت ہے اس کے حساب سے خرچ کریں، یہ نہ ہو کہ ایک مہمان کی آمد پر آپ مہینے بھر کے لیے مقروض ہو جائیں اور کسی نئے مہمان کی آمد پر آپ مشکل میں پڑ جائیں۔ ضیافت اپنی حیثیت کے مطابق کریں۔

⌘ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس (فرشتے) مہمانوں کی شکل میں آئے تو انھوں نے ضیافت کے لیے بھنا ہوا بچھڑا پیش کیا، ان کا یہ عمل دلیل ہے کہ مہمان کے لیے پرتکلف کھانا تیار کرنا جائز ہے:

﴿ هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ إِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ إِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۖ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ إِلٰى أَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُوْنَ ﴾[1]

''کیا تیرے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات آئی ہے؟ جب وہ اس پر داخل ہوئے تو انھوں نے سلام کہا۔ اس نے کہا سلام ہو، کچھ اجنبی لوگ ہیں۔ پس چپکے سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا، پس (بھنا ہوا) موٹا تازہ بچھڑا لے آیا۔ پھر اسے ان کے قریب کیا کہا کیا تم نہیں کھاتے؟''

⌘ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان اخوت قائم کی تھی، چنانچہ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے گئے تو انھوں نے سیدہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو پرانے لباس میں دیکھا تو پوچھا یہ کیا حالت ہے؟ اس نے کہا: ''آپ کے بھائی

۱۔ الذاریات: ۵۱/ ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دنیا سے کوئی سروکار نہیں۔'' پھر سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انھوں نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا۔[1]

فوائد:

1. مہمان کے لیے عمدہ اور اچھا کھانا تیار کرنا جائز ہے۔
2. مہمان سے یہ پوچھنا کہ کیا پسند کرو گے، درست نہیں کیونکہ اس سے مہمان کو خجالت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سے اس کی عزت نفس مجروح ہوتی ہے، بلکہ اپنے طور پر جو اچھی چیز میسر ہو مہمان کو پیش کر دینی چاہیے۔
3. امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث الباب سے مہمان کے لیے کھانا تیار کرنے اور اس کے لیے تکلف کرنے کے جواز پر استدلال کیا ہے۔
4. مہمانوں کی خدمت کے لیے اپنی خدمت پیش کرنا مستحب فعل ہے۔

مہمان کی موجودگی میں اہل خانہ سے لڑائی کرنا:

گھر پر مہمانوں کے ہوتے ہوئے آپس میں لڑائی کرنا، اہل خانہ کو ڈانٹنا اور انھیں غصے ہونا ناپسندیدہ عمل ہے، یہ شیطانی بھڑکاوا ہے، اس سے انسانی شخصیت پر منفی اثر پڑتا ہے اور مہمان پریشان ہوتا ہے۔ مہمانوں کی موجودگی میں کسی بات پر ضد کر چکے ہوں تو وہ ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ دیں اور مہمانوں کے سامنے اپنی نہ چلائیں بلکہ اگر وہ کسی بات پر بضد ہیں تو ان کی بات مان لیں۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ مہمان لائے اور مجھے کہا: ''اپنے ان مہمانوں کی خاطر تواضع کرو، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہا ہوں، چنانچہ میرے آنے سے پہلے ان کی مہمانی سے فارغ ہو جانا۔'' سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ جو میسر تھا لے

1۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب صنع اللطعام والتکلف للضیف: ٦١٣٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر مہمانوں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: ''کھائیں۔'' مہمانوں نے پوچھا: ''گھر کا مالک (ابوبکر) کہاں ہے؟'' اس (عبدالرحمٰن) نے کہا: ''آپ کھائیں۔'' مہمانوں نے جواب دیا: ''جب تک گھر کا مالک نہیں آتا ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔'' سیدنا عبدالرحمٰن نے کہا: ''ہماری طرف سے اپنی ضیافت قبول کیجیے، کیونکہ اگر ابوبکر آ گئے اور تم نے کھانا نہ کھایا تو ہمیں ان کے غیظ وغضب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن انھوں نے یہ عذر ماننے سے انکار کر دیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ پر غصے ہوں گے۔ چنانچہ جب وہ (گھر) آئے تو میں ان سے چھپ گیا۔ انھوں نے مہمانوں سے پوچھا: ''تم نے کیا کیا؟'' (کھانا وغیرہ کھایا) انھوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سارا واقعہ سنایا۔ اس پر انھوں نے آواز دی، عبدالرحمٰن! میں خاموش رہا۔'' پھر انھوں نے پکارا، عبدالرحمٰن! میں پھر خاموش رہا، پھر انھوں نے کہا: ''اوئے احمق! میں تجھے قسم دیتا ہوں، اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو ضرور حاضر ہو۔'' میں باہر آیا اور عرض کی: ''اپنے مہمانوں سے پوچھ لیجیے (میں نے انھیں کھانا پیش کیا تھا)۔'' مہمانوں نے کہا: ''اس نے سچ کہا، یہ ہمارے پاس کھانا لایا تھا۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تم میرے منتظر تھے، اللہ کی قسم! میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔'' اس پر دیگر افراد نے کہا: ''اللہ کی قسم! جب تک آپ کھانا تناول نہ کریں گے ہم بھی کھانا نہیں کھائیں گے۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''آج رات کی طرح میں نے شر انگیز منظر نہیں دیکھا، تمھارا ستیاناس ہو، تم کیسے مہمان ہو؟ تم ہماری ضیافت کیوں قبول نہیں کر رہے، کھانا لاؤ۔'' چنانچہ سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کھانا لائے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ پڑھ کر کھانے میں ہاتھ داخل کیا اور کہا: ''پچھلا معاملہ شیطان کی طرف سے تھا۔'' پھر ان سب نے کھانا تناول کیا۔ ①

ا۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب ما یکرہ من الغضب والجزع عند الضیف: ٦١٤٠۔ صحیح مسلم، کتاب الأطعمة، باب إکرام الضیف و فضل إیثارہ: ٢٠٥٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

① مہمانوں کے اصرار پر ان کے ساتھ کھانا کھائیں اور ضد اور ہٹ دھرمی سے اجتناب کریں، بلکہ مہمانوں کی بات مان لیں۔

② مہمانوں کے سامنے گھر کے افراد کو ڈانٹنا اور ضیافت میں کوتاہی کی صورت میں اشتغال میں آنا مکروہ فعل ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے یہی استدلال کیا ہے۔

گھر کے افراد کی تیمار داری:

اگر گھر کا کوئی فرد بیمار ہو جائے تو اس کا خاص خیال رکھیں، اس پر خصوصی شفقت کریں اور اس کے لیے دوا کا بندوبست کریں، تاکہ وہ بیماری سے جلد صحت یاب ہو جائے۔ آپ کی خاص شفقت سے باہمی محبت پروان چڑھے گی اور بیمار کی حوصلہ افزائی سے اس کی جلد صحت یابی کی امید پیدا ہو گی۔

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ بیماری کی حالت میں میرا خاص خیال رکھتے ہوئے زیادہ لطف و اکرام کا مظاہرہ کرتے۔ [1]

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ» [2]

''جب گھر کا کوئی فرد بیمار ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر معوذات پڑھ کر دم کرتے تھے۔''

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وہ بیان کرتی ہیں:

۱۔ صحیح بخاری: ۴۷۵۰۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الطب، باب رقیة المریض بالمعوذات: ۲۱۹۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكٰى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ: أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِيُ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا»[1]

''جب ہم سے کوئی فرد بیمار ہو جاتا تو آپ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے پھر یہ کلمات کہتے: ''اے لوگوں کے رب! بیماری دور کر دے اور شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری ہی (طرف سے) شفا ہے، ایسی شفا دے جو بیماری نہ چھوڑے۔''

مذکورہ دم بھی کریں اور گھر کے کسی بھی فرد کو بیماری میں اپنی خاص توجہ سے محروم نہ کریں اور بیمار کے لیے دوائی وغیرہ کا انتظام بھی کریں۔

لیکن ہمارا یہ بہت بڑا المیہ اور بدبختی ہے کہ بیوی اور بچوں کو سر درد ہو تو ہم شہر کے تمام اچھے ڈاکٹر چھان مارتے ہیں، لیکن والدین یا بہن بھائی بیمار ہوں تو دکان یا میڈیکل سٹور سے زیادہ سے زیادہ پیناڈول، ڈسپرین وغیرہ لا کر ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جاتے ہیں، ایسا درست نہیں۔ بلکہ والدین پر مزید توجہ دیں، بیماری کی حالت میں انھیں اپنائیت دیں اور احساس محرومی کا شکار نہ ہونے دیں۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الطب، باب استحباب رقیة المریض: ۲۱۹۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

جامع آداب

شام کے وقت درج ذیل آداب و احکام کی ضرور پابندی کریں، کیونکہ ان آداب کی پابندی آپ کے جان و مال اور اولاد کی حفاظت کی ضامن ہے۔ ان احکام کی پابندی سے آپ شیطانی وساوس اور خطرناک وبا سے محفوظ رہ سکتے ہیں، لہٰذا ان میں بالکل کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

۱۔ سرِشام (سورج کے غروب ہوتے وقت) اپنے بچوں اور جانوروں کو گھر میں روک لیں اور یہ مدت مغرب کے بعد تقریباً ایک گھنٹے تک ہونی چاہیے، مغرب کا اندھیرا چھٹنے کے بعد بچوں اور جانوروں کو باہر جانے دیں۔

۲۔ غروب آفتاب کے وقت بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کر دیں اور کوئی دروازہ کھلا نہ رہنے دیں۔

۳۔ سرِشام بسم اللہ پڑھ کر مشکیزوں کے منہ بندھ کر دیں اور بسم اللہ پڑھ کر تمام برتن ڈھانپ دیں، اگر برتن ڈھانپ نہ سکیں تو ان پر چوڑائی میں کوئی چیز رکھ دیں اور یہ عمل صبح تک جاری رہنا چاہیے۔

۴۔ رات کو گھروں میں موم بتی، لالٹین اور آگ جلتی نہ چھوڑیں۔

دلائل حسب ذیل ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⌘ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ، وَ أَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَ أَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَ خَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ، وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَ لَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا، وَ أَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ » ①

''جب رات کی ابتدائی تاریکی ہو یا شام کرو تو اپنے بچوں کو (گھروں میں) روک لو، کیونکہ اس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں اور جب رات کی ایک گھڑی (گھنٹہ) گزر جائے تو انھیں (بچوں کو) چھوڑ دو۔ اور (سرِشام) دروازے بند کر لو اور اپنے دروازے بند کرتے وقت بسم اللہ پڑھو، اس لیے کہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔ اپنے مشکیزوں کے سر بند باندھ دو اور اس پر اللہ کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور بسم اللہ پڑھو اگر (برتن ڈھانپ نہ سکو) تو ان پر چوڑائی میں کوئی چیز رکھ دو اور اپنے چراغ بجھا دو۔''

⌘ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما مرفوع روایت بیان کرتے ہیں:

« خَمِّرُوا الْآنِيَةَ، وَ أَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ، وَ أَجِيفُوا الْأَبْوَابَ، وَ اكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ، فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَّ خَطْفَةً، وَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ » ②

۱۔ بخاری، کتاب الأشربة، باب تغطية الإناء : ۵۶۲۳۔ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب إستحباب تخمير الإناء : ۲۰۱۲۔

۲۔ بخاری، کتاب بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب فی شراب أحدكم فليغمسه : ۳۳۱۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''شام کے وقت برتن ڈھانپ دو، مشکیزوں کے تسمے باندھ دو، دروازے بند کر دو اور بچوں کو (گھر میں) اکٹھا کر لو، کیونکہ اس وقت جنات کا پھیلنا اور اچکنا ہوتا ہے اور سوتے وقت دیے بجھا دو کیونکہ بعض اوقات چوہیا دیے کی بتی کھینچ کر اہل خانہ کو جلا دیتی ہے۔''

⌘ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَ صِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَآءِ ، فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تُبْعَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَآءِ»[1]

''جب سورج غروب ہو تو رات کی انتہائی تاریکی دور ہونے تک اپنے مویشیوں اور بچوں کو نہ چھوڑو، کیونکہ جب سورج غروب ہوتا ہے اور رات کی ابتدائی تاریکی غائب نہیں ہوتی تو اس وقت شیاطین چھوڑے جاتے ہیں۔''

فوائد:

① غروب آفتاب سے لے کر رات کی ابتدائی تاریکی کے چھٹنے تک (جس کا وقت تقریباً ایک گھنٹہ ہے کیونکہ حدیث میں ساعۃ من اللیل کے الفاظ وارد ہیں اور دن رات میں چوبیس ساعات ہوتی ہیں یوں یہ وقت ایک گھنٹہ بنتا ہے) بچوں اور مویشیوں کو گھروں سے باہر نہ بھیجا جائے، کیونکہ یہ شیاطین کے انتشار اور اچکنے کا وقت ہوتا ہے تو اس نصیحت اور حکم نبوی پر عمل کرنے سے آپ کے بچے شیطانی حملوں، شیاطین کے مس اور نظر بد سے محفوظ رہیں گے، لیکن شرعی تعلیمات سے جہالت اور دینی معاملات سے دوری کا یہ المیہ ہے کہ سر شام بچے کھیل کود میں مصروف ہوتے ہیں اور جو دودھ پیتے بچے بیمار ہوتے ہیں انھیں اس وقت دم کرانے کے لیے مساجد سے باہر بھیج دیا جاتا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب إستحباب تخمير الإناء: ۲۰۱۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اوقات میں بچوں کو گھروں میں پابند کریں، دن رات کے باقی اوقات میں بچوں کو جہاں مرضی بھیجیں، اس سے آپ کے بچے اور مال مویشی مامون ومحفوظ رہیں گے۔

2. سرِ شام دروازے بند کر دیں اور غروب آفتاب سے لے کر ایک گھنٹے تک دروازے بند رکھیں، اس سے شیطان گھر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ یوں اس عمل سے گھر کے افراد اور گھر شیاطین کے غلبے سے محفوظ رہتے ہیں۔ یہ عمل تمام سال کریں، سال مہینے یا ہفتے کا کوئی دن اس سے مستثنیٰ نہیں، لیکن جہالت و بے دینی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں کی وجہ سے لوگوں میں یہ بات عام ہو چکی ہے کہ جمعرات کی رات روحیں گھروں کا چکر لگاتی ہیں، لہٰذا جمعرات کی شام دروازے کھلے رکھنے چاہییں یہ من گھڑت کہانی ہے جس کا کتاب وسنت سے دور کا بھی تعلق نہیں، لیکن اس کے نقصانات انتہائی تباہ کن ہیں۔ ملاحظہ کریں:

3. روحوں کی دنیا میں واپسی اور گھروں میں چکر لگانے کا عقیدہ کتاب وسنت کے خلاف ہے اور یہ اعتقاد کہ روحیں دنیا میں واپس آتی ہیں یہ عقیدہ کفر وضلالت پر مبنی ہے لہٰذا دینی مسائل کے متعلق سنی سنائی باتوں پر اعتماد نہ کریں، بلکہ مسائل کی تحقیق کر لیا کریں۔

4. جمعرات کو دروازے کھلے چھوڑنے سے روحیں تو واپس نہیں آتیں البتہ شیاطین داخل ہو کر دین سے متنفر ضرور کرتے ہیں اور اپنا غلبہ جماتے ہیں۔

5. جمعرات کے دن یا عام دنوں میں دروازے کھلے چھوڑنا نبی ﷺ کے حکم کی صریح مخالفت ہے۔

6. شام کو تمام برتن ڈھانپ دیں، یا الٹے کر دیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ان پر چوڑائی شکل میں کوئی چیز رکھ دیں اور مشکیزوں کے سر بند باندھ دیں۔ اس کا فائدہ بہت زیادہ ہے کہ سال میں ایک رات اللہ کی طرف سے وبا (مہلک بیماری جو موت کا سبب بنتی ہے) نازل ہوتی ہے جو ان ڈھکے برتن میں اور کھلے مشکیزے میں داخل ہو جاتی ہے۔ (جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ان برتنوں کے ماکولات ومشروبات استعمال کرنے سے گھر کے افراد انتہائی پیچیدہ امراض کا شکار ہو سکتے ہیں)۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٌ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ»[1]

''رات کے وقت برتن ڈھانپ دو اور مشکیزوں کے منہ بند کر دو، کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے اور وہ وبا جس بھی ان ڈھکے برتن اور کھلے سر بند کے مشکیزے کے پاس سے گزرتی ہے اس میں داخل ہو جاتی ہے۔''

فوائد:

علماء نے رات کے وقت برتن ڈھانپنے کے چار فوائد بیان کیے ہیں، دو فوائد تو احادیث میں مذکور ہیں:

1. ڈھانپے ہوئے برتن شیطان سے محفوظ رہتے ہیں، کیونکہ شیطان ڈھکا ہوا برتن اور منہ بند مشکیزے کھول نہیں سکتے۔
2. ڈھکے برتن اس وبا سے محفوظ رہتے ہیں جو سال میں ایک رات نازل ہوتی ہے۔
3. ڈھکے برتن نجاست وغیرہ سے سالم رہتے ہیں۔
4. ایسے برتن حشرات اور موذی جانوروں سے محفوظ رہتے ہیں، کیونکہ بعض اوقات موذی جانور برتنوں میں گر جاتے ہیں اور غافل انسان ان برتنوں میں مشروب پینے سے نقصان اٹھاتا ہے۔[2]
5. رات سوتے وقت موم بتی، لالٹین، چراغ اور آگ بجھا دیا کریں، کیونکہ آگ انسان کی

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب إستحباب تخمير الإناء: ۲۰۱٤۔

۲۔ شرح النووي: ۱۸۳/۱۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن ہے اور سوتے میں آگ بھڑک اٹھنے سے نقصان کا خدشہ ہے، لہٰذا اس معاملہ میں بالکل بے پروائی نہ کریں۔

⌘ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ» ①

''رات سوتے وقت اپنے گھروں میں (جلتی) آگ نہ چھوڑیں۔''

⌘ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات مدینہ میں ایک گھر اہل خانہ سمیت جل گیا، پھر جب رسول اللہ ﷺ کو اس سانحہ کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ» ②

''بے شک یہ آگ تمھاری دشمن ہے سو جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔''

فوائد:

① گھر میں رات کو جلتی آگ چھوڑنا حرام ہے، لہٰذا سوتے وقت موم بتی، اگربتی، لالٹین، چراغ، بجلی اور گیس کے ہیٹر، گیس کے لیمپ، عام چولہے اور گیس کے چولہے وغیرہ بند کر دیا کریں کیونکہ اس سے گھر کا، مال کا، اہل خانہ کی جان کا خطرہ ہے اور اس سے بے پروائی کرنے والے نقصان اٹھاتے ہیں۔ بجلی کے بلب اور ٹیوب لائٹیں اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ وہ آگ نہیں بلکہ روشنی کے آلات ہیں جن سے گھروں کے جلنے کا کوئی خطرہ نہیں۔

مرغ کی اذان سن کر گالی نہ دیں:

مرغ اذان کہے تو اسے گالی نہ دیں، بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کیونکہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الإستئذان، باب لا تترك النار فی البیت عند النوم: ٦٢٩٣۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب إستحباب تخمیر الإناء: ٢٠١٥۔

۲۔ صحیح بخاری: ٦٢٩٤۔ صحیح مسلم: ٢٠١٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ» ①

''مرغ کو گالی نہ دو کیونکہ یہ نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔''

بلکہ مرغ کی آواز سن کر اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کریں، کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر اذان کہتا ہے۔

جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَّ إِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا» ②

''جب تم مرغوں کی اذان سنو تو اللہ سے اس کا فضل طلب کرو، کیونکہ انھوں نے فرشتہ دیکھا ہے اور جب تم گدھے کا ہینکنا سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو، کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے۔''

ہمارے معاشرے میں یہ بات عام مشہور ہے کہ اگر مرغی اذان دے تو یہ منحوس ہوتی ہے اس وجہ سے جب گھروں میں کوئی مرغی اذان دے تو بوڑھی عورتیں اسے لعن طعن شروع کر دیتی ہیں اور بچوں کو بھی یہ تعلیم دیتی ہیں کہ ایسی مرغی منحوس ہوتی ہے اور بعض ضدی عورتیں تو ایسی مرغی کو فوراً ذبح کرا دیتی ہیں، یہ اعتقاد باطل ہے اور اس کی بنیاد جہالت پر مبنی ہے، لہٰذا نہ تو ایسی مرغی ہی منحوس ہے اور نہ اسے لعن طعن کرنے کی اجازت ہے بلکہ فضول لعن طعن کرنے کا وبال انسان کی اپنی جان پر پڑتا ہے۔

کیا اُلو منحوس ہے؟

الو کے بارے میں جو اعتقاد دور جاہلیت کے لوگوں کا تھا وہی اعتقاد کتاب وسنت کی

۱۔ صحيح، مسند أحمد: ۱۹۲/۵۔ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في الديك و البهائم: ۵۱۰۱۔

۲۔ صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب خير مال المسلم غنم: ۳۳۰۳۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر و الدعاء، باب استحباب الدعاء عند صياح الديك: ۲۷۲۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیمات سے بے بہرہ نام نہاد مسلمانوں کا ہے۔ دور جاہلیت میں لوگ اُلو کو منحوس سمجھتے تھے اور وہ الو کے متعلق دو طرح کے باطل نظریات رکھتے تھے:

۱۔ جس کے گھر میں الو بولے یا بیٹھے تو گھر کا سرپرست اسے اپنی یا گھر کے کسی فرد کی موت سمجھتا تھا۔

۲۔ اہل عرب کا اعتقاد تھا کہ جس مقتول کا قصاص نہ لیا جائے اس کی روح الو کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور جب تک اس کا قصاص نہ لیا جائے وہ پانی پانی پکارتی رہتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں نظریات کو باطل قرار دیا ہے، لہٰذا الوعام پرندوں کی طرح ایک پرندہ ہے جو زندگی و موت کا مالک نہیں اور نہ اس سے بدشگونی لینا جائز ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَا عَدْوٰی، وَ لَا طِیَرَةَ، وَ لَا هَامَةَ، وَ لَا صَفَرَ» [1]

''نہ کوئی بیماری متعدی ہے، نہ بدشگونی لینا جائز ہے، نہ الو منحوس ہے اور نہ ماہ صفر منحوس ہے۔''

اس حدیث میں الو کے منحوس اور ماہ صفر کے منحوس ہونے کے متعلق اہل جاہلیت کے عقیدے کو باطل قرار دیا گیا ہے، لہٰذا الو کے متعلق یہ اعتقاد نہ رکھیں کہ یہ منحوس ہے اور جس گھر میں الو بیٹھے یا بولے تو اس گھر کے کسی فرد کی موت یقینی ہے بلکہ یہ اعتقاد رکھیں کہ نفع اور نقصان کا مالک اور موت و حیات کا مالک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی زندگی دے سکتا ہے اور نہ چھین سکتا ہے۔ اس عقیدہ کو مضبوط کر لیں تو معاشرے میں پھیلی اس طرح کی ہفوات اور باطل نظریات سے آپ محفوظ رہ سکتے ہیں۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الطب، باب لا هامة : ۵۷۵۷۔ صحیح مسلم، کتاب الطب، باب لا عدوی و لا طیرة و لا هامة و لا صفر: ۲۲۴۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ، وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ»

[صحيح بخاری : ٦١٣٦۔ صحيح : ٤٧]

''جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے، جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جس کا اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان ہے وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔''

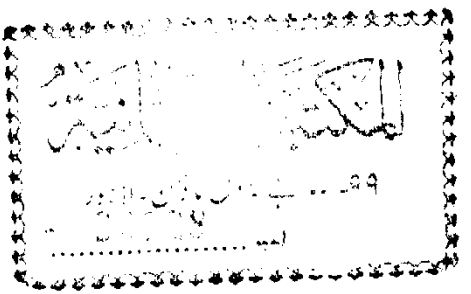

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گھر کب آؤ گے؟

قارئین! گھر کو سکون سے بھرا جاسکتا ہے اور یاد رہے، سکون کا دنیاوی سامان سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ دنیا کی سہولیات و ایجادات سے ملنے والا سکون ناپائیدار ہوتا ہے! حقیقی سکون کا نسخہ کیا ہے؟ یہ کتاب اسی سوال کا جواب ہے۔ فاضل مؤلف فاروق رفیع صاحب نے فرد اور معاشرے کے لاینحل مسائل کو اجاگر کرکے سیرتِ رسول اور حکمت قرآن سے اس کا شافی علاج تجویز کیا ہے۔ کتاب کے چند مضامین دیکھئے۔ کشادہ گھر خوش بختی کی علامت، گھر کے سرپرست کی ذمے داریاں، فرمانبردار بیوی بیش قیمت ترین اثاثہ، صالح عورت کون؟، منگیتر سے ملاقات، اصلاحِ اہلِ خانہ کیسے؟، اذکار سے اصلاح، بچے کو نماز کیسے سکھائیں؟، دوستی کا اسلامی معیار، شیطان سے حفاظت کیسے؟، رحمتیں کیوں روٹھ جاتی ہیں؟، گھر کیسے برباد ہوتے اور کیسے بہود پاتے ہیں؟، بچوں کی تربیت پر کیسے نظر رکھی جائے؟، میاں بیوی کے باہمی راز و نیاز اور دلربا انداز تشکیل دیئے۔ خواجہ سرا اور ہمارے گھر، موبائل کے خطرات، گھر میں رہنے اور آنے والوں کے آداب، آپ ایک بار کتاب پر عمل کرکے دیکھئے، آپ کا گھر نغمے گائے گا کہ اے میرے راج دلارے مکیں! آؤ کہ میرے صحن کے سکون تجھے "اڈیک" رہے ہیں۔

حافظ یوسف سراج

(پیغام ٹی وی)

فضل الخطاب للنشر والتوزیع

اردو بازار لاہور 0300-8074150

mhasad515@gmail.com

M 26

دستری بیوٹو نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور 042 37321865

E-Mail: nomsala2008@hotmail.com